خیرة الخیرة

طبع فی المطبع المسمی بمفید عام الواقع فی
بلدة آگره فی غرة رجب سنة ۱۳۰۳
الهجریة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی قص لنا فی کتابہ العزیز من آیاتہ عجبا وحبانا بمنہ وکرمہ رشدا وادبا فاشہد ان لا الٰہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ تکون لنجاتنا سببا واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ اشرف البریۃ
خَلقا وخُلقا واطہرہم حسبا ونسبا فصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ سادۃ الخلیقۃ عجما وعربا اما بعد
حضرت دل بحمد اللہ تعالیٰ کو اوائل سے باستماع مواعظ اہل صلاح و اصغاء اخبار اہل خیر و صلاح ایک طرح کا انشراح و ارتیاح ہوتا تھا اب بعد ایک
زمانہ کے اس رسالہ میں سوال النفیس وحقیقۃ کو بغرض استعمال ثواب النفیس وخطاء کثیر بشر یا اعراض عن مفاسد الاغراض قبول
کرکے انبیاء اولیاء کرام کے بعض کلمات طیبات و حکایات کرامات اہل طریق الی اللہ تعالیٰ کے کتاب مستطاب لواقح الانوار من طبقات السادۃ
الاخیار تالیف ابو المواہب شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بطور نخبۃ المنتخبہ انتخاب کرکے زبان اردو میں ترجمہ کیا گیا کما قیل ؎

یا مولعا بانتشارہ ولازم الخوض فیہا
بیت الریاض اقتنانا ولکن لہا ترجمانا
تصفح الکتب والمطالب [illegible] لنفسک منہا
منہا الفنون احسانا ماکان حلوا وکانا

کسی نے سید الطائفہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ حکایات صالحین و مواعظ عارفین کیا چیز ہیں فرمایا جند من جنود اللہ یقوی
بہا احوال المریدین ویحیی بہا معالم اسرار العارفین ویصلح بہا خواطر المحبین ویجری لہا دموع المشتاقین
سائل نے کہا اس دعوی پر کوئی دلیل بھی ہے کہا ہاں قول اللہ عزوجل کا وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ
فوادک اور لیا رسولنا نے اذکروا الصالحین یبارک علیکم علماء کہتے ہیں عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ من

کہتا ہوں مطالعہ کرنا کتب اخلاق واحوال اہل طریق کا ایک طرح کی صحبت معنوی ہے ساتھ اہل طریق کے خصوصًا جبکہ کوئی شیخ
مکمل یا شخص صالح لائق صحبت کے میسر نہ آوے تو پھر اوسکے بدل مین یہی صحبت انفاس قدسیہ شیوخ عرفا کی اثر صحبت شیخ کا
بخشتی ہے فیض وبرکت صوری ومعنوی کا رستہ دکہاتی ہے مرید صادق الارادہ کو فرد تک پہنچا دیتی ہے ؎

ومثواك في قلبي فاين تغيب		جمالك في عيني وذكراك في فمي

اور کچھ نہین تو اتنی بات تو یہی النتیجہ ہے کہ طریق اہل طریق پر اطلاع حاصل ہو کر اونکی محبت دل مین آجاتی ہے یہ محبت خود ایک عمل
صالح ہے جو کہ موصل محبتا الی قرب المحبوب ہو جاتی ہے صاحب دل کو پہنچا دیتی ہے طرف اوج حقیقت کے مرشد بنجاتی ہے وللہ الحمد
مینے اس ترجمہ کا نام **حبق الخیر** رکہا ہے کیونکہ یہ رسالہ روح الروح مقاصد اصل کتاب ہے معہذا بعض مطالب
اور جگہ سے بھی اسمین بمناسبت مقام وموافقت کلام الفاظًا زیادہ کر دئے ہین تعداد رجال مین اصل وترجمہ دونون برابر ہین
فقط عبارت مین التقاط ہوا ہے معہذا حفظ اصل الفاظ قائل کا ملحوظ رہا ہے کشف الظنون مین بابت اصل کتاب کے یون لکہا ہے
کہ کتاب لواقح الانوار ایک مجلد مین تالیف شیخ ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد شعرانی شافعی رح متوفی ۹۷۳ھ کی ہے اوسمین مولف
نے اون اولیاء کا ذکر کیا ہے جنکی اقتدا طریق الی اللہ مین کیجاتی ہے آخر قرن نہم اور بعض قرن عاشر تک کے اولیاء مذکور ہین
بستم رجب ۹۵۲ھ مین اسکی تالیف سے اونکو فراغ حاصل ہوا اس کتاب مین ۴۴ صحابہ ۵۹ تابعین ۱۸ نسوان ۲۰۰ مشائخ سلف
۱۰۰ مشائخ مصر کا ذکر ہے مجموع تعداد اونکی چارسو بائیس نفس ہوتے ہین مراد انکے ذکر سے تعریف طریق قوم ہے لا غیر سطور وحضون سے
اس کتاب کا ایک ذیل مختصر لکہا ہے اوس ذیل مین ایک جماعت مشائخ مصر وصوفیہ ہم عصر کا ذکر کیا ہے اوسکے آخر مین عربا
مین والباقي ذكرناهم في كتاب المفاخر والمآثر في علماء القرن العاشر وكان آخر لواقح الانوار مع ذيله الى عصرنا
هذا وهو سنہ ۹۶۱ قال ولما ذكر من الصحابة والتابعين والعلماء الا من كان له كلام في الطريق كما لم اذكر
من الصوفية والعلماء الذين ادركتهم الا من كان له صحبة او قرأت عليه او اخذ علي العهد انتهى مین
کہتا ہون خاتمہ اس طبقات مین بہی چند علماء کا ذکر مختصر کیا ہے جنکی تعداد ۳۲ نفس ہے اور کتاب المفاخر والمآثر میری نظر
سے نہین گذری ورنہ اوس سے بہی استفاضہ کیا جاتا ولکن اہل عصر اگر قدر شناسی کرین تو فقط ایک یہی کتاب اپنے
باب مین خطیب فی المحراب ہے بعد کتاب وسنت کے مطالعہ کرنا اس کتاب کا واسطے طالب آخرت کے بہت ضرور ہے کیونکہ
اصلاح قلب کی بدون صیقل گری اصحاب قلب کے ممکن نہین ہے یہ فن خلاصہ علوم کتاب وسنت ہے اس علم کا نام زبان شرع
ولغت دین مین احسان وتقوی ہے اس علم کا عالم اور اس طریق کا سالک مصداق اس شعر کا ہوجاتا ہے ؎

وكان سكري من المدير		فاسكر القوم دور كاس

اللهم حققنا بذلك وانت المستعان وبك التوفيق في كل آن

مقدمہ طریق جمیع صوفیہ صافیہ قدس اللہ سرہم مشید بکتاب وسنت ہے بنیاد اس طریق کی سلوک اخلاق انبیا

واضح ہو [illegible] کوئی طریقہ اوسی وقت مذموم ہوتا ہے جبکہ مخالف صریح قرآن یا واضح سنت واجماع امت کے ہو
اور وہ بدعات [illegible] ہے جو ایک مسلمان کو دیا گیا ہو جسکا جی چاہے اسکو عمل مین لائے جسکا جی چاہے اوسکو ترک کر دیوے
[illegible] اور یہ شرعاً جائز نہین ہے جب دل اولیاء اللہ کے عمل بالکتاب والسنۃ سے روشن ہو جاتے
ہین تب یہ [illegible] پیکنے لگتا ہے اس علم کو تصوف کہتے ہین اسی طرح جو شخص اس علم پر عمل کرتا ہے تو آداب و اسرار
وحقائق اس علم کے اوسکے دل پر تابان ہو جاتے ہین زبان ویسکے بیان سے عاجز ہوتی ہے جسطرح کہ علماء کے دل استقامت
سے اعمال واحکام شریعت پر مستو ہو جاتے ہین سو یہ تصوف زبدۂ عمل باحکام شریعت ہے جبکہ یہ عمل سالک کا حظوظ النفس وعلل سے
خالی ہو جسکو اللہ نے نظر باریک بخشی ہے وہ اس بات کو جانتا ہے کہ کوئی شئے علوم اہل اللہ سے خارج از شریعت نہین ہے
اور کیونکر ہو سکتی ہے کہ اصل وصلت الی اللہ ہر لحظہ یہی علم ہے سو جسکو علم شریعت مین تبحر نہین ہے اوسکو البتہ استغراب ہوتا ہے
جنید نے فرمایا ہے علمنا ھذا مقید بالکتاب والسنۃ ساری قوم کا اجماع ہے کہ طریق عز وجل مین صالح تصدر وہی
شخص ہوتا ہے جو کہ متبحر ہے علم شریعت مین اور منطوق ومفہوم وخاص وعام وناسخ ومنسوخ کو جانتا ہے اور مجازات ومستعارات
علم لغت کو پہچانتا ہے اسی جگہ سے یہ بات مقرر ہے کہ ہر صوفی عالم ہوتا ہے اور ہر عالم صوفی نہین ہوتا ہے اور بات ہے کہ جسطرح علم شریعت
کی عزت کم ملاؤن نے کھو دی ہے اسی طرح تصوف کو جاہل متصوفون نے بدنام کر دیا ہے قشیری نے کہا ہے لم یکن عصر فی
مدة الاسلام وفیہ شیخ من ھذہ الطائفة الا و ائمة ذلك الوقت من العلماء قد استسلموا لذلك الشیخ
وتواضعوا له وتبرکوا به ولولا مزية خصوصية القوم لكان الامر بالعكس انتهى امام شافعی رح شیبان راعی کو
مان گئے تھے امام احمد بھی انکو مانتے تھے شیبان سے پوچھا تھا ایک آدمی ایک نماز پڑھنا بھول گیا ہے وہ نہین جانتا ہے
کونسی نماز تھی شیبان نے کہا یہ ایک ایسا آدمی ہے جو اللہ سے غافل ہو گیا ہے اسکی سزا یہ ہے کہ ادب کیا جاوے پانچون
وقت کی نماز پڑھا وے امام احمد پاس ابو حمزہ بغدادی کے مسائل بار بار بھیجکر پوچھتے تھے کہ تم ان مسائل مین کیا کہتے ہو امام صاحب
کا توقف کرنا اور ابو حمزہ کا بتانا غایت منقبت قوم ہے ابو العباس شریح پاس جنید کے آئے تھے جب اونکی باتین سنین کہا
لا ادری ما یقول ولکن لکلامه صولة لیست بصولة مبطل امام ابی عمران نے چند مسائل حیض مین امتحان شبلی
کا لیا تھا اونہون نے سات باتین ایسی بتائین جو ابو عمران جانتے نہ تھے آخر مان گئے امام احمد اپنے فرزند کو ترغیب دیتے تھے
کہ صوفیہ کے پاس جایا کرو اور کہتے تھے کہ یہ لوگ اخلاص مین اوسجگہ تک پہنچے ہین کہ جہانتک ہم نہین پہنچے امام قشیری نے
رسالہ مین اور امام عبد اللہ بن اسعد یافعی نے روض الریاحین مین مدح قوم بہت کی ہے انکی کتابین مدائح مشائخ سے بھری ہوئی ہین
ابو تراب نخشبی کہتے ہین جب بندہ اللہ سے روگردان ہو جاتا ہے تو پھر وہ بندہ اولیاء اللہ کی برائی کرنے لگتا ہے شیخ الاسلام
زکریا انصاری نے کہا ہے کثیر الاعتقاد ضیعة وقلة الانتقاد حرمان انتهى یعنی بیجا اعتقاد بربادی ہے اور نکتہ چینی
بدنصیبی ہے اسکا یہ مطلب ہوا کہ پیر پرستی مشرک بنا دیتی ہے اور انکار مطلق برکات اخلاص سے محروم کر دیتا ہے

شیخ محمد مغربی شاذلی رح نے فرمایا ہے علم قوم کا شرف اتنا ہی کافی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام
نے خضر سے کہا تھا هل اتبعك على ان تعلمنى مما علمت رشدا یہ اعظم دلیل ہے طلب علم حقیقت پہ شخص اپنے مقام سے کلام
کرتا ہے **حکایت** ابن عربی نے امام فخر الدین رازی کو ایک خط لکھا تھا جسمین نقصان اونکے درجۂ علم کا بیان کیا ہے حالانکہ
رازی وہ شخص ہین جنکی طرف ریاست علوم کی منتہی ہوئی ہے

متحیر فیه الامام الرازی		فن التصوف ما ادق بیانه

حکایت ابویزید بسطامی علماء عصر سے کہا کرتے تھے کہ تمنے اپنا علم علماء رسوم سے میت عن میت لیا ہے ہمنے علم اپنا
حی لایموت سے حاصل کیا ہے انتہی یہ اسلئے کہ جو علم باللہ تعالیٰ قوم سے حاصل ہوتا ہے وہ ہمراہ انسان کے جاتا ہے اور جو
علم اہل رسوم سے لیا جاتا ہے وہ یہین رہجاتا ہے مثلاً علم طب کی حاجت عالم اسقام و امراض مین ہوتی ہے جب طبیب اسے
عالم مین گیا جہان نہ سقم ہے نہ مرض تو اب وہان وہ کسکی دوا کریگا سو وہ علم لینا چاہیے جو ہمراہ تیرے برزخ تک جاوے نہ وہ علم
جو وقت سفر آخرت کے یہین رہجاوے ایسے علوم دو علم ہین ایک علم باللہ عزوجل دوسرا علم مواطن آخرت کا اور انکی تجلیات
کا منکر نہو اسیجگہ کے علوم مین سے اوتنا ہی لینا کافی ہے جسکی حاجت سیر الی اللہ مین اصطلاح اہل اللہ پر ہوتی ہے سو ان دونون
علم کا کشف نہین ہوتا مگر خلوت و ریاضت و مشاہدہ و جذب الٰہی سے انتہی **ف** فتوحات مین کہا ہے کہ طریق وصول کا
طرف علم قوم کے ایمان و تقوی ہے **قال تعالیٰ** ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من
السماء والارض یعنی مطلع کرتے ہم انکو علوم متعلقہ علویات و سفلیات و اسرار جبروت و انوار ملک و ملکوت پر ایمان سے مراد
تصدیق دل کی ہمراہ انقیاد ظاہر کے ہے اور تقوی سے مراد مرتبہ احسان کا یعنی اخلاص نیت کا واسطے واحد حقیقی کے ہے
یہ وصف ہے علماء کتاب و سنت کا ابن عربی مراد اہل اتباع تھے و للہ الحمد پھر کہا ہے **وقال تعالیٰ** ومن
یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب رزق دو طرح ہوتا ہے ایک روحانی دوسرا جسمانی وقال
واتقوا الله ویعلمکم الله اضافت تعلیم کی طرف اسم جلالہ کی دلیل ہے ذات جامع اسماء و افعال و صفات پر بہرحال جب
اہل اللہ کسی آیت یا حدیث کے ایسے معنی بیان کرین جو ہماری سمجھ سے باہر ہون تو ہکو چاہیے کہ ہم اوسکا اتباع احسن
اختیار کرین جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الذين
هداهم الله واولئك هم اولوا الالباب کیونکہ خود قوم نے کہا ہے کہ ہمارا طریق مشید بقرآن و حدیث ہے سو جو بات اونکے
خلاف قرآن و حدیث کے ہوگی اوسپر انکار کرنا شان علماء دیندار کی ہے اسی جگہہ سے حق سبحانہ مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے
انکار کیا ہے حالانکہ وہ خود بھی بڑے صوفی تھے کتاب الفرقان بین فرق اولیاء رحمن کا اولیاء شیطان سے بتایا ہے بلکہ
ابن الجوزی نے بعض علماء صوفیہ پر بھی بسبب مخالفت ظاہر کتاب و سنت کے افسوس ظاہر کیا ہے حتی غزالی و جنید
و شبلی مین کہا ہے لعمری لقد طوی هؤلاء بساط الشريعة طيا فياليتهم لم يتصوفوا حالانکہ خود ابن الجوزی

نے کتاب صفوۃ الصفوہ لکھی ہے اور ابن القیم نے تصوف صحیح کو مدارج السالکین مین ثابت کیا ہے ابونعیم محدث کی کتاب حلیہ معروف
ہے یا مین پیچید اگر نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان بہیچ نمی ارزد کما قال الشیخ احمد الدہلوی رح فی وصایاہ
ف موصلی نے کتاب مناقب الابرار مین فضیل بن عیاض سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے تم پاس قراء کے نہ بیٹھا
کرو اسلئے کہ بیٹھنے سے یہ واسطے کہ اگر وہ تمکو دوست رکھین گے تو ایسی تعریف تمہاری کرینگے جو تم مین نہوگی تمھارے عیب بھی
پوشیدہ کر دینگے اور اگر تمکو دشمن رکھین گے تو ایسی جرح تمہاری کرینگے جو تم مین نہوگی لوگ اوس جرح کو تمھارے حق مین
قبول کرلینگے شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہین اللہ کی سنت حق مین انبیا و اصفیا کے یون جاری ہے کہ ابتدا امر مین اونپر خلق
کو مسلط کر دیتا ہے یہ بات جب ہوتی ہے کہ اونکے دل طرف غیر اللہ کے مائل ہونے لگتے ہین پھر آخر امر مین دولت و نصرت
اور تمکین کو نصیب ہوتی ہے یہ لیکن وہ پوری طرح پر متوجہ علی اللہ ہوجاتے ہین انتہے مطلب یہ ہوا کہ مرید سالک پر خلوص و سیر
الی اللہ سے یہ ہوتا ہے با وجود تبتل الی الحق کے پھر جب اوسکو ہاتھ سے لوگون کے کچھ ایذا پہنچتی ہے اور لوگ اوسکی مذمت
و تنقیص کرنے لگتے ہین اور بہتان و زور کے ساتھ اوسکو متہم کرتے ہین اور اسکا نفس اونسے نفرت کرنے لگتا ہے اور جی مین
کچھ بھی میل طرف اونکے باقی نہین رہتا ہے تب اسکا وقت ساتھ اپنے رب کے صاف ہوجاتا ہے اور اقبال اسکا اللہ پر
بسبب عدم التفات کے طرف ما سوا کے صحیح ہوجاتا ہے پھر بعد انتہاء سیر کے رجوع طرف ارشاد خلق کے حاصل ہوتا ہے
اسکو خلعت صبر و عفو و ستر کی پہنائی جاتی ہے وہ ایذا خلق پر راضی متحمل ہوکر اللہ سے ہر حال مین راضی رہتا ہے خلق کچھ بھی
اوسکے حق مین کہے یا کرے اوسکو کچھ پروا نہین ہوتی ہے اسوقت مین اللہ اوسکی قدر کو بلند کر دیتا ہے اور اوسکے انوار
ظاہر ہوجاتے ہین اور وہ ساتھ میراث رسل کے متحقق ہوجاتا ہے جو ایذا خلق سے اوسپر آتی ہے وہ اوسکی برداشت
کرتا ہے اسی جگہ مین تفاوت مراتب کا ظاہر ہوتا ہے ابتلاء ہر شخص کی بقدر اوسکی صلابت کے دین مین ہوتی ہے **قال
تعالے** وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا **وقال تعالے** ولقد كذبت رسل من قبلك
فصبروا على ما كذبوا واوذوا حتى اتاهم نصرنا یاران صبر و شکر کا رسالہ ادامة الشكر مین لکھا ہے شعرانی نے کہا ہے انه لابد لمن
اقتفى آثار الانبياء من الاولياء والعلماء ان يوذى كما اوذوا و يقال فيه البهتان والزور كما قيل فيهم ليصبر
كما صبروا و يتخلق بالرحمة على الخلق **ف** علی خواص نے کہا ہے اگر کمال داعیان الی اللہ کا اس بات پر موقوف ہو
کہ خلق اونکی تصدیق پر اتفاق کرے تو اولی تر ساتھ اسکے ہمارے حضرت اور اگلے انبیاء تھے حالانکہ ایک قوم نے
اونکی تصدیق کی اللہ نے اوس قوم کو اپنے فضل سے راہ ہدایت پر لگایا دوسری قوم نے اونکی تکذیب کی اللہ نے اوس
قوم کو اپنے عدل سے شقی کر دیا اسی طرح اولیاء و علماء مقام تاسی و اقتدا مین اقدام رسل علیہم السلام پر ہین اسلئے اونکے
حق مین بھی لوگ دو فریق ہوگئے ہین ایک فریق اونکا معتقد و مصدق ہے دوسرا فریق منتقد و مکذب ہے یہ بات اسلئے ہوئی
کہ اللہ پاک کو تحقیق کرنا میراث رسل کا منظور ہے سو اللہ پاک کو جس کسی شخص کا الحاق کرنا ساتھ اولیاء و علماء کے منظور ہوتا

وہ شخص تصدیق اہل علم و ولایت کی کرتا ہے اور معتقد صحبت علوم و اسرار کا ہوتا ہے اگرچہ بعد ایک مدت ہی کے کیوں نہو
اور جو شخص کہ اونکا مکذب و منکر ہوتا ہے وہ اونکی بارگاہ سے مطرود رہتا ہے اللہ کی طرف سے اوسکو دوری بنی رہتی ہے سو
معترف اولیا و علما اسکے تھوڑے لوگ ہوتے ہیں کیونکہ اکثر پر غلبہ جہل کا ہوتا ہے اللہ پاک نے حق میں قوم نوح کے فرمایا ہے
وما آمن معہ الا قلیل وقال تعالے ولکن اکثر الناس لا یؤمنون وقال تعالی ولکن اکثر الناس
لا یعلمون وقال تعالے ام تحسب ان اکثرهم یسمعون او یعقلون ان هم الا کالانعام بل هم اضل سبیلا
ف شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں ہر ولی کے لئے ایک پردہ یا کئی پردے ہوتے ہیں کوئی اونمیں مستور باسباب ہے
کوئی مستور بظہور عزت و سطوت و قہر ہے جیسے تجلی حق کی اوسکے دل پر ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا پردہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں
بھلا یہ کیونکر ولی ہوگا اسکا حال تو یہ ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ جسکے دل پر تجلی بصفت قہر کرتا ہے وہ قہار ہوتا ہے اور
جسکے دل پر تجلی بصفت انتقام کرتا ہے یا بصفت رحمت و شفقت وہ منتقم و رحیم و شفیق ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے
ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم فی امر اللہ عمر واحیاہم عثمان واقضاہم علی وسیدا شباب اہل الجنة
الحسن والحسین وسیدة النساء فاطمة وسید الشہداء حمزہ سو ایسے ولی کی صحبت میں جو ظاہر بمظہر عزت و سطوت
و انتقام ہے وہ مرید ٹہر سکتا ہے جس سے اللہ نے ہوائی نفس کو محو کر دیا ہے شعرانی کہتے ہیں لم یزل فی کل عصر
اولیاء و علماء وتذل لهم ملوك الزمان ويعاملونهم بالسمع والطاعة والاذعان انتہی پہر کوئی
مستور باشتغال علم ظاہر و رجال ظاہر مقبول ہوتا ہے یہانتک کہ منجملہ آحاد طلبہ علم و قاصرین کے سمجھا جاتا ہے کوئی مستور
بمزاحمت علی الدنیا و تقاضا ہر منصب ریاست و لابس فاخرہ ہوتا ہے لیکن وہ باطن میں قدم عظیم پر ہے ؎

چو فقر اندر لباس شاہی آمد	بتدبیر عبید اللہی آمد

کسی کا پردہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پاس ملوک و امرا و اغنیا کے بکثرت آتا جاتا ہے اور اونسے سائل متاع دنیا کا ہوتا ہے
اور طالب و نزاع تدریس و خطابت و امامت و عمالت و نحو ذلک بنتا ہے پہر جب اوس خدمت پر قائم ہو جاتا ہے تو قیام
بالعدل و تصرف بالمعروف کرتا ہے جسکو امرا و عمال و آحاد فقرا نہیں پہچان سکتے ہیں حالانکہ وہ اوس معلوم سے بالکل
کچھ نہیں کہاتا ہے یا بقدر سد رمق کہاتا ہے لیکن جو شخص قاصر الفہم و الادراک ہے وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص ولی اللہ ہوتا
تو پاس امرا کے ہرگز آمد و شد نہ کرتا بلکہ ایک گوشہ میں بیٹھ رہتا یا گہر کے کونے میں مشغول بعبادت و علم ہوتا پہر کہتا ہے
رحمہ اللہ الاولیاء الذین کانوا غرضکہ اس طرح کے الفاظ بروقت اپنے منہ سے نکالتا ہے سو اگر یہ شخص قائل احتیاط
اپنے دین و آبرو کا کرتا تو ضرور متوقف ہوکر حال میں ان اولیا کے متفکر ہو جاتا کیونکہ پاس اونکے واسطے رہائی کسی مظلوم
کے قید خانہ سے یا واسطے تعشار حاجت کسی بندۂ خدا کے جاتا خصوصاً جبکہ وہ ایسا شخص ہو کہ معتقد زیادہ بادشاہ ہوا اور امرا
کو امر بمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہو اور مشفوع اسکے ہدیہ لیتا ہو کہ ایسا شخص منجملہ محسنین کے ہوتا ہے کسی شخص کو

اوسپر اعتراض کرنا نہین پہنچتا ہے علی خواص رح نے فرمایا ہے اذا علم الفقیر من امراء الجور انهم یقبلون نصحه
لهم وشفاعته عند هم وجب علیه صحبتهم والدخول الیهم وصاحب النور یعرف ما یاتی وما یذر
انتهی نا تنزل رسالہ سعۃ المجال مین جیسے دو ایک مثالین اس قسم کی اور بہی مع دلیل کے لکہی ہین پہر کسی ولی نے اپنا
پردہ یہ رکہا ہے کہ وہ عطایا وصدقات وہدایای خلق کو قبول کرلیتا ہے اور اوسمین اپنا مال بہی ملاکر لوگون سے یہ کہتا ہے
کہ یہ صدقات فلان فلان لوگون کے ہین دیکہو وہ لوگ کیسے کریم ہین سننے والے اس بات کے یہ وہم کرتے ہین کہ اس شخص
نے اوس مال مین سے کچہہ اپنے لئے یا اپنے اہل وعیال کے لئے کچہہ کم کرلیا ہے اور کہتے ہین کہ اس زمانہ مین ایسا کون شخص
ہے جو سارا مال صدقہ کا فقراء کو دیوے اور آپ اوسمین سے کچہہ ہضم نکرجاے حالانکہ یہ خلق اون لوگون کا ہے جو بڑے مخلص
ہین معاملہ اللہ مین فضیل بن عیاض کہتے ہین جو شخص طالب حمد کا لوگون سے ترک اخذ پر ہوتا ہے وہ عابد نفس و مطیع ہوی
ہے اللہ سے اوسے کچہہ کام نہین ہے بلکہ جسکو اپنی جان پر ڈر فتنہ کا ہو اوسکو یہ چاہئے کہ صدقہ لیکر چپکے سے دے اور خود
اوسمین سے کچہہ نہ لے انشاء اللہ تعالی وہ فتنہ سے امن مین رہیگا **ف** شیخ محی الدین کہتے ہین ایک دروازہ قلت
اعتقاد کا حق مین اولیاء اللہ کے وقوع ہے ذلت کا بعض اشخاص سے جو نہی صلحاء مین ہوتے ہین اور منتسب ہین طرف
طریقہ فقراء و اولیاء کے سو یہ وقوف اکبر قواطع عن اللہ ہے حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے وکان امر الله قدرا مقدورا
وقال ولا تزر وازرة وزر اخرى کسی ایک شخص کی اساءت سے یہ بات کب لازم آتی ہے کہ سارے اہل حرفہ اوسکے
کیسے ہون یہ تو محض عناد و تعصب باطل ہے شعرانی کہتے ہین اشد حجاب معرفت اولیاء اللہ سے شہود مماثلت و مشاکلت
کا ہے یہ ایسا بڑا حجاب ہے جو اکثر اولین و آخرین پر آپڑا ہے **کما قال تعالی** وقالوا مال هذا الرسول یاکل
الطعام ویمشی فی الاسواق وقالوا ما هذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون حکمت الہیہ
کا اقتضا یہی ہے کہ خلق کا اتفاق اعتقاد پر حق مین کسی ایک شخص خاص کے نہو اسمین ایک راز خفی ہے یعنی اگر ساری
خلق معتقد ہو تو اجر اسکے صبر کرنیکا تکذیب مکذبین پر فوت ہوجاے اور اگر سب لوگ مکذب ہون تو اجر اسکے شکر کرنیکا
تصدیق مصدقین پر برباد ہوجائے اسلئے ارادہ حق یہ ٹہیرا کہ کچہہ لوگ معتقد مصدق ہون اور کچہ لوگ منتقد مکذب کیونکہ
ایمان دو نصف ہے نصف صبر ہے اور نصف شکر ہے علی خواص نے لکہا ہے نفس مدح سے میلا ہوجاتا ہے اور ذم سے
ستہرا ہوجاتا ہے **ف** بعض اولیاء نے باب کلام کو دقائق کلام قوم مین بالکل مسدود کردیا تہا اور حوالہ اوسکا سلوک
طریق پر رکہا تہا کہتے تہے من سلک طریقهم اطلع علی ما اطلعوا و ذاق کما ذاقوا اسلئے ہمکو یہ چاہئے کہ ہم بہی
عوام سے وہ کلام نکرین بلکہ جنجاب بقدر عقل منتہا طلب کے اچہا ہوتا ہے کیونکہ لوگ متفاوت الدرجات ہین اکثر کلام دقیق
و علم عمیق کو نہین سمجہتے اسلئے حمل کرنا کلام اولیاء اللہ کا محامل حسنہ پر واجب ہے امام احمد کے پاس جب کوئی سوال
متعلق بعلم قوم آتا تو پاس ابو حمزہ بغدادی رح کے بہیجدیتے اور کہتے ما تقول فی هذا یا صوفی اسکی مثال ایسی ہے

جیسے کہ ایک شیخ نے کہا ہے حقیقة التوبة هی التوبة من التوبة سامع نے کہا یہ تو اصرار ہوا گناہ پر حالانکہ مراد شیخ کی یہ ہے
کہ تزکیہ نفس آپ سے اور توبہ پر بھروسہ نہو بلکہ اللہ کی توفیق پر اعتماد کرے یہ کچھ اصرار نہیں ہے جب یہ مطلب سمجھ میں آیا تو کہنے لگا کہ یہ کلام
نہایت بلیغ ہے حالانکہ اول انکار کیا تھا اسی جنس کا وہ کلام کسی اور صوفی عالیمقام کا ہے حقیقة التقوى هی ترك التقوى
والقصد یہ ہے کہ ہماری استغفار یا محتاج الی استغفار کثیر ہے اسلئے کہ [illegible] شعرانی نے
ما بلغنا قط عن احد من القوم انه نهى احدا عن الصلوة والزكوة والحج والصوم ابدا ولا تعرض لمعارضة شيء
من الشرائع وكيف يترك الولي ما كان سببا للوصول الى حضرة ربه انما يحث الناس على الاكثار
من اسباب الوصول اب کوئی وجہ انکار کی ہوا جبکہ [illegible] اور کسی طرح معارض کسی شئے کے شریعت
صحیحہ سے نہیں ہیں اور آسان ہے جسکا جی چاہے انکی تصدیق کرے انکا معتقد ہو جسکا جی چاہے وہ خاموش رہے مگر انکار
نکرے یوں سمجھے کہ جسطرح علماء مجتہدین فروع میں اجتہاد کرتے ہیں اسی طرح اولیا نے طریق میں اجتہاد کیا ہے ایک مجتہد
کا انکار دوسرے مجتہد پر قادح نہیں ہوتا ہے اسی لئے امام الحرمین وغیرہ نے تکفیر شخص معین سے توقف کیا ہے بلکہ منع
فرمایا ہے اور یہ کہا ہے هذا طمع فی غير مطمع بیشک جس شخص کا علم و فضل و تقوی و طہارت ثابت ہے اور وہ مایۂ
خیر مآل وسیع ہے اور کوئی بدعت ضلالت اور کسی قسم کا فسق و فجور اوس سے ثابت نہیں ہے خواہ وہ اولیا میں معدود ہو
یا علماء میں اوس شخص کی تکفیر تضلیل کرنا جو کسی ایسے مقالات پر جسکے معنی ظاہری افہام عوام میں خلاف شرع آتی ہیں
اور مطلب قائل کا اور کچھ ہے جو موافق شرع کے ہے ایک واہیہ غلطی و آیہ کبری ہے علماء دیندار کا انکار جس جگہ ایسے
مقالات پر ہوا ہے وجہ اسکی یہ کہ نا عوام کا ہے اعتقاد و الحاد و زندقہ نام ہے نہ انکار اوس شخص کا بعینہ اور اگر فرضا وہ
مقالہ عین کفر ہے تو بھی حسن ظن یہ ہے کہ وہ [illegible] صحو کا نام [illegible] مجنون اسی لئے مرفوع القلم ہیں کہ وہ اوس حالت
میں مکلف نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ بعد صحو کے بعض قائلین نے اپنے قول سے انکار کیا ہے یا تائب
ہوئے ہیں اور بعض نے وہ کلمہ بطور تعریض کہا تھا تاکہ زحمت خلق سے نجات پاکر ذکر اللہ کی فرصت حاصل کریں اور لوگ
اونکو برا سمجھکر اونسے کنارہ کش ہو جاویں جیسے حکایۃ [illegible] انا الحق یا جیسے [illegible] ما اعظم شانی کہنا
یا لیس فی جبتی الا الله کہنا اصل مطلب ان مقالات کا صحیح ہے انہیں نہ کفر ہے نہ شرک بلکہ [illegible]
وانما لكل امرء ما نوى **حکایت** شیخ امین الدین امام جامع غمری واقع مصر نے کہا ہے کہ ایک شخص ایک عبارت
سو سمجھے تکفیر میں پڑ گیا تھا علماء مصر نے فتوی اوسکے کفر کا دیا جب اوسکا قتل کرنا چاہا سلطان چقمق نے کہا کوئی اور عالم
بھی باقی ہے جو یہاں حاضر نہیں ہوا کہا ہاں شیخ جلال الدین محلی شافعی [illegible] نہیں ہیں کہا بلاؤ وہ آئے دیکھا کہ وہ
شخص قید میں سامنے سلطان کے حاضر ہے شیخ نے کہا اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا یہ کافر ہو گیا ہے کہا کس شخص
نے فتوی اسکی تکفیر کا دیا ہے اوسکا [illegible] کیا ہے شیخ صالح البلقینی نے کہا میرے والد شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی

اسی طرح کے امر میں ایک فتوی تکفیر کا دیا تھا شیخ نے کہا یا ولدی اتریدان تقتل رجلاً مسلماً موحداً یحب اللہ ورسولہ بفتوی ایک پھر کہا اسکو چھوڑ دو اور جولانہ نکال لیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے سلطان دیکھتے رہے کسی کو جرات منع کی نہ ہوئی انکے پاس رضی اللہ عنہ انتہی اسی طرح کی دو حکایتیں ہیں جنہیں بھی آخر رسالۃ السنۃ الجلیلۃ میں نسبت بعض علماء وانشمند کے لکھی ہیں جزاہ اللہ خیرا **حکایت** شیخ عزالدین بن عبد السلام کی ملاقات جب شیخ ابو الحسن شاذلی سے ہوئی اور قوم کو انہوں نے تسلیم کیا تو کہنے لگے کہ بڑی دلیل اسبات پر کہ گروہ صوفیا عظم اساس دین پر قائم ہیں یہ کرامات و خوارق ہیں جو انکے ہاتھ پر واقع ہوتی ہیں کبھی کسی فقیہ سے کوئی کرامت بھی تو واقع نہیں ہوتی مگر جبکہ انکی چال پر چلے کما ھو مشاھد حالانکہ پہلے شیخ عزالدین سخت منکر قوم تھے اور کہتے تھے ھل لنا طریق غیر الکتاب والسنۃ لیکن جبکہ انہوں نے ذوق اونکے مذاق کا پایا تو انکی خوب ہی مدح کرنے لگے انتہی یہ ذوق صوفیہ کوئی اور طریقہ علاوہ کتاب و سنت کے نہیں ہے بلکہ یہی ثمرہ اتباع قرآن و حدیث کا ہے **حکایت** دقتا فرنج میں جو بمقام منصورہ قریب ثغر دمیاط کے ہوا تھا شیخ عزالدین و شیخ مکین الدین و شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور انکے امثال بیٹھے اور اونپر رسالہ قشیری پڑھا گیا ہر شخص کلام کرتا تھا استنے میں شیخ ابو الحسن شاذلی آگئے سب نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ تم کچھ معانی اس کلام کے ہمیں سناؤ شاذلی نے فرمایا تم مشائخ اسلام و کبراء زمان ہو تمنے تکلم کیا اب میرے جیسے آدمی کے کلام کی جگہ باقی نہیں رہی سب نے کہا نہیں ضرور کچھ کہو تب شیخ نے بعد حمد و ثنا کے کلام کرنا شروع کیا شیخ عزالدین نے خیمہ کے اندر سے چیخ ماری اور باہر نکل کر آواز بلند پکار کر کہا ھلموا الی ھذا الکلام القریب العھد من اللہ فاسمعوہ انتہی یہ وہی بات ہے جسطرح حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باران تازہ کے حق میں فرماتے تھے حدیث عھد بربہ ع

ای نفس خرم باد صبا	از بر یار آمدہ مرحبا

یافعی نے کتاب روض الریاحین میں کہا ہے نہایت تعجب ہے اوس شخص سے جو کرامات اولیا کا انکار کرتا ہے حالانکہ آیات کریمات احادیث صحیحات آثار مشہورات حکایات مستفیضات میں ذکر کرامات کا اسقدر آیا ہے کہ حد حصر سے خارج ہے پھر کہا اسکے منکر کئی طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو سرے سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ اہل مذہب معروف ہیں مگر تقوی سے معروف ہیں اور بعض لوگ مصدق کرامات اولیاء گزشتہ کے ہیں اور اپنے اہل زمان کی کرامات کا انکار کرتے ہیں جیسے بنی اسرائیل نے بن دیکھے موسی کی تصدیق کی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھکر مکذب ہوئے تھے حالانکہ محمد صلعم موسی علیہ السلام سے افضل ہیں سو یہ انکار انکا براہ حسد و خذلان و شقاوت ہے اور بعض لوگ مصدق اولیاء اللہ کے ہیں لیکن کسی شخص معین کی تصدیق نہیں کرتے ہیں سو یہ لوگ امدادات سے محروم ہیں کیونکہ بدون تسلیم کئے کبھی انتفاع نہیں ہو سکتا ہے یہی یہ بات کہ کرامت شاید سحر ہوتی ہے سو فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ ظہور سحر کا ہاتھ پر فساق و فجار و زنادقہ و کفار کے ہوتا ہے جو غیر شریعت پر ہیں اور ظہور کرامات کا اولیاء سے بسبب اتباع کتاب

وسعت و کثرت اجتہاد کے ہوتا ہے یہ لوگ بالغ مرتبۂ علیا میں فافہم **فائدہ** امام شافعی رح نے کہا ہے کہ انکار ایک
فرع ہے نفاق کی شعرانی کہتے ہیں یہ اسلئے ہے کہ اگر منافقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکار نکرتے تو ظاہراً و باطناً
اونپر ایمان لاتے یافعی نے کہا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ نسبت نفس شیاطین دھوکی طرف اولیاء مقربین و ابرار
صالحین کی کیجاوے حالانکہ یہ لوگ صفات مذمومہ سے متطہر و متخلی اور صفات محمودہ کے ساتھ متزین و متحلی ہیں
ہر اوس چیز سے جو اونکو اللہ سے شاغل ہوتی ہے معترض ہیں تو اگر وہ حسد میں گرفتار ہوگا اور قول منکرین کو انکے حق
میں سنے گا تو خیر کثیر تجھسے فوت ہوجائیگی اس گروہ کے حق میں تو یہ گفتگو عصر ذی النون مصری و ابویزید بسطامی سے
اسوقت تک چلی آتی ہے بلکہ سید ابراہیم دسوقی رح نے کہا ہے کہ لوگوں نے حق میں ایک جماعت صحابہ کے کلام کیا ہے
چہ جای اولیاء اور اونکو منسوب طرف ریا و نفاق کے کیا یا تھا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں کثیر الخشوع تھے بعض
لوگوں نے کہا کہ وہ مرائی ہیں ایک دن زبیر رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے اونکے سر و منہ پر گرم پانی ڈالدیا منہ کا چمڑا
نکل آیا اونکو خبر بھی نہوئی جب نماز سے فارغ ہوکر ہوشیار ہوئے کہا یہ کیا ہوا لوگوں نے خبر دی کہا غفر اللہ لہم ما فعلوا اور
ایک مدت تک منہ کی تکلیف سے الم میں گرفتار رہے شعرانی کہتے ہیں اسکی دلیل یہ ہے وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ
اتصبرون وکان ربک بصیرا ہر ولی کو اس فتنہ سے حظ وافر میسر ہوتا ہے کیونکہ جب ابتلا ایک ثمرت شدید
تو اللہ نے واسطے خواص اس امت کے سامنے بلایا و محن جو امم گذشتہ میں متفرق طور پر ہوئے تھے جمع کر دئیے ہیں کیونکہ
انکے درجات نزدیک اللہ کے بہت عالی ہیں **حکایت** ثقات نے نقل کیا ہے کہ ابویزید بسطامی کو سات بار اون کے
شہر سے نکال دیا تھا اور ایکبار سفر سے پھر کر بسطام میں آئے تھے اونہوں نے مقامات انبیاء و اولیاء میں تکلم کیا
ایسے علوم بیان کئے جو معہود اہل بلد نہ تھے حسین بن عیسے بسطامی عالم ظاہر میں اور اس ناحیہ کے امام و مدرس تھے
اونہوں نے ابویزید پر انکار کیا اور شہر والوں سے کہدیا انکو شہر سے نکال دو اونہوں نے نکال دیا پھر وہ بسطام میں
نہ آئے مگر بعد موت حسین مذکور کے پھر لوگ اونکے بالوں پر تعظیم کرنے اور برکت لینے لگے پھر کوئی انکو کوئی شخص اور
منکر ہوتا اور اونکو شہر سے نکالتا رہتا تھا تا آنکہ استقرار امر کا انکی تعظیم و تبرک پر اسوقت تک ہوا اسی طرح کا واقعہ
ذی النون رح کو پیش آیا تھا کہ بعض لوگوں نے اونکی شکایت و سعایت پاس بعض حکام کے کی اوسپر اونکو مصر سے
مغلول و مقید کرکے بغداد بھیجا گیا جب خلیفہ سے اونکی باتیں ہوئیں تو خلیفہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص
زندیق ہے تو پھر روی زمین پر کوئی مسلمان نہیں ہے اسی طرح سمنون محب پر تہمت شدید لگائی تھی ایک عورت
اونکو چاہتی تھی اور وہ اوسکا کہنا نہیں مانتے تھے آخر اوس عورت نے یہ دعوی کیا کہ سمنون مع ایک جماعت صوفیوں
کے اوسکے پاس حرام کرنیکو آتا ہے سارے شہر میں یہ شہرت ہوگئی خلیفہ نے حکم دیا کہ سمنون کی گردن مارین اور اونکے
اصحاب کو قتل کریں کوئی اونمیں سے بھاگ گیا اور کوئی سالہا سال تک روپوش رہا تا آنکہ اللہ نے اون سب کو

بلاسے بچالیا اسی طرح ابو سعید خراز پر تہمت لگائی تھی اور علماء نے بسبب بعض الفاظ کے جو اونکی کتاب میں پائے تھے فتویٰ کفر کا
دیا تھا انمیں ایک یہ لفظ تھا لو قلت من این انا این لم یکن جوابی غیر اللہ اسطرح کے اور کئی لفظ تھے ایک بار فقہاء
اخمیم نے ذی النون پر تعصب کیا تھا اور ایک زورق یعنے کشتی پر سوار ہو کر طرف سلطان کے بمقام مصر روانہ ہوئے
تھے تاکہ وہاں پہنچکر ذی النون پر گواہی کفر کی دیں لوگوں نے اس بات کی خبر ذی النون کو پہنچا دی اونہوں نے کہا
اللہم ان کانوا کاذبین فغرقہم وہ کشتی ٹوٹ گئی سب لوگ دیکھ رہے تھے کہ وہ ڈوبتے ہیں یہانتک کہ رئیس مرکب بھی
ڈوب گیا ذی النون سے کہا رئیس کا کیا قصور تھا کہا اوسنے ان فساق کو کشتی پر سوار کیا تھا اسیطرح سہل بن عبد اللہ
کو اونکے شہر سے طرف بصرہ کے نکال دیا تھا اور اونکو کفر و قبایح کی طرف منسوب کیا تھا وہ مرتے دم تک بصرہ میں
رہے حالانکہ وہ بحیثیت عالم اور عارف و مجتہد تھے یہ تہمت بلکہ اس بات پر کی تھی کہ وہ توبہ کو بندہ پر ہر نفس میں فرض
کہتے تھے ایک جماعت فقہاء نے اوپر تعصب کیا اسکے سوا اور کوئی بات نہ تھی حسین حلاج دعای عمرو بن عثمان مکی
سے قتل ہو گئے اونکے پاس ایک جزو تھا جسمیں علوم خاصہ قوم لکھے تھے حسین نے وہ جزو لے لیا عمرو نے کہا یہ کتاب جسنے
لی ہے اوسکے ہاتھ پاؤں کاٹے جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اونکو کافر کہکر قتل کیا گویا واسطے تسکین وحشت عمرو کے تھا
ذکرہ ابن خلکان اسی طرح جنید رضی اللہ عنہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی تھی لیکن وہ متستر
بفقہ ہو کر مختفی ہو گئے باوجود اوس علم وجلالت کے ؎

دانی که چنگ وعود چه تقریر میکنند	پنهان خورید باده که تکفیر میکنند

محمد بن فضیل بلخی کو بسبب مذہب کے شہر سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ ہم مذہب اصحاب حدیث کے تھے اونسے کہا کہ تمکو ہمارے
شہر میں رہنا جائز نہیں ہے اونہوں نے کہا میں یہاں سے نہیں نکلتا جبتک کہ تم میری گردن میں ایک رسی ڈالکر اور
بازار ہی شہر میں مجکو لیکر گزرو اور یہ نہ کہو کہ ہذا مبتدع سرایان نخرجہ چنانچہ اسی طرح کرکے اونکو شہر سے خارج
کیا اونہوں نے ان لوگوں کی طرف ملتفت ہو کر کہا نزع اللہ تعالیٰ من قلوبکم معرفتہ پھر اس دعا کے بعد کوئی صوفی
شہر بلخ سے نہ اوٹھا حالانکہ یہ شہر اکثر بلاد اللہ تھا وجود صوفیہ میں اسیطرح ایک مجلس واسطے رد کی شیخ عبد اللہ بن
ابی جمرہ پر منعقد کی یہ اسبات پر کہ اونہوں نے کہا تھا کہ میں بیداری میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملتا ہوں
پھر وہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے سوای جمعہ کے باہر نہ نکلتے تھے یہانتک کہ مر گئے حکیم ترمذی کو یاروں نے طرف
بلخ کے نکال دیا تھا کتاب علل الشریعہ کتاب ختم الاولیا پر انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ تو نے اولیا کو انبیا پر فضیلت
دی ہے حالانکہ یہ بات نہ تھی وہ کلام اونکا مؤول تھا زاد و صوفیہ رازی نے یوسف بن حسین پر انکار کیا تھا اور بڑی بڑی
تشنیعیں لگائیں تھیں یہانتک کہ وہ مر گئے لیکن انہوں نے کچھ پروا ان لوگوں کی نہ کی متمکن رہے ابو الحسن بوشنجی
کو شہر سے خارج کر دیا تھا اور اوپر انکار کرکے اونکو طرف نیشاپور کے نکال دیا تھا وہ مرتے دم تک وہاں رہے

ابو عثمان مغربی کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا حالانکہ اونکی مجاہدات اور اونکا علم و حال معلوم تھا علویہ نے ایک اونٹ پر اونکو سوار کر کے
بازار ہای مکہ مین پھرایا اور اونکے سر و دوش کو سفر وبہ کیا وہ بغداد مین آکر مرتے دم تک رہے انتہی مین کہتا ہون اب بھی معاملہ
فقہاء زمان و اہل بدعت کا ساتھ اہل حدیث و سنت و اصحاب توحید و رسالت کے اسی طرح رہا کرتا ہے مکہ مکرمہ سے گاہ گاہ قائلین
عمل بالحدیث نکالے جاتے ہین ہندوستان مین بسبب آزادگی حکام وقت کے ان لوگون کو قابو کسی کے اخراج کا نہین ملتا ہے
تو عوض اوسکے اہل سنت کو طرح طرح کی بلایا و محن مین مبتلا کرتے ہین بہتان و زور و افترا کر کے متہم شیر لیتے ہین سبکی پر بار ہا
گواہی کفر کی دیگئی باوجود اوس تمام علم و کثرت مجاہدات و اتباع سنت کے تا وفات اونکی یہی حال رہا یہانتک کہ جو کوئی انکو
دوست رکھتا تھا اوسپر گواہی جنون کی دیتے تھے تاکہ وہ چھٹکارا پائے اور اوسکو بیمارستان مین پہنچادیتے تھے
ابو الحسن خوارزمی شیخ بغداد نے حق مین سبکی کے کہا ہے ان لم یکن للہ جھنم فانہ یخلق جھنما بسبب السبکی یعنی
اگر اللہ نے کوئی جہنم اب تک نہین بنائی ہے تو اب وہ واسطے نمونہ یان سبکی کے ایک جہنم پیدا کریگا جنہون نے سبکی پر انکار کیا ہے
اور ناحق اونکو کافر ٹھیرایا ہے پھر کہا کہ ان اللہ یدخل السبکی الجنۃ فمن یدخلہا امام ابوبکر نابلسی بڑے صاحب فضل و
علم و زہد و استقامت علی الطریقہ تھے امر بمعروف و نہی عن المنکر کرتے اہل مغرب نے اونکو مقید کر کے روانہ مصر کردیا اور
سامنے بادشاہ کے اوپر گواہی دی وہ اپنے قول سے راجع نہوئے آخر اونکی کھال اودھیڑی اور وہ زندہ تھے کسی نے کہا
وقت سلخ کے سرنگون ہو کر قرآن پڑھتے تھے قریب تھا کہ لوگ فتنہ مین پڑجائین یہ خبر بادشاہ کو پہنچی حکم دیا کہ قتل کر کے کھال
نکالو شیخ ابو مدین مغربی کو بلدہ بجایہ سے نکال دیا ابو القاسم نصر آبادی کو بصرہ سے خارج کردیا اور اونکے کلام و احوال کے منکر ہوے
وہ مرتے دم تک حرم مین رہے حالانکہ اونکا علم و زہد و ورع و اتباع سنت معلوم ہے ابو عبد اللہ ششتری صاحب ابی حفص
حداد پر ابو عثمان حیری نے قیام کیا غرض یہی اونکو مہجور کر دیا اور لوگون سے کہا کہ تم بھی اسکے ساتھ ہو یہ سبب ہوا لوگون نے اونکی
قدر ابو عثمان سے نہ پہچانی اور اونکی طرف توجہ لائے ابو الحسن نوری پر گواہی کفر کی دی اور اونسے وہ الفاظ حکایت کئے
جو زبان پر نکلے تھے اور اونکو پکڑ کر سامنے ابو الحسن قاضی القضاۃ کے لیگئے قاضی نے اون سے مناظرہ کیا اور قید و جلا کا
حکم کر دیا یہانتک کہ مر گئے اسی طرح لوگون نے حق مین ابن سمعون کے انکار کلام فاحش کیا تھا جب وہ مر گئے تو اونکے جنازہ
پر بھی حاضر ہوئے باوجود اوس علم و جلالت کے اسی طرح حق مین امام ابو القاسم بن جمیل کے انکار فاحش کیا تھا لیکن وہ مرتے
دم تک اشتغال علم و حدیث و صیام دہر و قیام لیل و زہد فی الدنیا سے یہانتک کہ موت پہنچی قرین حال نہوئے رضی اللہ عنہ
ابو بکر تلمسانی کہتے ہین کہ ابو دانیال نے جنید و رویم و سمنون و ابن عطا و مشائخ عراق پر طعن کیا تھا اور جب کسی ایک کا ذکر
خیر انہین سے سنتے تو غیظ و غضب مین آتے اور متغیر ہو جاتے شعرانی نے کہا ہے کہ حلاج بھی اسی قوم مین تھے مسیح
سوا اونکی محنت مخفی نہین ہے اور اگر یہ قوم سے تھے تو بھی ہر گاہ کہ کلام اونکا نہین سمجھا لوگون نے حق مین حلاج کے
اختلاف کثیر کیا ہے ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ اونکو حلاج اسلئے کہتے ہین کہ وہ دوکان پر ایک حلاج کے بیٹھے

دکان کے بیٹھے تھے یہان ایک خزانہ قطن غیر حلاج کا رکھا تھا صاحب دکان کسی کام کو گیا تھا پھر جو آیا تو دیکھا کہ ساری روئی
اوسکی دُھنی ہوئی رکھی ہے اسپر انکا نام حلاج ہوا یہ موسم گرما مین میوہ موسم سرما کا اور موسم سرما مین میوہ موسم گرما کا منگا
اور ہوا مین ہاتھ بڑہا کر دراہم لے لیتے اونکا نام دراہم القدرت رکھا تھا ابن خلکان کہتے ہین قتل اونکا کسی امر موجب قتل پر
نہین ہوا ہے بلکہ اونکو وزیر نے قتل کروا ڈالا کئی بار مجلس حکم مین بلایا کوئی بات خلاف شریعت اونسے ظاہر نہوئی تب ایک
جماعت سے کہا کہ اونکی کچھ مصنفات بھی ہین کہا ہان پھر ذکر کیا کہ انکی ایک کتاب مین یہ لکھا ہے کہ انسان جب حج سے عاجز
ہو تو ایک گھر کے غرفہ کو مطہر و مطیب کرکے اوسکا طواف کرے گویا اوسنے بیت اللہ کا حج کر لیا واللہ اعلم یہ قول صحیح ہے
یا نہین بہرحال قاضی نے اونکو بلا کر پوچھا کہ یہ کتاب تمھاری تصنیف ہے کہا ہان کہا تمنے اسکو کہان سے لیا ہے کہا حسن بصری
سے حلاج کو معلوم نہ تھا کہ اونپر کیا وسیسہ کیا ہے قاضی نے کہا کذبت یا مراق الدم اس کتاب کی نسبت کوئی بات بھی کتب
حسن بصری مین نہین ہے وزیر نے اس کلمہ قاضی کو دلیل ٹھیرا کر کہا کہ یہ فرع ہے تمھارے حکم کی ساتھ کفر اس شخص
کے اب تم ایک خط اسکی تکفیر کا لکھدو قاضی نے تامل کیا وزیر نے زبردستی خط لکھوا لیا عامہ وزیر پر برہم ہو گئے وزیر کو ڈر
اپنی جان کا ہوا خلیفہ سے کہا خلیفہ نے حکم دیا مرہنگ نے حلاج کو ایک ہزار کوڑے مارے اونھون نے آہ تک نہ کی پھر
ہاتھ پاؤن کاٹ کر سولی چڑہا کر آگ مین جلا دیا لوگون مین اختلاف پڑا کہ وہ مصلوب ہوئے یا مثل عیسی علیہ السلام کے مرفوع
ہوئے اسی طرح امام غزالی پر فتوی تکفیر کا دیا تھا اور اونکی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا پھر اللہ نے غزالی کی ایسی مدد کی کہ
وہ کتاب آب زر سے لکھی گئی منجملہ اون لوگون کے جنھون نے غزالی پر انکار کیا تھا اور فتوی تحریق کتاب کا دیا تھا ایک قاضی
عیاض و دوسرے ابن رشید ہین جب یہ خبر غزالی کو پہنچی قاضی پر بددعا کی وہ ناگہان اوسی دن اندر حمام کے مر گئے بعض نے
کہا کہ مہدی نے حکم اونکے قتل کا دیا تھا اسلئے کہ شہر والون نے اونپر یہ دعوی کیا تھا کہ وہ یہودی ہین سنیچر کے دن باہر
نہین نکلتے حالانکہ وہ اوس دن تصنیف کتاب شفا مین مشغول رہتے تھے مہدی نے قاضی کو بددعای غزالی پر قتل کر ڈالا
اسی طرح ابو الحسن شاذلی کو مع اونکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکال دیا تھا اور نائب اسکندریہ کو لکھ بھیجا تھا کہ تمھارے
پاس مغربی زندیق آتا ہے جسنے اوسکو اپنے یہان سے نکال دیا ہے تم بھی اوس سے نہ ملنا اور ہوشیار رہنا جب شیخ
اسکندریہ مین آئے دیکھا کہ سب لوگ اونکو گالیان دیتے ہین پھر سلطان کو اونکی برائی پہنچائی وہ ہمیشہ ایذا مین رہے
یہانتک کہ لوگونکو لیکر اون سنوات مین حج کیا جن سالون مین بسبب کثرت راہزنون کے رستہ حج کا بند ہو گیا تھا لوگ
اونکے معتقد ہو گئے شیخ احمد بن رفاعی پر تہمت زندقہ و الحاد و تحلیل محرمات کی لگائی تھی امام ابو القاسم بن قسی و ابن
برجان و قولی و مرجانی کو قتل کروا ڈالا حالانکہ یہ سب ائمہ مقتدی بہم تھے حسادون نے اوٹھکر گواہی کفر کی دی جب اسپر وہ
مارے گئے تو حیلہ نکال کر سلطان سے کہا کہ ابن برجان کے نام کا خطبہ ایک سو تیس شہر مین پڑہا گیا ہے اوسپر بادشاہ نے
لوگ بھیجکر اونکو مع اونکی جماعت کے قتل کر دیا ہے شیخ محی الدین بن عربی و عمر ابن فارض معوا جنکے لوگ اونپر انکار کرتے

چنانچہ آئے ہیں شیخ عز الدین بن عبد السلام کے لئے ایک بار اعتقاد عقائد پر ایک مجلس منعقد ہوئی تھی اور سلطان کو اونپر غصہ کا
دیا تھا پھر باہم لطف ہوگیا اسی طرح شیخ الاسلام تقی الدین ابن بنت الاعز پر ایک حسد نے حیلہ کی تھی ایک بات سلطان تک پہنچائی
پادشاہ نے حکم ہلاک کا لکھدیا تھا مگر پھر تدارک بلطف ہوگیا ملک ظاہر بیبرس نہایت معتقد شیخ مذکور کا تھا اور انکا معتقد اونکی تعظیم
کے نکرتا تھا حسد بیان میں حسد واقع ہوگئے اونہوں نے پادشاہ سے کہدیا کہ ایک مسئلہ ابو حنیفہ صاحب کہتے ہیں اور قول شافعی کا
اوس مسئلہ میں خلاف ہے اور اوسپر شیخ تقی الدین نے حکم کیا تھا پھر سلطان نے شیخ پر انکار کیا اور اوس زمانے میں بجز
قول شافعی کے مصر میں کوئی حکم جاری نہوتا تھا سلطان بیبرس نے اوس واقعہ سے چاروں مذہب کے قاضی مقرر
کروئے شعرانی کہتے ہیں فلم یزل الی عصرنا ھذا اسی طرح شیخ عبد الحق بن سبعین پر اہل مکہ نے انکو بلاد مغرب سے نکالا
تھا چاہا اللہ نے بچا لیا تھا کہ تم اونکے پیچھے رہو دیکھتے ہیں اناھو وھوانا ہے مگر ائمہ مجتہدین کی جیسے ابوحنیفہ و مالک و شافعی
و احمد اور اونکے اصحاب امثال سے وہ کتب مناقب میں مشہور ہیں شعرانی کہتے ہیں فانظر یا اخی ما جری لھؤلاء الائمۃ
من المتقدمین والمتاخرین وخذ لنفسک اسوۃ فیما تقع فیہ من المحن انتہی کلامہ رحمہ اللہ تعالیٰ یہہ کہاں تک
کہ جو محن صدر اول سے اسوقت تک صلحا و علما امت پر گزرے ہیں اور جو بلا اونپر ائمہ دین کے سلفاً و خلفاً آئی ہیں اونکا
سب کا استیعاب اسجگہ نہیں ہوسکتا ہے کتب سیر و تواریخ اون حوادث سے مشحون ہیں حدیث میں آیا ہے اشد الناس
بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل ابن مسعود کہتے ہیں گویا میں دیکھتا ہوں حضرت کو کہ ایک نبی کی حکایت کرتے ہیں جسکو
اوسکی قوم نے مارکر خون آلودہ کیا تھا وہ خون اپنے چہرے سے پونچھتے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے اللھم اغفر لقومی فانھم
لا یعلمون متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر رواہ مسلم دوسرا
لفظ مرفوع ہے حجبت النار بالشھوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ ابو موسی نے مرفوعاً کہا
من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد و البیہقی
فی شعب الایمان دوسرا لفظ ہے حضرت نے فرمایا ہے لا احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ عزوجل انہ
یشرک بہ ویجعل لہ الولد ویعافیھم ویرزقھم اخرجہ الشیخان یہ حدیثیں دلیل واضح ہیں اس بات پر کہ انبیا
و اولیا و صلحا و علما پر بلایا و محن آتے رہتے ہیں اللہ کی سنت اسیطرح جاری ہے اور یہ کہ ان آفات پر تخلق
بخلق الٰہی ہے کیونکہ جب زبان خلق سے خالق کو نجات نہیں ہے تو پھر کسی مخلوق کی کیا ہستی ہے تہمت لگانا
و جاہلین کا اولیا و صلحا پر بابت زندقت و الحاد کے اور علما کی تکفیر کرنا بابت مسائل مجتہد فیہا کے کچھ عجب کی بات نہیں
جبکہ خود خدا کو ان جاہلوں نے باقی نہ چھوڑا تو پھر اونکے خاص بندے کسطرح [illegible] سے بچینگے

قیل ان الالہ ذو ولد	قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معا	من لسان الوریٰ فکیف انا

ابتلا ہر ولی و عالم کی بقدر اوسکی صلابت کے ولایت و دین و علم مین ہوتی ہے شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ رح پر کیا کیا آفات لوٹین شہر سے نکالے گئے بار ہا قلعہ مین محبوس ہوئے حافظ ابن القیم کو بھی قید کیا شہر مین پھرایا انکا اسی طرح کی ایذا دی حالانکہ یہ لوگ اکابر علماء و ائمہ دین و مقتدای صلحاء تھے و علی ہذا القیاس ہر زمانہ مین علماء و صلحاء و اولیاء و اہل الحدیث پر ہمیشہ آفات کا برستا رہتا ہے لکن انجام کو وہی لوگ مظفر و منصور ہوتے ہین اور مخالف اونکے دارین مین خائب و خاسر ہو جاتے ہین الا ان حزب اللہ ھم الغالبون وکان حقا علینا نصر المؤمنین امام عبداللہ بن اسعد یافعی رح نے خاتمہ کتاب روض الریاحین مین ایک فصل مستقل منعقد کی ہے اوسمین انکار کرنا بعض فقہاء کا فقراء پر لکھکر جواب ہر ایک دلیل انکار کا دیا ہے اور حکایات صالحین کو جو ظاہر نظر مین خلاف ظاہر فقہ معلوم ہوتی ہین محامل حسنہ پر محمول کیا ہے اوس انکار اور جوابات کو صاحب کتاب مجالس المحسنین نے صفحہ ۲۵ مین ذیل ایک فصل کے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور بعض حکایات کا جواب ذیل حکایت سطاوی کتاب مین لکھدیا ہے اسواسطے کچھ ضرورت اون انکارات و جوابات کے اعادہ کی اس جگہہ نہین ہے

فصل اول روض الریاحین مین کچھ فضائل اولیاء و صلحاء و مساکین و فقراء کے ذکر کئے ہین اونکا ذکر اس جگہہ مع فوائد زوائد کیا جاتا ہے قال تعالے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما اس آیت شریف مین مراتب کمالات انسانی کو ترتیب وار ذکر کیا ہے پہلا مرتبہ نبوت کا ہے یہ سب سے اعلی درجہ ہے کمال کا گویا انسان کامل وہی شخص ہے جو کہ اللہ پاک کی طرف سے نبی ہو کر آیا ہو دوسرا مرتبہ صدیقیت کا ہے نبی کے بعد سب افضل صدیق ہوتا ہے جسطرح کہ بعد ہمارے نبی سید الرسل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ابو بکر صدیق خلیفہ اول اس امت مرحومہ کے تھے تیسرا درجہ شہادت کا ہے یہ درجہ بعد مرتبہ صدیقیت کے ہوتا ہے جسطرح کہ عمر فاروق و عثمان ذی النورین و علی مرتضی علاوہ دیگر کمالات کے متحصل اس درجہ کے بھی ہوئے بعد شہادت کے درجہ صلاحیت کا ہے یہ مرتبہ اگرچہ اس جگہہ ترتیب مین آخرا واقع ہوا ہے لکن مدارج اس درجہ کے شامل ہین جملہ کمالات اہل درجات سابقہ کو صلاحیت ایسی چیز ہے جسکی تمنا انبیاء علیہم السلام نے کی تھی اللہ تعالی نے یوسف صدیق علیہ السلام سے قرآن پاک مین اس دعا کو حکایت کیا ہے رب انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سوای ان چار اقسام کے ایک قسم اور ہے جنکو مطیعین کہتے ہین وہ اگرچہ متحلی بالفضائل مین مثل انکے نہون لکن منازل جنت مین ہمراہ انکے ہونگے یہ مرتبہ اونکو بسبب اطاعت خدا و رسول کے ملیگا اللہ کی اطاعت یہی ہے کہ عامل بالقرآن ہو یہ عمل اسطرح پر ہوتا ہے کہ اول قرآن پر ایمان لائے اور آیات محکمات کی تصدیق کرے حلال و حرام کتاب اللہ کو پہچانے لیے عمل مین مخلص ہو کیونکہ بدون اخلاص کے کوئی عمل ظاہر و باطن کا قبول نہین ہوتا ہے اطاعت رسول اللہ کی یہ ہے کہ عامل بالسنہ ہو یہ عمل اسطرح پر ہوتا ہے کہ بدعات سے بچے ہر کام مین موافق حکم سنت کے

دنیا مین خوبی اور آخرت مین خوبی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے یہ لوگ انھین کو ہے کچھ حصہ اپنی کمائی سے اللہ جلد لیتا ہے
حساب انتہی یہ قول بطریق دعا ہے آیا دوسمین کی اسی طرح قال شہ انبیا کا کیونکہ حق مین ابراہیم خلیل علیہ السلام
فرمایا ہے وآتیناہ فی الدنیا حسنة وانه فی الآخرة لمن الصالحین معلوم ہوا کہ حسنات دنیا وصلاحیت آخرت سے
بہرہ کا اگر کوئی اوسکے ہوتی تو اللہ پاک اوسی کا اسجگہ ذکر فرماتا ۳ وقال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم
استقاموا تتنزل علیہم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون نحن
اولیاؤکم فی الحیاة الدنیا وفی الآخرة ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من
غفور رحیم تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم
کھاؤ اور خوشی سناؤ اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو ہے وہان
جو چاہے جی تمہارا اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے طرف سے اوس بخشنے والے مہربان کی یہ فرشتے دن حشر کے
اوترتے ہین جسدن ہر کسیکو اپنا غم وفکر ہوگا یا مرنیکے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین انتہی آیت دلیل ہے اس بات
پر کہ اولیاء اللہ کا وصف یہ ہے کہ وہ قائل ہین توحید الوہیت وربوبیت کے پھر اس قول پر جمے ہوئے اور مستقیم
ہین اونکو دنیا وآخرت دونون جگہہ مین ملائکہ حسن خوشخبری جنان دیتے ہین ۴ قال تعالی واصبر نفسک مع الذین
یدعون ربہم بالغداة والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم ترید زینة الحیاة الدنیا ولا
تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا ترجمہ روکے رکھ آپکو اونکے ساتھ جو پکارتے ہین
اپنے رب کو صبح وشام طالب ہین اوسکے منھ کے اور نہ دوڑین تیری آنکھین اونکو چھوڑ کر تلاش مین رونق دنیا کے
زندگی کے اور نہ کہا مان اوسکا جسکا دل غافل کیا ہے ہمنے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہے اپنی خواہش نفس کے
اور اوسکا کام ہے حد پر نہ رہنا ایک کافر حضرت کو سمجھانے لگا کہ تم اپنے پاس رذالون فقیرون کو نہ بیٹھنے دو تاکہ
سردار لوگ تمہارے پاس بیٹھین رذالہ کہا غریب مسلمانون کو اور سردار دولت مند کافرون کو اوسپر یہ آیت
آئی انتہی یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ فقراء اہل اسلام جو صبح شام اللہ کا ذکر ونام لیا کرتے ہین یہ خاص مرید وجہ اللہ
ہین پھر اللہ نے دنیا اور اہل دنیا کی مذمت کی اور اونکی چال پر چلنے سے منع فرمایا معلوم ہوا کہ وجود فقر کا ہمراہ اسلام
وذکر اللہ کے ایک دلیل ہے ولایت کی ولتدالحمد ۵ وقال تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ
لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا یسألون
الناس الحافا دنیا ہے اون مفلسون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین سمجھے اونکو
بے خبر محظوظ اونکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے اونکو اونکے چہرہ سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر انتہی اس آیت
مین ایک تو تعریف ہے فقراء اسلام کی کہ وہ راہ خدا مین بند ہو رہے ہین اونکو کوئی کام سوای رضای خدا کے نہین ہے

وہ معاش کی تلاش کے لیے بھی نہین نکل سکتے پھر ذکر اونکی پارسائی کا فرمایا ہے کہ باوجود فقر وحاجت بشری کے جس بغیر کسی
انسان کو چارہ نہین ہے کسی سے بھی کچھ سوال نہین کرتے ہین نہ کوئی اونکو دیتا ہے کس طرح کوئی دستگیر ہاں تو اون کو
بسبب عدم سوال کے توانگر وآسودہ حال سمجھتا ہے اور وہ خود کسی سے سائل کسی شئے کے نہین ہوتے ہین اس سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ متوکل محض ہوتے ہین نہ کسی سے وہ کچھ مانگین اور نہ کوئی اونکو کچھ دے اللہ ہی اونکا کفیل
رزق ہوتا ہے یہ صفت ہے اولیاء اللہ کی اسی لئے دوسری آیت مین آیا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون
تیسری آیت مین فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ در بدر
بھیک مانگتے پھرتے ہین اور مستحق نہین ہین وہ اولیاء اللہ نہین ہوتے ہین سوال کرنا شرعا حرام یا گناہ کبیرہ ہے اور سوال
کرنیسے آبرو جاتی رہتی ہے اولیاء کا منصب تو یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی ادب شرعی کو اگرچہ کتنا ہی حقیر کیون نہو ترک نہین
کرتے ہین پھر بعید ہے ارتکاب سوال محرم کا اونسے کیونکر ہو ← وقال تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سبلنا وان اللہ لمع المحسنین جنہون نے محنت کی واسطے ہمارے ہم سجھا دینگے اونکو اپنی راہین بیشک اللہ ساتھ
ہے نیکی والون کے یعنی راہین قرب ورضا کی انتہی یہ آیت دلیل ہے صحت مجاہدہ پر مراد مجاہدہ سے اسجگہ وہ جہاد نہین ہے
جو راہ خدا مین تلوار سے کیا جاتا ہے اور جسکا ذکر آیات واحادیث کثیرہ مین بجا ہی خود وارد ہوا ہے بلکہ مراد ریاضت
وعبادت ہے اس کوشش کا یہ نتیجہ ارشاد فرمایا کہ ہماری راہ کا پتا اونکو لگ جاتا ہے یعنے وصول بمنازل
قرب وتقرب حاصل ہوتا ہے پھر یہ خبر دی ہے کہ ہم ساتھ اہل احسان کے رہتے ہین اونسے جدا نہین ہوتے مراد احسان
اس جگہ مرتبہ اخلاص ومراقبہ کا ہے اور مراد محسنین سے زمرہ مخلصین واہل مراقبہ ہین بدلیل حدیث جبرئیل علیہ السلام
الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم بطولہ اس حدیث سے مشاہدہ ومراقبہ
دونون کا ثبوت کامل ہوتا ہے پہلا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے دوسرا مرتبہ اہل ارادت کا یہ حال آیت دال ہے حال ومآل اولیاء اللہ
پر اللھم ارزقنا ہمنے کتاب ریاض مرتاض مین مقامات اولیاء اللہ کو مفصل لکھا ہے اور اونکے عقائد واعمال ورسوم
کا ذکر کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے یہ علم شریف مطابق سنت صحیحہ کے حاصل ہوسکتا ہے وباللہ التوفیق
← وقال تعالی ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یہ خطاب ہے شیطان کو کہ تیرا زور میرے بندون پر
نہ چلیگا معلوم ہوا کہ جو شخص سلطنت ابلیس سے محفوظ ہوتا ہے وہ خاص بندہ خدا کا ہے سو ایسا ہی بندہ اللہ کا ولی ہوتا ہے
کیونکہ ولی کہتے ہین دوست کو دوستی کا مقتضا یہ ہے کہ دوستدار خلاف مرضی دوست کے کوئی کام نکرے اگر کریگا
تو پھر سچا دوست نہوگا اسی لئے دوسری آیت مین فرمایا ہے ان اولیاءہ الا المتقون یعنی اللہ کے اولیاء نہین ہو
مگر اہل تقوی ولایت کو اسجگہ تقوی مین حصر کیا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غیر متقی ولی نہین ہوسکتا ہے گو کتنا ہی مین
کوئی استدراج اوس سے ظاہر کیون نہو وہ شخص اگر اللہ کا ولی ودوست ومحب وخلیل ہوتا تو ہرگز بال برابر خلاف حکم

میں بندہ کے کوئی کام اپنے اختیار سے نکرے ۱۲ وقال تعالیٰ یحبہم ویحبونہ یعنی اللہ اونکو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے
ہیں معلوم ہوا کہ ولایت نام ہے محبت خدا کا اور یہی ثمرہ ہے ان سارے مجاہدات و ریاضات کا کتاب محاسن الحسنین میں ابواب
محبت خدا کو ساتھ بسط تمام کے لکھا ہے اور کتب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں بیان محبت و مراتب و منازل محبت کا مفصلاً
آیا ہے جیسے رسالہ قشیری و کتاب عوارف و اشتیاق وغیرہا سے ان امراض کو بھی ایک حصہ کامل اس باب سے حاصل ہے
وللہ الحمد وقال تعالیٰ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا
وہ اقرار جو اللہ سے کیا تھا انتہیٰ یہ آیت دلیل ہے استقامت شرع پر معلوم ہوا کہ ولایت استقامت کا نام ہے اور
صدق عہد اولیاء اللہ کا کام ہے ولی اللہ وہی شخص ہوتا ہے جو اللہ کی توحید پر ظاہراً مخلصاً قائم بلکہ متشمل اور دائم
و دائمی کا کام ہی رہتا ہے ہو سکتا ہے کہ مراد اس عہد سے عہد الست ہو یا وہ عہد جو اہل ایمان نے ہاتھ پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باندھا تھا یا مطلقاً سارے عہود شرع مطہرہ مراد ہوں اسلئے کہ عہد تو زبان عرب میں بمعنی
آ عموم کا ہے مثل اشتمال جمیع عہود وجمیع عقود ہوگا ۱۰ وقال تعالیٰ لیسوا سواء من اہل الکتاب امۃ
قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وہم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الآخر ویامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ
واللہ علیم بالمتقین سب برابر نہیں کتاب والوں میں ایک فرقہ سیدھی راہ پر پڑھتے ہیں آیتیں اللہ کی راتوں کے
وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں یقین لاتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہیں نیک بات کا اور منع کرتے
ہیں خلاف شرع کام سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں پر وہ لوگ نیکوں میں ہیں اور جو کرینگے نیک کام سو
ناقبول نہوگا اللہ کو خبر ہے پرہیزگاروں کی یہود میں پانچ سات آدمی حق پرست تھے وہ مسلمان ہوگئے اونکے سردار
عبداللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ نے مقابلہ اہل کتاب کی بدذات میں سے اونکو نکال لیا ہے انتہیٰ یہ آیت اگرچہ حق میں ان
کے اتری ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اسی واسطے امام یافعی نے اس آیت کو فضائل
اولیا میں شمار کیا ہے یہ آیت دلیل ہے اوصاف اولیاء اللہ پر ایک وصف اونکا یہ ہے کہ وہ راتوں کو اوٹھکر تلاوت
قرآن مجید کی کرتے ہیں یعنی نماز تہجد میں پڑھتے ہیں بدلیل ذکر سجدہ دوسرا وصف ایمان لانا ہے اللہ پر تیسرا وصف ایمان لانا ہے
قیامت پر چوتھا وصف امر بمعروف ہے پانچواں وصف نہی عن المنکر ہے چھٹا وصف جلدی کرنا ہے امور خیر میں سو
جس کسی شخص میں یہ اوصاف بروجہ کمال و استقامت حال وقال کے پائے جائینگے اوسکا مآل یہ ہوگا کہ وہ جملہ
صلحاء کے شمار لیگا اور اوسکی کوئی خیر بیشتر عمل صالح ہے ضایع نجائیگا اللہ کو اہل تقوی معلوم رہتے ہیں ذکر تقوی کا اور
حکم اوسکا قرآن شریف میں چالیس جگہ سے زیادہ میں آیا ہے سارے کمالات دینی اسی ایک صفت لطیفہ میں
مندرج ہیں جسکو ولی بننا ہو اور اللہ سے تقرب حاصل کرنا چاہے اوسکو چاہیئے کہ وہ تقوی کو دونوں ہاتھ سے پکڑے

اگر تقوی ظاہر او باطنا نہو گا تو پھر وہی مثل ہے کہ بس ورا عبادان قریہ

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی	کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست

امام یافعی قدس سرہ نے فرمایا ہے فضح عشرۃ آیات اقتصرت علیھا یعنی ان دس آیتون پر قصر کرنا اونکا بغرض اختصار
کے ہے ورنہ ذکر ولایت و ولی کا آیات کتاب اللہ مین بہت آیا ہے اسکے بعد یہ فرماتے ہین واما الاخبار فنقتصر منھا علی
عشرۃ احادیث صحیحۃ یہ اقتصار بھی دس حدیثون پر بنظر اوسی اختصار کے ہے ورنہ احادیث دالۃ علی الولایۃ بھی بہت
ہین ہمنے بھی اسجگہ انھین آیات و احادیث پر بغرض اختصار اکتفا کیا ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ تبارک وتعالی قال من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب
الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ
کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی
اعطیتہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے جسنے دشمنی کیا کسی میرے ولی کو
تو خبردار کرتا ہون مین اوسکو واسطے جنگ کے تقرب نکیا میری طرف کسی میرے بندے نے کسی چیز سے جو مجکو بہت محبوب
ہو اوس چیز سے جو فرض کی ہے مینے اوسپر ہمیشہ تقرب کرتا ہے بندہ میرا طرف میری نوافل سے یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے
لگتا ہون جب اوسکو چاہتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہوجاتا ہون جس سے
وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن ہوجاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے پھر اگر وہ مجھسے
مانگیگا تو مین اوسکو دونگا اور اگر پناہ پکڑیگا تو پناہ دونگا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ اور جو
شخص کسی ولی اللہ کا دشمن ہوتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اوسنے اللہ سے لڑائی باندھی ہے اور وہ چیز جسکے سبب سے بندہ
اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے اداے فرائض دین کا ہے جیسے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ بالفاظ فرائض مین باشارۃ النص محارم الہی
بھی داخل ہین اسلئے کہ اونسے اجتناب کرنا بھی فرض ہے اور اگر محارم کو فرائض سے جدا کیا جاوے تو دلیل ہے اسپر کہ
جلب منفعت دفع مضرت پر مقدم ہوتا ہے ابن القیم رح نے رسالۃ الصبر والشکر مین یہی بات ثابت کی ہے کہ اللہ کو اتیان
طاعات کا محبوب تر ہے بہ نسبت اجتناب سیئات کی واللہ اعلم بہرحال اجتناب محارم سے رتبہ صلاحیت کا ہاتھ آتا ہے اور
ادا فرائض سے رتبہ محبوبیت کا ملتا ہے پھر جب الفی اضافہ نوافل کا کیا جاتا ہے تو اور بھی زیادہ تقرب حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ ساری
حرکات و سکنات صاحب نوافل کے اللہ کے حکم و مرضی سے صادر ہونے لگتے ہین ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے اور اسکے استعاذہ کر نیکا اثر
ہوتا ہے اصل اثبات مرتبہ ولایت مین یہی حدیث صحیح ہے امام علامہ محمد بن علی شوکانی رح نے اس حدیث کی شرح مین ایک کتاب
مستقل لکھی ہے قطر الولی نام ہے علاوہ اوس کتابچہ کا ایک باب اصل ترجمہ مین عبارت فارسی تحریر کیا ہے یہ کتاب
اپنے باب مین ایک کتاب لاجواب ہے یافعی رح نے بیچ اس حدیث کے کہا ہے انشدنا بعض شیوخنا لبعضہم

ومن رام عزا من سواہ ذلیل	من اعتز بالمولی فذاك جلیل
مضی عمرها فی سجدة لقلیل	ولو ان نفسی مذ براها ملیکها
ولکن لسان المذنبین کلیل	احب مناجاة الحبیب باوجه

انتھی یہ اشعار حقیقی سچ کے ہین انمین اشارہ ہے طرف انقطاع الی اللہ کے اور فضیلت ہے سجود اللہ کی اور محبت ہے مناجات رب العزت کی کیونکہ یہ سب امانت ہین واسطے طالب وال کے ۲ صحیح مسلم مین بروایت ابو ہریرہ مرفوعًا آیا ہے رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لاٰیوبہ لہ لواقسم علی اللہ لابرہ یعنی بہت سے لوگ گرد آلودہ پریشان صورت میلے کچیلے ہوتے ہین جو دروازون سے دھکے دیئے جاتے ہین کچھ پروا انکی نہین کیجاتی ہے وہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ کے بھروسے پر تو اللہ انکو سچا کردے یعنے دنیا مین بظاہر نزدیک اہل دنیا کے محتاج و فقیر و حقیر ہین کوئی انکی طرف التفات نہین کرتا مسجدون مین یا جھوپڑون یا خانقاہون وغیرہ اماکن ویران مین پڑے رہتے ہین اللہ کی عبادت و ذکر مین رہا کرتے ہین مگر اللہ کو ایسے عزیز و محبوب ہین کہ اللہ انکی قسم کو جھوٹی نہین کرتا جس بات پر وہ توکلا علی اللہ قسم کھا بیٹھتے ہین بیشک اللہ انکی عزت قائم رکھنے کو کر دیتا ہے ۵

تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد	فاکساران جہان را بحقارت منگر

معلوم ہوا کہ اللہ کسی کی صورت نہین دیکھتا ہے بلکہ سیرت دیکھتا ہے جب دل مومن کا صالح ہوجاتا ہے تو سارا جسد صالح بنتا ہے اور جب دل کسی کا فاسد ہوجاتا ہے تو سارا جسد اوسکا فاسد ہوجاتا ہے بیان آیۃ الشریف ظاہری کا خیال نہ کیجیو بلکہ زینت باطنی پر نظر رکھیو اسی لئے دوسری حدیث مین آیا ہے الا ان البذاذۃ من الایمان یعنی رثاثت ہیئت ایک علامت ہے ایمان کی ۳ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوعًا صحیحین مین یون ہے جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای الناس افضل قال مومن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ تعالی قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ یعنی ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کون شخص افضل ہوتا ہے فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنی جان و مال سے راہ خدا مین کہا پھر کون فرمایا وہ شخص جو کسی ایک درہ مین درہ سے کوہ سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہے لوگون کو اپنے شر سے بچاتا اس حدیث مین اول فضیلت جہاد کی راہ خدا مین بیان کی ہے مراد اس راہ سے مقاتلہ فی سبیل اللہ ہے اسلئے کہ اکثر لفظ سبیل اللہ سے مطلقًا یہی عمل صالح مراد ہوتا ہے یا مراد براہ خدا ہے یعنی سارے اعمال صالحہ اس صورت مین مراد بجا آوری سے جملہ طاعات و حسنات کی پھر جس کسی شخص سے یہ کام بسبب کسی مانع یا عجز کے نہین ہوسکتے ہین اور اوس سے اتنا ہی کام بنتا ہے کہ وہ لوگون سے کنارہ کش ہوکر کسی علحدہ جگہ مین بیٹھکر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور متبتل الی اللہ ہوگیا ہے تو وہ سب سے بہتر آدمی ہے ۵

غالب ہمہ ہم از ہمہ خواہم کزین سپس | کنجے گزینم و پرستش خدا کنم

اس حدیث میں فضیلت ہے عزلت وعبادت کی دوسری روایت میں جو ذکر تقاوت و ترک شر کا آیا ہے وہ بھی اشارہ ہے طرف
اسی عزلت وعبادت کے معلوم ہوا کہ ایسا آدمی جو خالصاً یہ کام واسطے اللہ کے کرتا ہے وہ ولی اللہ ہوتا ہے واللہ اعلم
یہ بھی معلوم ہوا کہ ولی بنص حدیث افضل الناس ہوتا ہے ۴ بخاری کا لفظ ابن عمر سے مرفوعاً یہ ہے اخذ رسول اللہ صلعم
بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنی ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے
کاندھے کو پکڑ کر یہ ارشاد فرمایا کہ ہو تو دنیا میں جیسے کوئی غریب یا راہ کا مسافر ہوتا ہے ابن عمر بعد اس روایت کے یوں
کہا کرتے تھے کہ اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک
ومن حیاتک لموتک یعنی اے شخص مخاطب تو جب شام کرے تو منتظر صبح کا نہ ہو اور جب صبح کرے تو منتظر شام کا
نہ ہو اپنی صحت سے واسطے زمانہ مرض کے اور اپنی زندگی سے واسطے زمانہ موت کے کچھ لے لے یہ بیان انکا گویا شرح
ہے حدیث باب کی کیونکہ غریب و مسافر کا یہ دستور ہوتا ہے کہ وہ رات کو کسی جگہ رہا تو صبح کو اٹھ کر چل دیا اور اگر دن کو
کسی جگہ ٹھیرا تو رات کو کوچ کر گیا ۵

مرا از زاد و وضع ہمہ چو خورشید خوش آمد | سحر گہ بر نشیند می نشیند شام برخیزد

غرضکہ مسافر کو حالت سیر وسفر میں کسی جگہ و کسی چیز سے کچھ دلبستگی نہیں ہوتی ہے اسی طرح یہ دنیا ایک مسافر خانہ
بلکہ قید خانہ ہے مومن کو اس میں جی لگانا نہ چاہئے بلکہ جو زمانہ تندرستی و عافیت کا ہے اس میں وہ کام کر لے جو وقت
بیماری کے لیکار آمد ہو اور زندگی ایسے اعمال صالحہ میں بسر کرے جو وقت موت کے کام آویں سو جو مومن مسلمان
اس صفت و شان کا ہوتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے اسیطرح اہل سلوک مجاہدہ و ریاضات کو سیر الی اللہ کہتے ہیں گویا خود دنیا
میں اسیر کا مرا انکا سفر الی اللہ ہے مسافر راہ میں اگر کوئی چیز دیکھتا ہے کیسی ہی اچھی کیوں نہو لیکن اوسپر دل نہیں جماتا
کیونکہ جانتا ہے کہ مجھے اس مرحلہ میں رہنا بسنا نہیں ہے اسلئے وہ اوسکو چھوڑ کر اور اپنی شغل مقصود کر اپنا راستہ لیتا ہے ۵

بدل اگر شغل اندیشہ در نظر گذرد | خوشا روانی عمرے کہ در سفر گذرد

۵ کتاب ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمسمائة عام
قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح یعنی بہشت میں فقرا امت اغنیا دولت سے پانسو برس پیشتر داخل ہونگے
اس حدیث میں دلیل ہے فضیلت فقر پر مراد فقر سے اسکا زہد ہے دنیا میں اگرچہ غنی بھی زاہد ہوتا ہے کیونکہ حدیث
میں آیا ہے الغنا غنا النفس یعنی تونگری دل سے ہے نہ مال سے لیکن بہر حال جو کوئی ظاہر و باطن دونوں میں زاہد و فقیر ہے
وہی مستحق اس سبق کا ہے یہ وصف خاص اولیاء اللہ کا ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ فقر کو خود اختیار کر لیتے ہیں اور انکی محتاجی
کچھ اضطراری نہیں ہوتی ہے اور انکو اگر کوئی دنیا بھر کی بادشاہت دے تو بھی وہ اوسپر نگاہ نہیں کرتے ہیں ۵

گدایا مئے از پادشاہ ہے نفور | با سیدش اندر گدائی صبور

توانگری تو زائل بھی ہو جاتی ہے لیکن اسکے فقر کو ہرگز زوال نہین ہوتا ہے یہ کمال مرتبہ ہے استقامت کا ۵

خوشا حال تہیدستی و غریبانش | زوال نیست درو اقبال بی نہایتش

یہ مسئلہ کہ فقر و غنا مین کون افضل ہے اور فقیر صابر بہتر ہوتا ہے یا غنی شاکر نہایت دقیق ہے کشف اس اشکال کا جیسا کہ
رسالہ اداءۃ الشکر باقامۃ الصبر والشکر مین کیا گیا ہے شاید کہ کسی دوسری کتاب مین میسر نہ آئیگا ۶ صحیحین مین
اسامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون
الحدیث یعنی کھڑا ہوا مین دروازۂ جنت پر اکثر داخل ہونیوالے جنت مین یہی مساکین تھے مالدار لوگ روکے گئے تھے
یہ حدیث بھی دلیل ہے فضیلت اولیاء اللہ پر اسلئے کہ اکثر اولیاء مساکین و فقراء ہوتے ہین نہ اہل دولت سو سب سے زیادہ
بہشت مین یہی اللہ کے دوست ظاہر صحابہ بیچ جائینگے مساکین وہ شخص ہوتا ہے جسکا دخل کم اور خرچ زیادہ ہو فقیر وہ شخص
ہوتا ہے جو بالکل تہیدست ہو حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکل کر مدین کو گئے تھے بالکل بھوکے پیاسے تھے
اونھون نے کہا رب انی لما انزلت الیّ من خیر فقیر وہ لوگ جنکی کشتی خضر علیہ السلام نے توڑ ڈالی تھی مسکین تھے ملاحی
کرتے تھے قال تعالی لمساکین یعملون فی البحر بہرحال ایک علامت ولایت کی مسکنت بھی ہے جبکہ ہمراہ
تقوی و طہارت کے جمع ہو جاوے ۷ صحیحین مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے مر رجل بالنبی صلعم
فقال لرجل جالس عندہ ما رایک فی ہذا فقال رجل من اشراف الناس ہذا واللہ حری ان خطب
ان ینکح وان شفع ان یشفع فسکت رسول اللہ صلعم ثم مر رجل آخر فقال لہ رسول اللہ صلعم ما رایک
فی ہذا فقال یا رسول اللہ ہذا رجل من فقراء المسلمین ہذا حری ان خطب ان لا ینکح وان
شفع ان لا یشفع وان قال لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلعم ہذا خیر من ملء الارض مثل ہذا
یعنی ایک آدمی کا گذر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہوا حضرت نے ایک شخص سے جو آپکے پاس بیٹھا ہوا تھا
کہا تیری رای حق مین اس آدمی کے کیا ہے کہا یہ ایک آدمی ہے اشراف مردم سے واللہ یہ اس لائق ہے کہ اگر منگنی کرنا
چاہے تو نکاح کر دیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو اوسکی سفارش قبول ہو حضرت خاموش رہے پھر ایک اور آدمی نکلا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بھلا اسکے بارہ مین تیری کیا رای ہے اوسنے کہا یہ ایک شخص فقراء مسلمین مین سے
ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو نکاح نکیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہو اور اگر بات کہے تو سنی نہ جاوے
حضرت نے فرمایا یہ شخص بہتر ہے اوس شخص سے ساری زمین بھر کر یہ حدیث دلیل ہے فضیلت فقر پر معلوم ہوا کہ اللہ
کے فقیر بہتر ہوتے ہین مالدارون سے اور علامت ولایت کی غالباً یہی فقر ظاہر غنا ر باطن ہوتا ہے ہمراہ تقوی و طہارت
کے اسی لئے فقیر کا ایک درہم صدقہ کرنا افضل ہے صدقہ لاکھ درہم غنی سے وللہ الحمد ۸ صحیحین مین ابو موسی اشعری

رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسك ونافخ الکیر فحامل المسك اما ان یحذیك واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبا ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك واما ان تجد منه ریحا منتنة یعنی مثال ہمنشین نیک وہمنشین بد کی ایسی ہے جیسے حامل مسک ونافخ کیر جو شخص مشک اوٹھائے پھرتا وہ یا تو کچھ تجھکو دیگا یا تو اوس سے کچھ خریدیگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور جو شخص بھٹی پھونکتا ہے وہ یا تو تیرے کپڑے جلائیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا ٥

باش چو عطار کہ پہلو سے او		جامہ معطر شود از بوئے او	
چند چو آتشکدہ آہنگران		دود وشرار سے دمی از ہر کران	

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرین سوء اور ہمنشین بد سے اجتناب واحتراز کرنا لازم ہے ٥

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست		کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید	

سو جتنے لوگ دنیا دار دنیا طالب مستغرق دنیا منہمک فسق وفجور مین ہرتے ہین یہ سب جلساء سوء ہین انکی صحبت سے بچنا ہر مومن خدا طالب پر لازم ہے احادیث کثیرہ مین صحبت اغنیاء سے ڈرایا ہے یافعی نے اس حدیث کے نیچے یہ اشعار لکھے ہین ٥

تجنب قرین السوء واصرم حباله		فان لم تجد عنه محیصا فدارہ	
واحبب حبیب الصدق واترك مراه		تنل منه صفو الود ما لم تمارہ	
ولله فی عرض السموات جنة		ولکنها محفوفة بالمکارہ	

۹ کتاب ترمذی مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور تغبطهم النبیون والشهداء قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح یعنی اللہ نے فرمایا ہے وہ لوگ جو باہم محبت رکھتے ہین میرے جلال مین اونکے لئے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونکا پیغمبر وشہید معلوم ہوا کہ اللہ کے لئے محبت رکھنا بڑی فضیلت ہے اللہ کے دوستون پر انبیاء وشہداء کو بھی رشک ہوگا اس اجمال کی تفصیل حدیث موطا مین باسناد صحیح یون آئی ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے ان لوگون کے جو محبت رکھتے ہین میری راہ مین اور ملتے ہین آپس مین میرے لئے اور خرچ کرتے ہین میری راہ مین انتہی یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اولیاء اللہ کا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اگر انکو کسی سے محبت ہے تو اسی لئے ہے کہ وہ اللہ کا مطیع ودوستدار وطالب ہے اور اگر کسی سے راہ ورسم ملاقات کی رکھتے ہین تو اسی لئے کہ اوسکی ملاقات وزیارت سے خدا یاد آتا ہے اگر کچھ صرف کرتے ہین تو اسی لئے کہ اللہ اون سے راضی ہو لیکن یہ مقام محبت کا نہایت درجہ مشکل ہے اگرچہ ظاہر مین بہت آسان نظر آتا ہے سو جو کوئی شخص فائز اس مقام کا ہے وہ

بڑا صاحب نصیب ہے یہ محبت عام ہے خواہ صلحاء احیاء سے ہو خواہ اولیاء اموات سے ہر محب اوسدن ہمراہ اپنے محبوب کے
ہوگا انشاء اللہ تعالی ۰ صحیحین میں ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے سبعة یظلہم اللہ تحت ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ
امام عادل وشاب نشأ فی عبادة اللہ تعالے ورجل قلبہ معلق فی المسجد ورجلان تحابا فی اللہ عزوجل
اجتمعا علیہ وافترقا علیہ ورجل دعتہ امرأة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ تعالی ورجل تصدق
بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ یعنی سات قسم کے
آدمی ہیں جنکو اللہ تعالی سایہ دیگا نیچے اپنے سایہ کے جسدن کہ نہوگا کوئی سایہ مگر اللہ کا سایہ ایک امام عادل یعنے بادشاہ
انصاف کرنیوالا دوسرا وہ جوان جسنے نشو ونما پایا ہے اللہ کی عبادت میں تیسرا وہ شخص کہ لگا ہے دل اوسکا مسجد میں
چوتھے وہ دو آدمی کہ محب ہیں ایک دوسرے کے اللہ کی راہ میں جمع ہوتے ہیں محبت پر اور جدا ہوتے ہیں اوسپر
پانچوان وہ شخص کہ بلایا اوسکو ایک عورت صاحب منصب وجمال نے اوسنے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ
شخص کہ جسنے صدقہ دیا اور چھپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ نے کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان
وہ شخص کہ یاد کیا اوسنے اللہ کو تنہائی میں پھر آنسو بہے اوسکی آنکھوں سے اس حدیث کی شرح بہت طول طویل ہے ہمنے
بیان اس حدیث کا عون الباری وسراج وہاج شرح صحیحین میں کیا ہے ان سات شخصوں کے سوا اور بھی لوگ ہیں جنکو
اللہ پاک قیامت میں نیچے اپنے سایہ عاطفت کے سایہ دیگا اس حدیث کو یافعی نے ایک قصیدۂ مختصرہ میں نظم
کیا ہے اور بقیہ اصحاب ظلال کو ہمنے کتاب دلیل الطالب میں یکجا استقراء کرکے لکھا ہے یہ حدیث دلیل ہے اس بات
پر کہ متحابین فی اللہ وذاکرین خدا اور متصدقین بالاخفاء اور دل بستگان مساجد اور عادلین وعابدین خدا وباکین من خوف
اللہ اولیاء اللہ ہوتے ہیں ان صفات ہفت گانہ میں جونسی صفت کسی مومن میں ہوگی وہ اللہ کا دوست ہے یہ بھی معلوم ہوا
کہ ولایت کچھ خاص ساتھ کسی ایک حالت مخصوصہ کے نہیں ہوتی ہے کہ جب وہی حالت کسی شخص پر طاری اور ساری ہو
تب ہی وہ ولی سمجھا جاوے بلکہ بعد ادائے فرائض واجتناب محارم کے جب ایک حال بھی ان حالات میں سے موجود ہوگا تو
صاحب حال ولی اللہ ٹھیریگا وللہ الحمد یہ تعدد صفات وتکثر احوال کا اسلیئے ہے کہ مراتب اشخاص کے متفاوت ہوتی ہیں کسی
شخص پر ایک حالت آسان وغالب ہوتی ہے اور دوسری حالت وصفت کا بجالانا اوسپر مشکل پڑتا ہے تو جو حالت
وصفت جس شخص کو حاصل ہوسکے اور جس وصف کا وہ بنظر اپنی قوت واستعداد کے اہل ہو اوسی امر کو واسطے حصول
ولایت الہی کے حاصل کرے یہ ویسی بات ہے جیسے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے الایمان بضع وستون او سبعون
شعبة افضلها قول لا الہ الا اللہ کیونکہ بجالانا جملہ شعب ایمان کا اور امتثال جمیع صالحات کا کسی بشر کے حیطۂ قدرت
میں نہیں ہے الا ماشاء اللہ تعالے اور کس طرح ہر شخص امتثال جملہ اوامر پر قادر ہو سکتا ہے کیونکہ بہت اوامر ایسے
ہیں جو اوسکے حیطۂ تکلیف سے باہر ہیں مثلاً جسکے پاس مال بقدر نصاب کے نہیں ہے وہ زکوٰۃ کہاں سے دیگا اور

جسکو استطاعت ادا کی نہین ہے وہ حج کسطرح ادا کریگا جو شخص ناتوان وعاجز ہے وہ جہاد کیونکر کریگا اسلیے اللہ
پاک نے بفحوای لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا امور متعددہ وحسنات کثیرہ بتادئے ہین کہ جو عمل صالح اور فعل حسنہ
جس کسی شخص کے امکان مین ہو وہ اوسی کو ساتھ صحت نیت وخلوص طویت وطریقہ صواب کے بجالائے اللہ اوسکو
دوست رکھیگا اور وہ محفوف رحمت واسعۂ الٰہی کا ہوکر انشاء اللہ تعالیٰ مغفور ہوگا کیونکہ بڑا فوز واسطے انسان مومن کے
یہی ہے کہ نار سے بچکر گلزار مین جا وے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز اس زحزحت وفوز کی علامت
دنیا مین یہی ہے کہ آدمی متقی کامل ہو اگرچہ اعمال حسنہ کو ایجاب دخول جنت مین اور اعمال سیئہ کو ایجاب دخول نار مین
مداخلت کلی نہین ہے لیکن اللہ پاک نے عمل صالح کو ایک نشانی مغفرت ورضوان کی اور عمل طالح کو ایک علامت سخط و
دخول نیران کی ٹھیرایا ہے اور اصل بات فقط اوسکا فضل ہے دیگر سب یہ نتیجہ ہے اوسکی سبقت رحمت کا اوسکے غضب
پر وللہ الحمد اللھم لا تحرمنا خیرک لشرنا وھب لنا من فضلک العظیم واجعل بک شغلنا بجاہ حبیبک الحبیب
نبیک الکریم صلعم اللھم آمین یافعی نے آیات واحادیث مذکورہ کو بطور دلکھا تھا کچھ کلام اونکے معانی
پر نہین کیا تھا ہمنے نہایت اختصار سے جو کچھ اسجگہ لکھا ہے وہ ایک قطرہ ہے بحر زخار کا یا ایک ذرہ ہے بیابان ناپیدا کنار
کا اسکے بعد یافعی نے ایک فصل مستقل مین اثبات کرامات اولیاء اللہ کا بعض آیات واحادیث سے کیا ہے کچھ حاجت اوسکے
ذکر کی اسجگہ نہین ہے اسلیے کہ وجود کرامات کا اولیاء اللہ سے بجای خود اقوال صحیحہ سے ثابت ہے کوئی مسلمان اوسکا
انکار نہین کرسکتا ہے اگر انکار کریگا تو وہ منکر قرآن وحدیث کا ہوگا قرآن وحدیث کا انکار عین کفر ہے عیاذا باللہ منہا
کچھ یہ ضرور نہین ہے کہ ہر ولی اللہ سے کرامت ظاہر ہوا کرے ولایت کے لیے ظہور کرامات کا کسی ولی یا عالم باللہ نے
شرط نہین کیا ہے بلکہ جسقدر قدم ولی کا مراتب ولایت وکمال باطن مین راسخ تر ہوتا ہے اوتنا ہی قید اوسکو ظہور کرامات
سے ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو کہ جو شمار کرامات کا اولیاء من بعدہم سے ہوا وہ اون سے نہوا امام احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہ سے کسینے وجہ اس امر کی پوچھی تھی کہا اولئک کان ایمانہم قویا فما احتاجوا الی زیادۃ شیء یقوون
بہ وغیرھم کان ایمانہم ضعیفا لم یبلغ ایمان اولئک فقووا بما اظھار الکرامات لہم یہ جواب اسکے لیے اسی قدر
کافی ہے کہ ہم انکار کرامات اولیاء اللہ کا جبکہ ظہور اوسکا طریقۂ صحیحہ پر ہاتھ سے کسی متقی صالح خدا دوست کے ہو
نکرین بلکہ تصدیق سے پیش آئین ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے التصدیق بعلمنا ھذا ولایۃ
یافعی کہتے ہین مراد اس سے ولایت صغریٰ ہے نہ کبریٰ اور سب لوگ یک چار طرح پر ہوتے ہین ایک وہ لوگ ہین جنکو
تصدیق علم اولیاء اللہ کی اور علم اونکے طریقہ کا اور ذوق اونکے مشرب واحوال کا حاصل ہوا ہے دوسرے وہ لوگ
ہین جنکو تصدیق وعلم مذکور تو حاصل ہوا ہے لیکن ذوق حاصل نہین ہوا تیسرے وہ لوگ ہین جنکو فقط تصدیق حاصل ہوئی
نہ علم وذوق چوتھے وہ لوگ ہین جنکو کوئی شے بھی ان اشیاء ثلثہ سے حاصل نہین ہوئی نعوذ باللہ من الحرمان و

فنسأل التوفیق والغفران انتھٰی ۔ رہے ہم لوگ سو ہمکو اس بات کا اعتراف ہے کہ ہم بالکل اونکے احوال و اذواق سے
خالی اور اونکے علوم تحقیق سے جاہل اور اونکے سلوک طریق سے عاجز ہین ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم اونکو دوست
رکھتے ہین اور اونکے صدق پر یقین لائے ہین اور اللہ سے امید رکھتے ہین کہ کل قیامت کو وہ اپنے فضل و رحمت سے
ہمکو اور اونکو اپنی دار کرامت مین جمع کرے اور دنیا مین بھی اونکی برکات سے ہمین محروم نرکھے کیونکہ حدیث
المرءمع من احب اور حدیث انت مع من احببت بشارت رسان دلہای مردہ و طمانیت بخش خاطرہای افسردہ
ہے اگرچہ ہمارے سارے اعمال بمقابلہ اونکے احوال کے برابر ایک پرپشہ اور ریزۂ کاہ کے بھی نہین ہین لکن سعت رحمت
و شمت فضل کے لئے کچھ مساوات درکار نہین ہوتی ہے رافت ذوت فقط حیلہ جو ہوا کرتی ہے ٥

الٰہی نالۂ گرمے دل دیوانہ مارا	کرامت کن مثال آتشینی دانہ مارا
گریبان را نظر بر رشتی مہمان سخی باشد	سبز انباغ بیرون سبزۂ بیگانہ مارا
دریں محفل مکن از دست مردم آبرو ریزی	تو گردش دہ برنگ آسمان پیمانہ مارا

تمام ہوا مقدمہ اس کتاب کا اب بعد اسکے ہمکو لکھنا مقالات اولیاء اللہ اور ملفوظات صوفیہ رضی اللہ عنہم کا منظور ہے
شعرانی رح نے کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار مین مقالات مذکورہ کو نام بنام اہل ولایت لکھا ہے
اس جگہہ تلخیص اون ملفوظات کی کیجاویگی یہ سارے عبارات و اشارات حقیقت مین مستنبطات و مفہومات بلکہ منطوقات
کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی ہین یہ سب اوسی اجمال کی شرح ہین جو شرع مین آیا ہے اور شارع نے طرف
اوسکی دعوت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمم مکارم اخلاق تھے یہ لوگ اون اخلاق کے مبین ہین
ہر مطلب انکا دلالت نص یا اشارت نص سے ثابت ہے وللہ الحمد مومن مصدق انکا کلام سنکر عالم ہوجاتا ہے عالم
انکا مقال و مقام پہچانکر مستعد ظہور آثار ولایت بنجاتا ہے سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا
کہ مرید ونکو ان حکایات حالات و مقالات اولیاء و فقراء و زہاد و عباد سے کیا فائدہ ہے فرمایا الحکایات جند من جنود اللہ
تعالیٰ تقوی بہا قلوب المریدین پوچھا اسکا کوئی شاہد بھی ہے کہا یہ قول اللہ کا ہے وکلا نقص علیک من انباء
الرسل ما نثبت بہ فؤادک **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہین مین مجلس مین ایک واعظ کے گیا اوسکی بات
میرے جی کو لگی جب وہان سے اوٹھکر آیا کچھ بھی اثر دل مین باقی نرہا پھر دوبارہ گیا تو اوسکے کلام نے طریق قوم مین
میرے دل پر اثر کیا پھر تیسری بار گیا تو وہ اثر دل مین ایسا باقی رہا کہ گھر مین آکر سارے آلات مخالفات توڑ ڈالے اور طریق
الی اللہ کو لازم پکڑا یحییٰ بن معاذ رازی نے اس حکایت کے بعد کہا ہے عصفور اصطاد کرکیا یعنی ایک چڑیا نے
ایک باز کو شکار کر لیا مراد عصفور سے واعظ ہے اور مراد کرکی سے شیخ دارانی ہین اہل دل نے کہا ہے ان الرحمة
تنزل عند ذکر الصالحین مین کہتا ہون ذکر صلحاء کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک اس طرح کہ اونکی کرامات و مقامات

کا ذکر کیا جاوے دوسرے اس طور پر کہ اونکی مقالات و ملفوظات کو لکھا جاوے یہ دونون طرحکا ذکر نفع بخش ہوتا ہے لکن پہلا ذکر انفع ہے اسلئے کہ کلام برکت التیام اونکا سُنتے سُنتے کچھ نہ کچھ اپنا اثر اوسکا ہوتا ہے اور وہ اثر سامع کو سالک طریق الی اللہ بناتا ہے اسمین فائدہ سُننے والیکا بہت زیادہ ہے اور پہلے ذکر سے فقط یہ نفع ہے کہ اعتقاد اونکی صلاحیت کا دل مین آتا ہے جیسے کتاب نفحات مین تراجم اولیاء سلف و خلف کے مع بعض ملفوظات کے لکھے ہین اس رسالہ مین فقط ذکر مقالات و عبارات پر اقتصار کیا جاتا ہے عربی الفاظ کا ترجمہ اُردو مین کتاب لوا قیح الانوار سے لکھا ہے ہر چند وہ حسن و جمال لغت عرب کا زبان ریختہ اُردو مین کہان ادا ہو سکتا ہے لکن پھر بھی اصل مطلب کی طرف راہبر ہے اور کہین جگہہ خاص لفظ عربی کو بھی ذکر کر دیا ہے یہ مقاصد صحیحہ خواہ عربی مین ہون جسطرح کہ شعرانی نے ذکر کئے ہین خواہ فارسی مین جسطرح کہ نفحات وغیرہ کتب تذکار مین لکھے گئے ہین خواہ اُردو مین جسطرح کہ اس رسالہ مین اتفاق ہوا ہے مطلوب ان سب سے ذات پاک رب العلمین اور وجہ کریم ارحم الراحمین ہے پس بس ۵

عباراتنا شتی وحسنک واحد ۔۔۔ وکل الی ذاک الجمال یشیر

ع حدیث عشق چہ حاجت کہ باید چہ سریانی چہ عبرانی ✽ اگرچہ ہمنے ان اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کو جنکا نام و کلام اس رسالہ مین لکھا ہے نہین دیکھا ہے اور نہ اونکے زبان برکت نشان کو پایا ہے لکن جو بات اونکی صحبت سے متوقع الحصول تھی وہ اونکے کلام برکت نظام سے اب بھی بصورت صدق نیت ممکن الحصول ہے گویا مطالعہ ان مقالات و عبارات و اشارات و بشارات کا ہمکو بمنزلہ حصول صحبت صوری کے ہے بلکہ ایک طرح پر صحبت سے بھی فوقیت زائد رکھتا ہے کہ صحبت صوری مین احتمال کسی قصور و فتور کا رہتا ہے اور خوف سوء ادب دامنگیر حال ہوتا ہے اور یہ صحبت معنوی انفاس قدسیہ کی ہر کدورت و غبار سے پاک صاف ہے وللہ الحمد

ذات من نقش خیال خوش تست ۔۔۔ من مگر خود صفت ذات توام
نقش اندیشۂ من جملہ تست ۔۔۔ گوئی الفاظ و عبارات توام

حدیث شریف مین آیا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے دیکھا مجکو ایک بار اور خوشی ہو اوسکو جسنے مجھکو نہین دیکھا اور مجھپر ایمان لایا سات بار معلوم ہوا کہ تصدیق بالغیب کا رتبہ تصدیق شہادت سے اعلیٰ واقع ہوتا ہے اللہ و رسول کے کلام کا مطلب بابت تہذیب اخلاق و تحسین اعمال و صدق اقوال و اخلاص فعال کے سمجھنا مطالعہ پر انہین مقالات کے موقوف ہے علم نافع جسکا سوال حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ذوالجلال سے اپنی دعا مین کیا ہے اور عمل صالح جو مطلوب شارع ہے وہ اسی پردہ مین مستور ہے طالب حق و راغب طریق نجات کو لازم ہے کہ لیے تحصیل علوم کتاب و سنت کے مطالعہ اس رسالہ کا بھی بوجہ اعتقاد و انقیاد کیا کرے آئینہ دل کی زنگار کو صیقل اس اعتبار کے دور کرکے مظہر انوار بنے اور یہ سمجھے کہ گویا خدمت مین ان اکابر کے حاضر ہے اور بلا واسطہ اونکے

برکات قال وحال سے استفادہ واستفاضہ حاصل کرریا ہے شعرانی رح دیباچۂ طبقات مین فرماتے ہین
اعلموا ان کل من طالع هذا الکتاب علی وجه الاعتقاد وسمع ما فیه فکانه عاصر جمیع الاولیاء المذکورین
فیه وسمع کلامهم وذالک لان عدم الاجتماع بالشیخ لایقدح فی محبته وصحبته فانا نحب رسول الله صلعم
والصحابة والتابعین والائمة المجتهدین وما رأیناهم ولا عاصرناهم وقد انتفعنا باقوالهم واقتدینا
بافعالهم کما هو مشاهد فان صورة المعتقدات اذا ظهرت وحصلت لایحتاج الی مشاهدة
صور الاشخاص ثم ان من طالع مثل هذا الکتاب ولم یحصل عنده نهضة ولا شوق الی طریق الله
عزوجل فهو والاموات سواء والسلام حاصل اس کلام کا یہ ہوا کہ مطالع اس کتاب کا بمنزلۂ معاصر اولیاء
مذکورین کے ہے گویا اونکے کلام کا سامع ہے عدم اجتماع الشیخ کچھہ قادح محبت وصحبت نہین ہوتا ہے دیکھو ہم
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ وتابعین وائمہ کو دوست رکھتے ہین حالانکہ ہمنے اونکو نہین دیکھا ہے اور
نہ ہم اونکے ہمعصر تھے مگر اونکے اقوال سے ہمنے نفع لیا ہے اور اونکے افعال کے ہم مقتدی ہوئے ہین صورت اعتقاد
کی جب ظاہر وحاصل ہوجاتی ہے تو محتاج مشاہدۂ صورت شخص کی نہین رہتی اگر اس کتاب کے مطالع کو ان مقالات
سے کچھہ بھی نہضت وشوق طریق الہی کا حاصل نہوا تو سمجھو کہ وہ اور موتی برابر ہین لا الہ الا اللہ ولا حول
ولا قوۃ الا بہٖ بڑا فائدہ اس کلام کا واسطے اہل اسلام کے یہ ہے کہ شخص صحیح الاعتقاد کے لئے جو اس کلام کو
لیتا ہے تقریب طریق حق ہے کیونکہ مرید صادق جسوقت کہ بات شیخ کی سنکر جزم ویقین کے ساتھہ اوسپر عمل
کرتا ہے تو مرتبہ مین برابر شیخ کے ہوجاتا ہے شیخ کو اوسپر فقط اتنی ہی فوقیت وزیادت باقی رہتی ہے کہ وہ مفیض
ہے مرید پر اسی لئے یہ کہا ہے کہ بدایت مرید کی نہایت شیخ ہوتی ہے کیونکہ جو کچھہ شیخ نے اواخر عمر مین کمایا ہے
وہ اوسکی ساری مجاہدت کا ماحصل عمر کا خلاصہ ہے فالزم یا من کتاب جمع مع صغر حجمه غالب فقه اهل الطریق
والله المستعان وبه التوفیق وهو خیر رفیق *

باب بیان مین اکابر صحابہ کے

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیادل اولیاء امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین نسب انکا حضرت سے کعب بن مرہ
مین جا ملتا ہے انکے مناقب بیحد وبیحساب ہین انکی وفات مابین مغرب وعشا کے ۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری کو
بعمر شصت وسہ سال ہوئی الٰہی یہ تیرا بندہ شرمندہ انکا ہمنام ہے تو اوسکی محرومی انکی برکات سے پسند نکر
اس مشارکت اسمی کو قوت یکجائی بخش *

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیۂ گل شود بس است

۱ یہ فرماتے تھے بڑی عقلمندی تقوی ہے بڑی حماقت فجور ہے اصدق صدق امانت ہے اکذب کذب خیانت ہے ۲ یہ
جسکو وعظ کرتے اوس سے کہدیتے کہ اگر تو نے میری وصیت حفظ کر لی ہے تو اب چاہیے کہ کوئی غائب موت سے زیادہ تجکو
محبوب نہو اور وہ تو آوے ہی گی ۳ بندے کے اندر جب کسی زینت دنیا سے عجب آجاتا ہے تو اللہ اوسکو دشمن رکھتا ہے
یہانتک کہ وہ اوس زینت سے جدا ہو جائے ۴ کہتے تھے کاش مین درخت ہوتا کہ اوسکو ذبح کرکے کھا لیتے یہ اسلئے
کہ انپر خوف و حزن نہایت درجہ غالب تھا ۵ زبان کو پکڑکے فرماتے کہ اسی نے مجھے بہت جگہ پھنسایا ہے ۶
اونٹنی کی باگ ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اوسکو بٹھا کر باگ پکڑتے کسی سے نہ کہتے کہ اوٹھا دو فرماتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجکو حکم دیا ہے کہ مین لوگون سے کچھ نہ مانگون گویا اسکو بھی داخل سوال خیال کرتے تھے یہ اعلی درجہ ترک
سوال کا ہے سوای صدیقین کے کب کسی دوسرے شخص سے بنسکتا ہے رضی اللہ عنہ ٭

۲
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے کعب مین جا ملتا ہے سب سے پہلے امیر المومنین انھین کا لقب
مشہور انکی کثرت علم و وفور عقل و فہم و زہد و تواضع و فرق و انصاف و قوت مع الحق و تعظیم آثار رسول و شدت
متابعت حضرت پر اجماع ہے ۱ انکے دسترخوان پر دو سالن ہوتے ایکبار حفصہ نے ٹھنڈے شوربے مین کچھ تیل ڈالدیا
تھا کہا ادامان فی اناء واحد لا اکلہ حتی القی اللہ عزوجل یعنی ایک برتن مین دو سالن ہین تو مین اسکو نہ
کھاؤنگا جبتک کہ اللہ تعالی سے جا ملون یہ دلیل ہے انکے کمال زہد کی مافوق اوسکے متصور نہین ہے ۲ انکی
قمیص و ازار مین چودہ پیوند لگے تھے اونمین ایک پیوند لال چمڑے کا بھی تھا یہ دعا کیا کرتے اللھم ارزقنی شہادۃ
فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک ۳ ایکبار حضرت سے اجازت عمرہ کی لی فرمایا لا تنسنا یا
اخی من دعائک دوسرا لفظ ہے اشرکنا فی دعائک ۴ کہتے تھے اگر خوف حساب کا نہوتا تو مین
بھی ایک بکری تنور مین بھون کر کھاتا ۵ فرماتے تھے کاش مین ایک مینڈھا ہوتا میرے گھر والے مجکو موٹا کرکے
ذبح کرتے پھر پکا کر کھا لیتے مین فضلہ ہوکر باہر نکلتا اگر بشر نہوتا ۶ کہتے تھے مین چاہتا ہون کہ جیسا دنیا مین آیا ہون
ویسا ہی چلا جاؤن نہ مجکو اجر ہو نہ مجھپر کچھ وبال ہو ۷ راندون اور یتیمون کے لئے تھیلا آٹے کا اپنی پشت پر لادلاتے
کسی نے کہا ہمکو دو ہم اوٹھا لے چلین کہا بھلا دن قیامت کے کون میرے گناہ اوٹھا لے چلیگا اسکے فضائل
واحوال بیشمار ہین جسطرح ابوبکر رضی اللہ عنہ ارحم امت تھے ویسے ہی یہ امر خدا مین اشد تھے انکے سبب سے ہدایت
ونہایت مین اسلام کو بڑی قوت حاصل ہوئی رضی اللہ عنہ ٭

۳
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے عبد مناف مین جا ملتا ہے رقیہ پھر ام کلثوم دختران حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انکے نکاح مین آئی تھین اسلئے ملقب بذی النورین ہوئے ۱ ہم دن محصور رہکر بھوکے پیاسے مارے گئے
سامنے مصحف رکھا تھا اوسکو پڑھتے تھے ۱ سخت باحیا تھے خلوت مین بھی برہنہ نہوتے ۲ صائم النہار قائم اللیل

۳ چار پانچ درہم کی ازار پہنکر خطبہ پڑھتے ۴ امام خلافت مین غلام کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے ۵ مقبرہ کو دیکھکر اشارہ سے کرداڑہی بھیگ جاتی ۵

بگذر فریبان شہر سیر سے کن | ببین کہ نقش املہا چہ باطل افتادہ ست

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ برادر عم زاد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اکہتے تھے دنیا مُردار ہے جو کوئی کچہ اوسمین لیا چاہے تو وہ مخالطت کلاب پر صبر کرے ۵

زوال دنیا تیرے اطوار کی ایسی تیسی | ہٹ تیرے قحبۂ مُردار کی ایسی تیسی

شعرانی کہتے ہین اسیلئے کسی زاہد کو کبہی محل فراحت مین دنیا پر دیکہا نہین گیا کہا ہوستا ہو طالب فضول دنیا کو کُتا دنیا کا اسیلئے کہتے ہین کہ دل اوسکا متعلق دنیا رہا کرتا ہے کلب ماخوذ ہے تکلیب سے جس شخص پر فراق شہوت کا مشکل ہے وہ اوس شہوت کا کُتا ہوتا ہے توسع متوسع کا ماکل وملبس مین نہین ہوتا اگر قات ورع سے شارع نے ہمکو حکم توسع کا شبہات مین نہین دیا ہے ۲ مناجات مین کہتے تھے کفانی عزا ان تکون لی ربا وکفی بی فخرا ان اکون لک عبدا انت لی کما احب فوفقنی لما تحب یعنی کافی ہے مجکو یہ عزت کہ تو میرا رب ہے بس ہے مجکو یہ فخر کہ مین تیرا بندہ ہون تو میرے لئے ویسا ہے جیسا کہ مین چاہتا ہون اب توفیق دے تو مجکو اوس کام کی جسکو تو چاہتا ہے ۳ آدمی پوشیدہ ہوتا ہے نیچے اپنی زبان کے تم اوس سے بات کرو پہچان لوگے ۵

تا مرد سخن نگفتہ باشد | عیب وہنرش نہفتہ باشد

جس شخص نے اپنی قدر پہچانی وہ برباد نہوگا ای ایاز قدر خود بشناس ۴ انعام کر جسپر تو چاہے تو اوسکا امیر ہے بے پروا ہو تو جس سے چاہے تو اوسکا نظیر ہے محتاج ہو تو جس کا چاہے تو اوسکا اسیر ہے ۵ مرنا انسان کا بڑا ہو کر رب کو پہچان کر بہتر ہے طفلی مین مرنے سے اگرچہ بیحساب جنت مین کیون نہ جائے شعرانی کہتے ہین یہ اسیلئے کہ بندہ جنت مین ہمنشین اپنے رب کا ہوتا ہے بقدر عبادات کرنیکے ۶ کسینے کہا کیا ہم آپکی حراست نکرین کہا حارس ہر آدمی کی اوسکی اجل ہے ۷ عمل کی نسبت اہتمام قبول عمل کا زیادہ تر کرو کیونکہ کوئی عمل ہمراہ تقوی کے قلیل نہین ہوتا ہے اور عمل متقبل کس طرح قلیل ہوگا ۸ نہین ہے خیر عبادت بے علم مین اور نہ علم بے فہم مین اور نہ قرات بے تدبر مین ۹ تقوی ترک کرنا اصرار کا ہے معصیت پر اور ترک کرنا اغترار کا ہے ساتھہ طاعت کے دنیا سے کہتے تھے غری غیری قد طلقتک ثلاثا عمرک قصیر ومجلسک حقیر وخطرک کبیر یعنی کسی اور کو تو دہوکا دے مینے تجکو تینون طلاقین دیدی ہین تیری عمر کم تیری مجلس خوار تیرا اندیشہ بڑا ہے ۵

نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوی | کہ ہر کہ عشوۂ دنیا خرید وای بوی

۱۰ فرماتے دنیا ملنے پر بہت خوش نہوا ور فوت ہونے پر رنج نکر فکر مابعد موت کی کر ۵

بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانے		نہ شادی داد بسامانے نہ غم آورد نقصانے

۵ طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرہ میں ملتا ہے حضرتؐ انکو طلحۃ الخیر کہتے تھے انکی روزانہ آمدنی ایک ہزار کی تھی ایک دن سو ہزار صدقہ دے اتنا پڑا نہ تھا کہ پہنکر مسجد میں جاتے مگر اپنے لئے ایک کرتہ بھی مول نہ لیا ۳۶ھ میں دن جمل کے مقتول ہوئے قبر شریف بصرہ میں ہے رضی اللہ عنہ دن احد کے ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت رہے اور اپنی جان کو سپر بنایا ہاتھ شل ہوگیا چوبیس زخم کھائے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں جو کوئی انکو باغی کہتا ہے وہ مخطی ہے ٭

۶ زبیر بن العوام یہ قصی میں جاکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہیں دن بدر کے خوب ہی دل کھول کر لڑے اور پشت و دوش پر سخت زخم آیا اوقت وفات کے قرضدار تھے کچھ مال نہ تھا لوگوں نے کہا قرض کیونکر ادا ہوگا اپنی اولاد سے کہا تم یوں کہو یا مولی الزبیر اقض دینہ اللہ نے وہ سارا قرضہ اتار دیا دو کروڑ دو لاکھ کا قرض تھا ۲ انکے ایک ہزار غلام تھے ہر دن خراج داخل کرتے یہ اوسی مجلس میں صدقہ کر کے اوٹھتے ایک درہم بھی نہ لیتے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہ ٭

۷ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انکا نسب پدر پنجم میں حضرتؐ سے جا ملتا ہے ایک بار بیمار ہوئے کہا الٰہی میرے بچے خردسال ہیں میری موت میں تاخیر فرما کہ یہ بالغ ہوجائیں بیس برس تک تاخیر ہوئی ۲ فتنہ عثمان میں کنارہ کش ہوکر گھر میں بیٹھے رہے باہر نہ نکلے ۳ احد کے دن ہزار تیر لگائے تھے ۴ کہا جس جبہ میں دن بدر کے میں نے سامنا مشرکوں کا کیا ہے اوسی جبہ میں مجھکو دفن کرو یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں رضی اللہ عنہ ٭

۸ سعید بن زید رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کعب بن لوی میں ملتا ہے ۱ یہ مجاب الدعوۃ تھے اروی بنت انس نے پاس مروان کے دعوی کیا کہ انہوں نے کچھ زمین اوسکی چھین لی ہے سعید نے کہا اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرھا واقتلھا فی ارضھا یعنی اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو تو اوسکو اندھا کر دے اور اسکی زمین اسکو مار غرضکہ وہ اپنی زمین میں چلی جاتی تھی اور اندھی ہوچکی تھی ایک کنوئیں میں گر کر مرگئی ۲ انکا انتقال عقیق میں ہوا تھا مدینہ میں لاکر دفن کیا ۵۱ھ میں وفات پائی یہ بھی عشرہ مبشرہ بالجنۃ میں ہیں رضی اللہ عنہ ٭

۹ عبدالرحمن بن عوف انکا نسب حضرتؐ سے کلاب بن مرہ میں جاکر ملتا ہے ۱ انہوں نے سات سو اونٹ صدقہ کئے مع انعال و اقتاب ۲ اہلاک کے فقراء و مساکین کو دیئے ۳ حضرت نے اپنے ہاتھ سے انکے سر پر عمامہ باندھا تھا اور انکے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انکا نام عبد صالح رکھا تھا ۴ بسبب شدت خوف و تواضع کے انمیں اور انکے غلاموں میں کچھ فرق نہ تھا ۳۲ھ میں وفات ہوئی بقیع میں دفن ہوئے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہ ٭

۱۰ ابو عبیدہ عامر بن جراح ساتویں پشت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملتے ہیں انکی قبر قریہ [illegible]

نور میانہین پہ شہر مین انتقال کیا یہ کہتے تھے بہت سے لوگ سفید لباس ہین جنکا دین میلا ہے بہت سے مکرّم
نفس ہین جو نفس کو ذلیل کرتے ہین ۲ تم جلدی کرو سیئات قدیمات پر ساتھ حسنات حدیثات کے تم ہین اگر کسی
ایک نے اتنے سیئات کئے ہین کہ آسمان تک بھر گیا ہے پھر کوئی حسنہ کیا تو وہ اون سیئات پر فائق ہوکر مٹا دیگا
یعنی مافات کا تدارک ماآت سے کرو پرانے گناہون کو نئی نیکیون سے مٹاؤ رضی اللہ عنہ یہ بھی عشرہ مبشرہ مین ہین ۹
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے وضو کا پانی مسواک جوتا وسادہ سفر
مین رکھتے ہدی وسمت مین مشابہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے بغرض تعظیم نعل نبوی اچھا لباس پہنتے خوشبودار
رہتے حضرت کے سامنے عصا لیکر چلتے انکی پنڈلیان باریک تھین بعض لوگون نے تمسخر کیا حضرتؐ نے فرمایا واللہ میزان
مین یہ جبل احد سے بھی زیادہ گران ہونگے حضرتؐ انکا قرآن پڑھنا سنتے اور فرماتے جسکو یہ بات خوش آئے کہ قرآن کو
تر و تازہ پڑھے جسطرح اترا ہے تو ابن مسعود کی طرح پڑھے یہ قلیل الصوم کثیر الصلوٰۃ تھے کسی نے اس بابت کچھ کہا
جواب دیا کہ مین جب روزہ رکہتا ہون تو نماز سے ضعیف ہو جاتا ہون میرے نزدیک نماز اہم ہے مراد صوم نفل ہے نہ صوم
فرض ایک بار باہر نکلے کچھ لوگ ہمراہ ہو گئے کہا تمکو کچھ مجھ سے کام ہے کہا نہین کہا اچھا جاؤ یہ مشایعت ذلت تابع فتنہ
متبوع ہے کہتے تھے اگر تم جانو وہ حال میرا جو مین جانتا ہون تو تم میرے سر پر خاک ڈالو کیا اچھے ہین دو مکروہ موت و فقر
آدمی پاس سلطان کے جاتا ہے اوسکے ساتھ اوسکا دین ہوتا ہے پھر باہر آتا ہے اور دین نہ دار اسلئے کہ وہ متعرض ہوتا ہے
اللہ کی معصیت کا فعل یا سکوت یا اعتقاد سے کوئی آدمی اگر ستر برس اللہ کی عبادت درمیان رکن و مقام کے کرے اور کسی
ظالم کا محب ہو تو اللہ اوسکو ہمراہ اوسکے محبوب کے محشور کریگا **حکایت** جب بیمار ہوئے عثمان بن عفان انکی عیادت
کو آئے کہا کیا بیماری ہے کہا گناہون کی کہا کس چیز کو جی چاہتا ہے کہا رحمت رب کو کہا ہم کوئی طبیب بھیجدین کہا
طبیب ہی نے تو بیمار ڈالا ہے کہا کیا تمکو کچھ دون کہا مجھے کچھ حاجت نہین ہے کہا تمہاری بیٹیون کے کام آئیگا کہا
کیا تمکو میری بیٹیون پر ڈر فقر کا ہے مینے انکو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرین مینے حضرت کو سنا ہے
کہ جو کوئی سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے گا اوسکو کبھی فاقہ نہوگا دعا مین کہتے اللھم انی اسالک ایمانا لایرتد ونعیما
لاینفد وقرۃ عین لاتنقطع ومرافقۃ نبیک صلعم فی اعلی جنان الخلد فرماتے تھے نہین ہے علم کثرت روایت
سے علم تو خشیت ہے دنیا کا صفو گیا کدر باقی رہگیا آج کے دن موت تحفہ ہے ہر مسلمان کا بندہ حقیقت ایمان کو نہین
پہنچتا ہے یہانتک کہ اوسکی چوٹی پر نہ اوترے چوٹی پر ایمان کے نہین اوترتا ہے جب تک کہ فقر محبوب تر نہو اوسکو غنا سے
اور ذل عزت سے اور برابر ہو حامد و ذام نزدیک اوسکے مراد فقر ہے حلال مین بہ نسبت غنا فی الحرام کے اور تواضع طاعت
مین بہ نسبت شرف فی المعصیۃ کے اپنے یارون سے کہتے تھے تمہاری نماز لمبی اور تمہارا اجتہاد اکثر ہے اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ تمسے زہد فی الدنیا و رغبت فی الآخرۃ مین بڑھکر تھے آدمی اوس منکر سے جو گھر مین

وُلاۃ کے ہوتا ہے غائب ہے مگر اوسپر گناہ برابر حاضر کے لکہا جاتا ہے اسلیئے کہ اوسکو خبر اوس منکر کی پہنچتی ہے اور وہ اوسپر راضی ہوتا ہے یا سکوت کرتا ہے ✤

خباب بن الارت رضی اللہ عنہ یہ کہتے تہے ہمارے بہائی چل بسے اونہون نے اپنے آجر مین سے کچہہ نلیا اور دنیا نے اون کو ناقص کیا اب ہم لیہ اونکے رہگئے ہین ہمکو مال ملا ہے جسکے لئے کوئی جگہہ ہم نہین پاتے مگر مٹی اگر حضرت نے ہمکو موت مانگنے سے منع نکیا ہوتا تو ہم موت مانگتے انکی وفات کوفہ مین ہوئی علی مرتضی نے نماز جنازہ کی پڑہی ✤

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ قاری تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خدا سورہ لم یکن انکو پڑہکر سنائی یہہ کہتے تہے تم سبیل وسنت کو پکڑے رہو جو بندہ سبیل وسنت پر ہوتا ہے اور اللہ کے ڈر سے روتا ہے اوسکو آگ نہین چہوتی میانہ روی سبیل وسنت مین بہتر ہے اجتہاد کرنیسے خلاف سبیل وسنت مین مراد سبیل سے اسلام ہے مراد سنت سے عمل بالحدیث ہے بندہ جب کوئی چیز اللہ کے لئے ترک کر دیتا ہے تو اللہ بہتر اوس سے بدلا دیتا ہے جہان سے کہ اوسکو گمان بہی نہو وللہ الحمد ✤

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ انکو پانچہزار ملتے تہے تیس ہزار مسلمان پر امیر تہے سب صرف کر دیتے ہاتہ کے شغل سے کہاتے جہان جاتے کسی سایہ دیوار مین ٹہرتے گہر در کچہہ نتہا خادم کو کسی کام کے لئے بہیجتے تو آپ آٹا گوندہتے کہتے لانجمع علیہ عملین ٹوکرے بناتے اوسکو بیچکر کہاتے صدقات کا مال نہ کہاتے لوگ اونکو بسبب رثاثت حال کے بیگار مین پکڑ لیجاتے بوجہہ اونپر لادتے کبہی پہچان جاتے تو کہتے لاؤ ہم اوٹہائین وہ کہتے نہین چلو گہر تک پہنچا دو ان حالانکہ امیر تہے مداین پر کہتے تہے مومن اشیاء کثیرہ کی خواہش کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو روکتا ہے یہانتک کہ مرکر جنت مین جاتا ہے تعجب ہے مؤمل دنیا سے حالانکہ موت اوسکی طالب مین ہے اور وہ غافل ہے نہ مغفول عنہ ہنستا ہے اور نہین جانتا کہ اللہ اوس سے راضی ہے یا ناخوش ہے حضرت نے عہد لیا تہا کہ تمہاری پونجی برابر زاد راکب کے ہو انکی عمر اڈہائی سو برس کی ہوئی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین انتقال کیا رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا تہا سلمان منا اهل البيت ✤

تمیم داری رضی اللہ عنہ بڑے تہجد گزار تہے ایک رات صبح تک ایک آیت قرآن پاک کی پڑہتے رہے رکوع وسجدہ کرتے اور روتے وہ آیت شریف یہ تہی ام حسب الذين اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون صاحب ہیبت ولباس وحسن تہے سب سے پہلے بحکم عمر بن خطاب انہین نے لوگون کو وعظ کیا انکا ایک حلہ تہا جسکو ہزار درہم دیکر خریدکیا تہا جس رات امید لیلۃ القدر کی ہوتی اوس شب اوسکو پہنتے واللہ اعلم یہ اسلیئے کہ اللہ نے فرمایا ہے قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده والطيبات من الرزق ✤

ابوالدرداء عویمر بن زید رضی اللہ عنہ یہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ مامون نہین ہوتا ہے کوئی شخص اپنے ایمان پر سلب ہونے سے
لیکن اوسکا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے مین حکم کرتا ہون تمکو کسی کام کا اور خود اوسکو نہین کرتا مجھے امید ہوتی ہے
اجر کی تمہاری طرف سے لقا ایک ساعت کا بہتر ہے قیام سے چالیس شب کے ذرہ برابر نیکی ہمراہ تقوی و یقین کے
افضل و اعظم و ارجح ہوتی ہے امثال جبال عبادت مغترین سے تو اگر لوگون کا انتقاد کریگا تو وہ تیرا انتقاد کرینگے اور
جو تو اونکو ترک کریگا تو وہ تجکو ترک نکرینگے اور اگر تو اونسے بہاگے گا تو وہ تجکو پالینگے سو دو تم اپنی آبرو واسطے
یوم الفقر کے مین کہتا ہون اسکا تجربہ مجکو بخوبی ہوا جیسا انہون نے کہا ہے ویسا ہی آنکھ سے دیکھا کہتے تھے پایا تھا
مینے لوگون کو برگ بیخار سو اب وہ خار بے برگ ہو گئے ہین جو لوگ اللہ کے ذکر سے رطب اللسان رہتے ہین وہ جنت
مین ہنستے ہوئے جائینگے شعرانی کہتے ہین مراد رطب اللسان ہونیسے عدم غفلت ہے اسلئے کہ جب دل غافل ہو جاتا ہے
تو زبان سوکھ جاتی ہے اور رطب ہونیسے خارج ہو جاتی ہے حدیث مین آیا ہے لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ

ورد زبان و مونس جان ست نام یار — یکدم نمی رود کہ مکرر نمی شود

کہتے تھے اچھا صومعہ مرد مسلمان کا اوسکا گھر ہے روکتا ہے اوسکی زبان و شرمگاہ و نظر کو ام الدرداء نے کہا تیرے
بعد اگر حاجت ہو تو مین صدقہ کھاؤن کہا نہین مزدوری کر اگر نہو سکے تو دانے چن مگر صدقہ نکہا مین کہتا ہون محتاج کو
صدقہ کہانا درست ہے لیکن یہ فتوی بطور تقوی کے تھا بیشک نفوس شریفہ کو ایسے مال کے لینے اور کہانے سے
عار و نفرت آتی ہے اپنے دونون ہاتھ سے دنیا کو دور کرتے اور کہتے الیک عنی کہتے تھے آدمی پورا فقیہ نہین ہوتا ہے
جب تک کہ اپنی جان کو جانب خدا مین دشمن نرکھے مومن مین کوئی پارہ گوشت زبان سے زیادہ اللہ کو محبوب نہین ہے
چاہیئے کہ اوسکو نگاہ رکھے تاکہ اسکو دوزخ مین نلیجائے کہتے تھے ہم ایک قوم کے منہہ پر ہنستے ہین اور ہمارے
دل اونکو لعنت کرتے ہین لوت بکالی واعظ تھے انکی مان نے اونکو کہلا بیجا اتق اللہ ولتکن موعظتک لنفسک
یہ اسلئے کہ نفع ذات مقدم ہوتا ہے نفع غیر پر پہلے اپنی اصلاح کرے پھر غیر کی*

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ بڑے عابد زاہد تھے کبھی اینٹ پر اینٹ نرکھی اور نہ کوئی درخت لگایا جب سے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا یہ کہتے تھے اے ابن آدم تو بدن سے مصاحب دنیا رہ اور دل اور نیت
سے یار آخرت کا انتہی **حکایت** ایک بزرگ نے کہا ہے دنیا را بازی ہ ادم گفتند چگونہ گفت نان اینجا خورم و کار
آن جا کردم اتباع سنت مین یہ پیش قدم صحابہ تھے بال برابر سنت نہ چھوڑتے ادنی بدعت روا نرکھتے انکا ترجمہ
مصفی شرح موطا مین بہت بسط سے لکھا ہے یہ کہتے تھے آدمی عالم نہین ہوتا جب تک کہ من فوق پر حسد نکرے اور
من تحت کو حقیر نہ جانے اور علم پر قیمت نہ لے **ف** یحیی بن ابی بکر عامری نے ریاض مستطابہ مین لکھا ہے
کان کلانزا للسنۃ فارا من البدعۃ ناصحا للامۃ حضرت نے انکو رجل صالح فرمایا تھا جابر کہتے ہین ما منا

احد الا ملت بہ الدنیا و مال بها الا ابن عمر یہ اپنے غلامون مین جب کسیکو دیندار دیکھتے آزاد کر دیتے لوگون نے کہا یہ تو تمکو دہوکا دیتے ہین کہا من خدعنا باللہ انخدعنا لہ یعنی جو کوئی دہوکا دیگا ہمکو اللہ کے نام سے تو ہم اوسکا دہوکا کھا لینگے انکا انتقال مکہ مین بزمانہ عبد الملک بن مروان ۷۳ھ مین بعمر ۸۴ سال ہوا محصب مین دفن ہوئے یا قریب مکہ انتہے رضی اللہ عنہ ٭

۱۸ ابوذر رضی اللہ عنہ پہ سارے دن اسی فکر مین رہتے کہ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے کہتے تھے کہ اگر صاحب منزل ہمکو چھوڑ دیتا تو ہم اس گھر کو استخے سے بھر دیتے ولکن وہ تو ہمارا نقل کرنا اس جگہہ سے چاہتا ہے انکا اعتقاد یہ تھا کہ اکدن کے نفقہ سے زیادہ ذخیرہ کرنا حرام ہے کوئی آدمی انکے گھر مین آتا ادہر ادہر نظر دوڑاتا کوئی شئے متاع دنیا سے نپاتا یہ بڑے زاہد تھے جوڑ کا زاہد صحابہ مین معلوم نہین ہوتا واللہ یختص برحمتہ من یشاء ٥

نرسیند ذکر چون خانہ پر انشہد شود
آن زمان وقت جلا وطن زہو رست

۱۹ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ صاحب سر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہتے تھے بہت محبوب دن مجکو وہ دن ہوتا ہے جسدن کہ میرے گھر والے آکر یہ بات کہتے ہین کہ آج ہمارے پاس کوئی چیز نہین ہے جو ہم کہا ئین نہ قلیل نہ کثیر

حکایت ایک دن نماز مین خوب روئے دیکھا تو ایک آدمی پیچھے تھا اوس سے کہا تو یہ حال کسی سے نکہنا کہتے تھے قریب ہے کہ آئیگا لوگون پر وہ زمانہ کہ اوسمین کسی شخص کو بڑا ظریف وعقیل بتائین گے حالانکہ اوسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان نہوگا انتہے مین کہتا ہون یہی مضمون ایک حدیث مرفوع مین بہی آیا ہے یہ زمانہ مدت سے پر اہل اسلام کے آگیا ہے اس زمانے مین جتنے لوگ عقل و ہوش مین مشار الیہ ہوتے ہین وہ اوتنے ہی ایمان سے دور رہین ایمادار لوگ نزدیک اونکے احمق الحمقا رہین عیاذا باللہ حذیفہ کہتے تھے تم مین وہ لوگ بہتر نہین ہین جو کہ دنیا کو واسطے آخرت کے ترک کر دیتے ہین بلکہ بہتر وہ ہین جو دنیا و آخرت دونون کو لیتے ہین گویا یہ اشارہ ہے طرف مضمون آیت شریف کے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

ما احسن الدین والدنیا اذا اجتمعا
لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین

۲۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انکے پاس ایک چہوٹی سی بلی تہی اسلئے انکی یہ کنیت ہوگئی یہ کہتے تھے اگر ایک آیت کتاب اللہ کی نہوتی تو مین تمکو کبھی روایت حدیث کی نکرتا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی قبل صحبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقط پیٹ بھر روٹی پر لوگون کی خدمت کرتے تھے مگر کسی سے سوال نکرتے ٥

چو بستہ شاکر قناعت لب سوال مرا
زبان بود بدہن لقمہ حلال مرا

یہ ہر دن بارہ ہزار بار تسبیح کرتے اور کہتے کہ بقدر گناہ کے تسبیح کرتا ہون **حکایت** ایک دن ایک کنیز پر کوڑا اوٹھایا پھر کہا اگر خوف قصاص کا نہوتا تو مین تجکو مارتا لیکن دیتا لکن مین تجکو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرتا ہون

جو مجھکو پورے دس قیمت دیگا جاؤ تو آزاد ہے واسطے اللہ کے یاور انکی بی بی اور کنیزات کے تین حصے کر لیتے ایک نماز پڑہتا پھر دوسرے کو جگا دیتا پھر وہ دوسرا نماز پڑہکر تیسرے کو اوٹھا دیتا یہ کہتے تھے نماز سے زیادہ کوئی درد مجھکو محبوب تر نہیں ہے اسلئے کہ یہ ہر جوڑ کو حصہ اوسکا اجر سے بسبب عموم جسد و روح کے دیتا ہے ٥

تا آمدہ بشہر وجود م تپ عشت ۔۔ گر سش بسیر کو چہ ہرا ستخوان کنم

مین کہتا ہون بعض اہل معرفت نے کہا ہے کہ بدن مین تین سو ساٹھہ جوڑ ہوتے ہین بعدد ایام سال اسلئے ایک دن کی تپ کفارہ ہوتی ہے سال بہر کے گناہون کی وللہ الحمد ابو ہریرہ کہتے تھے بیماری مین دخل ریا و سمعہ کا بالکل نہین ہوتا ہے بلکہ اجر محض ہوتا ہے **ف** شیخ عبد القادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ نے مرض کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے عقوبت کفارہ رفع درجہ عقوبت وہ مرض ہے جسکے ساتھہ سخط و ناخوشی ہو کفارہ وہ مرض ہے جسکے ساتھہ رضا و صبر ہو درجہ وہ مرض ہے جسکے ساتھہ انشراح صدر و رضا ہو ابو ہریرہ طرف مروان کے خلیفہ تھے گٹھا لکڑی کا سر پر لادے ہوئے نکلتے اور کہتے اوسعوا الطریق لامیر کم وقت وفات کے رونے لگے پوچھا تو کہا مین بعد سفر و قلت زاد پر روتا ہون بیچ مہبط جنت و نار پر صبح کی ہے مین نہین جانتا کہ مجھکو انمین سے کون لیگا انکی وفات خلافت معاویہ مین مدینہ کے اندر ہوئی ٧٨ برس کی عمر مین رضی اللہ عنہ آدہی احادیث اسلام گویا انہین سے مروی ہین ❊

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے ای صاحب گناہ تو نتر عاقبت گناہ سے امن مین نرہ یہ تیرا ہنسنا اور تجھے معلوم نہین کہ اللہ تیرے ساتھہ کیا کریگا گناہ سے بڑکر ہے اور خوش ہونا تیرا گناہ پر بعد ظفر کے اعظم تر ہے گناہ سے اور غمگین ہونا تیرا گناہ پر جبکہ فوت ہو جائے اعظم تر ہے گناہ سے لوگون پر ایک وقت ایسا آئیگا کہ عقل و نکی لیے لیجاو تو کسی ایک کو بہی صاحب عقل نپائیگا مین کہتا ہون کہ وہ وقت یہی ہمارا وقت ہے خصوصاً حق مین اہل ثروت و جاہ و دولت و ریاست کے معہذا وہ آپکو سارے جہان سے زیادہ عقلمند جانتے ہین ٥

غلط است این کہ ہمہ اہل دل بیدردانند ۔۔ ہمہ گرادیدم ازین طائفہ آزاری داشت

انکی عادت تہی کہ ایک دن تفسیر قرآن کی بیان کرتے ایک دن فقہ احکام کا ذکر فرماتے ایک دن مغازی ایک دن شعر ایک دن ایام عرب کا ذکر کرتے شعر انکی کہتے ہین یعنے شعر کو بطور استشہاد لغت عرب کے بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قبول نہین کرتا ہے اللہ نماز اوس شخص کی جسکے پیٹ مین حرام ہے عیادت مریض کی ایکبار سنت ہے جو زیادہ ہو وہ نافلہ ہے میمون بن مہران کہتے ہین مین جنازۂ ابن عباس مین حاضر تہا لوگ کہڑے تھے کہ ایک سفید پرندہ آکر انکی کفن مین گھس گیا بہتیرا ڈھونڈا نہ پایا جب قبر کی مٹی برابر کی تو یہ آواز سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی انکی قبر طائف مین ہے ٥

ای صبا گرد و بہزار پسر عم نبی ۔۔ خاک آن لقمہ کہ از عنبر تر شناسی

گروہ اہم خوب تماشا چمن طائف ۱۰		نرسد ہیچ گل او بگل عیب سیہ	

سیاہ من مستطابہ مین کہاہے کہ سنہ ۶۸ مین بعمر ۷۰ سال نابینا ہوکر انتقال کیا جسطرح کہ انکے باپ دادے بھی نابینا ہوکر مرے تھے احادیث صحیحہ مین صبر کرنیسے کف بصر پر وعدہ جنت کا آیا ہے **حکایت** ابن جریج نے کہا ہے بیٹے علی و محمد فرزندان ابن عباس کو طواف کرتے ہوئے دیکھا اونکے حسن وجمال سے تعجب کیا عطا نے کہا یہ کہان اور ابن عباس کہان مین جب کبھی اونمین سے انکو دیکھتا ہون تو مجھکو چہرہ ابن عباس کا یاد آتا ہے محمد بن حنفیہ نے اونپر نماز جنازہ کی پڑہی تھی اور کہا تمامات الیوم ربانی ہذہ الامۃ یہ حبر امت ترجمان قرآن تھے سن وفات نبوی کے تیرہ یا پندرہ برس کے تھے حضرت نے انکو دعا دی تھی اللہم فقہہ فی الدین وعلمہ التاویل رضی اللہ عنہ

۲۲
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بڑے عابد تھے جب نماز کو اٹھتے ہوتے ایک ستون معلوم ہوتے نہایت خاشع تھے بہت سجدہ لنبا کرتے کبھی ساری رات قیام مین اور کبھی رکوع مین اور کبھی سجدہ مین بسر کردیتے انکا نام لوگون نے حمامۃ المسجد رکھا تھا ہ

تو اے کبوتر بام حرم چہ میدانی		طپیدن دل مرغان رشتہ بر پارا	

۷۲ برس کی عمر مین سنہ ۷۳ مین مقتول ہوکر دروازہ کعبہ پر مصلوب ہوئے حجاج نے انکو قتل کیا اسلیے کہ لوگون نے انسے بیعت خلافت کی تھی اور اہل حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع ہوگئے تھے سات برس تک خلیفہ رہے بعد حصر کے شہید ہوئے اطلس بے ریش تھے حجاج نے انکی مان اسما بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے کہا تھا تو نے دیکھا کہ ہمنے اسکا کیا حال کیا اونہون نے کہا افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک یعنی تو نے اوسکی دنیا بگاڑدی وہ تیری آخرت تباہ کر گیا رضی اللہ عنہ

۲۳
حسن بن علی علیہما السلام نصف رمضان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے کان مین اذان دی حسن نام رکھا بڑے حلیم کریم ورع تھے اسی ورع کے سبب سے دنیا ترک کردی خلافت چھوڑدی عثمان رضی اللہ عنہ کے محل پر سب سے پہلے واسطے مدد دینے کے یہی پہنچے تھے بعد علی مرتضی کے چھ ماہ تک خلیفہ رہے حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع تھا پہر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد صادق آیا ان ابنی ہذا سید یصلح اللہ بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین یہ صلح سنہ ۴۱ مین ہوا یہ صورت مین بہت مشابہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن ملجم قاتل علی علیہ السلام انکے روبرو مارا گیا تین بار مدینہ سے مکہ کو واسطے حج کے پاپیادہ گئے جناب ساتھہ ساتھہ رہتے تھے تین بار سارا مال اپنا راہ خدا مین دیدیا اگر کسی سے باغ خرید کرتے اور بائع محتاج ہوجاتا تو باغ مع قیمت کے پہیر دیتے **حکایت** حسین علیہ السلام نے تم پوچھا انکو کسنے زہر دیا ہے بتاؤ ہم اوسکو قتل کرینگے کہا ان یکن اللہ

الجنة فالله اشد باسا واشد تنكيلا وان لم يكن فما احب ان يقتل بي بہی سنہ ۵۰ مین وفات ہوئی بقیع مین دفن کیے گئے وقت موت کے کہا کہ مجھکو گہر کے صحن مین لیچلو جب باہر لائے کہا اللهم اني احتسب نفسي عندك فاني لم اصب بمثلها رضی اللہ تعالی عنہ ✦

حسین بن علی علیہما السلام شعبان سنہ ۴ مین پیدا ہوئے پچیس حج پا پیادہ کیے سواریان ہمراہ رہتی تہین کہتے تھے ان حوائج الناس اليكم من نعم الله عز وجل عليكم فلا تملوا النعم فتعود نقما مجکو یاد ہے کہ سنہ ۱۲۴۵ ہجری مین جب بتقریب سفر حج گزر میرا حدیدہ پہ ہوا تو علی شامی شارح بخاری نے وقت ملاقات کے مجھسے یہی جملہ مذکورہ کہا تھا اور میری کتاب حطہ کو بہت پسند کرکے لیا تہا و لله الحمد حسین علیہ السلام کہتے تھے جو دے سیادت ملتی ہے بخل سے ذلت نصیب ہوتی ہے یوم الجمعہ روز عاشورا ماہ محرم سنہ ۶۱ مین بعمر ۵۶ سال شہید ہوئے اللہ نے انکے عوض ۹۵ ہزار نفر کو قتل کرایا بلکہ دو چند اس عدد کے جسطرح کہ اہل سیر نے کہا ہے واللہ اعلم ✦

باب بیان مین سادات تابعین کے

اویس قرنی رضی اللہ عنہ بڑے اکابر زہاد سے تھے رث البیت قلیل المتاع خامل الذکر کوئی اونکو نہ پوچہتا کہ کون مین جب رات ہوتی کہتے اللهم اني اعتذر اليك اليوم من كل كبد جائع فانه ليس في بيتي من الطعام الا ما في بطني یہ کہتے تھے امر بمعروف نہی عن المنکر واسطے مومن کے کوئی دوست نہین چھوڑتا ہے جب اونکو امر بمعروف کیا اونہون نے ہماری بے آبروئی کی گالیان دین اور اونکو اس کام پر اونہون فاسقین مل گئے یہانتک کہ واللہ مجکو بڑی بڑی تہمتین لگائین انتہے یہی حال اس بندہ ناچیز کا اس بلدہ پر اختلال مین ہوا والحمد لله على كل حال **حکایت** ایک شخص نے انسے کہا تھا مجھے کچہہ وصیت کرو کہا بھاگ طرف اللہ کے کہا معاش کہان سے ملیگی کہا دلون مین شک پڑا ہوا ہے کیا تو دین لیکر طرف اللہ کے بھاگیگا اور رزق مین تو اوسکو تہمت رکہیگا ایک دوسرا آدمی طالب وصیت ہوا کہا میری وصیت تجکو یہی کتاب اللہ و سنت مرسلین وصلحاء مومنین ہے تو موت کو یاد کرتا رہ ایک دم بہر اوسکی یاد سے جدا نہو اور ساری امت کا خیر خواہ رہ اور خبردار کہ کبہی تو جماعت سے جدا ہو اگر جماعت سے جدا ہوگا دین سے جدا ہو جائیگا تجھے معلوم بہی نہوگا تو نار مین داخل ہوگا مراد جماعت سے اسجگہ جماعت اہل سنت و حدیث ہے **حکایت** ایک شخص نے کہا مجھے دعا دو کہا حفظك الله ما دمت حيا ورضاك من الدنيا باليسير وجعلك لما اعطاك من الشاكرين یعنی حفظ و صبر و شکر کے دعا دی اللهم ارزقنا ہرم بن حیان نے کہا مجھے کچہہ وصیت کرو کہا جب تو سوئے موت کا تکیہ لگا جب تو اٹھے تو موت کو سامنے آنکہ کے رکہہ کہتے تھے کہ دعا بظہر الغیب زیارت و لقاء سے

افضل ہوتی ہے اسلئے کہ اوسمین تزیین ہو جاتا ہے انکو جب دفن کر کے پھرے تو قبر کا کچھ اتا پتا نہ پایا سبحان اللہ وبحمدہ ورضی اللہ عنہ صحیح مسلم مین ایک حدیث انکے حق مین روایت کی ہے انکو اہل علم نے افضل تابعین کہا ہے انکی نسبت باطنی بلا واسطہ ظاہر کی تھی ایسے اسطور کے اولیاء اللہ کو اویسی المشرب کہتے ہین رزقنا اللہ تعالی بمنہ وکرمہ ✤

عامر بن عبداللہ بن قیس رح یہ کہتے تھے کہ اگر ساری دنیا میرے لئے ہو پھر اللہ مجھے کہے کہ تو اسکو چھوڑ دے تو سمین بطیب نفس اوسکو نکال باہر کردون بس ہے ہ

کہ در بروی خود از کائنات می بندند		کلید گلشن فردوس آن کسان دانند

انہون نے ہر روز ہزار رکعت پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لیا تھا پاؤن سوج سوج جاتے اپنے نفس سے کہتے تو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے واللہ مین تجھسے یہانتک کام لونگا کہ فراش تجھسے اپنا نصیب نہ لے سکے کہتے تھے جسنے اللہ کو پہچانا ہر سوا اوسکے کسی چیز سے نہین ڈرا جب کسی انسان سے مشوش ہوتے اور اوسکو بد دعا دیتے تو یون کہتے اللھم اکثر مالہ واصح جسمہ واطل عمرہ فرماتے تھے وہ خیر میری کس کام آویگی جسپر مینے عمل نکیا **حکایت** کسی نے کہا تجھسے بہتر کون شخص ہے کہا جسکی خاموشی تفکر جسکا کلام ذکر جسکا چلنا تدبر ہو کہتے تھے اللہ کا ذکر شفا غیر کا ذکر دارہے بندہ کا جہل ہے کہ لوگون پر اونکے گناہون سے ڈرے اور اپنے گناہون سے امن مین ہو ماخیرکم الیوم بخیر ولکنہ خیر من اشر منہ دیوانون کو کھانا کھلاتے لوگون نے کہا یہ نہین جانتے کہ کسنے کھلایا کہا یہ نہین جانتے ہین لکن اللہ تو جانتا ہے کہ دیئے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا کے یہ معنی کہتے تھے ای من کل شيء ضاق علی الناس کہا جب مین مرجاؤن تو کسی سے مت کہیو مجھکو گھسیٹ کر طرف میرے رب کے پھینکدینا رضی اللہ عنہ ✤

مسروق بن عبدالرحیم انکو صغر سن مین چرا لیا تھا اسلئے مسروق کہلاتے تھے انکا قول ہے کہ مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تم مین جب کوئی چالیس برس کو پہنچ جائے تو اللہ سے بچاؤ حاصل کرے یہ اتنی نماز پڑھتے کہ پاؤن سوج جاتے لوگون مین حکم جاری کرتے اجرت قضا کی نہ لیتے کہتے تھے آج کے مومن کے لئے قبر سے بہتر کوئی شئے نہین ہے رحمہ اللہ تعالی ✤

علقمہ بن قیس انسے کہا کہ تم پاس بادشاہ کے جا کر سفارش نہین کرتے کہا مین اونکی دنیا سے کچھ نہ لونگا مگر وہ میرے دین سے اوسی قدر لے لینگے دختران فقراء سے براہ تواضع نکاح کرتے جب مرے تو سوا ایک پرانی چادر اور مصحف کے کچھ نہ تھا ✤

اسود بن زید نخعی یہ روزہ بہت رکھتے عبادت مین جہد کرتے یہانتک کہ نیلے پیلے ہو گئے تھے روتے روتے ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے انکی وفات کوفہ مین ۷۵ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی ✤

ربیع بن خیثم کہتے تھے تو اپنے نفس کا آپ وصی بن ورنہ ہلاک ہو جائیگا ؂

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان است ۔۔۔ آدم آن است کہ او را پدر و مادر نیست

جب فالج مارگیا لوگون نے کہا دوا کرو کہا مین جانتا ہون کہ دوا حق ہے لیکن عنقریب نہ مُدّا وی باقی رہیگا نہ مداوی اونکی ساری عبادت چپکے چپکے کرتے سوا گھر والون کے کوئی نہ جانتا مسجد مین دو آدمی تھام کر لاتے لوگون نے کہا اللہ نے رخصت دی ہے کہا منادی رب جو حی علی الصلاۃ کہتا ہو اوسکا کیا علاج ہے اپنے گھر مین آپ جاروب کشی کرتے کہتے مین چاہتا ہون کہ نفس کو محنت مین رکھون یہ بھی کہتے تھے کہ ہمنے ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے مقابلہ مین ہم اپنی جانون کو چور پاتے ہین رحمہ اللہ تعالی ؂

ہرم بن حیان یہ کہتے تھے صاحب کلام اگر بات مین عصیان کریگا تو خصومت کیا جائیگا اور اگر اغراق کریگا تو گنہگار ہوگا الہی اللہ مین پناہ مانگتا ہون شر سے اوس زمانہ کی جسمین صغیر تمرد کرے کبیر مُتَقَّل ہو اجل قریب ہو اعزا خوان کو معصیت پر دیکھین اور منع نکرین ؂

ابو مسلم خولانی یہ ایک بڑے جانب کبیر پر عبادت بیے تھے یہانتک کہ اگر یہ کہا جاتا کہ جہنم سلگائی جاتی ہے تو بھی یہ کچھ عمل مین زیادت نکر سکتے یہ کہانا چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے گھوڑا جب دوڑتا ہے کہ بھوک سے دُبلا ہوتا ہے جو شخص اپنے پاؤن نماز مین جھاتا ہے اللہ اوسکے پاؤن صراط پر ثابت رکھیگا ؂

حسن بصری رضی اللہ عنہ انکے باپ شہر نسیان کے تھے یہ قید ہو کر آئے انصار کے غلام تھے ان پر خوف غالب تھا گویا دوزخ اکیلے انہین کے لئے بنائی گئی تھی یہ کہتے تھے کہ عارف گئے منکر رہگئے مسلمان مغموم ہین اللہ جب کسی بندہ کے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو اہل و ولد مین مشغول نہین کرتا ہے شرط تواضع یہ ہے کہ جب گھر سے باہر نکلے تو سبکو دیکھے اوسکو آپسے بہتر دیکھے ؂

ہر جا تواضع ست دلیل نجابت ست ۔۔۔ تیغ اصیل را بخمیدن توان شناخت

فرماتے تھے بندہ جب گناہ کرکے توبہ کرتا ہے تو قرب اوسکا اللہ سے بڑہجاتا ہے جب دوبارہ گناہ ہو جاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اور زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے **حکایت** ایک شخص نے سختی دل کا شکوہ کیا کہا مجالس ذکر سے قریب ہو کہتے تھے بڑے لوگ اہل میت ہین میت کے لئے روتے ہین اور جو قرض واجب ہے اوسکو نہین اوتارتے ہمنے اون لوگون کو پایا ہے کہ وہ حلال مین زیادہ تر زاہد تھے بہ نسبت تمہارے حرام مین اللہ جب کسی بندہ سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکے عیال کو موت دیتا ہے وہ بندہ عبادت کے لئے خالی ہو جاتا ہے آدمی کا ذم کرنا اپنے نفس کو علانیہ مین مدح ہے نفس کی **حکایت** کسینے پوچھا کہ بصرہ مین کوئی منافق بھی ہے کہا اگر وہ سب منافق نکل جاوین تو ویران ہو جائے اے ابن آدم اگر تو سیر اجل کو دیکھے تو غرور امل کو دشمن رکھے جب بیٹھے

تو ہمیشہ امیر کے بیٹھتے جب بات کرتے تو یون جیسے کہ اونکو حکم جہنم مین لیجانیکا ہوا ہو کہتے تھے قسم ہے اللہ کی عزت کی کیسا درہم کی محنت گرذلیل کردیتا ہے اللہ اوسکو ایک بار لوگون نے کہا فقہا یون کہتے ہین کہا تمنے کبھی کوئی فقیہ آنکہہ سے دیکھا بھی ہے فقیہ وہ شخص ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد اپنے گناہ کا بصیر عبادت رب پر مداوم ہو دنیا تیری سواری ہے اگر تو اوسپر سوار ہوا تو تجھکو لادیگی اور اگر وہ تجھپر سوار ہوئی ہو تو تجھکو قتل کریگی مرد صالح کا دوست رکھنا خود اللہ کا دوست رکھنا ہے تمنے کسیکو نہین دیکھا کہ طالب دنیا ہو پہر اوسکو آخرت ملے بخلاف عکس یعنے طالب آخرت کو دنیا بہی بقدر نصیب کے ملجاتی ہے محب مست ہوتا ہے افاقہ مین نہین آتا مگر وقت مشاہدہ محبوب کے ؎

مست می بیدار گردد نیم شب
مست ساقی روز محشر بامداد

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے اوس آدمی مین کچھ خیر نہین ہے جو جمع نہین کرتا ہے دنیا کو واسطے بچانے دین وجسم اور صلہ رحم کرنیکے چالیس برس تک کوئی فریضہ جماعت مین اونسے فوت نہین ہوا کہتے تھے تیس برس سے مؤذن نے اذان ندی مگر مین مسجد مین موجود تہا ستر برس کے ہوگئے تھے کہتے تھے کہ میرے نزدیک کوئی شے خوفناک تر عورتون سے نہین ہے تم تو بہر وا اپنی آنکہین اعوان ظلمہ سے مگر ساتہہ انکار دل کے کہین تمہارے عمل صالح اکارت نہو جاوین **حکایت** انکو عبدالملک بن مروان نے ٹہونک پیٹ کر ٹاٹ پہناکر بازار شہر مین پہرایا جبکہ اونہوں نے اوسکی بیعت سے لوگون کو منع کیا اور خود بہی بیعت نہ کی یہ کہتے تھے جو کام اللہ کے لئے ہے وہ عظیم جلیل ہے جو شخص مستغنی باللہ ہوتا ہے لوگ اوسکی طرف مفتقر ہوجاتے ہین لوگ انکے پاس اذن لیکر آتے تھے جسطرح کہ پاس امرا کے پروانگی سے جاتے ہین بسبب انکی ہیبت کے ع ہیبت حق ست این از خلق نیست وہ کہتے تھے کوئی شریف یا عالم یا فاضل نہین ہے جسمین کچھ عیب نہو لیکن بعض لوگون کا عیب کرنا نہ چاہئے جسکا فضل نقص سے اکثر ہو وہ نقص اوسکے فضل کو دینا چاہئے رضی اللہ عنہ ؎

آئینہ خود باش صفائی به ازین نیست
عیب ہمہ کس پوش قبائی به ازین نیست

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ انہون نے مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرکے اپنے گھر مین بمقام عقیق عزلت اختیار کی تہی کسینے وجہ اسکی پوچہی کہا رأیت مساجدهم لاهية وأسواقهم لاغية والفاحشة في فجاجهم عالية فكان فيما هنالك عما هم فيه عافية ؎

عزلت گزین کہ آب بابن سہل قیمتے
در دامن صدف چو کشد پا گہر شود

اپنی اولاد سے کہتے تھے تم علم سیکہو اگر تم صغار قوم ہوگے تو کبار قوم ہوجاؤگے جہل بہت بڑی چیز ہے شیخ سے **حکایت** یہ پاس ولید بن عبدالملک کے گئے تھے پاؤن مین مرض اکلہ ہوگیا اوسکو کاٹ ڈالا اسکو عقوبت مشی الی الولید خیال کرتے تھے ؎

مرو بخانۂ ارباب بے مروت دہر		کہ گنج عافیتے در سرای خویشتن است	

جب پاؤن کاٹا گیا سامنے مرتے نہ کچھ ہنسے تھا مانا تک کیا کہا الحمد للہ الذی القیت لی اختھاست سنہ ۹ مین انتقال ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

محمد بن حنفیہ بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے جسپر نفس اوسکا مکرم ہوا اوسکے نزدیک دنیا کی کچھہ قدر نہوگی وہ حکیم نہین ہے جو معاشرت نکرے ساتھہ معروف کے اوسکے ساتھہ جسکی معاشرت سے اسکو چارہ نہین ہے یہانتک کہ اللہ اوسکے لیئے کوئی مخرج نکالے ○

با سفلگان طریقۂ تسلیم حکمت است		پیش آیدت اگر دو پستی خمیدہ رو	

علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ یہ سارے سادات حسینیکی جڑ ہین مین بہی انہین کی اولاد مین ہون اگرچہ مثل کرم کے ننگ آب اور مثل دود کے عار آتش ہون **حکایت** انکو جب کوئی شخص بُرا کہتا عیب کرتا تو اوسکے گہر جاکر تلطف فرماتے کہتے اے شخص اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے سچ ہے تو اللہ مجکو بخشے اور اگر جہوٹ ہے تو اللہ تجکو بخشے والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کوئی شخص مسجد مین اونکے سر پر کھڑا ہوکر برا بہلا کہتا کوئی بات باقی نچہوڑتا اوسکو کچھہ جواب ندیتے خاموش رہتے جب پہرتے وہ پیچھے لگتا فرماتے لاعدت تسمع منی شیئا تکرھہ قط ○

صورت نہ بست سینۂ ما کینہ از کسے		آئینہ ہر چہ دید فراموش میکند	ب

کہتے تھے فقدا صبہ غربت ہے کہتے تھے دوست رکہو ہمکو مثل حب اسلام کے اللہ کے لئے تمہاری محبت ہمپر عار ہوگئی ہے یہ اشارہ ہے طرف واقعۂ عبد الملک بن مروان کے اوسنے انکو مدینہ سے شام مین گردن ہاتہہ پاؤن مین لوہا ڈالکر بلایا تہا زہری نے کہا انکی نسبت گمان تمہارا طرفسے خلافت کے ٹھیک نہین ہے یہ تو اپنے حال مین مشغول بعبادت رب معروف رہتے ہین اوسپر اونکو رہا کردیا وضو کا پانی رکہہ کر سوتے سفر و حضر مین قیام لیل ترک نکرتے کہتے اللہ دوست رکہتا ہے مومن مذنب تواب کو ع کہ مستحق کرامت گنہگارانند ✦ خلفاء ثلثہ پر ثنا و ترحم کرتے رات دن مین ہزار رکعت پڑہتے ایک دن مسجد سے آتے تھے ایک آدمی نے خوب گالیان دین غلامون نے چاہا کہ تعرض کرین روک دیا اوس شخص سے کہا جو عیب ہمارے تجپر مستور ہین وہ اس سے بہی زیادہ ہین جو تو نے بیان کیئے تیرا کچھہ کام ہو تو مین مدد کو حاضر ہون وہ شرما گیا اوسکو اپنی چادر اور ہزار درہم زیادہ دیئے اوسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم اولاد رسول اللہ صلعم ہو ○

خاکساری پیشہ کردن ہیچ سیادی کہ چیست		مشت خاشاکے بچشم دشمنان افگندہ است	

انکی وفات سنہ ۹۹ مین بعمر ۵۸ سال ہوئی رضی اللہ عنہ ✦

۱۴
محمد باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ بجلی مومن و غیر مومن دونون پر گرتی ہے مگر ذاکر خدا پر نہین گرتی آدمی
کے دل مین جتنا کبر آتا ہے اوتنی ہی اوسکی عقل گھٹ جاتی ہے ابوبکر صدیق کو بہت دوست رکھتے تھے اونکی مدح
مین مبالغہ کرتے کہتے جو کوئی اونکو صدیق نکہے اللہ اوسکو دنیا و آخرت مین سچا نکرے انکو خبر لگی کہ ایک جماعت اہل عراق
باغض ابوبکر و عمر بزعم محبت اہل بیت ہین اونکو خط لکہا کہ مین باغضین ابوبکر و عمر سے بری ہون اگر مین والی ہوتا
تو اللہ کا تقرب حاصل کرتا اون لوگون کے خون بہا کر جو کہ ابوبکر و عمر سے ناخوش ہین فرماتے تھے کوئی عبادت عفت
بطن و فرج سے بہتر نہین ہے ۱۱۴ھ مین بعمر ۷۳ سال انتقال کیا وصیت کی کہ جس قمیص مین نماز پڑھتے تھے اوسی مین
مکفون ہون ✤

۱۵
جعفر صادق رضی اللہ عنہ بن امام محمد باقر کہتے تھے شریف کو سزاوار ہے کہ باپ کی تعظیم سے مجلس مین اور خدمت مہمان اور
خدمت معلم و سیاست دابہ سے عار کرے اگرچہ سو غلام رکہتا ہو احسان بے تین کام کے تمام نہین ہوتا ہے ایک یہ
کہ اوسکو صغیر سمجھے دوسرے یہ کہ اوسکو مستور رکھے تیسرے یہ کہ اوسمین جلدی کرے صغیر سمجھنے سے عظیم ہو جائیگا مستور
رکھنے سے تمام ہوگا جلدی کرنے سے خوشگوار ٹھیریگا دنیا جب پاس کسی شخص کے آتی ہے محاسن غیر اوسکو دیتی ہے اور
جب کسی کے پاس سے جاتی ہے تو محاسن ذاتی اوسکی لیجاتی ہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
اونکے پاس گئے فرمایا مینے سنا ہے تم قیاس کرتے ہو ایسا کام نکرو سب سے پہلے جسنے قیاس کیا تھا ابلیس ہے تم
جب کسی مسلمان سے کوئی بات سنو تو اوسکو محمل حسن پر حتی الوسع حمل کرو ورنہ اپنی جان کو ملامت کرو تجھسے جب گناہ
ہو تو استغفار کر کہ یہ خطائین پیدائش سے پہلے گلے کی ہار ہو چکی ہین سارا ہلاک اصرار مین ہے انکو جب کچھ حاجت
ہوتی کہتے یا رباہ انا محتاج الی کذا ہنوز دعا تمام نہوتی کہ وہ شے انکے پاس موجود ہو جاتی فرماتے تھے
جسکے رزق مین دیر ہو وہ بہت استغفار کرے جس شخص کو اپنے اموال کا ابقا منظور ہو وہ ماشاء اللہ لا
قوۃ الا باللہ کہے فرماتے تھے اللہ نے دنیا کو وحی کی ہے کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کر اور جو
تیری خدمت کرے اوسکو تعب دے ۱۴۸ھ مین بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ ✤

۱۶
عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی دنیا انکے پاس ذلیل ہو کر آئی تھی انہون نے اوسکو نہ لیا زہد کیا یا تو شکن شکم مین
انکا ازاربند گم ہوتا تھا یا بعد خلافت کے ہڈیان بے ہاتھ لگائے گنتی مین آتی تھین انکی آمدنی پچاس ہزار دینار کی
تھی جب خلیفہ ہوئے سوا ایک کرتہ کے کچھ باقی نرہا انکی بی بی فاطمہ دختر عبد الملک بہی اسی طرح کی تہین کہ اونہون نے
سارا مال اپنا بیت المال مین رکہدیا مثل ادنی عورتون کے ہوگئین فاطمہ کہتی ہین جب سے وہ خلیفہ ہوئے
مرتے دم تک کبہی جنابت سے غسل نہین کیا اپنی جورو ہی سے کہدیا تہا کہ تمکو اختیار ہے میرے سر پر ایک ایسا
کام آیا ہے جسنے مجکو تمسے قیامت تک مشغول کر دیا ہے یہانتک کہ لوگ حساب سے فارغ ہون اب تم مین

جسکا جی چاہے مین اوسکو آزاد کر دون اور جسکا جی رہے کو چاہے وہ رہے مگر مجھے کچھ مطلب نرکھے وہ سب تعجب بر رؤئین
ن المطہ سے بھی کہا انکو اختیار ہے میرے پاس رہو یا باپ کے گھر جاؤ وہ کہتی ہین کہ کسیکو کوئی مرد زیادہ ڈرنے والا
اللہ سے مثل انکے نہ دیکھا جب گھر مین آتے اپنی جا ی نماز پر گر پڑتے روتے رہتے یہانتک کہ سو جاتے پیراہن پیوند دار
پہنے ہوئے خطبہ پڑہتے کسی نے کہا ای امیر المومنین اللہ نے تمکو دیا ہے تم کیون نہین پہنتے ہو کہا افضل القصد
عند الجدۃ وافضل العفو عند القدرۃ یعنی بہتر میانہ روی وقت آسودگی حال کے ہے اور بہتر عفو وقت قدرت
کے ہے ہر سال ایک قاصد مدینہ کو بھیجتے کہ حضرت و ابوبکر و عمر کو سلام پہونچائے سوا سلام کے کچھ اور مطلب نہ تھا کہتے تھے
تو پاس کسی امیر کے نہ جا کو تو اوسکو امر بمعروف یا نہی عن المنکر کیون کرے فرماتے اگر اللہ چاہتا کہ اللہ کی نافرمانی نکیجائے
تو ابلیس کو پیدا نکرتا متقی لجم ہے اگر تم جانو حال میرا جو مجھے معلوم ہے تو میری صورت نہ دیکھو زہد حلال مین ہوتا ہی رہا
حرام سو ایک سلگتی آگ ہے جسمین اموات جہلتی ہین اگر زندہ ہوتی تو المزار کا پاتی اخبار انکے حلیۃ ابونعیم مین مرقوم
ہین ماہ رجب سنلہ مین بعمر ۳۹ سال انتقال کیا دیر سمعان ارض حمص مین مدفون ہوئے دو سال چودہ دن خلیفہ رہکر مسموم
ہوئے فاطمہ نے کہا انسے قوی تر سبب موت کا کثرت خوف خدا تہا رضی اللہ عنہ *

مطرف بن عبد اللہ رح کہتے تہے اگر کوئی اللہ کے پاس سے آکر مجھسے یہ بات کہے کہ تجکو اختیار ہے درمیان جنت و نار اور
درمیان خاک ہو جانیکے تو مین یہی خاک ہونا اختیار کرونگا انکا بیٹا مر گیا داڑہی مین کنگہی کی اچھے کپڑے پہنے کسی نے کہا یہ
کیا حال ہے کہا تم مجکو مصیبت زدہ بناتے ہو واللہ اگر ساری دنیا میرے پاس ہو پھر اللہ یہ وعدہ فرمائے کہ ایک جرعہ
آب آخرت سے لے اور یہ دنیا دے تو مین اوسی کو اختیار کرون کہتے تہے مین اگر رات کو سوؤن اور صبح کو نادم اوٹھون تو یہ
مجکو دوستر ہے اسبات سے کہ شب بیدار رہون اور صبح کو معجب جاگون بندہ کا عیب متر و علانیہ یکسان ہوتا ہے تو اللہ
فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے **حکایت** ایک آدمی نے انپر کچھ ظلم کیا تہا کہا اماتک اللہ یعنی اللہ تجکو موت دے
فی الفور مر گیا انکو پاس زیاد کے بصرہ مین پکڑ کر لیگئے زیاد نے پوچھا کہ انکا ہاتہ اوسکو لگا تہا کہا نہین کہا تو پھر یہ دعا
ہے ایک مرد صالح کی جو موافق تقدیر کے پڑی پھر انکو چھوڑ دیا انکی دعا یہ تہی اللھم انی استغفرک من کل عمل
ادعیت انی مخلص فیہ و انی اردت بہ وجہک کبھی یون کہتے تہے اللھم ارض عنا فان لم ترض فاعف
فان المولی قد یعفو عن عبدہ وھو غیر راض عنہ بڑا خطا وار لوگون مین وہ ہے جسکو واسطے ذکر خطای مردم
کے فراغت ملی ہے تو کبھی پاس امیر کے ایسا خط نہ لیجا نا جسکا مضمون معلوم نہین ہے ظلم کیا بُرے ظرفون مین عبادت
رکہی ہین **حکایت** انسے پوچھا ایک آدمی ہمراہ جنازہ کے فقط اہل میت سے شرما کر جاتا ہے اوسکو کچھ اجر ملیگا یا
نہین کہا ابن سیرین کا مذہب یہ ہے کہ اوسکو دو اجر ہین ایک نماز پڑہنے کا بہائی پر دوسرا چلنے کا بخاطر داری زندہ
کہتے تہے جو شخص نساء و طعام کو چھوڑ دیگا اوس سے ضرور کرامت ظاہر ہوگی اگلے لوگ اوسکو سیاح کہتے تہے

جو تارک طعام و شراب و نساء ہوتا تھا اگرچہ مقیم بلد ہو **حکایت** ایک آدمی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اللھم لا تردّ ہولاء القوم منی اجلی کہا یہ شخص عارف نفس ہے کہتے تھے کہ اقوام دن قیامت کو تمنا کرینگی کہ کاش اونکے اقلام آگ کے ہوتے کہ جو کچھ اونہوں نے لکھا ہے وہ نہ لکھتے ہمارے زمانہ مین قرار یعنی علما باقی نہین رہے یہ تو سترفین فی الدنیا ہین وہ ہمارا یار نہین ہے جو ہمارے پاس لوگونکی غیبت کرتا ہے یہ سطارت و برانس پہنتے اور گھوڑون پر سوار ہوتے اور اپنی دعاؤن میں کہتے تھے اللھم لا تردّ السائلین منی من اجلی بعد طاعون جارف کے جب حجاج والی عراق ہوا سنہ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ وایانا ❊

۱۸
علاء بن شخیر رح یہ کہتے تھے عافیت ہمراہ شکر کے مجھکو دوست تر ہے بلا مع الصبر سے سفیان ثوری نے کہا یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی مدح کی ہے ہمراہ عافیت کے **بقولہ تعالیٰ** نعم العبد انہ اوّاب اور صفت ایوب علیہ السلام مین ہمراہ بلا کے فرمایا ہے نعم العبد انہ اوّاب سو دونون صفتین برابر ٹہیرین حالانکہ وہ مبتلی تھے اور یہ منعم تھے معلوم ہوا کہ شکر قائم مقام صبر ہے سو جب دونون برابر ٹہیرے تو عافیت مع الشکر احب ہوئی بلا مع الصبر سے واللہ اعلم ❊

۱۹
صفوان بن محرز مازنی رح یہ کہتے تھے جب ہمکو روزانہ ایک روٹی ایک کوزہ پانی ملا تو اب دنیا پر خاک ہے **حکایت** انکا ایک گھر تھا اوسکی سقف کی ایک سیال ٹوٹ گئی کسی نے کہا اسکو تم درست نہین کرتے کہا مین کل مرجاؤنگا اگر صاحب منزل مجھکو چھوڑ دیتا کہ مین رہون تو مین اسکو درست کر لیتا اپنے گھر مین سے سوا نماز کے باہر نہ نکلتے اور نماز پڑھکر جلد چلے جاتے مین کہتا ہون مرزا مظہر جانجان رح طول عمر خانقاہ کرایہ مین رہے کسی نے کہا گھر بنالو کہا چھوڑ جانے کو اپنا اور غیر کا گھر دونون برابر ہین رح ❊

۲۰
ابو العالیہ رح یہ کہتے تھے جسکی شرسے لوگ ڈرتے ہین وہ قیامت کو لوہے مین جکڑ بند کیا جائیگا پھر اوسکو ہمراہ جبارین و شیاطین کے آگ مین لیجا ئینگے **ف** پہنا صوف کا رہبان کی طرح مکروہ جانتے تھے کہتے تھے مسلمانونکی زینت تجمل بلباس ہے تنہائی دوست تھی جب چار آدمی سے زیادہ پاس آکر بیٹھتے تو اوٹھ جاتے خوف لغوسے کہتے تھے جسنے نماز مین خشوع نکیا وہ پھر کب خشوع کریگا اعظم ذنوب یہ ہے کہ آدمی قرآن سیکھکر سو رہے نماز تہجد مین اوسکو نہ پڑھے سنہ ۹۰ مین انتقال کیا ❊

۲۱
بکر بن عبد اللہ مزنی رح یہ کہتے تھے کہ اوثق اعمال نزدیک میرے محبت عمل صالح ہے عرفات مین کہڑے ہوکر کہا واللہ لولا انی فیھم لرجوت ان یغفر اللہ لھم اجمعین یعنی اگر مین انمین نہوتا تو امید تھی کہ یہ سب لوگ بخشدئے جاتے آدمی متقی نہین ہوتا ہے جب تک کہ اطیب الطعم یطیب النفس نہو جتنا الیاس و اسقہ گھرمین زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کا مقت زیادہ ہوگا اور جتنا تو مال کو زیادہ رو کیگا اوتنا ہی خدا کی طرف سے مردود ہوگا

ہمین بس ست ز قہر خدا براہی بخیل
کہ نفقہ وار دو ز فرد فقر نومید ست

تو جب طرف اخوان کے جفا پائیگا تو یہ کسی تیرے گناہ کے سبب سے ہے تو اللہ سے توبہ کر اور جب اونکی طرف سے محبت وادا پائے تو یہ کسی طاعت کی وجہ سے ہے تو اللہ کا شکر بجالا سنہ ۴۲ مین مرگئے رح *

۲۳

صلہ بن اشیم عدوی رح نے جب کسی قوم کو لعب مین دیکہتے کہتے بہلا تہا تو ایک قوم نے ارادہ سفر کا کیا ہے اور راہ سے مشغول ہوکر سارے دن وہ کہیل تماشے مین رہے پہر رات کو سو رہے یہ کسطرح منزل مقصود تک پہنچینگے ٥

خواب نوشین بامداد رحیل
باز دارد پیادہ را ز سبیل

حکایت انکا ایک بہائی کسی شہر دور دست مین مرگیا تہا ایک شخص نے سبقت کرکے خبر دی کہا مجہکو پہلے ہی اللہ نے خبر دیدی ہے انک میت وانہم میتون *

۲۳

علاء بن زیاد رح انہون نے بیٹہنا پاس لوگون کے بالکل ترک کر دیا تہا مگر نماز جماعت و فعل خیر مین کہتے تہے واخرہا لا علی الخیر روتے روتے آنکہین کہو بیٹہے کبہی ایک ہفتہ تک لگاتار روتے نہ کہاتے نہ پیتے کہتے تہے اگر لوگون کو معلوم ہو جائے کہ اونکے سامنے کیا ہے تو ایک گہڑی بہار گہر مین خاطر جمع نہین نکیتی کرین گہر بنائین نہ کہائین نہ پئین نہ سوئین **حکایت** ایک شخص نے آکر کہا مینے تمکو آجکی رات جنت مین دیکہا ہے کہا اویحک اما وجد الشیطان احدا یسخر بہ غیری وغیرک یعنی شیطان کو سوا تیرے اور میرے اور کوئی نہ ملا جس سے وہ مسخراپن کرتا کہتے تہے تم ایسے زمان مین ہو کہ اقل تم مین وہ ہے جسکا عشر دین جاتا رہا اب عنقریب وہ زمانہ آویگا کہ اقل تم مین وہ شخص ہوگا جسکا عشر دین سلامت رہیگا انتہی مین کہتا ہون حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی سو یہ زمانہ تین سو برس سے آگیا ہے واللہ اعلم *

سنہ ۲۰۰

ابو حازم رح یہ کہتے تہے ہر دوست جسمین لقا زیادہ ہو وہ مدخول ہے ٥

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست
می بینمت عیان و دعا می فرستمت

ہمنے ایسے علماء کو پایا ہے کہ امراء و سلاطین اونکے دروازون پر مثل غلامون کے کہڑے رہتے تہے آجکے دن ہم دیکہتے ہین کہ فقہاء و علماء و عباد پاس اغنیاء و امراء کے جاتے ہین جب اونہون نے یہ دیکہا تو انکو حقیر سمجہنے لگے اور کہنے لگے کہ اگر وہ چیز بہتر نہوتی جو ہمارے ہاتہون مین ہے تو یہ کاہے کو ایسا کرتے تو جب ایسے زمانہ مین ہو کہ ادہمین عوض عمل کے قول سے راضی ہون تو تو شر مردم اور شر زمان مین ہے انتہی مین کہتا ہون ایک زمانہ مین عمل تہا قول نہ تہا پہر وہ زمانہ آیا کہ عمل بہی تہا اور قول بہی تہا اب وہ وقت آیا ہے کہ نہ عمل ہے نہ قول

آیا اللہ رب امتنا مسلمین ❊

محمد بن سیرین رح انکے پاس جب کسی کا ذکر برائی سے کیا جاتا یہ اوسکا ذکر بھلائی سے کرتے جب گھر سے باہر جاتے کسیکو اپنے ہمراہ رہنے نہ دیتے کہتے اگر کچھ کام نہین ہے تو جاؤ اپنی ماں سے جب بات کرتے دبی زبان سے بات کرتے پوری بات نہ کہتے بسبب اجلال و اکرام کے **حکایت** بابت قرض کے ایکبار محبوس ہو گئے تھے داروغہ جیلخانہ نے کہا تم رات کو اپنے گھر چلے جاؤ صبح کو آجانا کہا مین تیری مدد خیانت امانت پر نکرونگا کہتے تھے ظلم روشن یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا شر بیان کرے اور وقت غضب کے اوسکی خیر کو چھپائے فرماتے تھے لو ان للذنوب ریحا لما قدر احد ان یدنو منی لکثرۃ ذنوبی یعنی اگر گناہ را بو ہی بودے ہیچکس پہلوی من نمی توانست کوئی انسے خواب کا سوال کرتا تو کہتے تو اللہ سے بیداری مین ڈر پہر تجھکو وہ چیز جو تو نے خواب مین دیکہی ہے کچھ ضرر نہ کریگی **حکایت** ایک شخص نے کہا مجھے معاف کرو مینے تمہاری غیبت کی ہے کہا مین ناخوش رکھتا ہون اس بات کو کہ اللہ کے حرام کو اعراض مسلمین مین سے حلال کرون ولکن اللہ تجھکو معاف کرے کسینے فتوی پر اونکی مدح کی اور کہا صحابہ بھی اس سے بہتر فتوی نہ دیتے کہا واللہ اگر ہم اونکے سے فقہ کا ارادہ کرین ہرگز ہماری عقل اوسکو نہ پہنچیگی شنبہ مین کچھ اوپر اسی برس کی عمر مین انتقال کیا ❊

ثابت بن اسد بنانی رح یہ جب ذکر نار کا کرتے انکے اعضا مفاصل سے الگ ہو جاتے کہتے تھے اہل ذکر واسطے ذکر کے بیٹھتے ہین اونپر پہاڑون کے برابر گناہ لدے ہوتے ہین جب اوٹھتے ہین ایک گناہ بھی اونپر باقی نہین رہتا پچاس برس تک قیام لیل کیا وقت سحر یہ دعا کرتے تھے اللھم ان کنت اعطیت احدا من خلقك الصلوٰۃ فی قبرہ فاعطنیھا جب مر گئے او خشت کو برابر کیا تو ایک خشت گر گئی دیکھا تو قبر مین کھڑے نماز پڑھ رہے ہین کہتے تھے نماز ایک خدمت ہے اللہ کی زمین مین اگر اللہ اس سے بہتر کسی چیز کو جانتا تو یہ نفرماتا فنادتہ الملائکۃ وھو قائم یصلے فی المحراب فرماتے تھے بیس برس تک نماز مشقت سے پڑھی اب بیس برس سے چین سے پڑھتا ہون جب مر گئے تو لوگ اونکی قبر سے آواز تلاوت قرآن کی سنتے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

یونس بن عبید رح یہ کہتے تھے اس امت مین ریا خالص وکبر خالص نہین ہے پوچھا کیا سبب ہے کہا لا کبر مع السجود ولا ریا مع التوحید واللہ اعلم مین کہتا ہون مراد سجدہ خالص و توحید خالص ہے جسمین شرک و بدعت کا رائحہ بھی نہو ❊

فرقد سبخی کوفی والی بصرہ رح کہتے تھے مینے خواب مین ایک ندا سنی کہ کوئی منادی کہتا ہے ای اشیاء بیودتم خدا سے شرما ؤ دتم عطا مین شکر کرتے ہو نہ بلا پر صبر **حکایت** ایک عابد بنی اسرائیل کا گزر ایک ریت کے ٹیلے پر اوس زمانے مین ہوا کہ قحط سالی تھی اوسنے یہ تمنا کی کہ اگر یہ ٹیلا آٹا ہوتا تو مین بنی اسرائیل کا پیٹ بہرتا اللہ نے

اوس وقت کے نبی کو وحی بھیجی کہ تم عابد سے کہدو کہ مینے واجب کیا ہے تیرے لئے اجر اگر یہ ٹیلا آٹا ہوتا اور تو اوسکو صدقہ کرتا رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ نیت مومن کی بہتر ہوتی ہے اوسکے عمل سے جسطرح کہ ایک حدیث مین وہ کایا ہے ✽

محمد بن واسع رح یہ صوف پہنتے تھے ایک دن پاس قتیبہ بن مسلم کے گئے قتیبہ نے کہا تم کیون صوف پہنتے ہو خاموش رہے اوسنون نے کہا تم میری بات کا جواب نہین دیتے کہا مین اس بات کو نہین پسند کرتا کہ یون کہون کہ مین زاہد ہون اور اپنے نفس کا تزکیہ کرون یا یہ کہون کہ فقیر ہون اور اپنے رب کا شکوہ کرون یہ کہتے تھے جسنے دنیا مین زہد کیا وہ دنیا و آخرت دونون کا مالک ہوا جو دل سے اللہ پر متوجہ ہوتا ہے بندون کے دل اوسکی طرف توجہ کرتے ہین ہمنے اون لوگون کو پایا ہے جو ایک بستر پر ہمراہ بی بیون کے سوتے تھے پھر اتنا روتے کہ وسادہ تر ہوجاتا اور اونکی بی بی کو خبر نہوتی یعنے اللہ کو کسی حال مین نہین بھولتے تھے نہ راحت مین نہ جراحت مین واللہ اعلم ✽

سلیمان تیمی رح انہون نے چالیس برس تک نماز صبح وضوی عشا سے پڑھی یہ برہنہ پا پھرتے تھے ؎

	زدہ ام بر سر جہان پا پوشش		بے سبب این برہنہ پائی نیست

رعایا وغیرہ پر انکی ہیبت تھی امرا کے پاس جاکر امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے ✽

مالک بن دینار رح یہ کہتے تھے کہ اگر مجھکو ڈر بدعت ہونیکا نہوتا تو مین یہ حکم دیتا کہ جب مین مر جاؤن تو میرے گلے مین طوق ڈالکر مجھکو طرف میرے رب کے پھینکدین جسطرح کہ غلام گریختہ کو طوق ڈالکر پاس مولے کے لیجاتے ہین ؎

	بردر آمد بندۂ بگریخت		آبروی خود بعصیان ریختہ

علامت حب دنیا کی یہ ہے کہ دائم البطنۃ قلیل الفطنۃ ہو ہمت اوسکے بطن و فرج ہو کہ صبح ہوگی تو لہو لعب کرونگا کماؤنگا بیون گا شام ہوگی تو سو ؤنگا رات کو وہ مردار ہے دن کو بطال ہے کوئی انسے سوال کرتا اور اتفاقًا ابر آسمان پر ہوتا تو کہتے ذرا صبر کرو یہ ابر نکل جائے کہین ایسا نہو کہ اسمین پتھر ہون جو ہمپر برسین کہتے تھے کوئی کسیکا ایسا رفیق نرہا جو عمل آخرت پر مدد کرے اب آدمی کا دل بگاڑنے والے رہگئے ہین اس آیت کی تفسیر مین وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون کہتے تھے کم الیوم فی کل مدینۃ ممن یفسد ولا یصلح یعنی اوس شہر مین صرف نو نفر کے سب مصلح تھے نہ مفسد اب سب مفسد ہین نو مصلح بھی نہین ہین لوگ استیطار مطر کرتے ہین اور مین استیطار حجر ایک کتا پالا تھا جو انکے ہمراہ رہتا تھا کسینے پوچھا تو کہا ھو خیر من قرین السوء کہتے تھے ہم سبنے حب دنیا پر صلح کرلی ہے اب کوئی صالح یا عالم دوسرے پر عیب نہین لگاتا پاسا تھا مین دو پیسے کا نمک خرید کرتے اور سوای قربانی کے گوشت نہ کہاتے اور گہر والون سے کہتے جو کوئی تعلق پر میرا ساتھ دے وہ میرے ساتھ رہے ورنہ فراق ہے ✽

تراک مالک دینار نیستی سعدی	طرق نیست بجز زہد مالک دینار

نوکری بناتے اوسکو بیچکر قوت کرتے کبھی قرآن لکھتے انکا گہر خالی تہا اوسمین سوای مصحف وبدہنے وبوریئے کے کچھ نہ تہا کہتے تھے ہلک اصحاب الاثقال یعنی بوجہ والے ہلاک ہوئے ۵

تو رہ از کثرت اسباب بخود تنگ میداری	سبکروحان چو بوی گل فرو بستند محملہا

دعا کرتے تھے اللہم لا تدخل بیت مالک بن دینار من الدنیا شیئاً کہتے تھے اگر یہ نہوتا کہ لوگ کہینگے کہ مالک دیوانہ ہوگیا ہے تو مین ٹاٹ پہنکر اور سر پر راکہہ ڈالکر لوگون مین پہرتا ۵

در پاکشان عمامہ و دستی لبسر زنان	سیری چنین میانہ بازارم آرزوست

بندہ جب علم واسطے عمل کے سیکھتا ہے تو اوسکا علم ٹوٹ جاتا ہے اور جب غیر عمل کے لئے سیکھتا ہے تو فجور و تکبر اور احتقار عامہ زیادہ ہوجاتا ہے **حکایت** بعض ولاۃ نے کہا ہمارے لئے دعا کرو کہا مین کیونکر دعا کرون ایک ہزار آدمی تو تجہپر بددعا کرتے ہین کہتے تھے جب سے مینے یہ بات سمجہائی کہ ذم مردم اور مدح مردم دونون افراط ہین تب سے اونکی مدحت کو مکروہ رکہتا ہون ۔ *

محمد بن منکدر ۱۳۰ھ یہ کہتے تھے چالیس برس تک مینے اپنی جان پر مشقت کی تب کہین آثار سلف پر استقامت حاصل ہوئی اطفال کو لیکر حج کرتے اور کہتے ہم انکو اللہ پر عرض کرتے ہین شاید اللہ انکی طرف نظر کرے مجھے شرم آتی ہے اس بات سے کہ مین یہ اعتقاد کرون کہ ان رحمۃ اللہ تعجز عن احد من المسلمین ولو فعل ما فعل اس بات کی بنیاد گویا حسن ظن باللہ اور تمام رجاپر ہے بیشک اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق ہے انکی وفات ۱۳۰ھ مین ہوئی سرح *

صفوان بن سلیم ۱۳۲ھ رات کو اتنی نماز پڑہتے کہ پاؤن سوج جاتے سو سرما مین چہت پر جاکر تہجد پڑہتے تاکہ نیند نہ آئے **حکایت** سلیمان بن عبد الملک مسجد مین آئے انکو دیکہکر انکے طرز کو پسند کیا ہزار دینار انکے پاس بہیجی انہون نے غلام سے کہا تجھے غلطی ہوئی مین وہ نہین ہون جسکو یہ دینار بہیجے ہین تو جاکر پہر دریافت کر آ اوہر غلام گیا ادہر یہ چلے گئے جبتک سلیمان مدینہ سے نہ گئے یہ مدینہ مین نہ آئے ۵

ہر کسی حاجت خود اپیش عرض نمود	دست در یوزہ ما ہمہ در استغنا زد

انکی وفات مدینہ مین ۱۳۲ھ مین ہوئی ت *

موسی کاظم علیہ السلام بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ یہ بسبب کثرت عبادت واجتہاد وقیام لیل کے عبد صالح کہلاتے تھے انکو جب خبر ملتی کہ فلان آدمی انکو ایذا دیتا ہے تو اوسکے پاس کچھ مال بہیجدیتے ۱۲۸ھ مین پیدا ہوئے مہدی نے انکو عراق مین پکڑ بلایا تہا پہر واپس کردیا امام رشید تک مدینہ مین رہے جب رشید مدینہ مین آئے انکو

اپنے ہمراہ لیجاکر بغداد مین قید کیا اوسی جگہ مسموم ہوکر وفات پائی ۱۸۳ھ مین قبر انکی بغداد مین مشہور ہے رضی اللہ عنہ ✤

۴۵ محمد بن کعب قرظی یہ کہتے تھے اللہ جب کسی بندہ کے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو تین خصلتین دیتا ہے ایک فقہ دین مین یعنی فہم دوسرے زہادت دنیا مین تیسرے تبصرہ اپنے عیوب کا ۵

خواہی کہ عیبہای تو بر تو شود عیان ⁂ یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

کہتے تھے اگر کسی کو ترک ذکر کی رخصت دیجاتی تو زکریا علیہ السلام کو دیجاتی قال تعالیٰ آیتک ان لا تکلم الناس ثلاثۃ ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا **حکایت** ایک آدمی نے کہا بھلا اگر مین اللہ سے یہ عہد و پیمان باندہون کہ کبہی اوسکی نافرمانی نکرون تو یہ کیسا ہے کہا اسدم کون تجھسے جرم مین بڑہکر ہوگا تو اللہ پر قسم دلاتا ہے کہ وہ اپنا حکم تیرے اندر نافذ نکرے ایکبار لوگون کو وعظ کر رہے تھے مسجد گر پڑی سب کے سب دبکر مرگئے ۱۱۸ھ مین انکی وفات ہوئی فرماتے تھے یسیر الدنیا یشغل عن کثیر الاخرۃ یعنی تہوڑی سی دنیا بہت سی آخرت سے باز رکہتی ہے جس دل مین عزم معصیت کا ہوتا ہے اوسپر حکمت نہین اوترتی فرعون نے کہا تہا ما علمت لکم من الٰہ غیری پہر کہا انا ربکم الاعلیٰ ان دونون قول مین چالیس برس کا فاصلہ تہا کہتے تہے جب نماز صحیح ہوجاتے ہین تو کبائر بخشدئے جاتے ہین یہ اعرج تھے یعنی لنگڑے کہتے تھے قیامت کو منادی ندا کریگا کہ اے فلان فلان خطاوالو کہڑے ہوجاؤ مین بہی اونکے ساتھہ کہڑا ہونگا پہر ندا ہوگی اے فلان فلان خطاوالو کہڑے ہوجاؤ مین اونکے ساتھہ بہی کہڑا ہونگا فاری الشیٔ یا اعرج تقوم مع اہل کل خطیئۃ یعنی اے لنگڑے مین تجھے دیکہتا ہون کہ تجہکو ہر خطاوار کے ساتھہ کہڑا ہونا پڑیگا انکا انتقال ۱۳۵ھ مین ہوا ہے ✤

۴۶ عبید بن عمیر رح یہ کہتے تھے صدق ایمان سے ایک اسباغ وضو کرنا ہے سکارہ مین رات کو دوسرے یہ کہ خوبصورت عورت سے خلوت ہو اوسکی طرف التفات نکرے دنیا مین کوئی شئے واسطے مومن کے ایسی باقی نہین رہی ہے جس سے لذت پائے مگر ایک تہ خانہ جسمین گہس جائے یہانتک کہ مرجائے اوسکو خوشی ہو جسکی آنکہہ شہوات دیکہتی ہے اور اوسکا دل اون شہوات کو نہین چاہتا اخلاص کی علامت یہ ہے کہ لوگون مین طمع نکرے اور اونکی صحبت کو دوست نرکہے مہمان کا حق تجہپر یہ ہے کہ تو اوسکے لئے تکلف نکرے اور نہ کہلائے اوسکو مگر حلال اور نگاہ رکہے تو اوسپر اوقات نماز کو آدمی مستقیم نہین ہوتا ہے جبتک کہ ترک ہویٰ نکرے اور نہ عالم ہوتا ہے جبتک کہ لوگون کو وہ چیز نسکہائے جسمین اونکے لئے امید نجات کی ہے کہتے تھے واللہ ما المجتہد فیکم الا کاللاعب فیما مضیٰ رح ✤

۴۷ مجاہد بن جبیر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کل موجبۃ کبیرۃ آدمی اللہ کے ذاکرین مین نہین ہوتا ہے

جب تک کہ ذکر اوسکا کرتے بیٹھے لیٹے نکرے فرماتے تھے لیس احلا و یوسف من قولہ و یترک الا النبی صلعم
بندہ کو حکم نار کا ہو گا وہ کہیگا ای رب میرا گمان تیرے ساتھ ایسا نہ تھا تو جانتا ہے اللہ فرماویگا حالانکہ وہ اتر سے اچھا تیرا
میرے ساتھ کیا گمان تھا وہ کہیگا یہ تھا کہ تو مجھکو بخشدیگا اللہ فرماویگا خلوا سبیلہ میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے
انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشاء ٥

ہستی تو اسیدست نیستی ہا را	گر گفتہ اند اگر ہیچ نیست اللہ ہست

نکتہ یہ فرماتے تھے چاہیئے کہ آخر کلام تمہارا وقت سونے کے یہ ہو کہ لا الہ الا اللہ کیونکہ نوم وفات ہی معلوم نہیں
شاید اس خواب میں موت ہو یعنی اگر موت آجاوے تو کلمہ پڑھا ہوا ٹھیرے انکی وفات سجدہ میں سنہ ۱۰۴ھ میں بعمر ۸۳
سال ہوئی رحمہ اللہ تعالی ✦

عطا بن ابی رباح رح انکے جب کوئی کچھ بات کہتا تو خوب کان لگا کر سنتے گویا پہلے سنی نہ تھی حالانکہ اوس بات کو
جانتے ہوتے تھے تاکہ قائل خجل نہو قیام شب میں دو سو آیت سے زیادہ پڑھتے کوئی آتا تو کواڑ کھولتے پوچھتے کیوں
آئے ہو وہ کہتا تمہاری زیارت کو کہتے ما مثلی من یزار پھر کہتے قد خبث زمان یزار فیہ مثلی فرماتے
تھے جو شخص ایک مجلس ذکر میں بیٹھتا ہے تو دس مجلس باطل کا کفارہ ہو جاتا ہے یہ ابو میسرہ فہری کے حبشی غلام
تھے مکہ میں نشو و نما پایا تھا امام احمد نے فرمایا ہے اللہ تقسیم نہیں کرتا خزائن علم کو مگر اوسی کو دیتا ہے جسکو دوست
رکھتا ہے اگر کسی کو خاص ساتھ علم کے کرتا تو اہل نسب اولی تر تھے عطا عبد حبشی تھے یزید بن ابی حبیب نوبی تھے
حسن بصری بھی نوبی غلام تھے ابن سیرین مولی انصار کے تھے انتہی شعرانی کہتے ہیں منجملہ موالی لیث غلام سعد کے
مکحول طاوس نخعی میمون بن مہران ضحاک بن مزاحم تھے **قال الزهري** عطا بڑے بڑوں کو علم سکھاتے
تھے سلیمان بن عبد الملک نے سامنے اونکے بیٹھکر مناسک حج سیکھے پھر اپنی اولاد کی طرف ملتفت ہو کر کہا
تعلموا العلم فانی لا انسی ذلنا بین یدی هذا العبد الاسود عطا نے ستر حج کئے سو برس جئے سنہ
۱۱۵ھ میں مرے رح ✦

عکرمہ مولی ابن عباس رح یہ تفسیر کرتے الذین یعملون السوء بجهالة ثم یتوبون من قریب میں کہتے تھے
الدنیا کلها قریب وکلها جهالة یعنی تا آخر حیات وقت توبہ کا باقی ہے جتنے مرنے سے پہلے توبہ کر لی گویا
جلد کی اور جو گناہ ہوا تھا وہ جہالت سے ہوا تھا اللهم تب علینا یہ کہتے تھے جو شخص ہر دن سورہ یس پڑھیگا
وہ اوس دن شام تک سرور میں رہیگا سو بیج زمین سے ست میں تین گنا ہے اور جاند ایک گنا انہوں نے رات
کے تین حصے کئے تھے تہائی رات حدیث کرتے تہائی رات سوتے تہائی رات نماز پڑھتے واللہ اعلم ✦

طاوس بن کیسان یمانی رح یہ کہتے تھے قصر اللہ فی دولتہ یعنی بندہ کی دولت ہو تو اوسکی بھی تابعداری کر

فرماتے کاش تو علم اپنی جان کے لئے سیکھتا اسلئے کہ لوگون سے امانت و عمل بالعلم جاتا رہا ہے افضل عبادت وہ ہے جو مخفی ترہو مومن کے خوف ور جا کو اگر وزن کرین تو دونون برابر نکلین گے انھون نے چالیس حج کئے تھے جب آگ کو دیکھتے عقل اوڑ جاتی بادشاہ کی گلیون سے اپنے جانور کو پانی نہ پلاتے پڑے حق گو تھے ولاۃ وغیرہم سے بے خوف کہہ بیٹھتے لومۃ لائم کی پروا نکرتے تھے ۱۵۰ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی

وہب بن منبہ رح یہ شعرگوئی کو مکروہ رکھتے تھے اور کہتے تھے مین نہین پسند کرتا کہ میرے صحیفۂ اعمال مین قیامت کے دن شعر پایا جائے اور قیاس کو دین مین مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے اخاف علی العالم ان تزل قدمہ بعد ثبوتہا شریف جب علم پڑہتا ہے تو متواضع ہوجاتا ہے وضیع جب علم پڑہتا ہے متکبر بنجاتا ہے جو اپنے دشمن کے ساتھ مسامحت مال کی نہین کرتا ہے اوسکو کوئی راہ سوا قتال کے نہین ملتی ہے جو شخص فقیر ہوجاتا ہے اوسکا دین رقیق اوسکا عمل ضعیف ہوجاتا ہے مروت جاتی رہتی ہے لوگ اوسکو سبک جاننے لگتے ہین علم کا طغیان بھی مثل طغیان مال کے ہوتا ہے تم پاس فقیرون کے نعمت رکھو کل دن قیامت کو اونکے لئے دولت ہوگی ابن آدم احمق پیدا کئے گئے ہین اگر احمق نہوتے تو کبھی انکو زندگی گوارا نہوتی **حکایت** ایک آدمی نے آکر کہا میرا گزر فلان شخص پر ہوا تھا وہ تمکو گالی دیتا تھا غصب مین آکر کہنے لگے ما وجد الشیطان غیرک رسولا اتنے مین وہ دشنام باز آگیا انھون نے اوسکو اپنے پاس بٹھایا کہتے تھے مینے کچھ اوپر نوے کتابین اللہ کی پڑھی ہین سب مین یہی پایا ہے کہ جسنے ذرا بھی مشیت کو طرف اپنی جان کے سونپا وہ کافر ہوا یعنی مشیت اللہ کی ہوتی ہے نہ بشر کی وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین اللہ نے بعض کتب منزلہ مین فرمایا ہے یا ابن آدم کما علیک نعم ما قمت لی بما یجب علیک اذکرک وتنسانی وادعوک فتفر منی غیری الیک نازل و شرک الی صاعد کہتے تھے ہمارے علما کا یہ حال ہوگیا ہے کہ دنیا لینے کو اہل دنیا کو علم سکھاتے ہین اسلئے اونکی نظر مین خوار ہوگئے ہین اور علم مین بے رغبت ہوگئے فلا حول ولا قوۃ جسکا شکم ایک بیابان ہو اوسکو نہ دنیا مین حاصل ہوسکتا ہے موسی علیہ السلام نے کہا تھا ای رب زبان لوگون کی مجھسے روک دے فرمایا اگر مین ایسا کرتا تو اپنے ہی لئے کرتا

قیل ان الالہ ذو ولد قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معا من لسان الوری فکیف انا

داود علیہ السلام کو وحی آئی تھی کہ بہت جلد صراط پر سے وہ لوگ گزر جاینگے جو میرے حکم سے راضی ہین اور اونکی زبان میرے ذکر سے تر ہے اعظم ذنوب بعد شرک کے سخریہ کرنا ہے لوگون سے انسان جب روزہ رکھتا ہے نظر دھندلی ہوجاتی ہے جب شیرینی پر افطار کرتا ہے تو بدستور آجاتی ہے عبادت سے قوت بڑہتی ہے کسل سے

فقور طبہتا ہے عیسیٰ علیہ السلام حواریین سے کہتے تھے مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جو کی روٹی کہانا صاف پانی پینا مزبل کلاّ پر سورہنا مرنے والے کے لیئے بہت ہے ٭

داشت لقمان یکی کریچہ تنگ	چون گلو گاہ نای و سینۂ چنگ
بو الفضولی سوال کرد از وے	کین چہ خانہ ست یک بدست و شتی
با دم سرد و چشم گریان پیر	گفت ھذا لمن یموت کثیر

کہتے تھے ایمان عریان ہے لباس اوسکا تقوی ہے زینت اوسکی حیا ہے انکی وفات سنہ ١١٠ مین ہوئی تفاسیر مین قرآن مقدس کی انسے بہت روایات صحیح سقیم آیا کرتی ہین واللہ اعلم ٭

میمون بن مہران رح کہتے تھے کہ وہ رکہنا آدمی کا عصیان خدا کو بہتر ہے واسطے اوسکے کثرت طاعات ہمراہ تمہیں ابی المعاصی کے **حکایت** کسی نے انسے کہا یہان کچھ لوگ ہین وہ کہتے ہین ہم اپنے گہر و نمین دروازہ بند کرکے بیٹھہ رہینگے یہانتک کہ ہمارا رزق ہمارے پاس آئے کہا یہ ایک احمق قوم ہے اگر انکا یقین مثل یقین ابراہیم خلیل کے ہو تو البتہ الیسا کرین کہتے تھے اے اصحاب قرآن تم قرآن کو بضاعت نہ ٹہیراؤ کہ اوس سے دنیا کا نفع اوٹہاؤ دنیا کو دنیا سے آخرت کو آخرت سے طلب کرو اپنے اصحاب سے کہتے کہ تم میرے منہہ پر وہ بات کہو جو مجکو بُری لگے کوئی آدمی اپنے بہائی کا ناصح و خیر خواہ نہین ہوتا ہے جب تک کہ اوسکے منہہ پر وہ بات نہ کہے جو اوسکو بُری لگے

از صحبت دوستے برنجم	کاخلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم بیباک	تا عیب مرا بمن نماید

سلف جب کسی کو دیکہتے کہ سوار جاتا ہے اور کوئی شخص اوسکے پیچہے چلتا ہے تو کہتے قاتلک اللہ من جبار **حکایت** ایکبار لونڈی کے ہاتہہ سے گرم شوربا سر پہ گر گیا سر جل گیا وہ کانپ گئی کہا کچھ ڈر نہین تو آزاد ہے واسطے اللہ کے کہتے تھے جب موت درمیان دو برادر کے ثابت ہو گئی تو اب کچھ زیارت کا کچھہ ڈر نہین ہے ٭

گر در یمنی چو با منی پیش منی	در پیش منی نبا منی در یمنی

قیقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے مجکے شرم آتی ہے کہ مین ان پاؤن سے گرد کعبہ کے طواف کرون جنسے مین طرف ناجائز کے چلا ہون اب اونہین اقدام سے جوف کعبہ و حجر مین چلون **حکایت** ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا ہے کہ فلان آدمی متقی ہے کہا افسوس ہے تجہکو تو نے کبہی متقی دیکہا ہی ہے متقی کی علامت یہ ہے کہ جب ذکر نار کا سنے جان نکلجا لے یہ جب اللہ کا ذکر سنے تو مثل طیر مذبوح کے پہڑ پہڑاتے کہتے تھے مجکے شرم آتی ہے کہ سوا اللہ کے کسی اور شئے سے ڈرون اپنے گہر والے جنکے دستر خوان پہ حلال کی روٹی

ہو اس زمانے مین کمیاب ہین جب تک دل کسی آدمی کا اللہ کی یاد مین ہے وہ نماز مین ہوتا ہے اگرچہ بازار مین
کیون نہو پہر اگر ہونٹ بہی ہلتے ہین تو اور بہی بڑہکر ہوا تم مین اور قوم مین بہت بڑا فرق ہے اونکی طرف دنیا نے
منہہ کیا تہا وہ بہاگ گئے تہے دنیا نے پیٹہہ پہیری تم اوسکے پیچہے دوڑے کوئی تم مین ایسا نہو کہ علانیہ مین ولی اللہ ہو
اور سِر مین عدو اللہ یعنی ظاہر مین اللہ کا دوست بنے اور باطن مین خدا کا دشمن رہے ✦
ابراہیم تیمی رح یہ ۹۲ھ مین اندر قید حجاج کے مر گئے حجاج نے ابراہیم نخعی کو طلب کیا تہا یہ آئے اور
کہا مین ابراہیم کا طالب ہون انہون نے کہا مین ابراہیم ہون اوسنے نجانا کہ یہ ابراہیم تیمی ہین وہ نخعی سمجہا حکم قید
کا حمام مین دیا وہان نہ دہوپ سے بچاؤ تہا نہ سردی سے دو دو آدمیون کو ایک ایک زنجیر مین باندہا تہا ابراہیم متغیر ہوکر
مر گئے حجاج نے خواب مین دیکہا کہ کوئی شخص کہتا ہے مات اللیلۃ فی ھذا البلد رجل من اھل الجنۃ کہا دیکہو
کون مر گیا ہے ابراہیم کو پایا کہا حلم من نزغات الشیطان یعنی یہ خواب پریشان طرف سے شیطان کے ہے حکم دیا
گہسیٹ کر ایک مزبلہ پر ڈالدیا یہ کہتے تہے کافی ہے علم سے خشیت اور جہل سے عُجب بعمل حملتنا المطامع علی سوٓ
الصنائع یعنی طمع نے ہمکو بُرے کامون پر آمادہ کیا ہے جسکو تو دیکہے کہ تکبیر اولی مین سستی کرتا ہے اوس سے تو
اپنے ہاتہہ دہو ڈال یعنے کچہہ امید خیر کی نرکہ رح ✦
ابراہیم بن یزید نخعی رح یہ کہتے تہے نہین دیا گیا بندہ بعد ایمان کے کوئی شئے بہتر صبر علی الاذی سے ہمنے وہ لوگ
پائے ہین جو تفسیر کرنے سے قرآن کی ہیبت کرتے تہے اب تو جو کوئی چاہتا ہے وہ تفسیر کرنے بیٹہہ جاتا ہے کاش مین
تکلم بعلم نکرتا یہ زمانہ جسمین مین فقیہ ٹہیرا ہون برا زمانہ ہے یہ کہتے تہے لا باس ان تسلم علی النصرانی اذا
کانت الیک لہ حاجۃ او بینکما معروف شعرانی کہتے ہین مراد سلام سے اسجگہ مزاج پرسی ہے جیسے کیف
حالک نہ السلام علیک کیونکہ سلام بتبع ہدی پر کیا جاتا ہے پہر یہ کہا یحتمل ان یکون ذلک من باب
اذا تعارض مفسدتان ارتکبنا الاخف منہما او مصلحتان فعلنا اونفعہما عند تعذر اعلاہما
واللہ اعلم کہتے تہے آدمی کوئی کلمہ علم کا کہتا ہے تا کہ لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوس کلمہ کے سبب سے
جہنم مین جا گرتا ہے پہر اوسکا کیا کہنا جو اول جلوس سے تا فراغ اسی نیت پر بیٹہا ہے جانور کرایہ پر جب سوار ہوتے
اور اتفاقاً کوڑا گر جاتا تو اوسکو واپس یا لین نہ لیجاتے اوترکر کوڑا اوٹہالتے اور کہتے کہ ہمنے کرایہ اسکا ادہر
چلنے کو کیا ہے نہ اودہر کبہی کپڑا زعفرانی رنگ کا پہنتے اور کبہی عصفر کا تا کہ دیکہنے والا یہ جانے کہ وہ عالم نہین
ہین بلکہ جوان آدمی ہین ۹۵ھ مین انتقال کیا رح ✦
عون بن عبد اللہ رح یہ کہتے تہے ہر کسی کے لئے ایک عمل سیئہ ہوتا ہے سیئہ عمل میرا ذکر خدا ہے تجہکو اتنا ہی کبر کفایت
کرتا ہے کہ تو آپکو منّت دون سے بہتر جانے طریق خلاص کا رویت منکر سے جبکے تغیر کی قدرت نہو یہ ہے

کہ اہل منکر سے کنارہ کش ہو جاوے یہ آسان ہے اس سے کہ اونکی زمین سے بھاگ جاوے مجالس ذکر کو صقال قلوب و
شفاء صدور کہتے تھے کبھی خز پہنتے کبھی صوف کہتے خز اسلیے پہنتا ہون کہ وہ ہیبت میرے پاس بیٹھنے سے دور کرے
صوف اسلیے پہنتا ہون کہ مساکین مجھسے ہیبت نکرین جو شخص اپنے نفس کو متہم بہ نفاق کرتا ہے اوسکے پاس نفاق
نہین ہوتا ہے **حکایت** جب کوئی غلام انکا خلاف انکے کچھ کام کرتا تو یہ کہتے ما اشبهك بمولاك مع
مولاکہ تمام تقوی یہ ہے کہ آدمی زیادت علم سے سیر نہو ایک قوم نے جو طلب زیادت علم ترک کردی سو اسلیے کہ
اونکو کچھ انتفاع اونکے علم سے حاصل نہوا جسنے اپنے شکر کا ضبط کیا اوسنے سارے اعمال صالحہ کو ضبط کرلیا کہتے تھے
لو رایت الاجل ومسیره لابغضت الامل وغروره رح

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اشارہ [illegible] کہ آنکھین چندھی ہوگئین کہتے تھے مین آدمی کو گناہ کرتے دیکھتا ہون منع کرنیسے
بسبب حقارت نفس اپنے کے شرما جاتا ہون **حکایت** ایک مرغ کی آواز پر نماز کو کھڑے ہوتے تھے ایک رات
وہ نہ بولا یہ سوگئے ورد قضا ہوگیا اوسکو بددعائی وہ اوسی وقت مرگیا تب کسی شئے پر عزم بددعا کا نکیا کہتے تھے علامت
اجابت کی حلاوت دعا ہے **حکایت** حجاج نے انکو گرفتار کیا تھا کہا مین دیکھتا ہون کہ مقتول ہونگا بیٹی نے
انکے پاؤنمین قید دیکھی روئی جب واسطے قتل کے بلائے گئے بیٹی نے چیخ ماری اور کہا ویلاه یا ابی انہون نے کہا یا بنتی
ما بقاء ابیك بعد سبع وخمسین یعنی اب بعد ۵۷ برس کے کتنا جینا ہے کہتے تھے جسنے اطاعت کی اللہ کی
وہ ذاکر ہے جسنے عصیان کیا اوسکا وہ ذاکر نہین اگرچہ بہت سی تسبیح وتلاوت قرآن کی کیون نکرے **حکایت**
کسی نے کہا بڑا عابد لوگون مین کون ہے کہا جسنے گناہ کرکے توبہ کی جب اپنے گناہون کو یاد کیا اپنے عمل کو حقیر دیکھا
جب فجر طالع ہوتی سواد اللہ کے بات نکرتے یہانتک کہ نماز صبح ہوچکتی حجاج نے سر کاٹا تو دوبار لا اله الا الله کہا
تیسری بار کہنا چاہا پورا نکہ سکے جب وعدہ قتل کا روز فردا دیا تو حارس سے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین مرنے کو طیار
ہوجاؤن اور کل صبح کو آجاؤنگا آخر انکو سچا سمجھکر چھوڑ دیا صبح کو آگئے قتل کے لئے پیش کئے گئے پانی بہایا
سیاف نے آکر نطع پر ذبح کیا انہون نے کہا تھا اللهم لا تسلط الحجاج علی احد بعدی چنانچہ حجاج کے
پیٹ مین اکلہ پڑگیا پندرہ شب کے بعد مرگیا جیسدم تک زندہ رہا یہ کہتا تھا ما لی ولسعید کلما اردت النوم
اخذ برجلی یہ ۹۵ھ مین مقتول ہوئے رح

عامر بن شراحیل شعبی رح یہ کہتے تھے ایاکم والقیاس فی الدین فان من قاس فقد زاد فی الدین یعنی دین
مین قیاس کرنا زیادت فی الدین ہے فرماتے تھے اگر کسی عالم مین قناعت نہ ہو تو اس سے بچو کہ فتنہ مین ہو
سفیان نے کہا ایسے سبب اعلام کا اور خوف وتقوی کے **ف** کہ مین صغیرہ گناہ کبیرہ ہے
کہتے تھے بچو تم عالم فاجر وجاہل متعبد سے کہ یہ دونون فتنہ ہین واسطے ہر مفتون کے وقت ... مین سو ...

نے مجھسے جفا کی ٥

	کاشش می افتاد کار من بمن		بیوفائی کرد یار من من	

انکی وفات سنہ [illegible] مین ہوئی ۔

طلحہ بن مصرف رح کہتے تھے شیطان مومن پر بعید و معصیت بہی زیادہ آدمی لیکر چڑہائی کرتا ہے انکو جب کوئی انکے اقران پر ترجیح کرتا تو یہ پاس اونکے جاکر سامنے بیٹھکر سبق پڑہتے تاکہ توہم لوگون کا دور ہو جاوے کہ یہ اعلم ہین انکے سامنے جب ذکر اختلاف کا آتا کہتے اختلاف نکہو وسعت کہو جب وہ لوگ دیکھتے ہین کہ اگر تم اونکو دیکھتے تو تمہارا کلیجہ جل جاتا ہم اپنے نفوس کو اونکے مقابلہ مین جو سنتے تھے کہتے تھے اکرموا سفہاءکم فانھم یکفونکم العار والنار یعنی تم ان بیوقوفون کی خاطرداری کرو کہ یہ کفایت کرتے ہین تمسے عار و نار کو انکی وفات سنہ ۱۱۲ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالے ۔

زبید قاری رح بڑے عابد زاہد صاحب ہیبت تھے انکو دیکھکر دل کانپنے لگتا رات کے تین جزو کئے تھے ایک ثلث خود قیام کرتے دو ثلث دونون بیٹون کو قیام کراتے پاؤن سے ٹہوکا دیتے کہ اوٹھو نماز پڑہو وہ کسل کرتے تو دو ثلث باقی بہی خود قیام کرتے رح سنہ ۱۲۲ مین انتقال کیا رح ۔

جعفر رح سفیان ثوری کہتے ہین تو اگر اونکو نماز پڑہتے دیکھتا تو کہتا کہ یہ ابہی مرجاوینگے اونکی داڑہی سینہ سے چپک جاتی ساٹھ برس تک صائم النہار قائم اللیل رہے رات کو روتے صبح کو سرمہ لگاکر تیل ڈالکر باہر نکلتے تاکہ لوگ یہ جانین کہ نائم تھے اپنا عمل لوگون سے مخفی رکہتے آخر کو نابینا ہو گئے تھے اہل کوفہ نے ایک ماہ تک انکا قصد کیا کہ عہدہ قضا کے متولی ہون نمانا ناچار رہا کردیا کہتے تھے اگر ہمارا کوئی گناہ نہو مگر یہی محبت دنیا کی تو ہم مستوجب دخول نار کے ہین تمہارا کہتے تم نماز و حکایات علم سے لذت لیتے ہو حالانکہ مراد علم سے عمل ہے تم اگر اپنے علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بہاگتے اسلئے کہ علم مین کوئی شے دلالت حب دنیا پر نہین کرتی ہے بڑا زہد دنیا مین یہی ہے کہ لوگون کی ملاقات سے نا ہو سنہ [illegible] مین انتقال کیا رح ۔

سلیمان بن مہران اعمش انکی مجلس مین اغنیا و سلاطین احقر حاضرین ہوتے تھے مفلس فقرا شعبہ کے محتاج تھے کہتے تھے جو کوئی عہد پر قائم رہے اوس سے نقض عہد کرنا وفا عہد ہے جب سوکر اوٹھتے اور پانی نہ پاتے تو دیوار پر تیمم کر لیتے یہانتک کہ پانی ملے اسقدر محافظت طہارت کی کرتے کہتے مین ڈرتا ہون کہ کہین بے وضو نہ مرجاؤن کیونکہ موت بیخبر آتی ہے ستر برس تک انسے تکبیر اولی فوت نہ ہوئی کہتے تم نہین ڈرتے ہو جبکہ معصیت کرتے ہو کہ کہین اوس معصیت کے دہوان نہ اوٹھے جو تمہارا منہ لوگون مین کالا کردے جب مرجاؤن کسیکو خبر نکرو مجھکو پاس میرے رب کے لیجاکر لحد مین پہینکدو مین حقیر تر ہون اس سے کہ کوئی ہمراہ میرے جنازہ

کہتے کہ طعام بریان و فرش تیار اور آخرت میں سب کہتے تھے لازم پکڑو تم مجالس ذکر و حسن ظن کو کہ یہ دونون کافی

ہین تجہ مین رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

عطا سلمی ۔۔۔ پر اتنا غلبہ حزن و خوف کا ہوا کہ چالیس برس تک بستر سے اوٹھ نسکے نہ گہر سے باہر نکلے فراش

اشارہ سے نماز پڑہتے ایک بار شور لوگوں سے دیکہا بیہوش ہو گئے اگر کسی جنازہ کے ساتھ جاتے راہ

مین غش آجاتا لوگون پر وبا آتی کہتے ہذا کلہ من اجل عطا لو مات استراح الناس یعنی یہ ساری آفت

عطا کے سبب سے ہے اگر وہ مرجائے تو لوگونکو راحت ملے رح ✦

۴۵

عتبہ بن ابان غلام یہ عبادت مین ایسے تہے جیسے کوئی رہبان کا غلام ہو اسلئے ملقب بہ غلام ہو گئے تہ مقابر و صحرا

مین بسر کرتے تہے سواحل پر جاکر ٹہیرتے تہے جب کے دن بصرہ مین آیا کرتے نماز جمعہ پڑہکر اخوان سے سلام علیک

کرتے ان پر حزن غالب تہا حزن مین مشابہ حسن بصری تہے انکا گہر بہ عبارات کو روزانہ کہولتے جب مرگئے تو دیکہا کہ گہر

مین ایک قبر کہدی اور ایک طوق آہن تہا پس انکی موت قتال روم مین ہوئی رح ✦

سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ علما سے انکا نام امیر المؤمنین فی الحدیث رکہا تہا سنہ ۹۵ مین پیدا ہوئے ۵۵

مین کوفہ سے بصرہ گئے سنہ ۱۶۱ مین انتقال کیا یہ اس امت کے ایک بڑے عالم عابد زاہد تہے کہتے تہے جب علما ہی

فاسد ہو جائین تو پہر اصلاح کون کرے علما کا فساد یہ ہے کہ مائل طرف دنیا کے ہون اور جبکہ طبیب ہی اپنے نفس

کی طرف بیماری کہینچے تو وہ غیر کی کیا دوا کریگا ۵

	جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو شفا		کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے	

کہتے تہے جب علما مین محبت الحکام ہو تو وہ علما ابلیس کا کام ہے مین اسکا ہون محبت الحکام سنت ہے لیکن

دوام اوسکا معلوم نہین واللہ اعلم انہون نے ایک عابد کو خط لکہا تہا اس عبارت سے اما بعد یا اخی انک فی زمان

کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتعوذون ان یدرکوہ ومعہم من العلم ما لیس معنا

ولہم من القدم ما لیس لنا فکیف بنا حین ادرکناہ علی قلۃ العلم وقلۃ الصبر وقلۃ الاعوان علی الخیر

وفساد من الزمان فعلیک بالامر الاول والتمسک بہ وعلیک بالخمول فان ہذا زمان خمول وعلیک

بالعزلۃ وقلۃ مخالطۃ الناس فقد کان الناس اذا التقوا ینتفع بعضہم ببعض فاما الیوم فقد ذہب

ذلک فالنجاۃ الان فی ترکہم فیما نری وایاک یا اخی والامراء ان تدنوہم او تخالطہم فی شیء

من الاشیاء ویقال لک تشفع وتدرأ عن مظلوم او ترد مظلمۃ فان ذلک من خدیعۃ ابلیس و

انما اتخذ ذلک القراء سلما القریب منہم واصطیاد اللدنیا بالدین انتہی فرماتے تہے اگر مین

جان لون کہ لوگ ارادہ علم کا واسطے وجہ اللہ کے رکہتے ہین تو مین اونکے گہرون پر جاکر انکو سکہاون لیکن وہ لوگ

الیا سہجۃ واقترض منی ٥

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا ... بسکہ این بار گران بود سبک ساخت مرا

مین کہتا ہون اللہ کا شکر ہے کہ مینے بہی کبہی زمانۂ احتیاج مین کسی سے کچہ قرض نہین لیا اور اُنہو اللہ نے ہزارون سے زیادہ مجہکو دیا ہے ولید المحمد سفیان کہتے تہے اذان مینا خراسان مین بہتر ہے مجاورت مکہ معظمہ سے زہد دنیا مین قصا اِل ہے نا اکل خشن ولبس غلیظ وعبا فرماتے تہے ازہد فی الدنیا ولما لا لک ولا علیک ٥

فریب نعمت الوان مخور فراغت کن ... چو ماہ نو بہ وانگشت نان قناعت کن

عالم کو جب دیکہو کہ پادشاہ کے در پہ ہے تو جان لو کہ وہ چوٹا ہے اور جب کسی آسودہ کے در پر دیکہو تو سمجہو لو کہ ریاکار ہے کسی آدمی کے پاس مال ہوتا ہے اور وہ زاہد ہے دنیا مین اور کوئی شخص فقیر ہوتا ہے اور وہ راغب ہے دنیا مین مین چاہتا ہون کہ ایسی جگہہ ہون کہ جہان کوئی مجہکو نہ پہچانے تو نے جب اپنے نفس کو پہچان لیا تو اب کوئی تجہکو کچہہ کہے کچہہ نقصان تیرا نہین ہے اصل ہر عبادت کی نیکی کرنا ہے ساتہہ تمام کے ٥

نکوئی با بدان کردن چنان ست ... کہ بد کردن بجاے نیک مردان

کسی نے پوچہا خوغا کون لوگ ہین کہا جو اپنے علم سے دنیا کماتے ہین فرماتے تہے مجہے تعجب آتا ہے کہ اکثر اہل ناسعورتین ہونگی حالانکہ مردون کے اعمال اونکے اعمال سے بہی بدتر ہین یہ وہ زمانہ ہے کہ تو خاص اپنے نفس کو لے عامہ کو چہوڑ دے دونون فرشتے سچ حسنات وسیات کی پاتے ہین جبکہ دل اوسپر جم جاتا ہے سو جسطرح کہ وہ تجہکو نہین ستاتے ہین تو بہی اونکو نہ ستا **حکایت** ایک شخص نے کہا ایک آدمی واسطے عیال کے کسب کرتا ہے اگر نماز جماعت مین ادا کرتا ہے تو قیام اونپر فوت ہوتا ہے وہ کیا کرے کہا اونکے لئے قوت کما نماز اکیلا پڑہ لے کہتے تہے اس زمانہ مین گمنام امن مین نہین رہتا مشہور کا کیا ٹہکانا ہے تم جب ذکر کسی بدعت کا سنو تو اپنے یارون سے حکایت نکرو نہ اپنے جی مین اوسکو ڈالو ہاے اس زمانے مین اہل سنت وجماعت بہت کم ہوگئے ہین کہتے تہے مین سب دنیا کو پہچانتا ہون وہ اہل دنیا کو سلام کہلا بہیجتا ہے یہی دلیل اوسکے جہکنے کی ہے طرف دنیا کے تم جب کسی سرہنگ کو دیکہو کہ نماز سے سو گیا ہے تو اوسکو نہ جگاؤ وہ اوٹہیگا تو لوگون کو ستائیگا اس سے سونا اوسکا احسن ہے ٥

ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز ... گفتم این فتنہ ست خوابش بردہ بہ

حکایت ایک شخص نے کہا تم پاس ولاۃ کے نہین جاتے کہ اونکو کچہ وعظ ونصیحت کرو اور محفوظ رہو کہا تم مجہکو کہتے ہو کہ مین دریا مین چلون اور میرے پاؤن نہ بہیگین مجہے ڈر ہے کہ کہین وہ مجہکو مرحبا کہین مین اونکی طرف جہکون میرا عمل اکارت جائے **حکایت** ایک شخص نے انکے سامنے شکوہ اپنی

مصیبت کیا کیا کہا اوٹھ جا میرے پاس سے تو نے کسیکو زیادہ خوار تر اپنی آنکھون مین مجھسے نہ پایا کہ اسکا تو پاس میرے اللہ
کا شکوہ کرنے سے فرماتے تھے علما تین قسم کے ہوتے ہین ایک عالم باللہ و بامر اللہ انکی علامت یہ ہے کہ ڈرتے ہین اللہ سے
واقف ہین نزدیک حدود خدا کے دوسرے عالم باللہ نہ بامر اللہ انکی علامت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرتے ہین مگر واقف نزدیک
حدود خدا کے نہین ہین تیسرے عالم بامر اللہ نہ عالم باللہ انکی علامت یہ ہے کہ نہ واقف نزدیک حدود کے ہین اور نہ خائف
خدا سے قیامت کی آگ کو اسی تیسری قسم سے سلگاوینگے رح انکے مناقب بحساب ہین ۔

امام محمد بن ادریس شافعی رح شعرانی نے انکو بلفظ امام لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ شعرانی شافعی المذہب تھے یہ ابن عم
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین عبد مناف مین حضرت سے جا ملتے ہین غزہ مین پیدا ہوئے دو برس کے تھے
کہ مکہ مین لائے گئے ۵۴ برس جئے چار برس مصر مین رہے شب جمعہ بعد مغرب سنہ ۲۰۴ مین وہین انتقال کیا یتیم تھے
ماں کی گود مین پرورش پائی قلت عیش و ضیق حال مین بچپن سے مجالس علما مین بیٹھکر استفادہ علم کا کرتے مسلم بن
خالد زنجی پر تفقہ کیا پھر مدینہ مین آکر امام مالک کو ساری کتاب موطا حفظاً سنائی مالک نے کہا تو اللہ سے ڈر تیری بڑی
شان ہونے والی ہے اوسوقت یہ تیرہ سال کے تھے پھر یمن گئے وہان سے عراق آئے علم مین مشتغل رہے محمد بن
حسن سے مناظرہ کیا علم حدیث کو پھیلایا مذہب اہل حدیث کو قائم کیا نصرت سنت فرمائی سنت سے استخراج احکام کا
کیا بہت سے علما اپنے مذاہب سے پھر کر انکے مذہب مین آگئے سنہ ۱۹۹ مین بمقام مصر کتب جدیدہ لکھی سارے اقطار سے
لوگ سفر کرکے آنے لگے ربیع بن سلیمان کہتے ہین بیٹے دروازہ شافعی پر سات سو راحلہ دیکھے جنپر لوگ واسطے طلب
سماع کتب کے آئے تھے معنا کہتے تھے اذا صح الحدیث فہو مذہبی کاش خلق یہ علم سیکھتی اور میری طرف
ایک حرف بھی منسوب نکرے زکریا انصاری کہتے ہین اللہ نے یہ دعا اونکی قبول کی اونکے مذہب مین سوا اقوالات
اصحاب شافعی کے کچھہ مسموع نہین ہوتا یہی بات زرکشی سے بھی منقول ہے کہتے تھے مین جب کسی سے مناظرہ
کرتا ہون تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ حق کو اوسی کے ہاتھ پر ظاہر کرے علم کا طلب کرنا صلوۃ نافلہ سے افضل ہے جو
شخص مرید آخرت ہو اوسپر اخلاص کرنا علم مین لازم ہے بڑا ظالم اپنی جان پر وہ شخص ہے جو تواضع کرے اوسکے لئے
جو اسکا اکرام نہین کرتا ہے اور راغب ہو دوستی مین اوس شخص کی جو اسکو نفع نہ دے اور قبول کرے مدح اوسکی جو
اوسکو پہچانتا نہین ہے علما کے لئے کوئی شئے زینت بخش تر فقر و قناعت سے نہین ہے جبکہ وہ اسپر راضی ہوت
جو شخص یہ چاہے کہ اوسکے ساتھہ اچھا کیا جائے وہ لوگون کے ساتھہ بھی اچھا گمان رکھے طالب علم بعز نفس فلاح
نہین ہوتا افلح وہ ہے جو طلب علم کی بذل نفس و خدمت علما کرتا ہے علما کا جمال کرم نفس ہے علم کی زینت
ورع و حلم ہے علما کا فقر اختیاری ہوتا ہے جہلا کا فقر اضطراری ہے جھگڑنے سے علم مین دل سخت ہوتا ہے
کینہ پیدا ہوتا ہے لوگ اس سورت سے غفلت مین ہین والعصر ان الانسان لفی خسر انہون نے کبھی جھوٹ

نہین بولا اور کبھی قسم کہائی نہی جہوٹی اور غسل جمعہ کا سفر و حضر و برد مین کبھی ترک نکیا کہتے تہے طلب کرنا فضول
دنیا کا عقوبت ہے طرف سے خدا کے واسطے اہل توحید کے تم کتنا ہی جہد کرو کہ سب لوگ تمسے راضی ہون نہین ہو سکتا
اسلیے اپنا عمل درمیان اپنے اور اللہ کے خالص کرو دنیا کو نہین پہچانتے مگر مفلس اعقل مردم زہاد ہین سیاست کرنا لوگون
کو سیاست دواب سے بہی دشوار تر ہے مروت والے جہد مین ہوتے ہین خانہ مروت خراب جسکو خواہش حسن خاتمہ
کی ہو وہ لوگون سے نیک گمان رکہے چالیس سال تک مینے لوگون سے سوال احوال ترویج کا کیا جو کہ تزویج تہے کسی
ایک نے بہی یہ نہ کہا کہ ہمنے کچھ خیر دیکہی ۵

گفتمش چیست کہ خدا لی گفت ساعتے عیش وغصہ سالی چند

کہتے تہے فقیہ کو چاہیے کہ اوسکے ساتھ ایک سفیہ بہی ہو جو سفاہت کرے داڑہی مین کبھی خضاب حنا اور کبہی نہ
کرتے کثیر الاستقام تہے بواسیر مین مبتلا رہتے لباس مین میانہ روی کرتے مسند اصاحب ہیبت تہے سامنے اونکے کوئی
پانی نہ پی سکتا گدیلا تکیہ لگا کر بیٹہتے کہتے تہے مین دوست رکہتا ہون واسطے ہر مسلمان کے کہ بہت درود بہیجا کرے
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر فرماتے تہے مین جب کوئی شخص اصحاب حدیث مین سے دیکہتا ہون تو گویا ایک
مرد کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ وعلیہ و آلہ وسلم مین سے دیکہتا ہون اگر صاحب بدعت کو دیکہون کہ ہوا پر چلتا ہے
تو بہی اوسکو قبول نکرون انکے مناقب بہت ہین رح ٭

٦٨
امام مالک بن انس رح یہ ایک شخص طویل بزرگ سر اصلع سفید ریش سپید رنگ نفیس جامہ تہے جب واسطے تحدیث
کے بیٹہتے نہا کر بخور و طیب ملتے اور لوگون کو آواز بلند کرنیسے روکدیتے گہر مین شغل اونکا تلاوت قرآن تہا سلاطین اونسے
ہیبت کہاتے مونچہون کا مونڈنا مثلہ سمجہتے فرماتے تہے مجہے یہ بات پہنچی ہے کہ جو سوال انبیاء علیہم السلام سے
دن قیامت کو ہوگا وہی علماء سے بہی ہوگا انتہی مین کہتا ہون یہ اسلیے کہ علماء وارث ہین انبیاء کے لہذا دونون
فریق سے سوال تبلیغ کا ہونا سمجہہ مین آتا ہے کہتے تہے مثال منافقون کی مسجد مین مثل چڑیون کے ہے قفس
مین جہان قفس کا دروازہ کہلا عصافیر اوڑ گئے پچیس برس تک حاضر جماعت نماز نہوسکے جب پوچہا تو کہا مین
ڈرتا ہون کہ کوئی منکر دیکہون اور محتاج اوسکے تغیر کا ہون شعرانی کہتے ہین اس امر مین یون مسامحت کی تہی
کہ وہ مجتہد تہے اگر کوئی اور شخص ایسا کام کرتا تو اوسکو اس امر پر مقرر رکہا جاتا واللہ اعلم فرماتے تہے آدمی
جب اپنی تعریف کرتا ہے تو اوسکی خوبی و رونق جاتی رہتی ہے وہ جب کسی مسئلہ مین لا و نعم کہدیتے تو کوئی نکہہ سکتا
کہ تمنے یہ بات کہان سے کہی ہے انہون نے نوسو شیخ سے علم لیا تہا اونمین تین سو تابعین تہے فرماتے تہے علم کثرت
روایت سے نہین ہوتا ہے وہ تو ایک نور ہے جو اللہ دل مین رکہدیتا ہے **حکایت** جعفر بن سلیمان نے اونکو مسئلہ
طلاق مکرہ پر مارا اور ایک اونٹ پر سوار کیا کہا تم اپنے نفس پر آپ ندا کرو انہون نے کہا الا من عرفنی فقد

عرفنی ومن لم یعرفنی فانا مالک بن انس اقول طلاق المکرہ لیس بشئ یہ خبر جعفر کو پہنچی کہا جلد جا کر
اونکو اوتار لاؤ فرماتے تھے طالب علم پر حق ہے کہ وقار و سکینہ و خشیت رکہتا ہو عالم کو چاہیے کہ سامنے غیر مطیع
کے تکلم بعلم نکرے کہ یہ ذلت و اہانت ہے علم کی مدینہ منورہ کی گلی کوچون مین پا پیادہ برہنہ پا چلتے کہتے مجہے شرم
آتی ہے کہ اوس خاک کو جانور داب سے پامال کرون جسمین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے **حکایت** مطرف
نے پوچھا لوگ میرے حق مین کیا کہتے ہین کہا دوست ثنا کرتے ہین دشمن برا کہتے ہین فرمایا لوگ ہمیشہ اسی طرح پر
ہوتے ہین کہ کوئی اونکا دوست ہوتا ہے اور کوئی دشمن ولکن نعوذ باللہ من تتابع الالسنۃ کلہا ۹۳ھ مین
پیدا ہوئے ۱۷۹ھ مین مرے بقیع مین دفن ہوئے انسے معنی اس آیت کے پوچھے تھے الرحمن علی العرش استوی
انکو پسینا آگیا سر بگریبان ہوکر ایک لکڑی ہاتھہ مین تہی اوس سے زمین کریدنے لگے پھر سر اوٹھا کر کہا کیف غیر معقول
ہے استوا معلوم ہے ایمان لانا اوسپر واجب ہے سوال کرنا اوس سے بدعت ہے مین گمان کرتا ہون کہ تو صاحب بدعت
ہے پھر کہا کہ اس شخص کو نکال دو انتہی مین کہتا ہون مذہب سلف کا بابت استوا وغیرہ صفات الہی کے یہی تہا
کہ ایمان بلا کیف لاتے تھے تاویل نکرتے تھے نہ تمثیل بتاتے نہ معطل چھوڑتے نہ تشبیہ کی طرف جاتے یہی
حق و صواب بحث ہے واللہ اعلم *

۹۹ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رح ۸۰ھ مین پیدا ہوئے ۱۵۰ھ مین بعمر ستر سال بغداد مین وفات پائی انکے
زمانہ مین چار صحابی تھے انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی سہل بن سعد ابو الطفیل یہ سب کے بعد مرے لکن کسی
سے اخذ نکیا انپر بابت تولیت قضا کی زبردستی کی گئی سر پر ضرب شدید پہنچی یعنے ایام مروان مین لکن قضا قبول نکی
جب رہا ہوئے کہا مجھکو غم اپنی ماں کا اس ضرب سے بہی اشد تہا احمد بن حنبل جب انکا ذکر کرتے روتے ترحم فرماتے
پھر بعد اسکے ابو جعفر نے اکراہ کیا کوفہ سے بغداد مین بلا بہیجا انہون نے اختیار قضا سے انکار کیا قید ہوئے قیدخانہ
مین وفات پائی منصور نے کئی بار حبس سے بلا کر دھمکایا کہا اے منصور اللہ سے ڈر مجھکو والی نکر اوسکو کر جو اللہ سے
ڈرے واللہ مین رضا مین مامون نہین ہون پھر غضب مین کسطرح مامون ہونگا بعض کہتے ہین کہ دو یا تین دن
قاضی رہکر چہہ دن بیمار پڑے پھر مرگئے سبحان اللہ تقوی اسکا نام ہے **حکایت** ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے
کہ منصور نے ابو حنیفہ و ثوری و مسعر و شریک کو واسطے تولیت قضا کے بلایا تہا ابو حنیفہ نے کہا مین تم مین
تخمینہ کرتا ہون مین تو حیلہ کرکے بچ جاؤنگا مسعر احمق بنکر رہ جاوے گا سفیان بہاگ جاویگا شریک پہنس جاویگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا مسعر نے یہ تحامق کیا کہ جب پاس منصور کے گئے کہا کیف حالک وکیف عیالک وکیف حمیرک
وکیف دوابک منصور نے کہا اسکو نکالو یہ تو دیوانہ ہے سفیان کو جب یہ خبر پہنچی کہ شریک نے قضا قبول کی
اونکو چھوڑ دیا اور کہا تجھکو گریز ممکن تہا پہر تو کیون نہ بہاگا ابو حنیفہ رح خوش لباس خوشبودار کثیر الکرم حسن المواسات

تھے جب گھر سے باہر آتے جاتے خوشبو سے پہچانے جاتے کہتے تھے مین جب نماز پڑھتا ہون تو اپنے ہر اوستاد و شاگرد
کے لئے دعا کرتا ہون شافعی فرماتے تھے لوگ فقہ مین عیال ابو حنیفہ ہین رات کو نہ سوتے نماز پڑھتے جیسے ایک میخ
جم گئی ہو کہتے ہین چالیس برس تک صبح وضو ہی عشا سے پڑہی قرضدار کے سایۂ دیوار مین نہ بیٹھتے کہتے ہر قرض جو
جالب نفع ہو ربا ہے جس جگہ مرے وہان اونہون نے سات ہزار ختم قرآن کئے تھے قیلولہ درمیان ظہر و عصر
کرتے فرماتے قاضی شریح رشوت لینے سے معزول ہو جاتا ہے اگرچہ امام اوسکو معزول نکرے **حکایت** کسی نے پوچھا علقمہ
افضل ہین یا اسود کہا واللہ ہم اس لائق بھی نہین ہین کہ اونکا ذکر کرین پھر اونمین تفاضل کسطرح کرین **حکایت**
کہتے تھے مین پچاس برس لوگون مین اوٹھا بیٹھا ایک آدمی بھی ایسا نہ پایا جو میرا گناہ بخشتا یا مجھسے وصل کرتا بعد
قطع کے یا میرا عیب چھپاتا یا وقت غضب کے مین اوس سے اپنی جان پر امن مین ہوتا فالاشتغال بھولاء حمق
کبیر کہتے تھے اگر دشمن نرکھے تو دنیا کو نگرا سی لئے کہ اوسمین اللہ کی معصیت کیجاتی ہے تو ہو سکتا ہے تمک ہمراہ روٹی
کے شوت ہے **حکایت** کسی نے بعد موت کے انکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا
پوچھا عاد کے سبب سے کہا ہیہات علم کے لئے شروط و آداب ہین تھوڑے لوگ ہین جو اوسکو بجالاتے ہین کہا
پھر کس بات پر کہا بقول الناس فیّ ما لیس فیّ فرماتے تھے جسپر خواہش ہوئی فرج اوسکی خوار ہوا اوسپر دین اوسکا
جب تکلم نکیا بندہ نے اپنے گمان پر تو اوسپر کچھ گناہ نہین ہے مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ دنیا مین فقیہ ورع سے کوئی عزیز الوجود
تر نہین ہے **حکایت** ایک آدمی نے کہا مین تمکو دوست رکھتا ہون کہا تجھکو میری محبت سے کونسا مانع ہے تو نہ
برادر عم زاد میرا ہے نہ ہمسایہ میرا خوغار وہ لوگ ہین جو لوگون کا مال وعظ کہکر کہا یا چاہتے ہین انکے مناقب بہت
ہین کہتے تھے قاضی کو نہ چاہیئے کہ ایک سال سے زیادہ قضا پر ٹھیرے یعنی اگر اس مدت سے زیادہ قاضی بنا رہا
تو فقہ اوسکی گئی گذری رحمہ اللہ تعالیٰ **ف** یحیی عامری رح نے ریاض مستطابہ مین لکھا ہے قد نقل ابن
الجوزی وغیرہ ان الائمۃ المتبوعین فی المذاہب بایع کل واحد منہم لامام من ائمۃ اہل البیت
فبایع ابو حنیفہ لابراہیم بن عبد اللہ بن الحسن وبایع مالک لاخیہ محمد وبایع الشافعی لاخیہما
یحیی فحین غلبوا علیہم رجعوا الی طاعۃ الآخرین وسلموا وبایعوا فہذا ما حضرنی نقلہ من
جواز ارتسام العامۃ لائمۃ الجور انتہی ؛
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے خوشی ہو اوس شخص کو جسکو اللہ نے گمنام کیا ہے خامل الذکر ہے
حکایت فرماتے تھے مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب ما افضل ما تقرب بہ المتقربون
الیک فرمایا بکلامی یا احمد مینے کہا بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او بغیر فہم انکے پاس جب کوئی حدیث آتی
تو حدیث نکرتے جب تک کہ کوئی دوسرا اور بھی ہمراہ ہوتا شعرانی کہتے ہین یہی حال یحیی بن معین و عبد اللہ بن داؤد

کا بھی تھا پھر کما یضرب بہ المثل فی اتباع السنۃ واجتناب البدعۃ کبھی قیام لیل ترک نکرتے تھے راتدن مین
ایک ختم قرآن کا کرتے اور لوگون سے مخفی رکھتے لباس سفید وصاف پہنتے ریش وبروت وسر وبدن کا تعہد کرتے انکی
مجلس خاص تھی ساتھ آخرت کے کسی امر دنیا کا ذکر انکی مجلس مین نہ آتا انکی ماں کے پاس کپڑا نہ تھا زکوۃ کا مال آیا پھیر دیا
کہا العری لعمرخیر من اوساخ الناس وانما ایام قلائل ثم نرحل من ھذہ الدار جب بھوکے ہوتے
پارۂ خشک نان لیکر غبار جھاڑ کر پانی مین بھگو کر نمک سے کہا لیتے کبھی اونکو مسور کی دال پکا دیتے اکثر سالن انکا
سرکہ تھا راہ مین کوئی ساتھ انکے نہ چلسکتا بیمار ہوئے انکا قارورہ طبیب کو دکہایا اوسنے کہا یہ بول اوس شخص
کا ہے جسکا جگر غم وحزن نے ریزہ ریزہ کردیا ہے تنہائی پر بڑے صابر تھے سوا مسجد یا جنازہ یا عیادت کے نظر آتے
بازارون مین چلنے کو مکروہ رکھتے تین حج پیادہ کیے ہر حج مین بیس درہم صرف کرتے جب پاس خلیفہ متوکل
کے گئے متوکل نے کہا ای ماں گہر اس شخص سے روشن ہوگیا پھر اچھا لباس لاکر انکو پہنایا یہ روئے اور کہا مین سارے عمر
ان لوگون سے سلامت رہا جب موت قریب آئی انمین مبتلا ہوا پھر اوس لباس کو اوتار ڈالا فضیل بن عیاض کہتے ہین
یہ ۲۸ ماہ قید رہے ہر روز انکو کوڑون سے مارتے تھے تلوار سے کوچہتے تھے زمین پر ڈالکر پاؤن سے روندتے تھے
یہانتک کہ معتصم مرگیا واثق خلیفہ ہوا اسپر اور زیادہ سختی ہوئی انہون نے کہا مین ایسے شہر مین نہین رہتا جہان الحاد
کیا گیا ہے روپوش ہوگئے تاحیات واثق نماز وغیرہ کے لئے بھی باہر نہ نکلے جب متوکل والی ہوا وہ محنت اٹھ
اوٹھ گئی انکو بلاکر نہایت درجہ اکرام واعزاز کیا اور حکم رفع محنت اور اظہار سنت وغیر مخلوق ہونے قرآن کا طرف
آفاق کے لکہ بھیجا معتزلہ بگڑے پست ہوگئے لوگ بالوف بتہنیت ٹیپے فرماتے تھے بشر بن حارث کہتے ہین
امتحن احمد بعد ما ادخل الکیر فخرج ذھبا احمر ہیثم کہتے ہین احمد السلی محبت تہی پنی اہل زمان پر فضیل حجت تھے
اپنے زمانہ والون پر وھکذا الامر فی کل زمان امام احمد فرماتے تھے آدمی مین اگر سو خصال خیر ہون
اور وہ شراب پیئے تو شراب اون سب کو مٹا دیتی ہے سنت الکو علم اوس شخص سے جو علم پر کچھ سامان دنیا کا لیتا ہے
کہتے تھے جتنے فضائل علی مرتضی کے آئے ہین کسی ایک صحابی کے نہین آئے انکا انتقال بعمر ۷۷ سال ۲۴۱ھ مین ہوا
جب بیمار پڑے السلطان دو دوابار دروازے پر واسطے عیادت کے آتے یہانتک کہ سارے گلی کوچے بھر گئے
جب وفات ہوئی لوگ چلائے رونے کی آوازین بلند ہوئین دنیا ونکی موت سے گونج اوٹھی اہل بغداد واسطے نماز
جنازہ کے طرف صحرا کے نکلے حاضرین جنازہ کا اندازہ کیا تو آٹھ لاکھ آدمی تھے اور ساٹھ ہزار عورتین علاوہ
لوگون کے جو اطراف وکشتی وسطح مین تھے اون سب کو ملاؤ تو الف الف سے بھی زیادہ ہوتے ہین ایک روایت
مین آیا ہے دو کروڑ پانچ لاکھ آدمی تھے اوسدن بیس ہزار یہود ونصاری ومجوس مسلمان ہوگئے رضی اللہ عنہ
قال الشعرانی مین کہتا ہون اسی کے لگ بھگ حال جنازہ احمد ثانی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا تہا لاکہون آدمی

مصر کی گلی کوچون اور صحرا مین جمع ہو گئے تھے اور گریان بریان تھے انکا انتقال حالت قید مین ہوا تھا رضی اللہ عنہ ❁
ف شعرانی رح نے ایک کتاب لکھی ہے میزان نام مطلب اوسکی تالیف سے یہ ہے کہ ہر مسلمان کو حق مین ائمہ اربعہ
مجتہدین رضی اللہ عنہم کے حسن اعتقاد رکہنا چاہئے بسبب اختلاف فروع مسائل کے کسی کی جناب مین بدگمان و
بے ادب نہوا چاہئے کہ سارے مجتہدین ایک ہی چشمہ شریعت کبریٰ سے مغترف ہین شریعت بمنزلہ ایک شجرہ عظیمہ کے ہے
اور اقوال علماء کے بمنزلہ فروع و اغصان کے ہین یہی وجہ ہے کہ کوئی فرع بے اصل کے اور کوئی ثمرہ بغیر غصن کے
نہین پایا جاتا ہے اقوال مجتہدین مین کوئی قول ایسا نہین ہے جو مخالف نص یا اجماع کے ہو ہمارا اعتقاد حق مین
سارے ائمہ کے یہ ہے کہ وہ بے نظر کئے دلیل و برہان مین کوئی بات نہین کہتے تھے جو قول اونکا خارج از شریعت
خیال کیا جاتا ہے وہ قصور ہمارے فہم و عدم عبور کا اوپر کتاب و سنت پر ہے والشارع ما سکت عن اشیاء
الا رحمة بالامة لا لذهول و لا نسيان الى قوله فسائر ائمة المسلمين على هدى من ربهم فى كل حين و اوان
و كل من لم يصل الى هذا الاعتقاد من طريق الكشف والعيان وجب عليه اعتقاد ذلك من طريق التسليم والايمان حكم
استنباط ائمہ مجتہدین مین طعن کرنا جائز نہین ہے کیونکہ شریعت من حيث الامر والنهى دو مرتبہ تخفیف و تشدید پر آئی ہے سارے مکلفین
دو حال سے خالی نہین ہین یا تو قوی ہین یا ضعیف ایمان کی راہ سے یا جسم کی راہ سے سو جو شخص قوی ہے وہی مخاطب ہے تشدید کا
اوسکو اخذ بعزائم چاہئے اور جو شخص ضعیف ہے وہ اخذ برخص کرے انہین سے ہر ایک شریعت رب پر ہے قوی کو انزل کا طرف رخصت
لے دینا نہ چاہئے اور ضعیف کو امر صعود کا طرف عزیمت کے فرمانا مناسب نہین ہے جو کوئی اس میزان پر عمل کریگا جمیع اقوال شریعت و
اقوال علماء مین نزدیک اوسکے اختلاف مرفوع ہو جائیگا غرضکہ مجموع شریعت راجع ہے طرف امر و نہی کے اور
ہر امر و نہی منقسم ہے طرف مخفف و مشدد کے رہا پانچوان حکم مباح کا سو وہ مستوی الطرفین ہے ہمراہ نیت صالحہ
کے راجع طرف قسم مندوب کے ہوتا ہے اور ہمراہ نیت فاسدہ کے راجع طرف قسم مکروہ کے ہوتا ہے ائمہ مین کسینے
امر کو مطلقاً وجوب پر محمول کیا ہے اور کسینے ندب پر اور نہی کو مطلقاً تحریم پر حمل کیا ہے اور بعض نے کراہت پر ہر
ہر مرتبہ کے لئے کچھ حال ہین جو مباشران تکالیف کے ہوتے ہین شخص قوی الایمان والجسم مخاطب بعزیمت ہوتا ہے
خواہ وہ عزیمت صریحاً شریعت مین آئی ہو یا استنباط اوسکا شریعت سے کیا گیا ہو مذہب مین اس مکلف کے یا مذہب
مین غیر اس مکلف کے اور جو شخص ضعیف الایمان یا ضعیف الجسم ہے وہ مخاطب برخصت و تخفیف ہے خواہ وہ
تخفیف صراحةً شریعت مین آئی ہو یا استنباطاً فى مذهب ذلك المكلف او غيره كما اشار اليه قوله تعالى
فاتقوا الله ما استطعتم خطابا عاما و قوله صلعم اذا امرتكم بشىء فاتوا منه ما استطعتم حاصل
یہ ہوا کہ یہ دونون مرتبہ ترتیب وجوبی پر ہین نہ تخییر پر اسی لئے ائمہ مجتہدین نے جس جگہہ حضرت کو دیکھا کہ تشدید
فرمائی ہے وہان تشدید کی ہے خواہ وہ امر تہا یا نہی اور جس جگہہ دیکھا کہ تخفیف فرمائی ہے وہان خود بہی

تخفیف کی ہے اسکے بعد شعرانی نے چند فصول نافعہ مقدمہ میزان مین منعقد کئے ہین ہر فصل اپنے باب مین ایک علم
مستقل ہے ائمہ مجتہدین سے مذمت رای کی نقل کی ہے ہر امام کا قول ذم رای مین ایک فصل جداگانہ مین لکھا ہے
پھر طریقہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو ٹھیک کتاب وسنت بتایا ہے علماء سے شمار و مع امام کو نقل و حکایت کیا ہے
یہ انکا کمال انصاف و تقوی ہے کہ باوجود شافعی المذہب ہونیکے اسقدر طول مع عمر و کثرت ورع و فضائل امام میں
دیا ہے سو یہی بات ناہر اور سارے اہل اسلام پر فرض ہے کہ ہم اپنی زبان و دل کو محبت جمیع ائمہ مجتہدین سے تر تازہ
رکھین کسی مذہب و طریقہ فقہ پر طاعن و جارح نہون یہ سارے امام ہمارے پیشوا تھے انھین کے طفیل سے ہمکو
قرآن و حدیث پہنچا ہے انمین ہر شخص متبع سنت تھا اصول مین یہ سب ائمہ موافق جماعات صحابہ و تابعین و تبع
تابعین کے ہین رہے فروع مسائل سو اول تو وہ اختلاف بہت قلیل ہے چنانچہ اسی کتاب میزان سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہر باب فقہ مین صدہا مسائل متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہین پھر مسائل مختلف فیہ کے لیے جو میزان کشف وعیان
سے شعرانی رح نے بیان کی ہے بہت درست ہے رجوع ہر امر کا طرف ہر دو مرتبہ میزان کے ہوتا ہے تشدید یا
تخفیف یہ رجوع اوس خلاف ظاہر کو جو نظر عوام مین آتا ہے بالکل دور کر دیتا ہے ایک فصل مستقل اسی بیان مین
شعرانی نے لکھی ہے اور امثلہ تشدید و تخفیف کو بیان کیا ہے فمن ذلک حدیث البیھقی وغیرہ مرفوعا
لا یقتل مسلم بکافر وفی روایۃ بمشرک مع حدیث البیھقی ان رسول اللہ صلعم قتل مسلما بمعاھد
وقال انا اکرم من وفی بذمتہ ان صح الحدیث والاثار عن الصحابۃ فی ذلک فالاول مخفف والثانی
مشدد فرجع الامر الی مرتبتی المیزان اس قسم کے بہت سے امثلے ہین مین کہتا ہون جسطرح کہ یہ
قانون میزان کا حق مین مسائل فرعیہ کے جاری ہو سکتا ہے اسی طرح یہ میزان حق مین مسائل تصوف
و تراتیب ریاضات و مقامات اولیاء اللہ کی بھی قائم ہو سکتی ہے یعنی اگر مرید قوی الجسم والایمان ہے تو اوسکو
حکم مجاہدات شاقہ کا بطور عزیمت دینا چاہئے اور جو مرید کہ ضعیف الجسم والایمان ہے اوسکو امر اختیار اخلاق
حمیدہ کا فرمانا کفایت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جسکا ظرف عالی ہوتا ہے اور قلب قوی اوسپر اسرار و کشوفات کا
ظہور بیشتر ہوتا ہے اور جو مرید کم ہمت کم محنت ہے اوسکو وہ مراتب عالی میسر نہین آتے خلاصہ مدعا یہ ہے
کہ طریق نجات کا اور راہ ہلاک سے واسطے مومن کے سوا اسکے نہین ہے کہ سب مذاہب علماء و طرق اولیاء کو
بہتر جانے اور کسی مذہب کو کسی مذہب پر اور کسی طریق کو کسی طریق پر ترجیح نہ دے سب کو بہتر و مثمر سمجھے اور
اپنی جان کو عمل و قول و حال مین مطابق کتاب و سنت کے رکھے سوء ظن ساتھ ائمہ مجتہدین اور اولیاء و
عارفین کی علامت ہے خسران و خذلان کی حفظنا اللہ من ذلک جارا دین سراپا ادب ہے جو اوس ادب
کو ملحوظ نہ کیگا وہ حرمان [illegible] ہے

بی ادب محروم گشت از فضل رب	از خدا خواہیم توفیق ادب

یہ بے ادبی خواہ زبان سے ہو یا دل سے دونون طرح مہلک ہے دنیا و دین دونون جگہہ نہین والمھدی من ھداہ اللہ تعالی والسلام *

سفیان بن عیینہ سے چار برس کی عمر مین یہ حافظ قرآن ہو گئے تھے سات برس کی عمر مین حدیث لکھی ایک
بھائی کو لکھا کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تم لوگون سے متوحش ہو جاؤ تھتے تو ایسے لوگ پائے ہین کہ جب کوئی اونمین
چالیس برس کو پہنچ جاتا تو معارف سے مجنون ہو جاتا گویا شدت تاہب موت کے لیئے مختلط العقل ہو جاتا تھا کہتے
تھے جسنے بلا پر صبر کیا راضی بقضا رہا اوسکا کام پورا ہو گیا آدمی کو اتنا ہی شر کافی ہے کہ اپنے نفس کا فساد دیکھے
اور اوسکی اصلاح نکرے دو خصلتین ہین جنکی علاج سخت دشوار ہے ایک طمع مال کی دوسرے اخلاص عمل کا کہتے تھے جب
میرا دن سفیہ کا سا دن او میری رات جاہل کی سی رات ہو تو پہر مین اس علم کو جسے مینے لکھا ہے کیا کرون جسکی عقل
زیادہ ہوتی ہے اوسکا رزق گھٹ جاتا ہے لا الہ الا اللہ بمنزلہ پانی کے ہے دنیا مین جسکے پاس یہ نہین ہے وہ مردہ
ہے اور جسکے پاس یہ ہے وہ زندہ ہے اللہ نے بندون پر کوئی نعمت اس سے بڑھکر نہین کی کہ اونکو لا الہ الا اللہ سکھایا
حدیث من غشنا فلیس منا مین کہتے تھے کہ جسنے یہ کہا کہ مراد اس سے لیس ھو علی ھدینا وھسط یقینا
ہے اوسنے بے ادبی کی اسکی تفسیر سے سکوت کرنا بلیغ تر ہے زجر مین زہد کرنا دنیا مین بھی صبر و انتظار موت ہے ایک
نان جو آستین سے نکالکر چباتے کہ لوگون کو بکنے دو ساٹھ برس سے یہی پہر اکھاتا ہے تا زمزم بمنزلہ طعام کے
ہے اوسکا ذکر نہ چاہیئے مومن کی آبرو مال سے سخت تر ہے نفس مومن متعلق رہتا ہے اوسکے قرض سے یہانتک
کہ ادا کیا جاے پہر صاحب غیبت کا کیا پوچھنا کیونکہ قرض ادا کیا جاتا ہے اور غیبت ادا نہین کیجاتی اگر کوئی شخص
کسی شخص کا مال لیلے پہر بارادہ توبہ بعد اوسکی موت کے اوسکے ورثہ کو دیدے تو ہم خیال کرتے ہین کہ یہ اوسکے
لیئے کفارہ ہو جائیگا اور اگر اوسنے کسی شخص کی غیبت کی ہے پہر توبہ کیا اور بعد اوسکی موت کے نزدیک اوسکے
ورثہ بلکہ سارے اہل ارض کے آکر معافی چاہے تو وہ معاف نہین ہو سکتا خضر نے موسی علیہ السلام کو وصیت کی تہی
کہ کسی شخص کو عار گناہ کی نلگا تو علم جب تجھکو نفع نکریگا تو ضرر پہنچائیگا جب نماز سے فارغ ہوتے کہتے اللھم اغفرلی
ماکان فیھا جب تو اپنے حق کو خصومت اور سلطان سے نہ پہنچے تو پہر تو اوسکو چھوڑدے تیرا دین سلامت رہیگا ۵

حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا	گر گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب

بہت سے لوگ ہین جو اظہار زہد کا دنیا مین کرتے ہین اور اللہ اونکے دل پر مطلع ہے کہ وہ محب دنیا ہین فقر
کا چھپانا مطلوب ہے اسلیئے کہ فقر اعمال صالحہ سے ہے اور یہی کتمان اوسکا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے انما عرفوا
لانھم اخوان لا یعرفوا کہتے تھے نماز کے لیئے قبل ندا کے آنا چاہیے تم مثل برے غلام کے نہو کہ بے بلائے
حاضر نہین آتا تہیے لکہو پہر اوسکا کیا حال ہوگا جو بلائے سے بھی نماز کے لیئے نہین جاتا تجہپر کوئی چیز مضر تر

اوس علم سے نہین ہے جسپر تو عمل نہین کرتا ہے وہ زمانہ جسمین لوگ ہیسے آدمی کی طرف محتاج ہون برا زمانہ ہے
پیدا ہوئے سنہ مین کوفہ مین پیدا ہوئے مکہ مین رہے ۱۹۸ سنہ مین وہان مرکر حجون مین بعمر ۹۱ سال دفن ہوئے رحم*

شعبہ بن الحجاج رح انکو امیر المومنین فی الروایۃ والحدیث کہتے تھے یہ فرماتے تھے واللہ شیطان کھیلتا ہے
ساتھ قرا یعنی علماء کے جسطرح بچے جوزے کھیلتے ہین پھر عیر قرار کا کیا ذکر ہے انہون نے اتنی عبادت کی کہ
سوا پوست و استخوان کے نام کو گوشت باقی نہ رہا تھا صائم الدہر رہتے تھے آٹھ درہم کی قیمت کا کپڑا اپہنا
عیب جانتے تھے کہتے تھے چار درہم کی قیمت کا پہنا ہوتا چار درہم تصدق کئے ہوتے اگر کوئی سائل آتا جو کچھ
گھر مین ہوتا سب دیدیتے انکا جامہ خاکی رنگ ہوتا جب بدن کھجلاتے مٹی جھڑتی انکا گدھا مع لگام و زین بیس
درہم کا تھا ایک قمیص و ردا و ازار مین بسر کرتے مہدی نے تیس ہزار درہم انکے پاس بھیجے سب اوسی مجلس مین بانٹ
دیئے ایک درہم بھی نہ لیا حالانکہ گھر والے ایک روٹی کے محتاج تھے بصرہ مین بعمر ۷۷ سنہ ۱۶۰ مین
انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ *

مسعر بن کدام بکسر کاف رح یہ کہتے تھے اللہ کے ایسے بندے بھی ہین کہ اگر جان لین کہ قدر سے کیا نازل
ہونیوالا ہے تو اوسکا استقبال کرین محبت رب و محبت قدر و قضا سے پھر بعد وقوع قدر کے کس طرح
اوسکو مکروہ رکھ سکتے ہین تم فارغ ہوکر بیٹھو مت تمکو طلب کرہی ہے بعد نماز کے کبھی شعر پڑہتے اور
کہتے ان النفیس تکون ھکذا وھکذا کسینے پوچھا اس شہر مین کون بڑا فقیہ ہے کہا جو اتقی لقد ہے تیر رات
نصف قرآن پڑہکر سوتے پھر سجدہ کیا اوٹھتے انسے کہا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمکو خبر تمہارے عیبون کی دے کہا
اگر ناصح ہے تو بہا اور اگر فقط عیب لگانا چاہتا ہے تو کچھ ضرور نہین ہے مان کی خدمت کرتے تھے اور کہتے
کہ اگر مان نہ ہوتی تو کبھی مین مسجد کو نہ چھوڑتا آتے جاتے نماز پڑہتے بیٹھے رویا کرتے ۵

	این سطر سہو کاتب یا نوشتہ اند		مضمون گریہ البیت کہ از ما نوشتہ اند	

انکے ماتھے پر سجدہ سے گٹا پڑ گیا تھا یہ کہتے تھے اوس عالم کی ثنا کرنا نہ چاہئے جو جائزہ سلطان سے لیتا ہو بنا
خلیفہ منصور نے انکا قاضی کرنا چاہا تھا کہا اے مسعر اگر تجسا کوئی مسلمان نہین ہوتا تو مین اوسکے پاس پیادہ
جاتا یہ کہتے تھے کہ جو کوئی عقل و نقل پر راضی ہوگا اوسکو لوگ اپنا غلام نہ بنائینگے ہنستا مان باپ کا تخت پڑہتے ہے
مجاہد کو سیوف سے راہ خدا مین **حکایت** انسے کوئی آکر کہتا کہ میرے لئے دعا کرو یہ کہتے تو دعا کر مین آمین
کہونگا کیونکہ دعا حاجت مند کو کرنا چاہئے شعرانی کہتے ہین یہی بات جہلکو معروف کرخی سے پہنچی ہے اور
وہ مشہور تھے ساتھ اجابت دعوت کے کہتے تھے شکوہ عارف کا طبیب سے شکوہ رب کا نہین ہے بلکہ وہ ذکر اللہ
کی قدرت کا طبیب سے کرتا ہے یہ بہت رویا کرتے کسینے پوچھا کہا وھل خلقت الا لہا الشی جو کوئی انکے ساتھ

اوسکو یہ دعا دیتے کہ اللہ اوسکو قاضی یا مفتی کردے کہتے تھے قیامت کو ایک منادی ندا کریگا اے مادح خدا کھڑا ہوجا سو کوئی کھڑا نہوگا مگر وہ شخص جو قل ھو اللہ احد بہت پڑھا کرتا ہے بڑا عارف لوگون کے عیب کا وہ ہوتا ہے جو کانا ہوتا ہے ؎

واحد العینی که بہم بر زند آفاق را — وای گر چشم دگر می بود قرم ساق را

انکا انتقال کوفہ مین ۱۵۵ھ مین ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

حسین بن صالح بن حی رحمہ جب کچھ نہ پاتے کہ سائل کو دین تو ایک مشلہ نارد یکر کہتے کہ اسکو کسی کے گھر لیجا وہ تجھکو کچھ دیدیگا جب کسی کو وعظ کرنا چاہتے ایک رقعہ مین لکھ بھیجتے منھ پر کچھ نہ کہتے **حکایت** ایک شخص نے کہا اس قول کی الکریم لا یستقصی کیا دلیل ہے کہا یہ قول عرّف بعضہ واعرض عن بعض کہتے تھے جب عالم اپنے رب سے نہ ڈرا تو وہ عالم نہین ہے مومن کو چاہیے کہ اوسکا کہانا پینا چلنا بات کرنا سب بہ نیت ہو جو کسی سے کوئی شئے قبول نکرتے کہتے تھے سعید بن مسیب نے کہا ہے جو کوئی لازم مسجد ہوا اور جو کچھ اوسکو دیا گیا وہ اوس نے لیلیا تو وہ ملح فی المسئلہ ہے **حکایت** یہ کہتے ہین ابن مسیب سے پوچھا تھا کہ ساتر مصلی کیا ہے کہا تقوی کہا قاطع نماز کیا ہے کہا فجور یہ جب کسی مقبرہ کو دیکھتے یا ہمراہ کسی جنازہ کے جاتے تو بیہوش ہوجاتے جب روتے تو مصیبت زدہ کی طرح روتے کہتے تھے پورا فقیہ وہ ہے کہ جب دیکھے کہ اللہ نے دنیا اوس سے لیلی اور اوسکے قرآن کو دیدی ہے تو خوش ہوجائے انکا انتقال ۱۶۱ھ مین ہوا ج ❊

عبد اللہ بن مبارک رحمہ ۱۱۸ھ مین پیدا ہوئے انکو ادب مین سفیان ثوری پر بھی مقدم رکھتے تھے ثوری کہتے ہین جی بہت چاہتا ہے کہ ایک سال بہر مین تین ہی دن اوس طرح پر رہون جیسا کہ حال ابن المبارک کا ہے نہو سکا یہ کہتے تھے کہ نظر کرنا سیرت صحابہ و تابعین مین مقدم تر ہے مجالست علماء عصر سے جب سنہ دوسو ہون تو لوگون سے بہاگو مگر واسطے حضور واجب کے انتہی مین کہتا ہون یہ اسلئے کہ حدیث مین آیا ہے ظہور الآیات بعد المائتین پھر بعض اہل علم نے حمل اس حدیث کا مابعد ایک ہزار سال پر بھی کیا ہے یعنی جب ہزار سال پر دوسو برس گذر جائین تو اوسوقت بہاگنا چاہیے اسی لئے ۱۲۰۰ھ کو محل آفات ٹھیرایا ہے بہرحال اب سنہ ۱۳۰۴ ہجری ہین اسوقت مین بہاگنا واجب ہوگیا ہے کہتے تھے چاہیے اس زمانہ مین اب کوئی شخص ایسا نہ ہو جو نصیحت کو انشراح صدر سے اخذ کرے عالم کے لئے یہ شرط ہے کہ خطرہ محبت دنیا کا اوسکے دل پر نگذرے **حکایت** کسی نے پوچھا مردم سفلہ کون ہوتے ہین کہا جو معاش دین سے حاصل کرلیتے ہین عارف نفس کی یہ علامت ہے کہ کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہو بہت سے عمل صغیر ہین جنکو نیت بڑا کردیتی ہے بہت سے عمل کبیر ہین جنکو نیت چھوٹا کردیتی ہے جب کسی کہانے کو جی چاہتا تو مہمان کے ساتھ کہاتے اور کہتے بلغنا ان طعام الضیف لا حساب علیہ

یہ بڑے خوش خوراک تھے سفر مین دو شتر پر انکا باورچیخانہ چلتا مرغ بریان لدا ہوتا اپنے اصحاب کو فالودہ وخبیص کھلاتے آپ دن بھر روزہ دار رہتے کبھی حمام مین ننگے **حکایت** کسینے کہا مال تھوڑا رہگیا ہے ذرا صلہ کم کرو کہا اگر مال کم ہوگیا ہے تو عمر بھی ہوچکی فرماتے تھے چار کلمے ہین جنکو چار ہزار حدیث سے انتخاب کیا ہے ایک یہ کہ عورت پر وثوق نکرے دوسرے یہ کہ مال پر مغرور ہو کا نکرے تیسرے یہ کہ معدہ کو تحمل اوس چیز کا نکرے جسکے وہ طاقت نہین رکھتا ہے چوتھے وہ علم سیکھے جو کام آئے **حکایت** جس زمانہ مین ہارون رشید رقہ مین آئے ابن مبارک بھی وہان وارد ہوئے ہر طرف سے لوگ اونکے لینے کو دوڑے جوتیان ٹوٹ گئین غبار بلند ہوا ام ولد خلیفہ نے برج قصر چوبی سے یہ غل غپاڑا دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا ہنگامہ ہے لوگون نے کہا عالم خراسان آیا ہے کہا

والله هذا هو الملك لا هارون الرشيد الذي يجمع الناس اليه بالسوط والعصا والشرط والاعوان

حکایت کسینے کہا اہل علم لوگون سے زکوٰۃ لیتے ہین کہا پھر مین کیا کرون اگر منع کرتا ہون طلب علم سے باز رہتے ہین اور اگر اجازت دیتا ہون تو تحصیل علم کرینگے تحصیل علم افضل ہے کہتے تھے ایک درہم شبہ کا رد کردینا دوست ہے مجھکو چہ کرور درہم صدقہ کرنیسے پوچھا تواضع کیا ہے کہا تکبر کرنا اغنیا پر انکے سامنے ذکر عبادت یوسف بن اسباط کا کیا کہا تھے اوس قوم کا ذکر نکالا جنکے ذکر سے شفا حاصل ہوتی ہے لکن اگر سب لوگ یہی کام کرین تو پھر سنن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجا لائیگی عیادت مریض شہود جنازہ کون کریگا اصلاح اور کئی قرب کن ڈالے پوچھا ملائکہ کو کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے ارادہ نیکی کا کیا ہے کہا اوسکی خوشبو پاتے ہین کہتے تھے ان الرحمة تنزل عند ذكر الصالحين امساک دنیا کا حفظ آبرو کے لئے بندہ کو زہد سے خارج نہین کرتا ہے **حکایت** کسینے کہا شیبان کا یہ گمان ہے کہ تم مرجی ہو کہا وہ جھوٹا ہے مین تین چیزون مین برخلاف مرجیہ کے ہون اونکا یہ عقیدہ ہے کہ الایمان قول بلا عمل میرا قول یہ ہے ہو قول وعمل وہ اسکے معتقد ہین کہ تارک نماز کا فر نہین ہوتا ہے مین یہ کہتا ہون کہ وہ کافر ہوجاتا ہے اونکا مذہب ہے کہ ایمان بڑہتا گھٹتا نہین ہے مین کہتا ہون کہ انه يزيد وينقص ۱۸۱ھ مین وفات ہوئی ہیت نام شہر مین غزوہ سے پھرتے ہوئے دفن ہوئے خراسان مین رہا کرتے تھے ولادت انکی ۱۱۹ھ مین ہوئی تھی رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

عبد العزیز بن ابی رواد سے شعیب بن حرب کہتے ہین مین پاس انکے پانسو بار سے کم نہین بیٹھا مجھے گمان ہے کہ صاحب شمال نے کچھ بھی انپر نہ لکھا ہوگا **حکایت** کسینے انسے پوچھا تم کیسے ہو وہ لے کہا کچھ تو کہو کہا اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو موت سے غفلت عظیم مین ہو باوجود کثرت ذنوب کے ہر طرف سے گناہون نے اوس کو گھیر لیا ہے ہر دم اجل اوسکی طرف لپکتی ہے وہ نہین جانتا کہ جنت مین جائیگا یا نار مین انکی وفات مکہ مین ۱۵۹ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

ابو العباس بن سماک رح یہ کہتے تھے شرط زاہد یہ ہے کہ تحویل دنیا سے خوش ہو ہمارے اس زمانہ مین کان
مواعظ سے بہرے ہوگئے ہین دل منافع سے غفلت مین پڑ گئے ہین نہ موعظت نفع دیتی ہے نہ واعظ نفع اوٹھاتے
ہین اے بھائی مینے مانا کہ ساری دنیا تیرے ہی ہاتھہ مین ہے تو ذرا دیکھہ کہ وقت موت کے کیا تیرے ہاتھہ
مین ہوگا بہت سے مذکر خدا ہین جو ناسی خدا ہین بہت سے داعی الی اللہ ہین جو خود گریزپا ہین بہت سے تالی کتاب اللہ
ہین جو آیات خدا سے منسلخ ہین انکا انتقال کوفہ مین ۱۸۳ھ مین ہوا۔

محمد بن نضر حارثی رح پکثیر العبادۃ تھے ایک شخص نے تاکا تو چالیس رات دن تک انکو سوتے نہ پایا یوسف بن
اسباط کہتے ہین مین انکے غسل جنازہ مین حاضر تھا اگر گوشت نکال کر تولا جاتا تو ایک رطل بھی نہ نکلتا عبادت نے
انکو ایسا سوکھا دیا تھا جب آخرت کو یاد کرتے انکے مفاصل مضطرب ہوجاتے یاسلام سلم کہتے رح ۔

محمد بن یوسف اصبہانی رح ابن مبارک نے انکا نام عروس العباد والزہاد رکھا تھا یہ اپنے نفس سے کہتے تھے بھلا
کہ تو قاضی ہے تو پھر کیا ہوا عالم ہے تو پھر کیا ہوا محدث ہے تو پھر کیا ہوا آکام من وراء ذالک ؎

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد	بچشم خلق سحاب یا گران شدیم چہ شد
بہیچ رنگ درین بوستان قرارے نیست	تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چہ شد

یہ جب کسی نصرانی کو دیکھتے اوسکا اکرام کرتے مہمانی و تحفہ سے پیش آتے مطلب یہ ہوتا کہ وہ مائل باسلام ہو کہتے
تھے یہ اصحاب تو طرف رحمت خدا کے گئے ہمکو ان حشوش دنیا مین پھینک گئے انکے پاس مال بھیجا تھا لیکن بانٹ
دین نہ لیا کہا سلامتی مقدم ہے جب صبح کو وضو انکا منہ عروس کا سا منور ہوتا کچھہ اوپر تیس برس کے
تھے ۱۸۴ھ مین انتقال کیا رح ۔

یوسف بن اسباط رح یہ کہتے تھے غایت تواضع یہ ہے کہ جب تو گھر سے باہر نکلے تو جس کسیکو دیکھے آپ سے بہتر
جانے اگر کوئی شخص مثل ابوذر و ابو درداء کے ترک دنیا کرے تو بھی مین اوسکو زاہد نہ کہونگا اسلیے کہ زہد نہین ہوتا ہے
مگر حلال مین اور آجکل دن حلال محض معلوم نہین ہوتا آپنے ہاتھہ سے ٹوکری بن کر قوت کرتے ہین نہین گمان
کرتا کہ کوئی شخص شر سے بھاگے لیکن اوس سے زیادہ شر مین گرفتار ہوتا ہے تم صبر کرو یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اپنے
فضل سے اوس شر کو تحویل کردے قرآن پڑھکر مائل بصحبت دنیا ہونا اللہ کی آیات کو ہنسی ٹھٹھا بنانا ہے
عابد وہ ہے جو اس بات سے ڈرے کہ اوسکے خیر اعمال بدتر ہون اون سے جو گناہ ہون سے اوسکے کچہ اوپر ۱۹۵ھ مین مرے
بدن پر ایک اوقیہ گوشت نہ تھا رح ۔

حذیفہ مرعشی رح یہ کہتے تھے اگر کوئی انسان قسم کھا کر مجھسے یہ بات کہے کہ واللہ تیرا عمل اوس شخص کا سا نہین ہے
جو یوم الحساب پر ایمان رکھتا ہے تو مین کہون تو سچا ہے اپنی قسم کا کفارہ نہ دے مجھکو اگر یہ ڈر نہین ہے کہ

اللہ مجھکو میرے برے اعمال پر عذاب کریگا تو پھر تو مالک ہے مین نہین جانتا کہ کوئی شے اعمال تر مین سے افضل تر ہو لہٰذا وہم میت بھیکا اگر کوئی حیلہ نہ نکلنے کا طرف ان فرائض کے ملتا جو مجھے خلاصی دیتا تو مین وہی حیلہ کرتا انکی وفات سنہ ۲ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ✤

یمان بن معاویہ الاسود رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کہتے تھے میرے سب بھائی مجھسے بہتر ہین کہ مجھکو آپسے فاضل تر دیکھتے ہین قبیح ہے حامل قرآن پر کہ ساعی ہو تحصیل قلیل تر مین ایک پر پشت سے یا مزاحمت کرے اوسپر اندہے ہو گئے تھے لیکن جب مصحف مین پڑہنا چاہتے تو اللہ نظر پھیر دیتا جب پڑہ چکتے تو پھر ویسے ہی بے بصر ہو جاتے **حکایت** ایک شخص نے انکی آبرو مین بہت سی زبان درازی کی لوگون نے منع کیا کہا چھوڑ دو دل بھر کے کہہ لے پھر کہا اللھم اغفر لہ الذنب الذی سلطت بہ علی ھذا مزابل وغیرہ سے چیتھڑے لیتے التقاط کرکے اور پانی سے دہوکر گدڑی بنا کر ستر چھپاتے اور کہتے اما انا اللبس انشاء اللہ فی دار البقار رضی اللہ عنہ ✤

مسلم بن میمون خواص رح یہ کہتے تھے مین قرآن پڑہتا کچھ حلاوت نہ پاتا اپنے جی سے کہا تو اسکو یون پڑہ گویا تو رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہے کچھ حلاوت آئی پھر مینے زیادہ مزہ چاہا کہا اے نفس تو یون اسکو پڑہ گویا کہ تو جبرئیل علیہ السلام سے سنتا ہے کہ وہ حضرت پر نازل کرتے ہین حلاوت بڑہ گئی پھر مینے کہا کہ تو یون قرات کر کہ گویا رب العالمین سے سماعت کر رہا ہے تب مجھکو پوری حلاوت آئی رح ✤

ابو عبیدہ خواص رح بطاقت قرات سورۂ قارعہ اور اوسکے سماعت کی دوسرے شخص سے نرکہتے تھے اپنے اخوان کو ایکبار لکہا کہ تم ایسے زمانے مین ہو جسمین ورع کم ہے قل علم فسدہ ہے چاہتے ہین کہ حروف مجمل علم ہون اور مشہور ہون جیسے ساتہ اضاعت عمل کے کراہت کرتے ہین اسلئے ناطق بالرای ہین تاکہ اپنی خطاؤن کو روانی دین سوا انکے ذنوب گناہ مجھسے مغفرت نہین رح ✤

ابوبکر بن عیاش رح یہ کہتے تھے محب دنیا مسکین ہے اگر ایک درہم اوسکا کہین گر جاتا ہے سارے دن اناللہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور اوسکی عمر گھٹتی اور دین کم ہوتا ہے اوسپر ذرا رنج نہین کرتا اور فی خبر منطق کا شہرت ہے یہ بلا اوسکو کفایت کرتی ہے **حکایت** یہ کہتے ہین مینے ایک ٹہیلا پہ شیطل کہ بڑی دیکھی وہ نالیان بجاتی تھی اوسکے پیچھے ایک فاتی لگی تھی جب میری طرف گذر کیا تو متوجہ ہوکر کہا الا لو ظفرت بک لصنعت بک ما صنعت بھولا پھر یہ کہکر روئے انتہی مراد اس سے دنیا ہے ✤

	۔۔۔ دنی انشیہ تا دمی ود	این شوہر عشوۂ دنیا کہ این عجوزہ	•

رسالۂ ادامۃ السکر با قامۃ الصبر والشکر مین جسے کئی مثالین دنیا کے کلام اہل علم سے لکہی ہین قابل دیکہنے ملکہ یاد رکھنے کے ہین انہون نے کہا ہے مینے اٹھارہ ہزار ختم قرآن کے کئے ہین ناش دہ سبب

مسح کے ایک ہی ذلت سے ہون جسمین مین پڑگیا ہون سنہ ۱۹۲ھ مین وفات پائی ۹۳ سال کی عمر مین رح ⁂

حسین بن یحیی بخشی رح یہ فرماتے تھے جسمین مین شکوئی گمرہے نہ غار نہ تہبند طوق نہ زنجیر لکن اوسپر نام اوسکے صاحب کا لکھا ہوا ہے فلا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم حکمت لقمان مین ہے کہ پامال نکرے تیرے بساط کو مگر راغب یا راہب جو تجھسے ڈرتا ہو تو اوسکو اپنے پاس بٹھا اور اوسکے سامنے تملل کر خبردار جو تو نے چشمک زنی کی اور جو تجھ مین رغبت ہو تو فارغ البال سے اوسکے سامنے اظہار بشاشت کا کر اور بیان نوال قبل سوال کے بجا لا اور جب اوسنے سوال کیا تو جتنا تو نے اوسکو دیا اوس سے دو گنی آبرو اوسکی تو نے لے لی رح ⁂

ربیع بن جماح رح یہ کہتے تھے کہ یہ نہین ہوتا کہ حلال مین اور حلال گم ہو گیا ہو جسنے نازل کر تو دنیا کو بقدر ضرورت کے اور لے اوس سے بقدر زیست کے اگر وہ حلال ہے تو تو زاہد ہے اور اگر حرام ہے تو تو نے بقدر زیست کے لیا یہ تجھکو حلال ہے اور اگر شبہ کا مال ہے تو اوسکا تھوڑا عتاب ہے شعرانی کہتے ہین مراد فقد حلال منظر اونکے حال ومقام کے ہے اسلئے کہ وہ لوگ اس بات کی تفتیش کو کرتے ہیں وہ مال کسکے ہاتھ مین رہا ہے واجب گنتے تھے اور جو شخص تفتیش ہو اشتبہ ہوتا تو اوسکا کھانا اونکا اسے ہے واللہ اعلم انتہے مین کہتا ہون صوفیہ صافیہ اور بعض زہاد کو اس باب مین بڑا مبالغہ ہے لیکن نفس الامر مین حلال اسقدر مفقود نہین ہے جتنا کہ فقدا اوس کا خیال کیا گیا ہے شیخ نے اس مسئلہ کی تحقیق مین ایک رسالہ لکھا ہے سعة المجال فيما يحرم ويحل من الارزاق والاموال اوس مین دلائل حلت وحرمت رزق ومال کو ذکر کیا ہے جو لوگ ہیں ہے اہل تقاوت وطہارت تھے بقول شعرانی انکا مقال مطابق اونکے مقام وحال کے تھا جزاہم اللہ خیرا **حکایت** انکو جب کوئی شخص ایذا دیتا یہ اپنے سر پر خاک ڈالتے اور کہتے لولا ذنبی ما سلط هذا علی پھر کثرت سے استغفار کرتے یہانتک کہ وہ موذی تھم جاتا یہ سنہ ۱۲۵ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۱۹۰ھ مین مرے عراق کی راہ مین حج سے پھرتے ہوئے دفن ہوئے ۷۰ برس کی عمر پائی رحمہ اللہ تعالی ⁂

عبد الرحمن بن مہدی رح ہر رات قرآن ختم کرتے نصف قرآن تہجد مین پڑھتے انکے اخوان جب انکے سامنے ہنستے گویا اونکے سر پر چڑیاں بیٹھی ہین ایک آدمی انکے حلقہ مین ہنسا کہا تم طلب علم کرتے ہو اور ہنستے ہو آج سے میرے پاس نہ بیٹھنا دو ماہ تک اوسکو آنے نہ دیا جب اوسنے توبہ کی تو کہا طلب علم کے لئے رونا چاہیے نہ ہنسنا اسلئے کہ مراد علم سے اقامت حجت ہے اپنی جان پر کہتے تھے رشک نہین آتا مجھکو آجکے دن مگر اوس مومن پر جو اپنی قبر مین ہے سنہ ۱۳۵ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۱۹۸ھ مین انتقال کیا رح ⁂

محمد بن اسلم طوسی رح انہون نے کہا علیکم بالسواد الاعظم پوچھا سواد اعظم کیا ہے کہا هو الرجل العالم او الرجلان المتمسکان بسنة رسول الله صلعم وطريقته وليس المراد به مطلق المسلمين ثم كان من

هذین الرجلین او الرجل وتبعه فهو الجماعة ومن خالفه فقد خالف اهل الجماعة یہ اپنے عمل تطوع کو
چھپاتے اور کہتے تھے کہ اگر ممکن ہوتا تو میں اوسکو دونوں فرشتوں سے بھی چھپاتا جب گھر میں جاتے اتنا روتے
کہ ہمسایہ رحم کرتے جب باہر آتے منہہ دھوکر سرمہ لگا کر آتے۔

بر سر کوی تو ام یکبارگی باید گریست	ابر تا داند کہ این مقدار می باید گریست

رات کو نکلکر منہہ چھپا کر صدقہ دیتے کوئی نہ پہچانتا سیاہ روٹی کھاتے اور کہتے کہ یہ کفایت یعنی شکم میں جانیکا **حکایت**
کہتے تھے کوئی تم میں اگر طعام خرید کرے اور خوش ذائقہ و خوش رائحہ پکا کر پاخانہ میں پھینک آیا کرے تو تم اوسکو لیئا
کہو کے اور تم رات دن اوسکو حش میں پھینکتے ہو یعنے پیٹ میں اور اپنی جان پر رحم نہیں کرتے سنہ [illegible] میں
انکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالی۔

٩٠ محمد بن اسمعیل بخاری صاحب صحیح رضی اللہ عنہ شعرانی کہتے ہیں کان رضی اللہ عنہ من العلماء العاملین
تستنزل الرحمة عند ذکرہ یہ صائم الدہر تھے اتنے گرسنہ رہے کہ ایک تمرہ یا لوزہ روزانہ لیں کرتے اللہ
سے بار بار خلا میں جاتے ہوتے شہر ماہ شوال سنہ ۱۹۴ھ میں بمقام بخاری پیدا ہوئے دن عید فطر کے سنہ ۲۵۶ھ میں انتقال
کیا قریہ خرتنگ میں دو فرسخ پر سمرقند سے مدفون ہوئے فرماتے تھے مادح و ذام میرے نزدیک برابر ہیں مجھکو
امید ہے کہ خدا سے ملوں اور مجھسے مطالبہ کسیکی غیبت کا نہو کبھی بیع و شرا نہیں کی نہایت ورع و زاہد تھے اندہیرے
میں سوتے کبھی ہیں بار رات کو اوٹھکر چراغ جلا کر احادیث لکھتے ہر شب آخر شب میں تیرہ رکعت نماز پڑھتے ایک
وتر کرتے لیالی رمضان میں مع اپنے اصحاب کے ہر رات ثلث قرآن پڑھتے تین شب میں ختم کیا کرتے اور کہتے تھے
کہ نزدیک ہر ختم قرآن کے دعا مقبول ہوتی ہے کتاب صحیح میں کوئی حدیث نہیں رکھی لیکن ہر حدیث کے بعد دو رکعت
شکر کی پڑھیں اپنے باپ کا مال کھاتے اسلئے کہ وہ حلال تھا انکے باپ کہتے تھے میرے مال میں ایک درہم بھی
حرام یا شبہ کا نہیں ہے انکے مناقب شہیر ہیں انتہے میں کہتا ہوں کتاب حطة و اتحاف و تاج مکلل وغیرہ میں
ہمنے ترجمہ ائمہ تمام خمسہ و دیگر اہل حدیث مفصل لکھا ہے سارے اصحاب صحاح ستہ داخل قرون مشہود لہا
بالخیر ہیں وللہ الحمد عامری نے ریاض مستطابہ میں لکھا ہے کہ ابن صلاح نے کہا ہے کہ احادیث صحیح بخاری باتفاق
مکرر چار ہزار حدیثیں ہیں اور احادیث صحیح مسلم مع مکرر آٹھ ہزار پھر ان دونوں کا اصح الکتب بعد القرآن ہونا
بیان کیا ہے اور اس بات پر جوزقی وغیرہ نے اجماع ائمہ نقاد و جہابذہ ضبط اسناد نقل کیا ہے انتہی میں
کہتا ہوں بخاری مجاب الدعوۃ تھے انہوں نے حق میں قاری صحیح کے دعا کی ہے سبب سعادت اوس شخص کی
جو عالم اس کتاب کا اور اوسپر عامل ہے میں نے تجرید صحیح کی شرح عربی میں لکھی ہے عون الباری نام چھپے
وہ مصر میں حاشیہ نیل الاوطار پر طبع ہو چکی ہے اب دوبارہ علیحدہ اسکا طبع ہو رہی ہے ترجمہ اردو بھی بنام

سادات بخاری مشہور ہے میں اللہ سے دعا کرتا ہون کہ مجھکو برکات صحیح وصاحب صحیح سے محروم نرکہے دوسری شرح تجرید مسلم پر لکہی ہے سراج وہاج نام وہ اسی جگہہ طبع ہو چکی ہے وللہ الحمد ۵

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا ۔ بلبل ہمین کہ قافیۂ گل شود بس ست

۹۱
یزید بن ہارون واسطی رح احمد بن سنان کہتے ہین مینے کسی عالم کو انسے بہتر نماز پڑہتے ہوئے نہین دیکہا گویا ایک استوانہ قائم ہے انکی آنکہین بہت خوبصورت تہین کثرت گریہ سے ایک آنکہہ جاتی رہی ایک چندہی ہو گئی کسی نے پوچہا کہ وہ آنکہین کہان گئین کہا ذہب بہما بکاء الاحزان فی الاسحار ۵

رونے سے میرے ابر کا ہنگامہ سرد ہے ۔ آنکہین اگر یہی ہین تو دریا بہی گرد ہے

انکی وفات ۲۰۶ھ میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ✤

۹۲
یونس بن عبید رح یہ کہتے تہے آدمی کا تقوی آدمی کی بات سے پہچانا جاتا ہے ایک حفظ لسان سے سارا عمل نیک ہو جاتا ہے جب آدمی کی نماز و زبان درست ہوئی تو سب کچہہ درست ہو گیا مین سو خصال بر جانتا ہون مجہمین اونمین سے ایک خصلت بہی نہین ہے انکی وفات ۱۳۹ھ مین ہوئی رح ✤

۹۳
عبد اللہ بن عون رح یہ کہتے تہے عاقل کو سنجا ہے کہ اس زمانہ مین کسی پر عتاب کرے اگر عتاب کریگا تو عتاب سے بدتر اوسکا انجام دیکہے گا یہ حسن الملبس طیب الریح تہے اپنے گہر مین صامت ساکت متفکر تنہا بیٹہے رہتے کسی شخص کا آگاہ ہونا اپنے عمل پر پسند نکرتے ابن مہدی نے کہا مین چوبیس برس انکے پاس بیٹہا مین نہین جانتا کہ ملائکہ نے ایک خطا بہی انپر لکہی ہو ہمیشہ ادب سے ہمراہ والدین کے کہانا کہاتے بارہ والدین تہے ایک دن مان نے انکو پکارا اونکی آواز بلند سے جواب دیا اوسکے کفارہ مین دو بردے آزاد کئے انکے بہت سے گہر تہے سب کرایہ رہنے کو دیتے ۱۵۱ھ مین انتقال کیا رح ✤

۹۴
عبد اللہ صوری رح یہ کہتے تہے اعمال صادقین کے دل سے ہوتے ہین اعمال مرائین کے جوارح سے ہوتے ہین فرماتے تہے دل مین ایک درد ہے جسکو صحت نہین دیتا ہے مگر حب اللہ کا تجہکو جبکہ اپنی بات سے آپ نفع نہو تو غیر کو کیا خاک اوس سے نفع ہوگا انکا قول ہے من تھاون بالسنن ابتلی بالبدع یعنی جو کوئی عمل سنت مین سستی کرتا ہے وہ بدع مین پہنس جاتا ہے بہت سے لوگ ہین جو دعوی عبودیت کا مضمر رکہتے ہین اظہار نہین ہوتے اونپر مگر اوصاف ربوبیت کے اعظم اخلاق رجال سے یہ بات ہے کہ لوگ تیری بدگمانی سے سلامت رہین رح ✤

۹۵
عبد اللہ بن عبد العزیز بن عمری رح یہ ایک متعبد تہے مقابر مین رہا کرتے تارک مجالست مردم تہے کہتے تہے مینے کوئی شئے اوعظ تر سے نہین دیکہی اور نہ اسلم تر واسطے دین کے وحدت سے کہتے تہے یہ تیری غفلت سے اللہ سے کہ تو گزر کرے ایک ایسی چیز پر جو اللہ کو خفا کرے اور تو ڈرے لوگون کے اوس سے نہی نکرے جو کوئی خوف مخلوق سے ترک امر معروف کرتا ہے اللہ کی ہیبت اوس سے چہین لیجاتی ہے انکی وفات مدینہ مین ۱۸۴ھ

مین بعمر ۷۰ وصال ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ۰

ابراہیم ہروی رح پہ شتین ابراہیم اوہم شہ اہل توکل و تجرید سے انکی وفات قزوین مین ہوئی اہل ہرات انکی تعظیم کرتے تھے تنہا حج کو گئے یہ دعا انکی اللہم اقطع رزقی فی اصطال اہل ہراۃ وہؤلاء فہم فی البدع کے ایام کثیرہ گذر جاتے کچھ نہ کہاتے جب بازار سے گذرتے لوگ گالیان دیتے کہتے یہ رات دن مین اتنے درہم صرف کیا کرتا ہے حج ۰

ابو نعیم اصفہانی رح صاحب حلیہ و طبقات وغیرہا ۳۳۴ مین پیدا ہوئے اصفہان مین ۴۳۰ مین مرے ۹۴ سال عمر پائی انکو اہل اصفہان نے جامع مسجد سے منع کیا اور شہر سے نکال دیا سلطان محمود بن سبکتگین نے اصفہان پر چڑھائی کی اور ایک شخص کو والی کرکے چھوڑ گئے اہل اصفہان نے اوسکو قتل کر ڈالا محمود نے آکر انکو مطیع کیا پھر قریب نصف اہل شہر کے قتل کروا ڈالے لوگ اسکو کرامات ابونعیم گنتے تھے انہون نے کتاب حلیہ اپنے صدر سے لکھوائی بعد اسکے انکی عمر سے زیادہ ہوگئے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ ۰

باب بیان مین نساء عابدات کے

معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا انکا عجب حال تھا جب دن آتا کہتین کہ یہ وہ دن ہے جسمین مین مرونگی شام تک نہ سوتین جب رات ہوتی کہتین یہ وہ رات ہے جسمین مین مرونگی صبح تک نہ سوتین اگر نیند کا غلبہ ہوتا اٹھ کے ہوکر گھر مین دوڑتی پھرتی کہتین یا نفس النوم امامک پھر صبح تک اسی مین رہا کرتی پھرتین اس ڈر سے کہ کہین غفلت و نوم پر موت نہ آجاوے رات دن نماز پڑھتی تھین آنکھ طرف آسمان کے نہ اوٹھاتی تھین جب اونکے شوہر مر گئے تب سے مرتے دم تک فرش پر تکیہ نہ کیا انہون نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پایا تھا اونسے روایت کرتی تھین رحمہا اللہ تعالیٰ ۰

رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کثیر البکا والحزن تھین جب ذکر نار کا سنتین غش آجاتا کہتی تھین استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر کوئی انکو کچھ دیتا تو پھیر دیتین اور کہتین کہ مجھکو دنیا کی کچھ حاجت نہین ہے بعد اسی برس کے مثل ایک مشکیزہ کہنہ کے ہوگئی تھین چلنے مین ٹلتا تھا کہ گر پڑین انکا کفن ہمیشہ انکے سامنے رکھا رہتا تھا جای سجدہ روتے سے تر رہتی **حکایت** انکیا سفیان ثوری نے واحزناہ کہتے سنا اونہون نے کہا واقلۃ حزناہ ولو کنت حزینا ما ہناک العیش انکے مناقب بہت ہین اور مشہور ہین رحمہا اللہ تعالیٰ ۰

ماجدہ قرشیہ رح کہتی تھین کوئی حرکت سمع یکوئی قدم موضوع نہین ہوتا ہے مگر مجھکو یہ گمان ہوتا ہے کہ مین بعد اسکے مرونگی یہ فرماتی تھین یا لہا من عقول ما انقصہا سکان دار اوذنوا بالنقلۃ وہم حیاری یرکضون فی المہلۃ کان المراد غیرہم والتاذین لسواہم ولا حظ لمن بالاعمال نہین پاتے ہوین

جو کچھ کہ پایا ہے حلول جنان و رضای رحمٰن سے مگر ساتھ تعب ابدان کے رح ؁

عائشہ بنت جعفر صادق رحمہا اللہ تعالیٰ یہ باب قرافہ مصر پر مدفون ہین یہ فرماتی تہین وعزتک وجلالک لئن ادخلتنی النار لاخذن توحیدی بیدی وادور بہ علی اہل النار واقول لہم وحدتہ فعذبنی یعنی قسم ہے تیری عزت و جلال کی تو اگر مجھکو آگ مین داخل کریگا تو مین اپنی توحید اپنے ہاتھ مین لیکر گرد اہل نار کے پھرونگی اور اونسے یہ کہونگی کہ مینے اللہ پاک کی توحید کی تہی اسلیے مجھکو عذاب کیا ہے سبحان اللہ یہ کیا کلمہ ناز بلکہ نیاز کا ہے جس سے دل وحشت زدہ عصاۃ کو آرام ملتا ہے بنیاد عفو و مغفرت کی مستحکم ہوتی ہے مین یہ کہتا ہون ؎

الٰہی تا عفو را اسمت شنیدم
گنہ را مست شادی مرگ دیدم

بیشک یہ توحید باری تعالیٰ راس طاعات اساس حسنات ہے بیان توحید مین میرا رسالہ دعایۃ الایمان واسطے تصحیح عقیدہ کے کتاب کافی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ؁

زن رباح قیسی رح یہ نیک بخت ساری رات قیام کرتین جب ایک پہر رات گذر جاتی شوہر سے کہتین اے رباح نماز کو اوٹھو وہ نہ اوٹھتے تو خود قیام کرتین پہر آکر یہی کہتین قمیا رباح وہ نہ اوٹھتے تو پھر قائم ہوتین غرضکہ تا آخر ربع شب یہی تانتا رکہتین پہر آکر کہتین اے رباح اوٹھو لشکر شب گذر گیا اور تو پڑا سوتا ہے کاش مین جانتی کہ کسنے مجھکو تیرے ساتھ دہوکا دیا تو نہین ہے مگر ایک جبار سرکش کبہی زمین پر سے ایک تنکا اوٹھاکر فرماتین واللہ دنیا اس سے بہی خوار تر ہے بعد نماز عشا ادا کرکے کپڑے پہنکر شوہر سے کہتین تجھکو کچھ حاجت ہے وہ اگر یہ کہتا کہ نہین تو لباس پہنے اوتار کر فجر تک نماز پڑہا کرتین رح ؁

فاطمہ نیشاپوری رح ذو النون مصری کہتے تہے یہ میری استاذ ہین وہ کہا کرتی تہین جو اللہ کا مراقبہ ہر حال مین نہین کرتا ہے وہ ہر میدان مین گرتا ہے ہر زبان سے بات کرتا ہے اور جو کوئی مراقب ہوتا ہے خدا کا ہر حال مین وہ گونگا ہو جاتا ہے مگر صدق سے اوسکو حیا و اخلاص لازم حال ہو جاتا ہے انکا قول ہے کہ من عمل للہ علی مشاہدۃ اللہ ایاہ فہو مخلص مین کہتا ہون یہ مضمون مقتبس ہے حدیث صحیح جبرئیل علیہ السلام سے نزدیک مسلم کے بروایت مرفوع عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ابو یزید کہتے ہین مینے کوئی عورت مثل فاطمہ کے نہین دیکہی جس کسی مقام کی مقامات مین سے اونکو خبر دی اونکو وہ خبر پہلے ہی سے عیان تہی راہ عمرہ مین بمقام مکہ معظمہ ۲۲۳ھ مین انتقال کیا رحمہا اللہ تعالیٰ ؁

رابعہ بنت اسمٰعیل رح یہ ساری رات اول شب سے تا آخر قیام کرتی تہین کہتی تہین بندہ جب اللہ کی طاعت بجالاتا ہے تو جبار اوسکو مساوی عمل پر اوسکی اطلاع دیتا ہے اوسوقت وہ اپنے مساوی یعنے معائب مین مشغول ہو جاتا ہے مساوی خلق سے کام نہین رکہتا اپنے میان سے کہتی تہین کہ مین تجھکو ویسا نہین چاہتی ہون جیسے کہ خاوندون کو

چاہا کرتی ہین بلکہ تجھسے محبت برادرانہ رکھتی ہون ہین جب اذان سنتی ہون تو مجھکو منادی یوم القیامہ یاد آتا ہے بالا جنات کا آنا جانا دیکھتی ہون حورعین کو دیکھتی ہون کہ وہ اپنی آستینین اوشاکر مجھسے پردہ کرتی ہین اونکے مناقب بہت ہین رضی اللہ عنہا ✤

ام ہارون رح یہ منجملہ خائفین عابدین کی تہین فقط روٹی کہاتین کہتی تہین میرا جی خوش نہین ہوتا ہے مگر رات کے آنیسے جب دن ہوتا ہے مغموم ہوجاتی ہون ساری رات قیام کرتین وقت سحر دل مین راحت پاتین **حکایت**
ایک بار باہر نکلی تہین کسیکو یہ لفظ کہتے سنا خذ وہا یعنی اسکو پکڑو غش آکر گر پڑین بیس برس سے سر مین تیل نہ ڈالا لیکن جب سر کہولتین بالون کو سب عورتون کے بالون سے احسن تر پاتین جنگل مین شیر سامنے آتا تو اوس سے کہتین اگر تیرا رزق مجھمین ہے تو تو مجھکو کہالے وہ پشت پہیر کر چلدیتا رح ✤

عمرہ زن حبیب رح یہ ساری رات قیام کرتین جب سحر ہوتی شوہر سے کہتین اے شخص اوٹھ بیٹھ رات گئی دن آیا آ رہا ملا راعی کا ٹوٹا قافلہ صلحی رکے چلدئے توپیچہ رہگیا اونکو نہ پایگا ایک بار آنکھ دکھنے کو آئی تہی کسینے پوچھا کہ آنکھ کا درد کیسا ہے کہا میرے دلکا درد اس سے بہی سخت تر ہے رحمہا اللہ تعالی ✤

امۃ الجلیل رح یہ عابدات زاہدات سے تہین **حکایت** ایکبار عابدون کا اختلاف تعریف ولایت مین کئی قول پیدا ہوا سب نے کہا آؤ پاس امۃ الجلیل کے چلکر اونسے پوچہین غرضکہ جا کر پوچہا تمہارے نزدیک تعریف ولایت کی کیا ہے کہا کہ ولی کے ساعات شغل ہین دنیا سے ولی کے لئے کوئی ایسی ساعت نہین ہے جسمین وہ واسطے کسی شئے کے دون اللہ سے فارغ ہو پہر کہا جو کوئی تمسے یہ بات کہے کہ اولیاء اللہ کو کوئی شغل بغیر اللہ کے ہوتا ہے تو تم اوسکی تکذیب کرو رضی اللہ عنہا ✤

حبیبہ بنت ابی کلاب رح یہ پاس مالک بن دینار کے آتی جاتی تہین ایک شخص کو سنا وہ کہتا ہے متقی حقیقت تقوی کو نہین پہنچتا یہانتک کہ کوئی شئے اوسکو دوست تر قدوم علی اللہ سے نہو بیہوش ہوکر گرپڑین لوگ انکو رابعہ پر تقدیم دیتے تہے رحمہا اللہ تعالی ✤

غفیرہ عابدہ رح ایک دن عباد انکے پاس واسطے زیارت کے آئے کہا تم کیون آئے ہو کہا ہم تمسے دعا چاہتے ہین کہا اگر خطاوار لوگ گونگے ہوجائین تو بہی تمہاری بڑہیا گونگی ہو کہ تمسے بات نکرے لکن دعا سنت ہے پہر کہا جعل اللہ قراکم من نبق الجنۃ وجعل ذکر الموت منی ومنکم علی بال وحفظ علینا الایمان الی الممات وھو ارحم الراحمین ✤

شعوانہ رح یہ روئیسے کبہی نہ تہکتین اونسے پوچہا کہا اللہ مین چاہتی ہون کہ اتنا روؤن کہ آنسو باقی نرہین پہر خون روؤن یہانتک کہ میرے جسد مین کوئی جارحہ نرہے جسمین کہ خون ہو ✤

اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل | ایک سے ایک عدد آنکھ سے بہتر نکلا

وہ کہتی ہیں جو شخص خود نہ روئے وہ روئے والوں پر رحم کرے کیونکہ رونے والا اپنی شناخت نفس اور جنایت نفس اور خوف انجام سے روتا ہے اور کہتی ہیں الہی انت لتعلم ان العطشان من حبک لا یروی ابدا یعنی اے اللہ تیری محبت کا پیاسا کبھی سیراب نہیں ہوتا ہے ○

شربت الحب کاسا بعد کاس | فما نفد الشراب وما رویت

انکی خادمہ کہتی تھیں جب سے میری نظر انپر پڑی ہے کبھی میں طرف دنیا کے مائل نہیں ہوئی اور نہ کوئی مسلمان میری نظر میں حقیر ہوا فضیل بن عیاض انکے پاس آمد و شد رکھتے اور سوال دعا کا انسے کیا کرتے رح ●

بیان آمنہ رملیہ رح بشر بن حارث انکی زیارت کو آتے ایکبار بشر بیمار ہوگئے یہ اونکی عیادت کو گئیں اتنے میں امام احمد بھی اونکی عیادت کو آگئے بشر سے پوچھا یہ کون ہیں کہا آمنہ رملیہ ہیں مجھکو بیمار سنکر رملہ سے آئی ہیں احمد نے کہا انسے کہو کہ ہمارے لیے دعا کریں بشر نے کہا ادعی اللہ لنا آمنہ نے کہا اللہم ان بشر بن الحارث واحمد بن حنبل یستجیران بک من النار فاجرھما یا ارحم الراحمین امام احمد کہتے ہیں جب رات ہوئی ایک رقعہ ہوا سے گرا اوسمیں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم قد فعلنا ذلک ولدینا مزید رضی اللہ عنہا ●

بیان فوسہ بنت [illegible] بن ابی الفوارس رح انکا بچہ جب مرتا اوسکا سر گود میں رکھکر کہتیں واللہ تیرا جانا آگے میرے بہتر ہے نزدیک میرے تیرے رہنے سے بعد میرے اور صبر کرنا تجھپر اولی ہے میری جزع کرنے سے تجھپر اگر تیری جدائی میں شر ہے تو تجھ [illegible] ملنے میں خیر ہے ●

بیان سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی علیہم السلام مکہ میں ۱۴۵ھ میں پیدا ہوئیں عبادت میں نشو ونما پایا اسحق موتمن انکے شوہر تھے اور انسے دو بچے ہوئے قاسم و ام کلثوم سات برس مصر میں رہیں ۲۰۸ھ میں وفات پائی امام شافعی جب مصر میں آئے انکے پاس آمد و شد رکھتے انکے ہمراہ رمضان میں اندر مسجد کے تراویح پڑھتے رحمہا اللہ تعالی ●

فصل بیان میں مجانین کے

بیان سعدون مجنون رح چھ ماہ دیوانے رہتے اور چھ ماہ ہوشیار ○

بہار آتی ہے مزاجوں کی سبھی تدبیر کرتے ہیں | جو الفت کا انہیں ایام میں زنجیر کرتے ہیں

انکو جب ہیجان ہوتا سطح پر جاکر رات کو آواز بلند پکارتے یا ایہا النیام انتبہوا من رقدۃ الغفلۃ قبل انقطاع المہلۃ فان الموت یاتیکم بغتۃ یعنی اے سونیوالو خواب غفلت سے جاگو قبل قطع مہلت کی موت تمکو ناگہان آویگی رح ○

دیکھو تو ثبات عمر فانی کیا ہے — یان وقفۂ پیری و جوانی کیا ہے
کیون آلئے نہ اعتراض کرنیکو اجل — مضمون غلط ہے زندگانی کیا ہے

بہلول مجنون سے ہارون رشید نے کہا مین مدت سے تمکو دیکھنا چاہتا تھا جواب دیا لیکن مینے کبھی تمہارا دیکھنا نہین چاہا کہا مجھکو کچھ وعظ کرو کہا بہ اعظلٹ ھذہ قصورہم وھذہ قبورہم ٭

درین چمن کہ بہار و خزان ہم آغوش ست — زمانہ جام بدست و جنازہ بردوش ست

پھر کہا ای امیر المومنین تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ حق تعالیٰ تمکو اپنے سامنے کھڑا کرکے ہر نقیر و قتمیل و قطمیر سے سوال کریگا اور تم پیاسے بھوکے ننگے ہوگے اور موقف والے تمکو دیکھین گے اور ہنسین گے ہارون رشید اتنا روئے کہ دم گھٹ گیا ٭

ای شاہ چہ گوئی چو بپرسند از تو — جا ئیکہ بہ ترسی و نہ ترسند از تو

رشید نے حکم صلہ کا واسطے انکے دیا انہون نے پھیر دیا اور کہا کہ جس سے تو نے یہ مال لیا ہو اوسکو واپس کر قبل اسکے کہ صاحب مال مطالبہ اسکا تجسے آخرت مین کرے اور تجھکو کچھ ہاتھ نہ آئے کہ تو اوسکو دیکر رضامند کرے رشید۔ و لے بہلول مجاب الدعوۃ تھے رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

باب بیان مین اولیاء اللہ کے

فضیل بن عیاض بن مسعود تمیمی خراسانی المنشا یہ قریہ قندین نام ناحیۂ مرو سے تھے ٭

صبا از مرو همی آید فدا یش باد جان من — کہ میگوید حدیث دوری از جان جہان تنہا
زجانان نامۂ بل از مسیحا نسخۂ دارو — پئے درد دل بیمار و جان ناتوان من

انکا انتقال حرم شریف مین ۱۸۷ھ مین ہوا یہ فرماتے تھے اہل الفضل ھم اہل الفضل مالم یروا فضلھم جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ اوسکی بات سنی جائے وہ زاہد نہین ہے دشمن جب تیری غیبت کرے تو وہ دوست سے زیادہ تر تیرے لئے سودمند ہے ہر غیبت پر اوسکے حسنات تیرے لئے ہونگے سردار قبیلہ کا آخر زمان مین منافق قبیلہ ہوگا اوس وقت اوس سے حذر کرنا چاہئے کیونکہ وہ درد ہے نہ درمان تو لوگون سے بھاگ بغیر ترک جماعت کے یہ زمانہ فرح کا نہین ہے زمانہ غموم کا ہے ٭

میر صاحب زمانہ نازک ہے — دونون ہاتھون سے تھامئے دستار

ہر شئے کا ایک دیباچہ ہوتا ہے قرا یعنے علما کا دیباچہ ترک غیبت ہے یہ حرفہ مفتون کا کرتے اپنی جان و عیال پہ نفقہ کرتے ہیں سچ ہے کیون نکرتے بہشتی تھے فرماتے تھے اللہ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو دنیا مین اسکو

بہت غم دیتا ہے اور جب کسی کو دشمن رکھتا ہے تو دنیا کو اوسپر کشادہ کردیتا ہے مین اگر قسم کہاؤن کہ مین ریاکار ہون تو بات درست تر ہے مجھکو اس سے کہ بے ریا ہونے پر قسم کہاؤن حامل قرآن کو کب زیبا ہے کہ وہ کسی امیر غنی کا محتاج ہو بلکہ حوائج خلق کی غرض اوسکی طرف ہون **حکایت** ایک دن سفیان بن عیینہ انکے پاس بیٹھے تھے کہا تم لوگ گروہ علما چراغ شہر تھے تمسے روشنی لیجاتی تھی اب تم ظلمت ہوگئے ہو تم ستارے تھے تمسے راہ کا پتا لگتا تھا اب تم خود حیرت بنگئے ہو تمکو خدا سے شرم نہین آتی کہ ان امرا کے پاس جاکر اونکا مال لیتے ہو اور نہین جانتے کہ اونہون نے یہ مال کہان سے لیا ہے پہر محراب مین پشت جہکا کر کہتے ہو حدثنا فلان عن فلان سفیان نے سر بگریبان ہو کر کہا نستغفر اللہ ونتوب الیہ کہتے تھے رحمن کے قاری اصحاب خشوع و ذلول ہوتے ہین اور دنیا کے قاری اصحاب عجب و تکبر وانذ دار عامہ ہوتے ہین فرماتے تھے غیبت تفکہ قرار ہے **حکایت** یہ اور شعیب بن حرب طواف مین یکجا ہوئے کہا ای شعیب اگر تجھکو یہ گمان ہے کہ اس موقف و موسم مین مجھسے اور تجھسے زیادہ کوئی اور بھی بدتر ہے تو یہ گمان تیرا بہت برا ہے جو شخص طالب براہ بے عیب ہوگا وہ سلیے برادر رہیگا طول صراط کا پندرہ ہزار فرسخ ہے تو دیکھ کہ تو کون آدمی ہے **حکایت** اسحق بن ابراہیم نے کہا ہمکو کوئی حدیث سناؤ کہا اگر تو مجھسے دینار مانگتا تو مجھپر اس حدیث سنانے سے آسان تر ہوتا اور تو ای مفتون اگر علم پر عمل کرتا تو سماع حدیث سے مشغول رہتا قرآن خوان سے دن قیامت کو ویسا ہی سوال ہوگا جیسا کہ انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ رسالت کا سوال ہوگا اسلیئے کہ یہ اونکا وارث ہے عالم آخرت کا علم مستور ہوتا ہے عالم دنیا کا علم منشور ہوتا ہے تم علماء دنیا سے حذر کرو یہ تمکو اپنے غرور و زعونت دعوئ علم بے عمل یا علم بے صدق سے فتنہ مین ڈالدینگے رضی اللہ عنہ ٭

ابراہیم بن ادہم بن منصور رضی اللہ عنہ یہ کورہ بلخ کے رہنے والے اور اولاد ملوک سے تھے انہون نے کہا ہے علامت عارف باللہ کی یہ ہے کہ اکبر ہمّ اوسکا خیر و عبادت اور اکثر کلام اوسکا ثنا و مدحت ہو اثقل اعمال میزان مین وہ عمل ہین جو ابدان پر ثقیل تر ہین جسنے پورا کام کیا پورا اجر لیا جسنے کام نہ کیا وہ قیامت مین خالی ہاتھ آئیگا **حکایت** ایک آدمی انکی صحبت مین تہا جب جدا ہوا تو اوسنے کہا مجھہ مین کچھ عیب دیکہا ہو تو آگاہ کردو کہا ای بہائی مینے تجھہ مین کوئی عیب نہین دیکہا مینے تجھکو بچشم وداد دیکہا تہا تیری ہر بات اچھی سمجھی کسی اور سے تو یہ سوال کر

	دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر		گر ہنرے داری و ہفتاد عیب	

فرماتے تھے مین تمنا رکھتا ہون کہ بیمار رہون تاکہ مجھپر جماعت واجب نہو نہ مین کسیکو دیکہون اور نہ کوئی مجھکو دیکھے اپنا دروازہ باہر سے بند کرتے لوگ بند دیکہکر چلے جاتے ٭

	بلطف من بکس کم ساختن بسیار می سازد		مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ ست	

قال تعالیٰ تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علواً فی الارض ولا فساداً اس آیت

کی تفسیر مین کہتے تھے من حسب العلوان تتحسس تسمع نغات علی شیمع نغل اخبیلک یعنی یہ بھی ایک عیب
علو ہے کہ سننا تیری جوتی کا تیرے بہائی کے نتمہ نعل سے بہتر و عمدہ ہوتین شخصونکی دلتنگی پر ملامت نہین ہے ہمار
روزہ دار مسافر فرماتے تھے علم کو عمل کے لئے طلب کرو اکثر لوگون نے غلطی کہائی ہے علم تو برابر پہاڑ کے ہوگیا
لکن عمل اونکا ذرہ برابر بہی نہین ہے **حکایت** ایک عالم نے انسے کہا مجہے کچہہ وعظ کرو کہا کن ذنبا و لا تکن راسًا
فان الذنب ینجو والراس یذھب یعنی تم دم ہنو سر نہنو دم بچ جاتی ہے سر چلا جاتا ہے **حکایت** اوزاعی نے
انکو لکہا تہا کہ مین چاہتا ہون تمہاری صحبت مین رہون جواب لکہا ان الطیر اذا طار مع غیر شکلہ طار الطیر و ترکہ
واللہ اعلم ۔

ذوالنون مصری رح انکا نام ثوبان بن ابراہیم تہا انکے باپ نوبی تھے ۲۴۵ھ مین انتقال کیا یہ ایک مرد نحیف سرخ
رنگ تھے داڑہی سفید نہ تہی انکے جنازہ کو قریب جیزہ سے کشتی مین لادا ڈر ہوا کہ کہین پل کثرت مردم سے ٹوٹ
نجائے سبز پرندے انکے جنازہ پر ترفرف کرتے تھے یہانتک کہ قبر مین پہنچے یہ فرماتے تھے تو اس بات سے
کہ مدعی معرفت یا معترف بزہد یا مستحق بعبادت ہو ہر شئے سے طرف اپنے رب کے بہاگ ہر مدعی محجوب ہے بسبب
اپنے دعوی کے شہود حق سے کیونکہ حق شاہد اہل حق ہے اس بات پر کہ حق اللہ ہی ہے اور اوسی کا قول حق ہے سو
جس کسی شخص کا حقتعالی شاہد ہے وہ محتاج ادعا کا نہین ہے دعوی علامت ہے حجاب عن الحق کا والسلام
کہتے تھے ہمینے اون لوگون کو پایا ہے کہ جتنا وہ علم مین بڑہتے تھے اوتنا ہی دنیا مین اونکا زہد بڑہتا تہا اور تمہارا
حال یہ ہے کہ جتنا علم تمکو بڑہتا ہے اوتنی ہی محبت و طلب دنیا کی تمکو زیادہ ہوتی ہے وہ مال کو تحصیل علم مین صرف
کرتے تھے تم علم کو تحصیل مال مین خرچ کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ علامت انس اللہ کی حفظ
کی بندہ پر یہ ہے کہ فقر سے ڈرے ہر شئے کی ایک علامت ہوتی ہے عارف کی راندہ درگاہ خدا ہونے کی ایک
علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے منقطع ہو جائے **حکایت** ایک دن فقرا نے نزدیک انکے ذکر توبت کا
نکالا کہا اس مسئلہ سے باز رہو ایسا نہو کہ نفوس اوسکو سنکر دعوی کرنے لگین کہتے تھے بعض دل ایسے ہوتے
ہین جو گناہ سے پہلے استغفار کرتے ہین اونکو ثواب بہی قبل اطاعت کے ملتا ہے **حکایت** ایک مرد نے
کہا میری بی بی نے تمکو سلام کہا ہے کہا تم ہمین بی بیون کا سلام نکہا کرو کہتے تھے لمنافی العمل واعربنا
فی الکلام فکیف نفلح فرماتے تھے اس زمانہ مین عُبّاد و نساک پر تہاون بدنوبت غالب ہوگیا ہے شہوت بطون
و فروج مین غرق ہین شہود عیوب سے محجوب ہین ہلاک ہوگئے اور نہین ہے توکل حرام ہی پر جہک پڑے
ہین طلب حلال کو ترک کر دیا ہے عمل سے زینت علم پر رضامند ہوگئے ہین انکو شرم آتی ہے کہ امر نامعلوم
مین لا اعلم کہین یہ دنیا کے بندے ہین نہ شریعت کے علما اگر شریعت کے عالم ہوتے تو وہ شریعت انکو تباہ

سے روکتی انکا حال یہ ہے ان سائلوا الحوا وان سئلوا شحوا یہ لابس ثیاب ہین قلوب ذئاب پر مساجد مین جہان
اللہ کا نام لینا چاہیے آوازین ساتھ لغو و جدال و قیل و قال کے بلند کرتے ہین علم کو ایک شکار صید دنیا ٹھیرایا ہے
سو تم انکی مجالست سے بچو **حکایت** کسینے کہا تم شغل حدیث نہین کرتے کہا حدیث کے لیے رجال ہین میرے
شغل نے ساتھ میرے نفس کے وقت میرا مستغرق کر دیا ہے حدیث ارکان دین سے ہے اگر اہل فقہ و حدیث
پر نقصان داخل ہوتا تو یہ لوگ اپنے زمانہ مین افضل ناس ہوتے تم نہین دیکھتے کہ یہ اپنا علم واسطے اہل دنیا کے
بذل کرتے ہین اونسے دنیا لیتے ہین اسیلئے دنیا والے انپر استکبار کرتے ہین اور مفتون بدنیا ہین کیونکہ مرس
اہل علم و متفقہین کو دنیا پر آنکھ سے دیکھ رہے ہین یہ اللہ و رسول کے خائن ہین گناہ ہر تابع کا انکی گردن پر
ہے علم کو ایک جال دنیا کا اور ایک ہتھیار کمائی کرنے کا بنایا ہے حالانکہ پہلے اس سے سراج دین تھے جنسے
روشنی لیجاتی تھی ان علماء سے بڑا تعجب ہے کہ خالق کو چھوڑکر کس طرح مخلوق کے ساتھ تواضع کرتے ہین
حالانکہ اس بات کے مدعی ہین کہ وہ ساری خلایق سے اعلی درجہ رکھتے ہین علامت اللہ کے اعراض کی بندہ
سے یہ ہے کہ ساہی لاہی لاغی طاغی ہو ذکر الہی سے معرض ہو اللہ نے اپنے اعداد کو اپنی صحبت سے کچھ براہ بخل
نہین روکا ہے بلکہ اپنے اولیا و مطیعین کو اسبات سے محفوظ رکھا ہے کہ اونکو اور اعداد عصاۃ کو یکجا جمع کرے
تو ہمارے خالفین بن نہ عارف واسف کہتے تھے جب پیٹ بھر کبھی کھانا کھایا تو کوئی معصیت کی یا قصد
کسی معصیت کا کیا رحمہ اللہ تعالی ❊

ابو محفوظ معروف بن فیروز کرخی رح منجملہ مشائخ مشہورین کے ہین بڑے زاہد و ورع صاحب فتوت مجاب الدعوۃ
تھے علی بن موسی رضا علیہ السلام کے مولی ہین داؤد طائی کی صحبت مین بھی رہے ۲۰۰ھ مین بمقام بغداد مدفون
ہوئے انکی قبر وہان ظاہر ہے رات دن زیارت کیجاتی ہے قالہ الشعرانی لکن کلام سعدی شیرازی سے معلوم
ہوتا ہے کہ محلہ کرخ مین مدفون ہین ؎

شنیدم کہ در کرخ تربت بسی ست ۔۔۔ بجز قبر معروف معروف نیست

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ کہتے تھے اللہ جب ساتھ کسی بندہ کے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسپر دروازہ عمل کا کھول دیتا
ہے اور اوس سے باب جدل کو بند کر دیتا ہے اور جب کسی سے ارادہ بدی کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب
جدل کو اوسپر مفتوح کر دیتا ہے اللھم احفظنا فرماتے تھے صالحین اکثر ہین مگر صادقین اونمین اقل ہین
عارف کا رجوع طرف دنیا کے اضطرارا ہوتا ہے اور مفتون کا اختیارا عالم جب عامل ہوتا ہے تو دل مومنون کے
واسطے اوسکے برابر ہو جاتے ہین مگر جسکے دلمین بیماری ہوتی ہے وہ اوسکو مکروہ رکھتا ہے اللہ جب کسی بندہ
سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو خذلان کو اوس سے دور کرکے فقراء صادقین مین اوسکو ساکن کر دیتا ہے اور جب کسی

بندہ سے ارادہ شر کا فرماتا ہے تو اوسکو اعمال صالحہ سے معطل کر کے درمیان اضیار کے سکونت دیتا ہے وہ اعمال اوسپر
پہاڑ سے زیادہ بہاری ہوتے ہین ٥

جان سخت ہم بدر از وفن بادیہ گرد		خاندہ کرچہ آسودہ دولا نم داوند	

ابو نصر بشر بن حارث حافی ہین یہ اصل مین مرو کے ہین بغداد مین آرہے تھے دہم محرم ۲۲۷ھ کو انتقال کیا صاحب فضیل
بن عیاض اور عالم وسیع کبیر الشان علم وحال مین یکتا ہی زمان تھے کہتے تھے جو شخص کچھ مزا آخرت کا نہین پاتا ہے جو لوگون
کا اپنے اوصاف کمال پر مطلع ہونا چاہتا ہے اب وہ زمانہ جلد آنیوالا ہے جسمین دولت یعنی حکومت حمقی واراذل کی
اہل عقول واکابر پر ہوگی مین کہتا ہون کہ یہ زمانہ صدہا سال سے دنیا مین آگیا ہے فرماتے تھے فقرا تین طرح کے ہوتے
ہین ایک وہ ہین جو سوال نہین کرتے اور دو تو لیتے نہین یہ منجملہ روحانیین کے ہین دوسرے وہ ہین جو مانگتے نہین اور
دو تو لے لیتے ہین یہ اوسط قوم ہین تیسرے وہ ہین جو معتقد صبر و موافقت وقت ہین جب اونکو حاجت آگہیرتی ہے تو اللہ
کے بندون کے پاس جاتے ہین اور دل اونکا اللہ ہی سے سائل ہوتا ہے اونکی مسئلت کا کفارہ یہی اونکا صدق
فی السوال ہوتا ہے کہتے تھے کافی ہین تجھکو وہ اقوام موتی جنکے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہین اور کچھ اقوام زندہ ہین
جنکے دیکھنے سے دل سخت پڑ جاتے ہین اے طالب علم تو مشتاق و متفکر ہے ساتھ علم کے سماعت و حکایت
کرتا ہے لاغیر اگر تو اپنے علم پر عمل کرتا تو تلخی علم کا گہونٹ پی جاتا افسوس ہے تجھکو مراد علم سے عمل ہوتا
سو تو سماعت و تعلم کر کے عمل کر تو نے نہین دیکھا کہ سفیان ثوری نے علم طلب کر کے اور سیکہ کر کیسا گریز کیا تھا
ذرا تو سن مین کہتا ہون طلب کرنا علم کا دلیل ہے بہاگنے پر دنیا سے نفرت دنیا پر **حکایت** محمد بن یوسف کہتے
ہین مینے ایک آدمی کو سنا کہ وہ بشر بن حارث سے سوال تحدیث کا کرتا تہا اوسنے بہت کچھ تضرع والحاح کیا
پر کچھ جواب نہ پایا جب وہ نا امید ہوا تو اوسنے کہا اے ابا نصر تم قیامت مین اللہ کو کیا جواب دوگے جب وہ تمسے پوچھیگا
کہ تم کیون لوگون کو تحدیث نہین کرتے تہے کہا مین عرض کرونگا الٰہی رب تو نے مجھکو حکم دیا تہا مخالفت نفس
کا میرا نفس خواہشمند حدیث و ریاست تہا اسلئے مینے اوسکی مخالفت کی اور اوسکا سوال ادا نہ کیا **حکایت**
اونسے کہا تم جہاد کیون نہین کرتے کہا مخالفت سنت سے بچ کر مالانی مشغول بالفرض من السنۃ مراد فرض سے
اسجگہ مجاہدۂ نفس و تصفیۂ قلب ہے اخلاق ذمیمہ سے فرماتے تھے صحبت اشرار کی موجب ہوتی ہے سوء ظن کو
ساتھ اخیار کے اور صحبت اخیار کی موجب ہوتی ہے حسن ظن کو ساتھ اشرار کے اللہ عزوجل کبھی بندہ سے ہرگز
یہ سوال نہ کریگا کہ تو نے میرے عباد کے ساتھ کیون گمان نیک کیا مرض موت مین یہ دعا کرتے تھے اللہم
رفعتنی فوق قدری ونوّهت باسمی وشهرتنی بین الناس فاسألك بوجهك الكريم ان لا
تفضحنی غداً یوم القیامۃ کسی نے اونہین دیکھنے اور وہ غافل ہوتا تو اوس سے کتنے احسان

یا خذلک اللہ علی ھذا الحال کہتے تھے غنیمت فقیر کی اس زمانہ مین غفلت ہے لوگون کی اوس سے اور
مخفی رہنا اوسکے رتبہ کا اون سے کیونکہ نقار غالب اس خذلان ہے وہ فقیر کبھی فلاح نہ پاویگا جو یہ بات کہے کہ مین
اپنی روٹی کس چیز کے ساتھہ کہاؤن سکون نفس کا قبول مدح پر اشد تر ہے ذل معصیت سے عارف نفس کو تنہا
صفر نہین ہوتی ہے **حکایت** ابو جعفر سمنانی کہتے ہین بیٹے بشر پر ایک پرانا کرتہ دیکھکر کہا کہ اسکو اب اتار کر دو
کہا ہیا تنگ کہ کرتہ والا بھی آزاد ہو رحمہ اللہ تعالی +

ابو الحسن سری سقطی رح جنید رح کے استاد و ماموں تھے صحبت معروف کرخی مین رہے علم توحید و احوال
سنیہ و ورع مین یکتائی دہر تھے سب سے پہلے جسنے بغداد مین دربارۂ توحید تکلم کیا یہی تھے اکثر مشائخ بغداد انہین
کی طرف منسوب ہین ۲۵۱ھ مین وفات پائی شونیزیہ مین دفن ہوئے کہتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا دین
سلامت رہے بدن راحت پائے غم کم ہو وہ لوگون سے کنارہ کرے اسلئے کہ یہ زمانہ عزلت و وحدت کا ہے اقوی
قوت یہ ہے کہ تو اپنے نفس پر غالب رہے جو کوئی ادب سے اپنے نفس کے عاجز ہے وہ ادب غیر سے عاجز تر ہے
ایک علامت استدراج کی واسطے بندہ کے یہ ہے کہ اپنے عیب سے اندہا اور لوگون کے عیوب پر مطلع ہو جو کوئی
لوگون کے قول پر اپنے حق مین کہ یہ ولی اللہ ہے ساکن ہوگا وہ اسیر ہے ہاتھہ مین اپنے نفس کے مین اگر معلوم
کرلون کہ میرا بیٹھنا گھر مین مسجد مین جانیسے افضل ہے تو باہر نہ نکلون اور اگر جانون کہ تنہائی بیوی لوگون سے
افضل ہے تو اونکے پاس ہرگز نہ بیٹھون ایک علامت اللہ کے سخط کی یہ ہے کہ کثرت لعب و استہزاء و غیبت کی
تم مجاورت اغنیاء و قراء اسواق و امراء سے بچ جو کوئی انکے پاس بیٹھتا ہے یہ اوسکو بگاڑ دیتے ہین کہتے تھے
نہین دیکھی مینے کوئی چیز احبط واسطے اعمال کے اور نہ افسد واسطے قلوب کے اور نہ اسرع ہلاک عبد مین اور نہ
ادوم واسطے احزان کے اور نہ اقرب مقت سے اور نہ الزم واسطے محبت کے ریا و عجب سے دنیا واسطے قلوب
علما کے افاعی ہے اور واسطے قلوب عباد و زہاد کے سحارہ ہے جسطرح کہ لڑکے کرہ سے کہیلتے ہین اوسیطرح یہ
انکے ساتھہ تلاعب کرتی ہے دو خصلتین ہین کہ بندہ کو اللہ سے دور کر دیتی ہین ایک اداکرنا نافلہ کا بتضییع فریضہ
دوسرے عمل کرنا جوارح سے بغیر صدق قلب کے یہ روتے اور کہتے تھے کہ راہ صالحین کی دشوار گذار ہوگئی ہے
سالک اس راہ کے تہوڑے رہگئے ہین اعمال مہجور ہوگئے ہین راغب اوسکے کم پڑگئے ہین حق ترک ہوگیا ہے
یہ امر کہنہ پڑگیا ہے اب مین اس امر کو نہین دیکھتا مگر ہر بطال ناطق بحکمت مین جسکو اعمال صالحہ نے چھوڑ دیا ہے
شخص کا فرش بچھاتا و بلاست کی تمہید ہوئی عصاۃ نے اپنا جی بہلایا پھر فرماتے واغماہ من فتنۃ العلماء
واکرباہ من حیرۃ الاولیاء +

حارث بن اسید محاسبی رح یہ علماء مشائخ قوم سے تھے علوم ظاہر و علوم اصول و علوم معاملات مین انکی

تصنیف مشہور ہے اپنے زمانہ مین عدیم النظیر تھے اکثر اہل بغداد کے استاد تھے اصل مین بصری ہین بغداد مین ۲۴۳ھ
مین مرے فرماتے تھے جو کوئی درست کرتا ہے اپنے باطن کو مراقبہ و اخلاص سے زینت دیتا ہے اللہ اوسکے ظاہر کو
مجاہدہ و اتباع سنت سے اس امت کے خیار وہ لوگ ہین جنکو اونکی آخرت دنیا سے اور اونکی دنیا آخرت سے
باز نہین رکھتی **حکایت** انسے پوچھا متوکل کو بھی طمع براہ طبع لاحق ہوتی ہے کہا خطرات ہین کچھ مضرت
نہین کرتی **حکایت** کہتے تھے مینے ایک کتاب معرفت مین بنائی تھی مین اوس سے بہت خوش تھا ایک دن
بنظر استحسان اوسکو دیکھ رہا تھا کہ اتنے مین ایک جوان میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آیا مجھسے کہا اے ابا عبد اللہ معرفت
حق کا حق ہے خلق پر یا حق ہے خلق کا حق پر مینے کہا حق کا حق ہے خلق پر کہا تو پھر وہی اولی ہے کہ اوسکا
کشف مستحقین پر کرے مینے کہا بلکہ حق ہے خلق کا حق پر کہا تو پھر وہ عادل تر ہے اس سے کہ اونپر ظلم کرے
پھر سلام کرکے چلدیا یہ کہتے ہین مینے کتاب اوٹھا کر آگ مین جلا دی اور جی مین کہا کہ اب بعد اسکے پھر کبھی معرفت
تکلم کے معرفت مین نکرونگا فرماتے تھے پہلے بلا بندہ کی سہل ہونا اوسکے دل کا ہے ذکر آخرت سے اسدم دل
مین غفلت حادث ہوتی ہے **حکایت** احمد بن حنبل سے کہا کہ حارث محاسبی علوم صوفیہ مین تکلم کرتے ہین
اور آیت و حدیث سے حجت لاتے ہین بھلا تم چھپ کر اونکی بات تو سنو کہا اچھا ایک رات صبح تک چھپا رہے اونکے
اور اونکے اصحاب کے احوال مین سے کسی حال پر کچھ بھی انکار نکیا امام احمد اونکے فضل کے معترف ہوئے کہا مین تو
صوفیہ سے خلاف اسکے سنتا تھا استغفر اللہ العظیم +

داؤد بن نضیر طائی رح صاحب زہد و ورع مین کبیر الشان تھے اپنے یارون سے کہتے تھے خبردار ہو تمنے اپنے گھر مین یا
اوس توشہ سے کچھ کہا جو جانے والا طرف بلاد دور دراز کے لیتا ہے **حکایت** انسے کہا تھا ایسا شخص بتاؤ
جسکے پاس بیٹھکر نفع لین کہا تلک ضالة لا توجد علم اولاً فاولاً واسطے عمل کے طلب کیا جاتا ہے جب طالب علم
نے عمر اپنی جمع علم مین فنا کردی تو پھر عمل کب کریگا یا اللہ ستر ہا کہ سوال جنت کا نکرتے تھے کہتے کہ مین نار سے
نجات چاہتا ہون پھر کام ہو جاتا فرماتے تھے اب ہم بسبب کثرت ذنوب کے زندگی سے ملول ہوگئے ہین رح
شقیق بن ابراہیم بلخی رح مشائخ خراسان مین سے ہین انکی زبان بیان توکل مین خوش تھا وہ متقی کہتے ہین سب سے
پہلے جسنے علم احوال مین کورہ خراسان مین تکلم کیا یہی ہین انھون نے اخذ طریق کا ابراہیم بن ادہم سے کیا تھا
اور حاتم اصم کے استاد ہین فرماتے تھے مینے بیس برس قرآن مین محنت کی تب کہین تمیز دنیا کا آخرت سے کر پایا دو
حرف مین اوسکو پایا وما اوتیتم من شیء فمتاع الحیاة الدنیا وزینتها وما عند اللہ خیر وابقی زاہد
وہ ہے جو زہد کو اپنے فعل سے قائم کرے متزہد وہ ہے جو اپنی زبان سے قائم کرے سب کچھ تو نا اگر اونکے
ساتھ تو دلبستگی کریگا اور نہین طمع رکھیگا تو تو اونکو اللہ کے سوا ارباب شبہ ایک **حکایت** انسے پوچھا تھا

بندہ کب یہ بات پہچانتا ہے کہ اوسکے نفس نے فقر کو اختیار کیا ہے کہا جبکہ حصول غنا سے ایسا ڈرے جیسا کہ حصول فقر سے ڈرتا ہے **حکایت** پوچھا علامت صدق زاہد کی کیا ہے کہا جبکہ خوش ہو فوت پر ہر شے کے دنیا سے اور غم میں پڑے حصول ہر شے پر دنیا سے کہتے تھے مثل مومن کی ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے نخل بویا ہوا اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں بجای ثمر خار نہ پیدا ہو اور مثال منافق کی ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے خار بویا ہے اور وہ طمع رکھتا ہے کہ ثمر حاصل کریگا عالم جبکہ طامع اور مال کا جامع ہوا تو کمواب جاہل کسکی اقتدا کریگا اور فقیر جبکہ مشہور بفقر و راغب فی الدنیا و متنعم بملابس و مناکح ہوا تو اب راغب کسکا مقتدی ہوگا جو اسکو رغبت سے باہر لاوے جب شبان ہی گرگ ہوگیا تو اب کون بکریان چرائیگا ؀

ابو یزید طیفور بن عیسی بسطامی رح انکا انتقال ۲۶۱ھ مین ہوا ہے یہ کہتے ہین مینے ایک رات پاؤن اپنا محراب مین پھیلایا تھا ایک ہاتف نے آواز دی کہ جو کوئی پاس بادشاہون کے بیٹھے اوسکو چاہیے کہ حسن ادب سے نشست کرے ؎

	حافظا علم و ادب ورز کہ در مجلس شاہ		ہر کہ را نیست ادب لائق صحبت نبود	

علما کا اختلاف رحمت ہے مگر تجرید توحید مین میںنے تیس برس مجاہدہ کیا کوئی شے دشوار تر بندہ پر متابعت علم سے نہ پائی فرماتے تھے پہلے اللہ کو اللہ سے پہچانا ما دون اللہ کو اللہ کے نور سے جانا اللہ نے خلعت انعام کی بندہ پر اسلئے کی تھی کہ وہ راجع بحق ہو سو وہ مشتغل بغیر ہو گیا کہتے تھے الہی انک خلقت ھولاء الخلق بغیر علمھم وقلدتھم امانۃ بغیر ارادتھم فان لم تعنھم فمن یعینھم **حکایت** کسینے پوچھا سنت و فرض کیا ہے کہا سنت ترک دنیا تمامہا ہے فرض صحبت مع اللہ ہے یہ اسلئے کہ ساری سنت دلیل ہے ترک دنیا پر ساری کتاب اللہ دلیل ہے صحبت مولی پر اللہ کا کلام اوسکی صفت ہے اللہ کی نعمتین ازلی ہین تو واجب ہے کہ اونکا شکر بھی ازلی ہو **حکایت** یہ کہتے ہین مینے رب العزت کو خواب میں دیکھا کہا الہی مرے کیفی الیک فرمایا فارق نفسک وتعال ؎

	حجاب و پردہ ندارد نگاہ دلکش ما		تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز	

حکایت کسینے پوچھا عارف کی کیا صفت ہے کہا صفت اہل نار کی لا یموت فیھا ولا یحیی ؎

	وہ وصل کے وعدے شب ہجر کے صدمے		مرنے نہین دیتے مجھے جینے نہین دیتے	

کہا آدمی کب متواضع ہوتا ہے فرمایا جبکہ واسطے اپنے نفس کے کوئی مقام و حال نہ دیکھے اور یہ اعتقاد کرے کہ خلق مین اوس سے زیادہ کوئی بدتر نہین ہے اللہ کے ولی پاس اللہ کے جنات انس مین پردہ نشین ہین اونکو نہ کوئی دنیا مین دیکھتا ہے نہ آخرت مین **ف** کہتے تھے حظوظ کرامات اولیاء کی علی اختلاف الانواع چار نام سے ہوتی ہین الاول والآخر والظاہر والباطن ہر فریق کے لئے ایک نام ہے جو کوئی بعد ملابست اوس نام کے فانی ہو گیا

وہ کامل و تام ہے اسم ظاہر والے ملاحظہ عجائب قدرت خدا کا کرتے ہین اسم باطن والے ملاحظہ باجریات سرار کا کرتے
ہین اسم اول والے مشغول بما سبق ہین اسم آخر والے منتظر مایستقبل ہین ہر کسی کا مکاشفہ بقدر اوسکی طاقت کے
ہوتا ہے مگر وہ شخص کہ جسکی تدبیر کا خود حق تعالیٰ متولی ہوا ہے کہتے تھے عبادت طیار ہوتا ہے اور زاہد ہیا **حکایت**
یحییٰ بن معاذ نے انکو لکھا تھا انی سکرت من کثرۃ ما شربت من کاس محبتہ انہون نے جواب مین
تحریر کیا غیرک شرب بحور السموات والارض وما روی بعد ولسانہ خارج یقول هل من مزید ٥

شربت الحب کاسا بعد کاس | فما نفد الشراب وما رویت

حکایت ایک دن ابراہیم بن شیبہ ہروی انکے پاس آئے انہون نے کہا میرے جی مین یہ خطرہ پڑا کہ مین
تمہاری شفاعت پاس اپنے رب کے کرون کہا ای ابا یزید اگر اللہ تیری شفاعت ساری مخلوق کے حق مین
قبول فرمالے تو یہ کچھ بڑی بات نہین ہے اسلئے کہ یہ سارے ایک مشت خاک و قطعہ طین ہین ابو یزید متحیر رہگئے
حکایت ایک فقیہ عالم انکے شہر کے ایک دن انکے پاس آئے کہا اسے ابا یزید یہ تمہارا علم کس سے اور کہان سے ہے
کہا اللہ کی عطا اور اوسکی طرف سے ہے اور وہان سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
من عمل بما یعلم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم فقیہ صاحب خاموش رہگئے **ف** ابن جوزی نے پوچھا تھا
کہ یہ الفاظ جو ابو یزید سے حکایت کئے جاتے ہین کیا ہین انہون نے کہا اللہ ابو یزید پر رحم کرے ہم اونکے حال کو تسلیم
کرتے ہین شاید اونہون نے صد غلبہ یا حال سکر مین یہ کلام کیا ہوگا ٥

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست | سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

جو کوئی یہ چاہے کہ مقام ابا یزید تک ترقی کرے وہ اونکا سا مجاہدہ نفس بجالاوے تب اونکی بات سمجھیگا
واللہ تعالیٰ اعلم ٭
سہل بن عبداللہ تستری یہ تستر بضم تای اول و فتح ثانیہ ایک شہر ہے ضلع اہواز کا ملک خوزستان سے یہ ایک امام ہین
اہل تصوف مین سے اونکے اشارات کا پتہ نہ لگا سکے ہین سب اونکا تکلم علوم اخلاص و ریاضات و افعال عیوب مین تھا یہ
صحبت مین خالد و محمد بن سوار کے ہے ذوالنون مصری کو مکہ جاتے ہوے سنہ ۲۰۰ مین دیکھا تھا انکی وفات
سنہ ۲۸۳ مین ہوئی یہ کہتے تھے لوگ سوتے ہین جب مرینگے تب جاگین گے جب جاگین گے پشیمان ہونگے لیکن وہ
پشیمانی کچھ اونکے کام نہ آئیگی اتقیا ساتھ اللہ کے دلون پر مطلع ہوتا ہے جسکے دل مین دیکھتا ہے طرف ماسوا
کے رکھتا ہے اوسپر ابلیس کو مسلط کردیتا ہے صدیقین کے اخلاق یہ ہین کہ اللہ کی قسم نہ کھائین سچی یا جھوٹی
نہ اونکے پاس کسیکی غیبت کیجاے نہ شکم سیر ہون اور نہ خلاف وعدہ کرین **ف** کہتے تھے فتنے
بڑے ہین فتنہ عامہ یہ فتنہ اوپر ضائعات علم سے داخل ہوتا ہے فتنہ خاصہ یہ فتنہ رخص و تاویلات

سے آتا ہے نقشہ اوس میں وقت تاخیر حق واجب ہے وہ اوسی وقت تک گھٹتا ہے **ف** فرماتے تھے ہمارے
اصول سات ہیں تمسک بکتاب اللہ اقتداء بسنت رسول اللہ اکل حلال کف اذی اجتناب معاصی و توبہ و اداء حقوق
ہے اس زمانہ میں علما تین خصال سے مایوس ہیں ملازمت توبہ متابعت سنت ترک ایذاء خلق **ف** زیست
چار قسم پر ہے ملائکہ کی زیست طاعت میں ہے انبیاء کی زیست علم و انتظار وحی میں صدیقین کی زیست اقتدا
میں باقی لوگون کی زیست عالم ہون یا جاہل زاہد ہون یا عابد اکل و شرب میں ہے ضرورت واسطے انبیاء علیہم السلام
کے ہے قوام واسطے صدیقین کے قوت واسطے مومنین کے معلوم واسطے بہائم کے **ف** جب عمل کرتا ہے
کوئی بندہ اللہ کے امر پر وقت فساد امور و تشویش زمان و اختلاف امی کے تو اللہ اوسکو امام مقتدی ہادی مہدی
کر دیتا ہے وہ اپنے زمانہ میں غریب ہوتا ہے انتہی حدیث شریف میں آیا ہے بدء الاسلام غریبا و سیعود
کما بدء فطوبی للغرباء ولی وہ ہے جسکے سارے افعال لگاتار موافقت حق پر ہون کہتے تھے اللہ نے
خلق کو پیدا کیا اونکو اپنی ذات سے محجوب نہیں کیا ہے یہ حجاب یون آیا ہے کہ اللہ کے ہونے ہوئے صاحب تدبیر
و اختیار بنے اسی حجاب نے خلق پر اونکے عیش کو مکدر کر دیا ہے **ف** فرماتے تھے لوگون پر ایک زمانہ آئیگا کہ
حلال ہاتھ سے اغنیاء کے جاتا رہیگا اونکے اموال غیر حلال ہونگے اوسوقت اللہ بعض کو بعض پر مسلط کر دیگا مراد
ایذاء و مرافعات میں طرف حکام کے تب لذت اونکے عیش کی جاتی رہیگی اونکے دلون کو خوف فقر دنیا اور خوف
شماتت اعدا کا لگ جائیگا نپائینگے مزہ عیش کا مگر غلام و مملوک رہے سادات سو بلاء و شقاء و عناد و خوف میں ہونگے
ہاتھ سے ظالمون کے اوسدن لذت عیش کی اوسیکو ہوگی جو کوئی منافق لاابالی ہوگا پروا نکریگا کہ کہان سے
اوسنے لیا ہے کہان خرچ کیا ہے اپنی جان کو کس طرح ہلاک کیا ہے اوسدن قراء یعنے علما ہم تتبہ جہال ہونگے
اونکا عیش فجار کا سا عیش ہوگا اور مرنا اہل حیرت و ضلال کا سا ہوگا **حکایت** یہ کہتے ہیں میری ملاقات ایک
شخص سے منجملہ اصحاب مسیح علیہ السلام کے دیار قوم عاد میں ہوئی میںنے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام کا دیا وہ
ایک نیا جبہ صوف کا طراوت دار پہنے تہا مجہے کہا کہ یہ جبہ اوسی زمانہ مسیح علیہ السلام سے ہے میںنے تعجب کیا
مجہسے کہا اے ابا [illegible] ابدان کپڑون کو پرانا نہیں کرتے ہیں اونکو قذرات ذنوب کا پرانا کر دیتا ہے اور طعام سحت
یعنی سنق حرام میںنے کہا اس جبہ کو تمہارے پاس کتنے دن ہوئے کہا سات سو برس میںنے پوچہا تم ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بہی گئے تھے کہا ہان گیا تہا اور ہمراہ جن کے اونپر ایمان بہی لایا ہون
وہ جن جنکا ذکر اس آیت میں ہے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن میںنے کہا یہی سبب ہے کہ خضر علیہ السلام
کے کپڑے پرانے نہیں ہوتے کیونکہ وہ اللہ کا عصیان نہیں کرتے ہیں اور نہ طعام حرام کہاتے ہیں اور جسطرح
کہ صاحب اکل حلال کا کپڑا پرانا نہیں ہوتا ہے اسی طرح اونکا بدن بہی بعد موت کے بوسیدہ نہیں ہوتا ہے جسطرح

کہ بعض اولیاء کے لئے اتفاق پڑا ہے کہ اونکو اوسی طرح تر و تازہ بعد سالہا سال کے موت سے اندر قبر کے پایا ہے واللہ اعلم
ف فرماتے تھے بچو تم دشمنی سے اوس شخص کی جسکو اللہ نے ولی مشہور کر دیا ہے بصرہ مین ایک ولی اللہ تھے ایک قوم
اونکی دشمن ہوگئی اور ایذا رسانی کی اللہ نے اوس قوم پر غصہ کیا اور ایک رات مین سب کو ہلاک کر دیا الا انتہی مین کہتا ہون
حدیث مین آیا ہے من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب ف خوشی ہو اوسکو جو ان پہچان رکھتا ہے اولیاء سے
کیونکہ اونکی شناسائی سے استدراک طاعات فائتہ کریگا اگر نکریگا تو وہ اللہ کے پاس اوسکی شفاعت کرینگے اسلئے کہ اہل
فتوت ہین مین کہتا ہون کہ یہ شفاعت اللہ کے اذن سے ہوگی بے اذن نہوگی اور اوسکے لئے ہوگی جسنے کسی طرح کا
شرک خفی یا جلی نہین کیا ہے ولید الجعد جسکا طعام حلال نہین ہوتا ہے اوسکے دل سے پردہ نہین اوٹھتا بلکہ
عقوبات اوسکی طرف مسارعت کرتے ہین نماز روزہ صدقہ کچھ اوسکے کام نہین آتا یہ مضمون احادیث سے بھی
ثابت ہوتا ہے خلق مشاہدۂ ملکوت و وصول الی الحق سے حجاب مین ہے بسبب سوء مطعم و اذی خلق کے اپنے
یاروں سے کہتے تھے جب تک نفس تمسے طالب معصیت کا ہو تم ادب دو اوسکو بھوک پیاس سے پھر جبکہ تمسے کوئی
معصیت ہو تو جو چاہو کہا کرو اور نفس کو چھوڑ دو کہ جتنا چاہے رات کو سویا کرے حیات القلوب التی تموت بذکر
الحی الذی لا یموت بہتر لوگ علماء خائفین ہین خائفین بہتر ہین مخلصین ہین جنہون نے اپنے اخلاص
کو موت سے ملایا ہے سح

ابو سلیمان عبدالرحمن بن عطیہ دارانی رح دارا ایک گاؤن ہے دمشق کا جسمین قوم بنی عبس رہتی تھی علوم
حقائق و ورع مین یہ کبیر الشان تھی ۲۱۵ھ مین وفات پائی فرماتے تھے فقیر کو پہنچا ہے کہ نظافت ثوب مین
زیادت کرے بہ نسبت نظافت قلب کے بلکہ ظاہر اوسکا مشاکل باطن ہو کاش میرا دل مثل میرے کپڑے کے ہوتا
یعنی سفیدی و صفائی و پاکی مین جو کوئی دنیا سے کشتی کرتا ہے دنیا اوسکو پچھاڑ دیتی ہے جس دل مین دنیا نے
سکونت کی آخرت نے وہان سے کوچ کیا ف احمد بن ابی الحواری کہتے ہین ایک شب کہا مین نے
خلوت مین پڑہی تھی مجکو مزہ آیا پوچھا کس بات سے لذت پائی کہا کیسے مجکو نہین دیکھا کہا ای احمد تو ضعیف
ہے تیرے دلمین خطرہ ذکر خلق کا آیا ایک شخص نے پوچھا کون قربت بندہ کو اللہ سے زیادہ ہے کہا یہ کہ اللہ
تیرے دل پر جھانکے اور تو دارین مین سوا اوسکے دوسرے کو نہ چاہتا ہو دنیا اپنے طالب سے بھاگتی ہے بھاگنے
والے کو طلب کرتی ہے اگر بھاگنے والے کو اوسنے پالیا تو زخمی کرتی ہے اور اگر طالب نے اوسکو پالیا تو اوسکو قتل کرتی ہے
ف عجب عمل پر قدریہ کرتے ہین کیونکہ اونکو یہ زعم ہے کہ وہ عامل ہین اپنے اعمال کے اور جو شخص یہ اعتقاد
رکھتا ہے کہ وہ مستقل ہے وہ کس چیز پر عجب کریگا جو کوئی اپنے نفس کی قیمت دیکھتا ہے وہ حلاوت خدمت
کی نہین پاتا حکایت انکو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا

کیونکہ شئ مضمر تیرہ مجید پر اشارات قوم سے منوی اسلئے کہ تکلم کرنے مین دقائق علوم پر تمیز اقران پر ہوتا ہے **ف** توجب
کوئی حاجت حوائج دنیا و آخرت سے چاہے تو ہوگا پہلے سوال کر کیونکہ اکل مغیر عقل ہوتا ہے رح ◆
فتح بن سعید موصلی رح یہ اقران بشر حافی و سری سقطی سے تھے باب ورع مین شان کبیر کہتے تھے کہتے تھے جو کوئی اللہ کا ذکر
ہمیشہ دل سے کرتا ہے اوسکو فرح ساتھ محبوب کے حاصل ہوتی ہے اور جو کوئی اوسکے ذکر کو اپنے ہوی پر اختیار کر لیتا
ہے اللہ اوسکو دوست رکھنے لگتا ہے جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے وہ ماسوی اللہ سے زاہد ہو جاتا ہے **حکایت**
ایک شخص نے معافی بن عمران سے پوچھا کہ فتح موصلی کا کون عمل بڑا تھا کہا کہ فاقہ بعد ترک الدنیا ◆
حاتم بن علوان اصم رح یہ قدما مشائخ خراسان سے ہین اصل مین بلخ کے تھے صاحب شقیق بلخی رہے استاد
احمد بن خضرویہ ہین مقام واشجرد مین ۲۳۷ھ مین مرے رباط سروند مین مدفون ہوئے یہ کہتے تھے جو کوئی دعوے
کرے تین چیز کا بغیر تین چیز کے وہ کذاب ہے جو مدعی ہو خشیت خدا کا بغیر ورع کے محارم خدا سے وہ کذاب ہے
جو دعوی کرے حب جنت کا بغیر انفاق مال کے طاعت خدا مین وہ کذاب ہے جو دعوی کرے محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغیر محبت فقر کے وہ کذاب ہے **حکایت** عصام بن یوسف نے کوئی چیز انکے پاس
بھیجی قبول کر لی کہا تمنے کیون لے لی کہا مینے دیکھا کہ اسکے قبول کرنے مین ذلت میرے نفس کی ہے اور پھیرنے
مین عزت ہے نفس کی **حکایت** یہ کہتے ہین میرا گذر ایک راہب پر ہوا مجھسے پوچھا تو کہان کا ہے مینے کہا
بلخ کا کہا تو کسکے پاس نشست کرتا تھا مینے کہا شقیق بلخی کہا تو نے اوس سے کیا سنا مینے کہا یہ سنا کہ اگر آسمان
تانبے کا ہو اور زمین لوہے کی پھر نہ آسمان ایک قطرہ برسائے اور نہ زمین ایک دانہ اگائے اور میرے عیال
تمام جہان ہوں تو بھی مین کچھ پروا نکرون راہب نے کہا وہ برا آدمی ہے اوسکے پاس بیٹھا نہ چاہئے مینے
کہا کیون کہا اسلئے کہ وہ اوس چیز مین فکر کرتا ہے جو نہین ہوئی اگر ہوتی تو کیا کرتا اوسکو تو یہ چاہئے کہ اوس چیز
مین فکر کرے جو ہو چکی ہے کہ وہ کیونکر ہوئی لا تتامل بسما فانه فاسد الفکر **حکایت** حاتم پاس محمد بن مقاتل
عالم ری کے گئے کہ اونکی عیادت کرین گھر کو وسیع پایا فرش بچھا تھا غلمان و خدام سامنے کھڑے تھے سلام نکیا بلکہ
یہ کہا اے محمد تو نے اپنے گھر کی بنا مین اور ان فرش واسباب مین کسکی اقتدا کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اصحاب و تابعین و ائمہ و صالحین کی یا فرعون و نمرود کی وہ خاموش رہے پھر حاتم نے کہا اے علماء سوء
تمہاری مثال اوس جاہل کی سی ہے جو دنیا پر متکالب اور دنیا مین راغب ہے نہ علماء عاملین کے تم
فساد عام ہو لوگ کہتے ہین دیکھو یہ محمد عالم ہے جب اسکا یہ حال ہے تو ہم تو اسکے تابع ہین وہ اس کلام سے
اور بھی زیادہ بیمار ہو گئے پھر حاتم نے کہا اے محمد مین ایک مرد عجمی ہون تم مجھکو وضو کرنا واسطے نماز کے
سکھا دو کہا تم وضو کرو مین دیکھتا ہون حاتم نے تین تین بار مضمضہ و استنشاق کیا جب نوبت غسل ید کی

آئی دست چپ کو چار بار دھویا انھون نے کہا تو نے غسل وذراع مین اسراف کیا حاتم نے کہا سبحان اللہ ایک کف آب
پر تو نے مجھپر انکار اسراف کا کیا اور تو اپنے نفس پر انکار اسراف کا ان ساری چیزون مین جو تیرے پاس تھین نہین کرتا
پس سمجھ گئے کہ مطلب حاتم کا اس قضیے سے تعلیم ہے متنبہ ہو کر گھر و رغلمان و خدم سے در گذر کر کے فقرا مین ملگئے رضہ

یحیی بن معاذ رح واعظ رازی ہین اپنے وقت مین یکتا تھے لہ لسان فی الرجا خصوصا وکلام فی المعرفۃ
ایک مدت بلخ مین رہے پھر نیشاپور آئے سنہ ۲۵۸ھ مین مرے یہ کہتے تھے جبتک تو ساتھ اللہ کے مشغول ہوگا اوتنا ہی
خلق تیرے کام مین لگے گی ساری دنیا اول سے آخر تک برابر غم یکساعت کے نہین ہے پھر کیونکر تو اپنی عمر کو اوسمین
مغموم رکھتا ہے حالانکہ نصیب تیرا اوسمین سے کم ہے زاہد غریب دنیا مین عارف غریب آخرت مین اپنے یارون سے
کہتے تھے تین شخصون سے بچو ایک علما رغافلین دوسرے قرا مداہنین تیسرے متصوفہ جاہلین جو قبل تعلم فروض
دین کے مقلد بنتے ہین ہمیشہ دین بندہ کا متمزق رہتا ہے جبتک کہ دل اوسکا حب دنیا سے متعلق رہتا ہے کہتے
تھے کہ سنگی نور ہے پھر شکمی نار ہے شہوت ہیزم ہے اس سے احراق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آگ نہین بجھتی جبتک
کہ اپنے صاحب کو نہ جلالے پہننا صوف کا حانوت ہے یعنی دکانداری کلام کرنا زہد مین حرفہ ہے یعنی پیشہ وری
علما عاملین مان باپ سے بھی بڑھکر امت حضرت پر مہربان وشفیق ہین کیونکہ وہ اونکو نار دنیا سے بچاتے ہین
یا نار آخرت واہوال آخرت سے محفوظ - کہتے ہین علما جنت مین بھی محتاج اہل علم کے ہونگے جسطرح کہ دنیا مین اونکے
محتاج ہین کہا کیونکر کہا اسلیئے کہ عامہ سے کہا جائیگا کہ تم کچھ تمنا کرو وہ نجانینگے کہ کیا کہین کہینگے چلو پاس اہل علم
کے اونسے پوچھین یہ تمام کیست ہے واسطے اہل علم کے بچو تم بھاگنے سے طرف دنیا کے کہ یہ دار ممر ہے نہ دار مستقر
یہان سے زاد لیا جاتا ہے قلیل اور تھوڑا ہے مین کہتا ہون ایک بزرگ نے کہا تھا دنیا را بازی دادیم گفتند بگو
گفت نان اینجا خوردیم وکار آنجا کردیم الدنیا مزرعۃ الآخرۃ فرماتے تھے اگر ایک آدمی علم مین برابر ابن عباس
کے ہو اور دنیا مین راغب ہو تو بھی مین لوگون کو اوسکے پاس بیٹھنے سے منع کرونگا اسلیئے کہ وہ کب تیرا ناصح
ہوسکتا ہے جو اپنے نفس کا خائن ہے اولیا مثل صیادین کے ہوتے ہین عباد کو افواہ شیاطین سے شکار کرلیتے ہین
اگر کوئی ولی ساری عمر مین سوا ایک کے شکار نکرے تو بھی اوسکو خیر کثیر دیگئی ہے مین کہتا ہون حدیث شریف
مین آیا ہے لان یہدی اللہ بک رجلا خیر لک من حمر النعم طلب کرنا زہد کا مشقت اعمال سے بھاگنے کو
بطالت ہے اور پہننا صوف کا بغیر امانت نفس کے جہالت ہے اور ترک کرنا اسکا سبب کا باوجود حاجت کے کسل ہے
اور کسل باوجود استغنا کے کلفت ہے اور صبر کرنا عزلت پر علامت وجود طریق ہے اور تعبد بہ التضییع عیال کے
جہل ہے ف فرماتے تھے محاربہ نفوس صدیقین کا ساتھ خطرات کے ہوتا ہے اور محاربہ ابدال کا ساتھ فکرات
کے اور محاربہ زہاد کا ساتھ شہوات کے اور محاربہ تائبین کا ساتھ زلات کے دعا مین کہا کرتے تھے الٰہی

لا اقوی علی شیٔ وعطا التوبۃ فاعفرلی بلا تو بہ آدمی حلیم نہین ہوتا ہیان تک کہ عورتون کو بعین شفقت دیکھے نہ بعین شہوت تم پاس ناکرین کے بیٹھاکرو کہ وہ لازمین آستانہ ملک ہین ہرچ ؎

پہرولین سے گدر پہ کیسکے پڑے رہین ‏ ؎ ‏ سرزیر بار منت دربان کیے ہوئے

احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ اکابر مشائخ خراسان سے ہین صاحب ابوتراب نخشبی وحاتم اصم تھے پاس ابویزید بسطامی کے آئے اور ابوحفص حداد کی زیارت کی بڑے صاحب فتوت تھے ۲۴۰ھ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے صابر وہ ہوتا ہے جو صبر پر صبر کرے نہ وہ جو صبر کرے اور شکوہ کرے **حکایت** کہتے تھے مینے سُنا ہے کہ ایک تونگر کسی زاہد کی زیارت کو گیا تھا دیکھا کہ رمضان مین وقت افطار کے نان جو و نمک پر روزہ کھولا اپنے گھر آکر ہزار دینار بہیجی زاہد نے پہیر دیئے اور غلام سے کہا اپنے آقا سے کہنا ھذا جزاء من افشی سرہ علی مثلک رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

احمد بن ابی الحواری رح انکے باپ کا نام میمون تھا دمشقی ہین صحبت مین ابوسلیمان دارانی وسفیان بن عیینہ اور ایک جماعت مشائخ کے رہے ۲۳۰ھ مین مرے جنید رضی اللہ عنہ انکو ریحانۃ الشام کہتے تھے یہ فرماتے تھے دنیا مزبلہ ومجمع کلاب ہے کلاب سے کمتر وہ شخص ہے جو اوسپر لٹک رہا ہے اور اوسکے لیے اچھے یارون سے جھگڑتا ہے کیونکہ کتا بقدر اپنی حاجت کے لیکر چلدیتا ہے اور محب دنیا کسی حال مین بہی دنیا کو ترک نہین کرتا جب کسی مبلغ کا مالک ہوتا ہے تو طالب مالبعد رہتا ہے مین کہتا ہون شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎

وماھی الا جیفۃ مستحیلۃ ‏ ‏ علیہا کلاب ھمھن اجتلابھا

فان تجتنبہا کنت سلما لاھلہا ‏ ‏ وان تجتذبہا نازعتک کلابہا

نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوی ‏ ؎ ‏ کہ ہر کہ عشوۂ دنیا خرید وای بوے

تاکے غم دنیای دنی اے دل دانا ‏ ؎ ‏ حیف ست زخوبی کہ بود عاشق زشتی

این جہان بر مثال مردارست ‏ ؎ ‏ کرکسان اندرو ہزار ہزار

این مران را ہمی زند مخلب ‏ ‏ وان مراین را ہمی زند منقار

حکایت فرماتے تھے مجھکو خضر علیہ السلام نے ایک منتر درد کا سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ جب تیرے کسی جگہہ درد ہو تو اوس جگہہ پر ہاتھ رکھکر یہ آیت پڑہ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل مین ہمیشہ اسکو درد پر پڑہا کرتا ہون فی الفور جاتا رہتا ہے جب کوئی شخص انکے اخلاق حسنہ پر مطلع ہو جاتا تہا تو اپنی جان کو ملامت کرتے اور کہتے ماھذہ الغفلۃ حتی ظہرت محاسنک للناس رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

محمد بن سالم حداد نیساپوری انکے قریہ کا نام کوذاباد تھا یہ قریہ دروازۂ شہر نیساپور پر آباد تھا راہ بخارا پر یہ صحبت مین

عبداللہ مہدی و نصرآبادی کے رہے رفیق احمد بن خضرویہ تھے انہین کی طرف شاہ شجاع کرمانی منسوب ہین یہ ایک بڑے مشائخ مشارالیہم اور ائمہ سادات سے تھے سنہ ۲۷۰ھ مین وفات پائی یہ حبیب اللہ کا ذکر کرتے حال متغیر ہوجاتا حضار مجلس پہچان لیتے یہ کہتے تھے دنیا مجہیر خراب ہے جب تو مین ساتھہ اوسکے کسی پر بخل نہین کرتا ہون **حکایت** کہیتے کہا فلان شخص شاہ کے اصحاب مین گرد سماع کے پہرتا ہے سنکر روتا چلا اگر ہے پہاڑتا ہے کہا ایسا عمل الغریق یتعلق بکل شئ و یظن فیہ نجاتہ یعنی وہ کیا کرے ڈوبتا ہر چیز کو پکڑتا ہے جسمین گمان اپنی نجات کا کرتا ہے کسی نے پوچھا ولی کون ہوتا ہے کہا جو مؤید بکرامات ہو اور بدع سے غائب ہو فرماتے تھے بڑا فساد احوال تین چیزون سے داخل ہوا ہے ایک فسق عارفین دوسری خیانت محبین تیسرے کذب مریدین ابو عثمان حیری نے کہا فسق عارفین یہ ہے کہ آنکھہ زبان کان کو طرف اسباب و منافع دنیا کے چھوڑدے خیانت محبین یہ ہے کہ اپنی ہوی کو اللہ کی رضا پر زمانہ آیندہ مین اختیار کرے کذب مریدین یہ ہے کہ ذکر و رویت خلق او نکے دلون پر اللہ کے ذکر و رویت سے غالب تر ہو رحمہ اللہ تعالی *

۱۹

ابو تراب عسکر بن حسین نخشبی رح یہ صاحب حاتم اصم اور ابو حاتم عطار اور منجملہ مشائخ کبار خراسان کے تھے علم و فتوت و زہد و توکل و ورع مین مشہور تھے سنہ ۲۴۵ھ مین انتقال انکا جنگل مین ہوا درندون نے نوچ کھایا فرماتے تھے اللہ ناطق کرتا ہے علما کو ہر زمانے مین ساتھہ اوسکے جو مشاکل ہو اعمال سے اوس زمان کے جو کوئی کسی مشغول باللہ کو اللہ سے شاغل کرتا ہے اوسکو اوسیوقت مقت پالیتا ہے **ف** فقیر کو نہ چاہئے کہ کسی مال کی اضافت طرف اپنی جان کے کرے دیکہو موسی علیہ السلام نے کہا تہا ہی عصای یہ میری لاٹہی ہے دعوی ملکیت کا کیا تہا اللہ عزوجل نے فرمایا الق عصاک جب وہ اژدہا ہو گیا ڈر کر بہاگنا چاہا فرمایا ارجع و لا تخف مین کہتا ہون اس سے معلوم ہوا کہ دعوی ملکیت کرنے سے وہ شئے اسکے حق مین خوفناک ہو جاتی ہے جسطرح کہ عصا اژدہا نظر آیا پہر جب بندہ ہر شئے کو مملوک خدا جان لیتا ہے تو وہ شئے اسکے حق مین کرامت ہو جاتی ہے جسطرح کہ پہلے آفت تہی **حکایت** یہ کہتے ہین کہ مینے جنگل مین ایک شخص دیکہا پوچہا تو کون ہے کہا مین خضر ہون اولیا پر موکل ہون کہ جب اونکے دل اللہ عزوجل سے پہر کین پہر کین تو مین اونکو ذکر دون اے ابا تراب تلف اول قدم مین ہے نجات آخر قدم مین ہے

من در طلب یار چو مردانہ شدم او علم سخی خرید بربستم لب	اول قدم از وجود بیگانہ شدم او عقل سخی خرید دیوانہ شدم

مین کہتا ہون اس کتاب مین ذکر ملاقات اولیا کا خضر علیہ السلام سے [illegible] آیا ہے سادات صوفیا انکی حیات کے قائل اور ملاقات کے قایل ہین مگر بخاری صاحب صحیح اور محققین [illegible] انکی حیات کا بعد وفات [illegible]

رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تفسیر فتح البیان مین فیصلہ اس مسئلہ کا بخوبی کیا گیا ہی واللہ اعلم ابو
عبد اللہ بن خفیف انطاکی سے یہ صاحب یوسف بن اسباط تھے انکا شمار زہاد کبار مین ہے جمیع احوال و اکل
حلال مین بڑے ورع تھے اصل مین کوفے کے ہین تصوف مین طریقہ انکا طریقہ سفیان ثوری سے ہے صحبت مین
اصحاب ثوری کے رہے ہین یہ کہتے تھے جب کوئی قاری معصیت سے نزدیک ہوتا ہے تو اوسکے سینہ مین سے
قرآن یہ ندا کرتا ہے واللّٰہ ما لھذا حملتنی اگر عاصی اوس آواز کو سنی تو اللہ سے شرما کر مر جائے **حکایت** یہ کہتے
تھے مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عالم تہا اوسنے کہا اے رب مینے کسقدر تیرا عصیان کیا تو نے مجکو کچہ
عقاب نکیا اللہ نے اوسوقت کے نبی کو وحی بہیجی کہ فلان شخص سے کہدے کہ مینے کتنا عقاب تجکو کیا لکن تو نہین جانتا
کیا مینے تجہسے حلاوت مناجات کو سلب نہین کرلیا ہے ٥

کسے کز لذت طاعت بود محروم مسکین است
کہ بگزارند در جنت و لے با داغ حرمانش

فرماتے تھے تو نہین اطاعت کرتا ہے اوسکی جسنے تجسے احسان کیا ہے پہر تو کیا احسان کریگا اوس سے جو تجسے بدی کرتا ہے ٥

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام
کہ با دوستانت خلاف ست و جنگ

١٢ احمد بن عاصم انطاکی سے یہ اقران بشر حافی سے ہین ابو سلیمان دارانی نے انکا نام جاسوس القلوب رکہا تہا اسلیے
کہ انکی فراست بہت تیز تہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللّٰہ
یہ کہتے تھے مجھے یہ گمان نہ تہا کہ مین وہ زمانہ پاؤنگا جسمین کہ اسلام غریب ہو جائیگا کہا کیا اسلام غریب ہو گیا ہے کہا ہان
تو اگر کسی عالم کی طرف راغب ہوگا تو تو اوسکو مفتون بدنیا پائیگا وہ ریاست و تعظیم کا دستور ہو گا دنیا کو اپنے علم سے
کماکر کہائیگا اور کہیگا کہ بہ نسبت غیر کے مین اولی تر ہون ساتہ اس امر کے اور اگر تو کسی عابد کنارہ کش مقیم کو دین
رغبت کریگا تو تو اوسکو ایک مفتون جاہل فی العبادۃ مخدوع النفس و الابلیس پائیگا وہ تو صاعد اعلی درجات عبادت
ہے مگر ادنی عبادت سے بہی جاہل ہے پہر اعلی عبادت کا کیا ذکر ہے اب تو علما و عباد سباع ضاریہ ذئاب مختلسہ بگیے
ہین لینے و رزت چپاٹ کہانے والے یہ وصف ہے تیرے اس زمانہ کی اہل علم و قرآن و رعاۃ حکمت کا فاعتبروا
منہ یا اولی الابصار فرماتے تھے جب تم پاس فقرا اہل صدق کے بیٹہو تو صدق سے نشست کرو کیونکہ وہ
جواسیس القلوب ہین تمہارے دلمین آتے جاتے ہین اور تمکو معلوم بہی نہین ہوتا ٥

رہتے ہو تمہین آنکہو نمین پہرتے ہو تمہین دلمین
مدت سے اگرچہ یہان آتے ہو نہ جاتے ہو

۱۳ منصور بن عمار واعظ سے یہ اہل مرو سے ہین بصرہ مین بسر کرتے احسن وعاظ و حکما و مشائخ تھے تقلل و ورع
مین شان کبیر رکہتے تھے کہتے تھے شیطان جب کسی انسان سے مسخر اپنا کرتا ہے تو اوسکو ناقل نمیمہ قادر ذات

طرف لوگون کے بنا دیتا ہے اگر ابلیس اوس سے ڈرتا تو کبھی وسوسہ بار نہ لاتا فرماتے سبحان من جعل قلوب العارفین اوعیة للذکر وقلوب اهل الدنیا اوعیة للطمع وقلوب الفقراء اوعیة للقناعة ف کہتے تھے مجھے قرّاء سے تعجب آتا ہے کہ سالہا سال اپنے اخوان کو کسی ایک لغزش پر جو واقع ہو جاتی ہے مہجور کر دیتے ہین اور انکو قناعت و توبہ پر آمادہ نہین کرتے اور جب کوئی ظالم کسی کا مال ناحق لیکر دیوار کی اوٹ مین ہو جاتا ہے تو کہتے ہین کہ یہ مال حلال ہے کیونکہ محتمل ہے کہ بسبدل بغیر کرلیا ہو اور یہ خیال نہین کرتے کہ اوس صاحب زلّت نے زلّت مذکورہ سے بعد ایک مدت کے توبہ کرلی ہو حالانکہ قاعدہ ایک ہے ح ؛

۲۳ حمدون بن احمد قصار نیساپوری یہ نیساپور مین شیخ ملامتیہ تھے انتشار مذہب ملامتیہ کا انہین سے ہوا ہے یہ صاحب ابا تراب نخشبی و نصرآبادی ہین بڑے فقیہ عالم تھے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے اونہین کے طریقہ پر چلتے تھے جیساکہ انکے طریقہ کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے انسے اخذ کیا تھا کسیقدر نہین کیا ۲۷۱ھ مین بمقام نیساپور وفات پائی مقبرۂ حیرہ مین دفن ہوئے کہتے تھے جو کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ اوسکا نفس فرعون کے نفس سے بہتر ہے وہ مظہر کبر ہے جو شخص سیرت سلف مین نظر کریگا اپنا قصور و تخلف درجات رجال سے معلوم کریگا حکایت کسیقدر نے کہا کلام سلف کا کیا حال ہے کہ وہ ہمارے کلام سے نافع تر ہے کہا وہ کلام کرتے تھے واسطے عزّ اسلام و نجات نفوس و رضاء رحمن کے ہم بات کرتے ہین واسطے عزّ نفوس و طلب دنیا اور اعتقاد لانے خلق کے ساتھ ہمارے ف فقہا سے کہتے تھے تمکو جب کوئی علم مشکل ہو تو تم قوم سے پوچھ لیا کرو وہ اشکال تمہارا زائل ہو جائیگا لکن ساتھ ذلّ نفوس و اظہار ضعف و اعتراف بالجہل کے فقیر کا جمال تواضع ہے وہ جب تکبر کرتا ہے تو اغنیا سے بھی کبر مین بڑھ جاتا ہے تم جب بیٹھو تو پاس صوفیہ کے بیٹھو کیونکہ قبیح کے لئے اونکے نزدیک وجوہ معاذیر ہین اور حسن کے لئے اونکے پاس کچھ بڑا موقع نہین ہے جسکی وجہ سے تمہاری تعظیم کرین ؛

۲۴ ابوالحسن مقری بن ہ کہتے تھے قاری قرآن اگر قرآن پر عمل کرے تو دنیا کی آگ اوسکو نہین جلا سکیگی قبیح ہے قاری قرآن سے کہ اللہ کا عصیان کرے اگرچہ عمر بھر مین ایک ہی بار ہو اعظم کیا ہے فساد علما اور اشد مصائب تنہائی قراء ہے قرآن دن قیامت کے آئیگا اوسکے گرد مخلصین ہونگے جیسے شتر بختی ایک اور قوم بھی ہوگی اونسے کہیگا خرابی ہو تمہاری تمنے دنیا مین مجھکو حقیر کیا اب آخرت مین میرے پاس آؤ ح ؛

۲۵ سید عبداللہ اولاد ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب مین تھے یہ فرماتے ہین میننے اپنے جد صلعم کو دیکھا کہا ای رسول اللہ کون شخص زیادہ قریب ہے آپسے آپکے اہل مین فرمایا جسنے چھوڑا دنیا کو پیچھے پشت کے اور رکھا آخرت کو سامنے آنکھون کے اور ملاقات کی مجھسے اور کتاب اوسکی پاک ہے گناہون سے یہ قریب امام لیث کے مدفون ہین رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

۱۹ سید الطائفہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ بن محمد زجاج انکے باپ شیشہ فروش تھے اسلئے اونکو قواریری کہتے تھے
اصل انکی نہاوند سے ہے مولد ومنشا عراق ہے فقیہ تھے مذہب ابو ثور پر فتوی دیتے تھے ابو ثور صاحب امام شافعی
ہیں مذہب قدیم شافعی کے راوی ہیں جنید نے صحبت سری سقطی حارث محاسبی ومحمد بن علی قصاب میں رہے کبار
وسادات ائمہ قوم سے ہیں انکا کلام جمیع السنہ پر مقبول ہے روز شنبہ ۲۹۷ھ میں انتقال کیا قبر انکی بغداد میں
زیارت گاہ خاص وعام ہے یہ کہتے تھے اللہ کی بندہ کا اخلاص دلوں پر بقدر اخلاص ذکر قلوب کے ہوتا ہے تو
دیکھ تیرے دل میں کیا خلط ہے تصوف صفاء معاملہ ہے ساتھ اللہ کے اصل اوسکی صرف عن الدنیا ہے اللہ
سے غفلت کا ہونا دخل نار سے بہی سخت تر ہے انبیاء کا کلام خضوری سے ہے اور کلام صدیقین کا اشارات میں
مشاہدات سے جب اشارہ طرف اللہ کے کیا اور سکون طرف غیر کے تو مبتلا بہ محن ہوگا اور قلب ذکر سے محجوب
ہو جائیگا ونحن نعوذ باللہ من الرکون الی غیر اللہ ؎

	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند		دلا را ئے کہ داری دل در و بند	

لوگوں میں جو کوئی اکثر العلم بالآفات ہے وہی اکثر الآفات بہی ہوتا ہے کسینے پوچھا عارف کون ہے کہا پانی
کا رنگ برتن کے رنگ پر ہوتا ہے یعنی مطابق حکم وقت کے ہوتا ہے مشقت عزلت کی آسان تر ہے مدارات
خلطت سے کسینے قرب حق تعالی سے سوال کیا تھا کہا بعید بلا افتراق قریب بلا التزاق ف کہتے تھے
جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا دین سلامت رہے بدن راحت میں ہو دل آرام پائے وہ لوگوں سے نہ ملے کسیکی
ملاقات نکرے یہ زمانہ وحشت کا ہے عاقل کو اس زمانے میں عزلت اختیار کرنا چاہیے **حکایت** ایک شخص
انکے پاس پانسو دینار لایا کہا تم بانٹ دو اپنی جماعت پر خرچ کرو کہا اسکے سوا تیرے پاس اور مال بہی ہے
کہا ہان کہا تو چاہتا ہے کہ جتنا مال تیرے پاس ہے اوس سے زیادہ ہو کہا ہان فرمایا خذ ھا فانک الیھا
احوج **ف** کہتے تھے شکر میں ایک علت ہے کیونکہ شاکر اپنے لئے طالب مزید کا ہوتا ہے اور وقوف اوسکا
ساتھ اللہ کے حظ النفس بالشکر ہوتا ہے لکن شکر یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو لائق رحمت کے نہ دیکھے فرماتے
تھے مرید صادق علم علماء سے غنی ہوتا ہے اللہ جب کسی مرید سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو طرف صوفیہ کے
ڈالدیتا ہے اور صحبت قراء سے روک رکھتا ہے میں کہتا ہوں مراد قراء سے علماء سوء دنیا طلب ہیں اور مراد صوفیہ
سے مخلصین خدا دوست تصوف یہ ہے کہ ہمراہ اللہ کے بلا علاقہ ہو کبھی یون کہتے ھو عنوۃ لا صلح فیھا
کبھی یون فرماتے ھم اھل بیت لا یدخل معھم غیرھم انکا قول تھا کہ اذا رایت الصوفی یعبأ بظاھرہ
فاعلم ان باطنہ خراب **حکایت** انہون نے کہا ہے کہ مینے ابلیس کو بازار میں دیکھا کہ ننگا چلا جاتا ہے
اور ہاتھ میں ایک ٹکڑا روٹی کا ہے اوسکو کہا تا ہے مینے کہا تجھے لوگوں سے شرم نہیں آتی کہا اے ابوالقاسم

کیا روحی نہین پکوئی ایسا آلی ہے جس سے کوئی شراب ٹے وہ لوگ جنسے شرم کیجاتی تھی تحت تراب گئے اون کو
مٹی نے کہا لیا یعنی مسلمانان درگور وسلسانی در کتاب **ف** کسینے توحید خالص کا سوال کیا تھا کہا
ان یرجع آخر العبد الی اولہ فیکون کما کان قبل ان یکون مگر اشارہ ہے طرف حدیث کل مولود
یولد علی فطرۃ الاسلام کے کیونکہ تھے ساوا مر توحید کی ہیں ہرس سے لپیٹ دی گئی ہے ابلوگ اوسکے حواشی
مین گفتگو کرتے ہین **حکایت** ایکبار پاس سری سقطی کے گئے وہان ایک آدمی کو بیہوش پڑا دیکھا اوسکا
حال پوچھا کہا اسنے ایک آیت قرآن پاک کی سنی تھی بیہوش ہو گیا ہے کہا اوسی آیت کو پھر دوبارہ اسپر پڑھو
جب پڑھی گئی تو وہ ہوش مین آگیا سری سے لوگون نے کہا تو نے یہ بات کہان سے معلوم کی کہا یعقوب علیہ السلام کی
آنکھین بسبب قمیص یوسف علیہ السلام کے جاتی رہی تھین پھر اعادہ بصر کا اوسی قمیص سے ہوا سری نے
اس بات کو مستحسن کہا **ف** کہتے تھے بنیاد تصوف کی اخلاق ہشتگانہ انبیا علیہم السلام پر ہے
سخا ابراہیم کی رضا اسحٰق کی صبر ایوب کا اشارہ زکریا کا غربت یحییٰ کی لبس صوف موسیٰ کا سیاحت عیسیٰ کی
فقر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت وفات کے وصیت کی کہ جتنا علم اونکی طرف منسوب ہے وہ اونکے
ساتھ دفن کر دیا جائے جب پوچھا تو کہا مین چاہتا ہون کہ دیکھے مجھکو اللہ اس حال مین کہ کوئی شئے طرف میرے
منسوب ہو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درمیان لوگون کے موجود ہے دل واسطے علم آخرت
کے صاف نہین ہوتے مگر جبکہ دنیا سے مجرد ہو جاوین **حکایت** کسینے پوچھا اللہ کی معرفت کسب سے
حاصل ہوتی ہے یا ضرورت سے کہا ہمنے دیکھا کہ ادراک اشیا کا دو طرح پر ہوتا ہے جو شئے حاضر ہے وہ مدرک
بحس ہوتی ہے جو شئے غائب ہے وہ مدرک بدلیل ہوتی ہے حق تعالیٰ ہمارے حواس کے لئے ظاہر نہین ہے
اسلئے اوسکی معرفت دلیل و تحصیل سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ہم غیب و غائب کو نہین جانتے مگر دلیل سے
اور حاضر کو نہین پہچانتے مگر حس سے ہمنے کبھی کسیکو نہین دیکھا کہ اوسنے دنیا کو عظیم سمجھا ہو پھر اوسکی آنکھ دنیا مین
ٹھنڈی رہی ہو دنیا مین اوسکی آنکھ ٹھنڈی رہتی ہے جو اوسکو حقیر سمجھکر اوس سے اعراض رکھتا ہے **ف**
جو کوئی اپنے نفس پر دروازہ ایک حسنہ کا کھولتا ہے اللہ اوسپر ستر باب توفیق کے مفتوح کر دیتا ہے اور جو شخص
اپنی جان پر دروازہ ایک سیئہ کا کھولتا ہے تو اللہ ستر در خذلان کے اوسپر کشادہ کر دیتا ہے اور اوسکو خبر بھی
نہین ہوتی ایکبار کسینے انسے کہا تمہارے اصحاب کا کیا حال ہے کہ بہت کھاتے ہین کہا بھوکے بھی تو
بہت رہتے ہین کہا انکو قوت شہوت کی نہین گھیرتی کہا انھون نے حرام کا نہین چکھا ہے یہ ملال کہاتے
ہین کہا کیا سبب ہے کہ قرآن سنکر طرب نہین کرتے کہا قرآن مین کون چیز ہے جس سے دنیا مین طرب کرین
قرآن حق ہے حق کے پاس سے اوترا ہے لائق صفات خلق کے نہین ہے خلق پر نزدیک ہر حرف قرآن

کے ایک واجب ہے جس سے کوئی چیز اونکو مانع نہین کرتی مگر وفا اللہ عزوجل ہان جب اوسکو آخرت مین اوسکے قائل سے سنینگے تو طرب کرینگے کہا انکا کیا حال ہے کہ قصائد واشعار وغناسے طرب کرتے ہین کہا یہ انکے ہاتھون کا کام ہے اور انہین کا کلام ہے کہا کیا وجہ ہے کہ یہ اموال مردم سے محروم ہین کہا اللہ پسند نہین کرتا انکے لئے وہ چیز جو لوگون کے ہاتہہ مین ہے تاکہ کہین طرف خلق کے مائل ہوجائین اور حق سے قطع نظر کرلین اس لئے اونسے افراد کا قصد کیا ہے یہ اعتقاد ہے ساتہہ اونکے **حکایت** حریری کہتے ہین انکے جوار مین ایک مرد مصیبت زدہ ایک ویرانہ مین پڑا رہتا تہا جب یہ مرگئے اور ہم انکو دفن کرکے پہرے تو اوسکے پاس گئے وہ ایک اونچی جگہہ پر چڑہ گیا اور کہا ای ابو محمد کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین پہر اس ویرانہ مین آؤنگا حالانکہ یہ سید مفقود ہوگیا پہر یہ اشعار پڑہے ؎

والاسفی من فراق قوم	هم المصابیح والحصون
والمدن والمزن والرواسی	والخیر والامن والسکون
لم تتغیر لنا اللیالی	حتی توفتهم المنون
فکل جمر لنا قلوب	وکل ماء لنا عیون

پہر غائب ہوگیا فکان ذلک آخر العهد به رضی اللہ عنہ ؛

ابو عثمان حیری نیساپوری اصل انکی شہر رے سے ہے صاحب قدیم یحیی بن معاذ رازی وشاہ شجاع کرمانی ہین پہر نیساپور مین بقصد ابو حفص حداد آئے انہون نے بیاہ اپنی صاحبزادی کا اونسے کردیا انہون نے اونسے اخذ طریقہ کیا یہ اپنی سیرت مین اوحد مشائخ تھے انتشار طریقہ تصوف کا نیساپور مین انہین کے دم سے ہوا ۲۹۸ھ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے آدمی کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ اوسکے دل مین چار چیزین یکسان وبرابر نہون منع وعطا وذل وعز اصل عداوت تین چیزون سے ہوتی ہے طمع مال اکرام مردم قبول ناس اللہ سے ڈرنا اللہ تک پہنچا دیتا ہے اور کبر وعجب اللہ سے منقطع کردیتا ہے تیرے نفس مین لوگون کا احتقار ایک مرض عظیم لا دوا ہے جب تک تو اپنی مراد کا تابع ہے تب تک قیدخانہ مین ہے جب تفویض وتسلیم اختیار کریگا استراحت مین ہوجائیگا اغنیا رسے تعزز رہو اور فقرا سے تذلل کیونکہ اغنیا پر تعزز کرنا تواضع ہے اور فقرا سے تذلل کرنا شرف ہے انسے پوچہا ممکن ہے کہ عاقل کسی ظالم سے اقامت عذر کی کرے کہا ہان یہ بات جانلے کہ اللہ ہی نے اسکو اوسپر مسلط کیا ہے ؎

از خدادان خلاف دشمن و دوست	کہ دل ہر دو در تصرف اوست

زہد دنیا مین یہ ہے کہ کچہہ پروا نکرے کہ کسنے اوسکو لیا رحمہ اللہ تعالی ؛

ابو الحسین احمد بن محمد نوری رح انکا مولد و منشا بغداد ہے یہ معروف با بن البغوی ہین انکے وقت مین کوئی شخص انسے بہتر
طریقہ مین اور الطف تر کلام مین نہ تھا یہ منجملہ مشائخ و علماء قوم کے ہین صاحب سری سقطی و محمد بن قصاب تھے اقران
جنید مین ہین سنہ ۲۹۵ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے بہت کمیاب دو شیا اس ہمارے زمانے مین دو چیزین ہین ایک وہ
عالم جو اپنے علم پر عمل کرے دوسرے وہ عارف جو ناطق بحقیقت ہو الجمع بالحق تفرقۃ عن غیرہ والتفرقۃ عن
غیرہ جمع بہ فرماتے تھے تصوف کچھ رسوم و علوم نہین ہے بلکہ اخلاق کا نام ہے جو شخص اللہ کو دنیا مین نہین پہچانتا
وہ اوسکو آخرت مین بھی نہین پہچانیگا جیسے جب سے اپنے رب کو پہچانا ہے نہ کسی چیز کو چاہا نہ کوئی چیز اچھی
معلوم ہوئی ہر شئے کے لئے ایک عقوبت ہوتی ہے عارف کی عقوبت انقطاع ہے ذکر خدا سے یہ وہ زمانہ ہے
کہ جسمین معروف ذل اور صواب خطا اور وداد دغل ہے **حکایت** جب درمیان انکے اور معتضد کے نا اتفاقی
ہو گئی تو یہ بصرہ کو چلے گئے وفات معتضد باللہ تک وہین رہے پھر بغداد آئے واقعہ یہ تھا کہ انکے سامنے سے کچھ
سبوی خمر نکلے انہون نے اوسکو توڑ ڈالا انکو سامنے معتضد کے لیگئے اوسنے کہا تو کون ہے اوسکی تلوار بات سے
پہلے چلتی تھی انہون نے کہا مین محتسب ہون پوچھا تجھکو کسنے محتسب کیا ہے کہا جسنے تجھکو والی کیا ہے اسواسطے
سخت گفتگو کی پھر اوسکے شہر سے چلے گئے **حکایت** یہ کہتے ہین ایک بوڑھے آدمی پر مار تازیانہ کی پڑتی تھی جیسے
کھڑے ہو کر گنتا تو اوسکو ہزار کوڑے مارے وہ خاموش تھا مجھکو صبر اوسکا با وجود کبر سن کے بہت مستحسن معلوم
ہوا جب اوسکو حبس مین لیگئے تب وہان جا کر پوچھا کہ یہ صبر با وجود اس کبر سن کے کسطرح کیا اوسنے کہا اے
بھائی انما یحمل البلاء الھمم لا الاجسام یہ جب مسجد شونیزیہ مین جاتے انکے غضب وجد سے ضوء
سراج منقطع ہو جاتا اسلئے یہ نوری کہلانے یہ جہان حاضر ہوتے وہان لیبونا آتے تھے +

[19] محمد بن یحیی بن الجلا رح انکو احمد بھی کہتے ہین اصل مین بغداد کے ہین رملہ و دمشق مین رہا کرتے مشائخ شام مین سے
ہین ذوالنون مصری وغیرہ کی صحبت مین رہے تھے عالم تھے اور استاذ محمد بن داؤد رقی کے فرماتے تھے جسکے
نزدیک ذم و مدح برابر ہے وہ زاہد ہے اور جو محافظت کرتا ہے فرائض پر اول وقت مین وہ عابد ہے اور جو
سارے افعال طرف اللہ کے دیکھتا ہے وہ موحد ہے جسکی ہمت عالی ہے اکوان پر وہ مکون تک پہنچیگا اور جسکا
نفس کسی شئے پر سوا حق تعالی کے ٹھیرا تو حق اوس سے فوت ہو جاتا ہے اسلئے کہ حق اس سے عزیز تر ہے کہ
اپنے ہمراہ کسی شریک کو پسند کرے کہتے تھے اگر کوئی آدمی میرے سامنے اللہ کا عصیان کرے پھر مجھسے
دیوار کی اوٹ مین ہو جائے تو مجھکو گنجایش نہین ہے کہ مین اوسکی عدم توبہ کا معتقد ہون کیونکہ احتمال ہے
کہ اوسنے توبہ کر لی ہو رحمہ اللہ تعالی +

رویم بن احمد رح یہ مشائخ بغداد مین سے ہین فقیہ تھے مذہب داؤد اصفہانی پر سنہ ۳۰۳ مین مرے شونیزیہ مین

دفن ہوئے ہین کہتے تھے حکمت حکیم یہ ہے کہ اخوان پر احکام مین توسیع کرے اور اپنے نفس پر تضییق فرمائے کیونکہ اونپر توسیع کرنا اتباع علم ہے اور اپنی جان پر تنگی کرنا حکم ورع ہے اپنے لیے تقوی اختیار کرے اور دوسرون کے لئے فتوی صوفیہ ہمیشہ بخیر ہین جب تک کہ متنافر ہین جب مصطلح ہونگے ہلاک ہو جاوینگے کسی نے پوچھا صحبت کیا ہے کہا موافقت جمیع احوال مین ٥

	وقلت لداعی الموت اهلا ومرحبا		ولو قیل لی مت مت سمعا وطاعة	

ایکبار پوچھا تمہارا حال کیا ہے کہا کیف حال من دینه هواه وهمته شفتاه لیس بصالح تقی ولا عارف نقی رحمه الله تعالی ٭

محمد بن فضل بلخی رح انکو بسبب مذہب کے بلخ سے نکال دیا تھا سمرقند مین آکر رہے وہین ۳۱۹ھ مین مرے یکبار مشائخ خراسان سے تھے صحبت مین احمد خضرویہ کے رہے ابو عثمان حیری بہت میل خاطر انکی طرف رکھتے تھے کسی اور شیخ کی طرف نہ رکھتے کہتے تھے اگر مین اپنے نفس مین قوت پاؤن تو بھائی محمد بن فضل کے پاس جاؤن وہ سمسار رجال ہین وہ فرماتے تھے دنیا تیرا پیٹ ہے تو بقدر اپنے زہد کے پیٹ مین دنیا مین زہد کر تعجب ہے لوگ قطع بیابان کرکے کعبہ وحرم تک جاتے ہین اسلئے کہ وہان آثار انبیاء علیہم السلام کے ہین اور اپنے نفس وہوی کو قطع کرکے دل تک نہین پہنچتے کہ وہین آثار رب عز وجل ہین ٥

	او خانه همی جوید ومن صاحب خانه		حاجی بره کعبه ومن طالب دیدار	

ایک شفا یہ بھی ہے کہ بندہ کو صحبت صالحین کی لذت بھا دے اور وہ اونکا احترام نکرے کہتے ہین جب اہل بلخ نے اونکو شہر سے نکالدیا تو اونہون نے اونپر بددعا کی کہا اللهم امنعهم الصدق تب سے بعد اونکے پھر کوئی صدیق بلخ سے نہ اوٹھا رحمه الله تعالی ٭

احمد بن نصر دقاق رح یکبار مشائخ مصر سے ہین اقران جنید رح مین تھے کتانی کہتے ہین جب سے دقاق مر گئے صحبت فقراء کی دخول مصر مین منقطع ہوگئی یہ امر صالح نہین ہے مگر اوسی قوم کو جسنے اپنی ارواح سے جاروب کشی مزابل اصفیا واغنیا سے کی ہے رح ٭

محمد بن عثمان مکی رح یہ صحبت مین منسوب طرف جنید رح کے تھے انہون نے ابو عبد الله باجی و ابو سعید خراز وغیرہما کو دیکھا ہے یہ اپنے وقت مین شیخ قوم تھے اصول مین امام طریقہ تھے انکا کلام بہت اچھا ہے روایت علم حدیث کی محمد بن اسمعیل بخاری سے کی تھی سنہ ۲۹۱ مین انتقال کیا کہتے تھے توبہ فرض ہے سارے مذنبین عاصین پر خواہ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا اسکو ترک توبہ مین کچھ عذر نہین ہے فرماتے تھے جسکو تیرے دل نے توہم کیا یا جو تیرے مجاری فکر مین سانح ہوا یا حسن وبہاء وانس وضیاء وجمال وشبیح ونور وشخص وخیال نے تیرے

سارے صفات قلب مین خطور کیا اللہ عزوجل بر خلاف اوس سب کے ہے اوسکی ذات اجل واکبر واعظم ہے ان سب سے ۵

کچھ اور مرتبہ ہے وہ فہمید سے پرے ‌ ‌ ‌ ‌ سمجھے ہین جسکو یار وہ اللہ ہے نہین

حکایت کہتے ہین کہ انہون نے حسین بن منصور حلاج کو ایک دن کچھ لکھتے ہوئے دیکھا پوچھا یہ کیا ہے کہا قرآن کا معارضہ کرتا ہون اسپر بد دعا کر کے انکو چھوڑ دیا شیخ نے کہا ہے جو بلا حلاج پر آئی وہ اسی دعا کا اثر تھا رح ❊

[٤٤] سمنون بن حمزہ خواص انہون نے اپنا نام سمنون کذاب کہا تھا یہ محبت مین سری سقطی کے مرید ہے انکا کلام بیان محبت مین بہت اچھا ہے یکبار مشائخ مین ہین انکا انتقال بعد جنید رح کے ہوا یہ کہتے تھے لا یعبر عن شئ الا بما ہو ارق منہ ولا شئ ارق من المحبۃ فبم یعبر عنہا یعنی تعبیر محبت مشکل ہے ۵

محبت جادۂ دارد نہان در خلوت دلہا ‌ ‌ ‌ ‌ چو آنکہ میسر گم کنید پاپیدا رہ نہ بہ منزلہا •

علی بن حسین نے ایک دن سمنون کو دیکھا کہ ساحل دجلہ پر بیٹھے ہین ایک چھڑی ہاتھ مین ہے اوس سے ساق و فخذ کو اتنا مارا کہ گوشت پھٹ گیا پھر کہا ۵

کان لی قلب اعیش بہ ‌ ‌ ‌ ‌ ضاع منی فی تقلبہ
رب فاردده علی فقد ‌ ‌ ‌ ‌ عیل صبری فی تطلبہ
واغث ما دام لی رمق ‌ ‌ ‌ ‌ یا غیاث المستغیثین بہ

کسی نے پوچھا تصوف کیا ہے کہا نہ تو کسی شئے کا مالک ہو اور نہ کوئی شئے تیری مالک ہو رح ❊

[٤٥] ابو عبید بسری رح یہ قدماء مشائخ سے ہین صاحب ابو تراب نخشبی کے تھے فرماتے تھے ہمت نہین آتی مگر اس سے زیادت نہین ملتی مگر ضد سے ایک قوم نے حذر کیا سلامت رہی دوسری قوم اس مین ہو لی ہلاک ہو گئے یہ کہتے تھے اللہ کا ذکر زبان سے کرنا دل سے یا سبحہ رح ❊

[٤٦] حسن بن علی جوزجانی یہ اکابر مشائخ خراسان سے ہین علوم آفات و ریاضات و مجاہدات و معارف مین انکی تصنیفات مشہور ہے صاحب محمد بن علی ترمذی و محمد بن الفضل کے تھے فرماتے ہین سعادت عبد کی یہ علامت ہے کہ طاعت اوسپر آسان ہو افعال مین موافقت سنت کی رکھتا اہل صلاح کا محب ہو اخوان کے ساتھ حسن اخلاق بذل معروف کرے امر مسلمین کا اہتمام رکھے اوقات کی رعایت کرے علامت شقاوت عبد کی یہ ہے کہ برخلاف ان صفات کے ہو کہتے تھے اصح طرق الی اللہ اعمر و ابعد شبہہ اتباع سنت ہے قولاً و فعلاً و عزماً و قصداً و نیۃً اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان تطیعوہ تہتدوا کسی نے پوچھا رستہ اتباع سنت کا کیا ہے کہا مجانبت بدع

اور اتباع اون سب امور کا جسپر صدر اول علماء اسلام کا تھا اور دور رہنا مجالس کلام و اہل کلام سے اور لازم پکڑنا
طریق ابتداء سابقین کا قال تعالی ان اتبع ملة ابراهيم حنيفا انکا قول ہے الخلق کلهم فی
میادین الغفلة یرکضون وعلى الظنون یعتمدون وعندهم انهم على الحقيقة يتقلبون و
عن المكاشفة ينطقون رضی اللہ عنہ ٭

٣٧ ابوالفوارس شاہ شجاع کرمانی رح یہ اولاد ملوک سے تھے صحبت مین ابوتراب نخشبی و ابو عبید بصری کے رہے
اجل جوانان طریق اور علماء قوم ہین انکے رسالات مشہور ہین کہتے تھے فضل واسطے اہل فضل کے جب تک ہے
کہ وہ اپنے فضل کو نہ دیکھین جب دیکھا تو اب کچھ فضل نرہا ولایت واسطے اہل ولایت کے جبتک ہے کہ ولایت کو نہین
دیکھتے ہین جب دیکھا تو کچھ ولایت نرہی اس سے زیادہ تعبد کسی متعبد کا نہین ہے کہ متحبب اولیاء اللہ ہو اولیاء
کا محب اللہ کا محب ہوتا ہے جب اولیاء کسی کو دوست رکھتے ہین تو اللہ بھی اوسکو محبوب رکھتا ہے جو شخص اپنے
نفس پہ محجب کرتا ہے وہ اپنے رب سے محجوب ہوتا ہے جبکہ اس زمانے مین عالم اپنے ظلمت علم مین ہے تو پھر اوس
جاہل کا جو مقیم ہے ظلمت جہل مین کیا ذکر ہے حالانکہ ظلمت علم کی اشد ہے اسلیئے کہ نور علم پر غالب آگئی ہو رح ٭

٣٨ یوسف بن حسین رازی رح شیخ ری ہین اپنے وقت کے جبال تھے بڑے عالم و ادیب انکے طریقہ مین اسقاط
جاہ و ترک تصنع و استعمال اخلاص تھا یہ صحبت مین ذوالنون مصری و ابوتراب نخشبی کے رہ چکے ہین ٣٠٤ھ مین مرے
کہتے ہین جب قوم نے دیکھا کہ اللہ اونکو دیکھ رہا ہے تو اوسکی نظر سے شرما گیا سوا اوسکے کسی شئے کی رعایت نرکھی
اپنی دعا مین کہتے تھے اللهم انا نبات نہر انع نعمتك فلا تجعلنا حصائد نقمتك بڑا راغب دنیا
مین وہ ہے جو مذمت ذکر دنیا کا نزدیک ابناء دنیا کے کرتا ہے کیونکہ یہ مذمت کرنا انکا دنیا کو سامنے اونکے ایک
حرفہ ہے اور کیا بڑا حرفہ ہے اونکو تو دنیا مین زاہد بناتا ہے اور خود دنیا کو اونسے اوسی مجلس مین اخذ کرتا ہے
مینے آفات صوفیہ مین نظر کی دیکھا تو وہ آفات معاشرت اضداد و میل الی النسوان ہین ہین دنیا کے لیئے طغیان
ہے اور علم کے لیئے طغیان ہے جو شخص چاہے کہ طغیان علم سے نجات پائے وہ عبادت اختیار کرے اور جو
چاہے کہ طغیان دنیا سے ناجی ہو وہ زہد اختیار کرے حدیث ارحنا یا بلال کے یہ معنی کہتے تھے کہ ارحنا
بالصلاة من اشغال الدنیا و حدیث لانه صلعم كانت قرة عينه في الصلاة ف کہتے
تھے کہ اگر تو عاقل کو احمق سے پہچاننا چاہے تو اوس سے کسی امر محال کا ذکر کر اگر وہ قبول کرلے تو تو سمجھ جا
کہ وہ احمق ہے مرید جبکہ مشغول بہ رخص و فواضل علوم ہو تو جان لے کہ اوس سے کچھ نہو گا جو کوئی بچار توحید
مین پڑ گیا ہے اوسکو عمر ایام پر سوا تشنگی کے اور کچھ زیادہ نہو گا ہر امت مین ایک ودیعت ہے جسکو اللہ نے
مخفی رکھا ہے اس امت مین اگر کوئی ودیعت ہو گی تو یہی صوفیہ ہین جب شعر سنتے تو گویا ایک قیامت

قائم ہوتی اور جب قرآن سنتے تو آنکہ سے آنسو نہ تہمتا ؎

آنکہین طوفان کو دکہاتی ہے	چشم بد دور چشم تر اسے میر

۲۱ محمد بن علی رح معروف بہ حکیم ترمذی انہون نے ابوتراب نخشبی کو دیکہا تہا اور ابن الجلا و احمد خضرویہ کی صحبت مین رہے تہے کبار مشائخ خراسان مین ہین انکی تصانیف مشہور ہے حدیث بہی لکہی ہے فرماتے تہے مینے ایک حرف بہی تدبیر سے نہین لکہا اور نہ اسلئے کہ مولفات میری طرف منسوب ہون ولکن جبکہ وقت مجہپر سخت ہوتا تو مین تسلی حاصل کرتا **حکایت** کسینے پوچہا صفت خلق کی کیا ہے کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضۃ یعنی با این ہمہ ناتوانی یہ دعوی **ع** مارا ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود * فرماتے تہے تواضع و استسلام شر اللطف خدام سے ہے کفی بالمرء عیبا ان یسرہ ما یضرہ کہتے تہے اللہ نے جو موحدون کو طرف نماز پنجگانہ کے بلایا ہے یہ اللہ کی رحمت ہے اونکے حال پر ان نمازون مین اونکے لئے طرح طرح کی ضیافتین طیار کی ہین تاکہ بندہ ہر قول و فعل مین کچہہ اونکی عطایات سے حاصل کرے سبحانہ وتعالی افعال مثل اطعمہ کے ہین اقوال مثل اشربہ کے ہین اور یہ لوگ عرش وحدانیت ہین صلاح صبیان کا مکتب مین ہے اور صلاح قطاع الطریق کا حبس مین ہے اور صلاح نساء کا بیوت مین محدث و متکلم جب اپنے درجہ مین متحقق ہوجاتے ہین پہر حدیث النفس سے نہین ڈرتے رح *

محمد بن عمر حکیم وراق رح اصل مین ترمذکے ہین بلخ مین آرہے تہے احمد خضرویہ و محمد بن سعد زاہد و محمد بن عمر بلخی کو دیکہا ہے تصانیف انکی انواع ریاضات و آداب و معاملات مین مشہور ہین فرماتے تہے اگر طمع سے کہا جائے کہ تیرا باپ کون ہے تو وہ کہیگا الشک فی المقدور اگر اوس سے کہین کہ تیرا حرفہ کیا ہے تو کہے اکتساب الذل اگر پوچہین کہ تیری غایت کیا ہے تو کہے الحرمان ؎

ازان نیست مر طمان را بہی	طمع را سہ حرف است وہر سہ تہی

یہ اپنے اصحاب کو سفر و سیاحات سے منع کرتے تہے کہتے تہے کنجی ہر برکت کی تصبر ہے اپنے موضع ارادت مین یہانتک کہ ارادت صحیح ہوجائے جب صحیح ہوجائیگی تو اوائل برکت کا ظہور ہوگا **ف** لوگ تین طرح کے ہوتے ہین علماء فقراء امراء فساد امراء سے فساد معاش کا ہے اور فساد علماء سے فساد طاعات کا اور فساد فقراء سے فساد اخلاق کا مین کہتا ہون یہ ہمارا زمانہ جامع جمیع انواع فسادات مذکورہ و الحمد للہ علی کل حال و بکل حال بہ فی کل حال لکل حال فرماتے تہے جسنے اکتفا کیا تکلم بعلم پر بدون زہد و تفقہ کے وہ زندیق ہوا جسنے اکتفا کیا زہد پر بدون کلام و تفقہ کے وہ بدعتی ہوا جسنے اکتفا کیا فقہ پر بدون زہد و ورع کے وہ فاسق ہوا جسنے جمع کیا ان سب امور کو وہ خلاص ہوا اخلق فاسقین کا افضل ہے صوامت مطیعین سے تواضع خلق وہ لوگ ہین جنکے صدور سلیم اعمال حسن زبان پاک شر ملائکہ محفوظ ہے جب اس سے خالی ہونگے تو پہر وہ فرا

ہین ہین نہ عوام ہین مین کہتا ہون یہ صفات عوام کی اس زمانہ مین اندر خواص کے بہی نہین ہین انا اللہ کاش ہوتے
متصف بصفت عامہ ہی ہوتی تو مسلمان تو کہلاتے کہتے تہے جب علماء فاسد ہوجاتے ہین تو فساق اہل صلاح پر
اور کفار مسلمانون پر اور کذبہ صادقین پر اور مرائین مخلصین پر غالب آجاتی ہین سارا دین تلف ہوجاتا ہے کیونکہ
علماء عام ہین غلبہ ہوئی سے دل تاریک ہوجاتا ہے تاریکی دل سے سینہ تنگ ہوجاتا ہے تنگی صدر سے بدخلقی
آجاتی ہے بدخلقی سے یہ خلق کو اور خالق اسکو دشمن رکہتی ہے یہ اونسے جفا کرتا ہے وهنالك يصير شيطانا
یعنی پہر اوسدم شیطان ہوجاتا ہے خلاف سے ہیجان عداوت کا ہوتا ہے عداوت سے تنزل بلا ہوجاتی ہے جب
کوئی شخص اپنے نفس کا عاشق ہوجاتا ہے تو کبر و حقد و ذل و مہانت اوسپر عاشق ہوجاتی ہین تو اگر یہ چاہتا ہے
کہ تجھکو کچہہ ذرا طریقہ زہاد کا ملے تو تو حب ریاست و علو فی الناس ہین سے رغبتی کر +

احمد بن عیسی خراز رح یہ اہل بغداد سے ہین صاحب ذوالنون مصری و سری سقطی و بشر حافی وغیرہم تہے ائمہ
قوم و اجلۂ مشائخ سے ہین سب سے پہلے علم فنا و بقا مین انہین نے تکلم کیا تہا ۲۷۹ھ مین وفات ہوئی رح
یہ کہتے تہے مثال نفس کی صفات مین ایسی ہے جیسے پانی پاک صاف ٹہیرا ہوا ہو جب اوسکو ہلاؤ تو نیچے کی کیچڑ
ظاہر ہوجاتی ہے اسی طرح مرتبہ نفس کا وقت محن و فاقہ و مخالفت ہوئی کے ظاہر ہوتا ہے جو شخص صفات سطوت
نفس کو نہین پہچانتا ہے وہ کیونکر مدعی معرفت رب ہوسکتا ہے **ف** عرفاء اللہ کے خزائن ہین اللہ نے
اونہین علوم غریبہ و اخبارات عجیبہ رکہے ہین تکلم اونکا لسان ابدیت سے ہوتا ہے وہ عبارات ازلیت سے
اخبار کرتے ہین اللہ اگر موسی علیہ السلام کو اپنے کنف مین نہ لے لیتا تو وہی گت انکی بہی ہوجاتی جو پہاڑ کی ہوئی تہی
قال تعالی لعلمه الذين يستنبطونه منهم اِسکے معنی یہ کہتے تہے کہ مستنبط وہ ہے جو بغیر ملاحظہ
غیب کرتا ہے کوئی شئے اوس سے غائب و مخفی نہین رہتی **قوله تعالی** لآيات للمتوسمين کہتے تہے متوسم
وہ شخص ہے جو کہ عارف وسم ہے یعنی اوس چیز کو پہچانتا ہے جو کہ سویدا دل کے اندر ہے استدلال و علامات
سے پہر اولیاء کا تمیز اعداء سے کرلیتا ہے اللہ جب چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندہ کو دوست رکہے تو اوسکے لئے
دروازہ ذکر کا مفتوح کردیتا ہے پہر جب ذکر مین اوسکو مزا آنے لگتا ہے تو اوسپر دروازہ قرب کا کہولدیتا ہے
پہر اوسکو طرف مجلس انس کے اوٹہالیتا ہے پہر کرسی توحید پر بٹہاکر رفع حجاب کرکے داخل دار فردانیت فرماتا ہے
پہر اوسکے لئے جلال و عظمت کو کشف کردیتا ہے جب اوسکی نظر اوس جلال و عظمت پر پڑتی ہے تو وہ بلاہو
باقی رہجاتا ہے اسدم بندہ فانی ہوجاتا ہے اللہ کی حفظ مین آگرتا ہے سارے دعاوی نفس سے پاک ہوجاتا ہے

حکایت کہتے تہے ایکبار مینے ایک شخص متظاہر بالجنون کو دیکہا اوسکو پکار کر کہا قف یا مجنون یعنی اے
دیوانے ذرا ٹہیر اوسنے میری طرف التفات کرکے کہا تو جانتا ہے کہ دیوانہ کون ہوتا ہے مینے کہا نہین کہا جو ایک قدم

بے یاد خدا کے اوٹھاتا ہے فرماتے تھے بندہ متصف بشرف نہین ہوتا ہے جب تک کہ ذکر اوسکی غذا اور رضی اوسکا فرش نہو ۵

خاک نشینی ست سلیمانیم
ہست چہل سال کہ می پوشمش

ننگ بود افسر سلطانیم
کہنہ نشد جامۂ عریانیم

تو صفا عبودیت پر دہو کانہ کہا کہ اسمین نشیان ربوبیت ہوتا ہے کہا پہر خلاص کی کیا صورت ہے کہا یہ کہ شاہد صنع ربوبیت ہو اقامت عبودیت مین پہر نفس سے منقطع ہوکر ساکن الی الرب ہو جائے تب کہین سیدہ راہ کے سلامت سے ہے رحمہ اللہ تعالی +

[١٢] محمد بن اسمعیل مغربی رح یہ استاذ ابراہیم خواص و ابراہیم شیبان تھے صحبت مین علی بن رزین کے رہے ایکسو بیس برس جئے جبل طور سینا پر پاس اپنے استاذ علی بن رزین کے دفن ہوئے ۲۹۹ھ مین انتقال ہوا کہا اس کی جگہ کہاتے جس چیز کو ہاتہ آدمی کا لگتا اوسکو نہ کہاتے کہتے تھے فقیر مجرد عن الدنیا کو کوئی شئے اعمال فضائل سے بجا نلائے ان متعبدین سے افضل ہے جنکے پاس دنیا ہے ایک ذرہ عمل فقیر مجرد کا افضل ہے جبال اعمال اہل دنیا سے

این کبر و منی ز سر بدر باید کرد
وز دنیا دارمی و عاقبت مبطلی

انگاہ بکوی او گذر باید کرد
این ناز بجز نہ پدر باید کرد

فرماتے تھے اللہ کے بندے ہین جنہین اللہ نے علوم ظاہر و باطن کے پورے کر دیئے ہین اور اونکے ذکر کو سنام کر رکہا ہے وہ کبہی ہمراہ علما کے شمار نہین ہوتے اولئک لھم الامن وھم مھتدون کہتے تھے ما خلقت الا ھذہ الطائفة لکنھا احترقت بما فطنت فلاحول ولاقوة الا باللہ **حکایت** کہا میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو اصحاب ابراہیم علیہ السلام مین سے تہا ہوا مین سوال کرتا ہے سے کہ ابراہیم کو منجنیق مین رکہکر آگ مین پہینکا تہا جیسے کہا تو ہوا پر کسطرح گیا تو تو بنی آدم ہے کہا اللہ پر توکل کرنیسے جیسے کہا توکل کیا ہے کہا النظر الی اللہ تعالی دائما بلا حین تطرف والذکر لہ بلسان لا یتحرک والجولان فی مصنوعاتہ بلا روح تنفل ح +

[١٣] احمد بن مسروق رح یہ افاضل اہل طوس سے ہین بغداد مین رہتے تھے ۲۹۹ھ مین مرے صاحب حارث محاسبی و سری سقطی تھے انکا شمار کبار مشائخ قوم و علما طریقہ مین ہے فرماتے تھے فقیر کو سماع تغزلات کا نہ چاہیے مگر یہ کہ ظاہر و باطن مین مستقیم قوی الحال ام علم ہوا اسے ہم ایسون کو اوسکا سننا لائق نہین ہے کیونکہ ہمارے دل مالوف عبادات نہین ہین مگر بتکلف اگر ہم اسکو مباح کر دین تو ڈر ہے کہ کہین مبتدی طرف رخص کے نہو فرماتے تھے من لم یحتر ز بعقلہ من عقلہ لعقلہ ھلک بعقلہ جسکا سود رب ہوتا ہے

اور پہر کوئی غالب نہیں ہوتا نا ہد وہ ہے جو اللہ کے ہوتے ہوے کسی شئے کا مالک نہیں ہوتا ہے مومن کو قوت اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے جسطرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض خادم کے تسبیح تحمید تہلیل تکبیر سکہائی تہی اور فرمایا تہا کہ یہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اور منافق کو قوت نہیں ہوتی مگر طعام و شراب سے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کوئی ساتہہ غیر حق کے مسرور ہوتا ہے تو وہ سرور اوسکو بوجہ ہموم و احزان کا ہوتا ہے **حکایت** یہ کہتے ہین مینے دیکہا کہ قیامت قائم ہوئی ہے اور دستر خوان بچہائے گئے ہین مینے چاہا کہ مین بہی اوسپر بیٹہون مجہسے کہا کہ یہ موائد واسطے صوفیہ کے ہین مینے کہا مین بہی صوفی ہون مجہسے ایک فرشتہ نے کہا ہان تو او نہین سے تہا لکن تجہکو کثرت حدیث وحب تمیز علی الاقران نے اونکے ساتہہ ملحق ہونیسے باز رکہا ہے مینے کہا مین توبہ کرتا ہون اللہ سے اور جاگ اوٹہا اور متوجہ طریق قوم پر ہوا اور رجی ہین کما الحدیث رجال غیری معلوم ہوا کہ تقسیم خداوندی مین ہر کسیکو ایک کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اوس سے وہی کام بنتا ہے نہ دوسرا کام کل میسر لما خلق لہ **حکایت** یہ کہتے ہین مین ایک مسجد مین جایا کرتا تہا اوسمین ایک درخت تہا بیر کا اوسپر دو بلبلین رہتی تہین ایک چلی گئی دوسری تہا رہگئی تین دن تک اسنے اوڑکر کچہہ نہ چرا نہ کوئی شئے زمین پر سے التقاط کی تیسرے دن ایک اور بلبل کا اوس طرفسے گذر ہوا وہ چلائی اسکو اپنی بلبل یاد آئی شاخ پر سے مردہ ہوکر گر پڑی کہتے ہین شیخ کے پاس چار شاگرد تہے اونہون نے جب یہ حکایت سنی مردہ ہوکر رہگئے رضی اللہ عنہم اجمعین ؏

افسوس دلا کہ غمگساران رفتند		کیسین بدنان و گلعذاران رفتند	
چون بوی گل آمدند بر باد سوار		در خاک چو قطرہای باران رفتند	

علی بن سہل اصفہانی رح یہ قدماء مشائخ اصفہان سے ہین جنید رح سے خط کتابت رکہتے تہے صاحب معاملات ملاقی ابو تراب نخشبی تہے یہ جب سنتے کہ فلان مسلمان پر قرض ہے تو بغیر علم مدیون کے اوسکی طرفسے قرض ادا کردیتے اور پہر صاحب دین کے پاس آکر کہتے کہ اللہ نے تمہارا قرض اوتار دیا یہ بات لوگون کو بعد انکی موت کے معلوم ہوئی فرماتے تہے جسکے مبادی ارادت صحیح نہیں ہین وہ منتہای عاقبت مین بہی سلامت نہیں رہ سکتا ہے جس دل نے خدا کو پہچانا اوسپر حرام ہے کہ غیر اوسمین ساکن ہو اگر ساکن ہوا تو یہ معاقب ہوگا ؏

نے خانہ خدا ہے نہ ہے یہ بتون کا گہر		رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب مین	

لوگ آدم علیہ السلام کے وقت سے اسوقت تک یہی دل دل پکارتے ہین مین چاہتا ہون کہ کوئی ایسا شخص ہو جو مجہے بتاوے کہ دل کیا ہے مین نہیں دیکہتا اپنے یارون سے کہتے تہے پناہ مانگو اللہ کی غرور حسن احوال سے باوجود فساد بواطن اسرار کے کسینے پوچہا حقیقت توحید کی کیا ہے کہا قریب من الطرق

بعید عن الحقائق کہتے تھے بدایت مین جب مجھپر شوق مستولی ہوا تو اوسنے مجھکو کھانے پینے سونے سے غافل کر دیا تھا ؎

آمد خبری ز نامدار او	من بعد خبر نشاند ما را

۴۵ احمد بن محمد جریری رح یہ اکابر اصحاب جنید سے تھے صحبت مین سہل بن عبد اللہ تستری کے رہے بعد موت جنید کے بجای اونکے بیٹھے حال تمام و صحت طریقہ و علم کثیر رکھتے تھے سال ۳۱۱ مین مرگئے فرماتے تھے جس شخص پر نفس اوسکا مستولی ہوگیا ہے وہ اسیر ہے حکم شہوات مین محصور ہے یعنی ہوی مین اللہ اوسکے دل پر فوائد کو حرام کر دیتا ہے اوسکو کلام اللہ سے استلذاذ نہین ہوتا اور نہ اوسکی حلاوت پاتا ہے اگرچہ ہر دن ایک ختم کیا کرے اسلئے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنی محجوب کیا ہے اونکو فہم و لذت آیات سے کہتے تھے جسنے محکم نکیا تقوی و مراقبہ کو اپنے اور اللہ کے درمیان وہ کشف و مشاہدہ کو نہین پہنچیگا جسکے پاس تقوی نہین ہے اوسکا سفر معلوم ہے جسکے لئے مراقبہ نہین ہے اوسکا حال معکوس ہے جو کوئی شخص قرآن بقصد دیدار جنت کے پڑھتا ہے وہ کثیر کے عوض راضی بالقلیل ہے اسلئے کہ جنت مخلوق ہے اور قرآن غیر مخلوق ہے اور فائدہ قرآن پڑھنے کا یہ ہے کہ وجود رب و فہم خطاب ہو پھر جو کوئی اوسکے پڑھنے سے طالب عرض دنیا ہے اوسکا کیا ذکر ہے جو کوئی یہ کام کرتا ہے اوس سے ساری خیر قرآن کی فوت ہو جاتی ہے ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن	که خواجه خود روش بنده پروری داند

مریم علیہا السلام نے کہا تھا یا لیتنی مت قبل ہذا و کنت نسیا منسیا یہ اسلئے کہ اللہ نے اونکو مطلع کر دیا تھا کہ عیسی علیہ السلام معبود من دون اللہ ہونگے اس غم مین اونہون نے یہ تمنا کی کہ کاش مجھکو یہ حمل نہ ہوتا جو اللہ کے سوا پوجا جائیگا اللہ نے عیسی علیہ السلام کو گویا کر دیا کہ انی عبد اللہ یعنی لوگون کا ادعا باطل ہے کہ میرے حق مین بابت الوہیت کے کچھ ضرر مجھکو نہ دیگا ❊

۴۶ احمد بن محمد بن سہل بن عطا رودی رح یہ ظراف مشائخ صوفیہ سے تھے عالم طریقہ مین اونکی زبان فہم قرآن مین مختص ہے ساتھ اونکے صحبت جنید و ابراہیم مارستانی وغیرہ مشائخ سے ہے فوق مین ہے ابو سعید خراز انکی شان کے معظم تھے یہانتک کہ کہا ہے کہ تصوف پہچاننے کا یا دل اور اسکا نکیا مگر جنید و ابن عطا کو سنہ ۳۰۹ ہجری مین انتقال کیا کسی نے اونسے پوچھا تھا مروت کیا ہے کہا ہی ان لا تستکثر للہ عملا ف کہتے تھے اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو واسطے مشاہدہ کے پیدا کیا ہے لقولہ تعالی الا من القی السمع و هو شهید اور اولیا کو واسطے مجاورت کے بنایا ہے لقولہ عز جارك صالحین کو واسطے ملازمت کے بنایا ہے لقولہ والزمهم کلمة التقوی مراد کلمہ تقوی سے لا الہ الا اللہ ہے عوام کو واسطے مجاہدے کے پیدا کیا ہے لقولہ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا ف آدم نے جب عصیان کیا یہ حینہ

جنت مین اونپر ملی مگر سونا چاندی کہ یہ نزدیک الله نے اونکو وحی کی کہ تم آدم پر کیون نہین روتے ہو کہا ہم اوپر
نہین روتے جسنے تیری معصیت کی ہے فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی مین تمکو ہر چیز کی قیمت ٹھہراونگا
بنی آدم کو تمہارا خدمتگار کرونگا قال تعالی ثم تاب علیهم لیتوبوا اسکے معنی یہ کیے کہ جب تک سب بندے
پر عطوفت برحمت نہین کرتا ہے تب تک بندہ بہی طرف الله کے ساتھ طاعت کے عاطف نہین ہوتا ہے قال تعالی
هل ادلك على شجرة الخلد وملك لا يبلى آدم نے کہا ای رب تو نے کسلیے مجھکو ادب دیا مینے تو درخت
بطمع خلود کہایا تہا کہ مین ہمیشہ تیرے جوار مین رہون فرمایا تو نے خلود درخت سے طلب کیا نہ مجھسے خلود میرے
ہاتھ مین ہے اور میری ملک ہے تو نے شرک کیا اور تجھے خبر نہین لکن مینے تجھکو نکال کر تنبیہہ کی تاکہ تو کسیوقت
مجھکو فراموش نکرے ف الله کہتا ہے ای بندے مین اگر تجھکو دنیا دیتا ہون تو تو اوسمین مشغول ہو جاتا ہے
اور اگر نہین دیتا ہون تو تو اوسکی طلب مین مشغول رہتا ہے پھر میرے لئے تو کب فراغت حاصل کریگا کوئی موقف
جنت سے محبوب تر طرف حورعین کے اعراض عبد من الدنیا سے نہین ہے نہ کوئی وسیلہ نزدیک الله کے محبوب تر
اعراض عن النفس سے ہے خلق مبتلا ہی فراق اسلیئے ہوئی ہے کہ کسیکو سکون مع غیر الله نہو فرماتے تھے سارا
قرآن دو چیز ہے ایک مراعات ادب عبودیت دوسرے تعظیم حق ربوبیت حکایت کہتے تھے بعض
اصحاب ہمارے ایک جنگل مین راہ بہول گئے ایک چشمہ آب پر گزر ہوا وہان ایک جاریہ مثل قمر کے نظر آئی
اوسکے پاس کہڑے ہو گئے اوسنے کہا الیك عنی یعنی دور ہو انہون نے کہا اشتغل کلی بك مین بالکل
تجھ مین مشغول ہون اوسنے کہا اس چشمہ پر ایک اور جاریہ ہے کہ مین اوسکی لونڈی ہونیکے لائق بہی نہین
ہون اونہون نے پیچھے پہر کر دیکھا اوسنے کہا ما احسن الصدق واقبح الکذب تجھکو یہ زعم تہا کہ تو بالکل
میرے ساتھ مشغول ہے اور پہر تو ملتفت الی الغیر ہوا انہون نے التفات کیا تو کسیکو نہ دیکھا رح +
ابراہیم بن اسمعیل خواص رح بڑے متوکل تھے مشائخ وقت مین یکتا تھے اقران جنید و نوری مین تھے انکی ریاضات
وسیاحات کی شرح بہت دراز ہے ۲۹۱ھ مین بمرض شکم جامع رے مین انتقال کیا جب کہڑے ہوتے تو وضو
کرکے دو رکعت نماز پڑہتے کہتے تھے علم اوسکے لئے ہے جو عامل تابع و مستعمل ہے مقتدی سنن ہے اگرچہ
قلیل العلم ہو تاجر رأس المال غیر کا مفلس ہوتا ہے قال تعالی وانیبوا الی ربکم واسلموا له من
قبل ان یاتیکم العذاب کہتے تھے الانابة ان یرجع بك منك الیه والتسلیم ان تعلم ان ربك اشفق
علیك من نفسك والعذاب عذاب الفراق فرماتے تھے بندہ جب واسطے ازالہ منکر کے متحرک ہوتا ہے
پہر موانع قائم ہو جاتے ہین تو یہ فساد اوسکے عقیدہ کا ہے اگر اعتقاد اوسکا ساتھ الله کے صحیح ہوتا اور
الله سے استیذان ازالہ منکر کا کرتا اور استعانت چاہتا تو کبہی کوئی مانع پیش نہ آتا ۵

آن یکے با پیر خود گفتا کہ من ۔ منی سنگر بیکنم اندر زمن
لیک می ترسم کہ از اہل حسد ۔ آن فتنے در روز گارے من رسد
گفت کہ این کار سیر حق کنی ۔ از بلا ہای دو عالم ایمنی

حکایت کسیئے یہ پوچھا انسان کا کیا حال ہے کہ وقت سماع اشعار کے وجد کرتا ہے اور وقت سماع قرآن کے وجد نہین کرتا کہا سماع قرآن ایک صدمہ ہے یعنی صدمہ ہے ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص شدت غلبہ سے اوسکے جنبش کر سکے اور شدت اشعار کی ترویح نفس ہے اسلئے حرکت کرتا ہے ﴿

ابو محمد عبداللہ بن محمد خراز رح یکبار مشائخ رے سے ہین سالہا سال مجاور حرم شریف رہے بڑے ورع قائم بحق طالب قوت بوجہ حلال تھے پاس ابو عمران کبیر کے رہے ابوحفص نیساپوری و اصحاب ابو یزید کو پایا سب انکی تعظیم تکریم کرتے تھے ابوحفص نے کہا ہے رے مین ایک جوان نے نشو ونما پایا ہے اگر طریقہ وقت پر باقی رہا تو منجملہ رجال کے ہوگا اسکے پہلے مریدے کہتے تھے جوع طعام زاہدین ہے اور ذکر طعام عارفین ہے

بنان بن محمد جمال رح اصل مین واسطہ کے ہین مصر مین آرہے تھے وہین ساتھ جامع مصر کے سنہ مین دفن ہوئے منجملہ مشائخ قائمین بالحق آمرین بالمعروف کے تھے انہون نے جنید و مشائخ وقت کو پایا تھا نوری کے استاذ ہین انکی مقامات و کرامات مشہور ہین **حکایت** یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہا اے بنان مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا من اکل بشرہ اعمی اللہ عین قلبہ یعنی جو کوئی حرص سے کہاتا ہے اوسکے دل کی آنکہ اندہی ہوجاتی ہے مین چونک اوٹہا اور عہد کیا کہ کبہی پیٹ بہرکر نہ کہاؤنگا مینے اوس رات دو روٹیان اور مسور کی دال کہائی تہی مینے مصر مین خدا وفرجی سے ملاقات کرکے کہا اختصر لی من العلم کلمۃ واحدۃ انتفع بہا کہا علیک باخذ الاقل من الدنیا و ارض فیہا بالذل مینے کہا حسبی حسبی ﴿

کار دنیا کسے تمام نکرد ۔ ہر چہ گیرید مختصر گیرید

محمد بن ابی الورد رح یہ مشائخ عراق و اقارب جنید مین تھے صاحب سری سقطی و حارث محاسبی تھے کہتے تھے انقطاع غفلت مین انقطاع عبودیت ہے یعنی زوال غفلت سے علو عبودیت حاصل ہوتا ہے ولی وہ ہے جو اولیاء اللہ کا موالی اور اعداء اللہ کا معادی ہوتا ہے مین کہتا ہون یہی معنی ہین حب فی اللہ و بغض فی اللہ کے حدیث شریف مین ایسے شخص کو مستکمل الایمان فرمایا ہے جسکا نفس دنیا کو دوست نہین رکہتا ہے اوسکو زمین والے دوست رکہتے ہین اور جسکا دل دنیا کا دوستدار نہین ہوتا ہے اوسکو آسمان والے دوست رکہتے ہین ﴿

۵۱
ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی بزاز رح یہ صاحب سری سقطی تھے لیکن اکثر انتساب انکا طرف حسن مسوحی کے تھا فقیہ عالم بالقرآن تھے ایک دن مسجد شہر مین کلام کر رہے تھے حال متغیر ہو گیا کرسی پر سے نیچے گر کر دوسرے جمعہ کو مر گئے انکا انتقال جنید سے پہلے ہوا ہے یہ رفیق طریق ابوتراب نخشبی رہے ہین مجلس امام احمد مین جب کچھ چرچا کلام قوم کا ہوتا تو اسے فرماتے ما تقول فی هذا یا صوفی ۲۸۹ مین وفات پائی حکایت یہ کہتے تھے طریق روم مین ایک راہب کے پاس ٹہیر رہے کہا هل عندك شئ من خبر ما مضی کہا ان فریق فی الجنة و فریق فی السعیر فرماتے تھے محبت فقر کی سخت ہے صبر نہین کرتا اوسپر مگر صدیق ٥

اگر بیرون کنی از سر ہوای مال مردم را		خط پیشانی از ہمت دعای درد سر باشد

کہتے تھے جو شخص طریقہ کو جان لیتا ہے اوسپر سلوک اوسکا آسان ہو جاتا ہے یہ طریقہ اوسکو اللہ کی تعلیم سے آتا ہے اور جو کوئی استدلال سے اوسکو جانتا ہے وہ کبھی مخطی و کبھی مصیب ہوتا ہے نہین ہے دلیل طریق الی اللہ پر مگر متابعت رسول صلعم افعال و اقوال و احوال مین کہتے ہین یہ حسن الکلام تھے ایک ہاتف نے کہا تکلمت فاحسنت بقی علیك ان تسکت فتحسن پھر مرتے دم تک انہون نے بات نہ کی ٥

خموشیم پیپہ ساز جو ہر ہوش ہست		چراغ انجمن دل زبان خاموش ہست

کسینے پوچھا کہ محب سوا محبوب کے کسی اور شئے کے لئے بھی فارغ ہوتا ہے کہا نہین اسلئے کہ محب بلا دائم مسرور منقطع اوجاع متصل مین رہتا ہے اسکو وہی جانتے جو برتتے ٥

لایعرف الشوق الا من یکابده		ولا الصبابة الا من یعانیها
عاشق نشدی محنت فرقت نکشیدی	٥	کس پیش تو غم نامہ ہجران چہ کشاید

۵۲
محمد بن موسی واسطی رح اصل مین فرغانہ کے ہین قدمار اصحاب جنید مین تھے علمار مشائخ قوم مین سے ہین اصول تصوف مین کسینے مثل انکے کلام نہین کیا عالم اصول دین و علوم ظاہرہ تھے خراسان مین آکر کورہ مرو مین ٹہیرے بعد ۳۲۰ کے وہین انتقال کیا اکثر کلام انکا پاس اہل مرو کے ہے عراق مین کلام انکا نہین آیا یہ کہتے تھے ابتلینا بزمان لیس فیہ آداب الاسلام ولا اخلاق الجاهلیة ولا احلام ذوی المروة افقر فقراء وہ ہے جس سے حق نے حقیقت اپنے حق کی مستور رکہی ہے تم سمجھو لذت عطا سے کہ وہ عطا ہے واسطے اہل صفا کے ٥

حریص را نکند لذت دو عالم سیر		ہمیشہ آتش سوزندہ اشتہا دارد

۵۳
ابو عبد اللہ سجزی یہ کبار مشائخ خراسان سے ہین صاحب ابو حفص حداد تھے بارہا توکل پر قطع بادیہ کیا فرماتے تھے جیسے مقدس نکیا اپنے نفس کو اوسنے مقدس نکیا اپنے بدن کو جیسے مقدس نکیا اپنے بدن کو اوسنے

مقدس نکیا اپنے دل کو جسنے مقدس نکیا اپنے دل کو اوسنے مقدس نکیا اپنی نیت کو سارے امور مبنی ہین نیت پر انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی اولیا کی تین علامتین ہین تواضع رفعت سے زہد قدرت سے انصاف قوت سے برا ہے وہ بندہ جسنے عصیان کیا اللہ کا دل اور جوارح سے پھر اعتذار کیا طرف اللہ کی زبان سے بغیر رجوع کرنیکے طرف اوسکے دل سے تو عارف وہ ہے یہانتک کہ تو یقین کرے کہ تیرے گناہ مغفور ہین اور یہ تجھکو معلوم نہین ہو سکتا ہے لائق نہین ہے پینا مرقعہ کا مگر جوانون کو پوچھا جوان کون لوگ ہین کہا جنکو کوئی شئے اللہ سے مشغول نہین کرتی ہے ❊

۵۴
محفوظ بن محمود نیساپوری صاحب ابو حفص نیساپوری یہ قدماء مشائخ نیساپور سے ہین مرتے دم تک پاس ابو عثمان حیری کے رہے اورع مشائخ والزم طریقۂ متقدمین تھے ۲۰۳ یا ۳۰۴ مین مرے کہتے تھے تائب وہ ہے جو اپنی طاعات سے توبہ کرے چہ جائی غفلات کی تو خلق کو اپنے میزان نفس مین مت تول ہلاک ہو جائیگا تجھکو چاہئے کہ تو اسکے واسطے وزن کرے کہ یہ بات جان لے کہ لوگ فاضل ہین اور تو مفلس ہے جو کوئی کسی مسلمان کے ساتھہ گمان فتنہ کرتا ہے وہ مفتون ہے جو شخص یہ چاہے کہ طریق رشد کو دیکھے وہ اپنے نفس کو موافقات مین متہم کرے چہ جائی مخالفات کی ❊

۵۵
ابو طاہر مقدسی رح یہ قدماء واجلۂ مشائخ شام مین سے تھے انھون نے ذو النون کو دیکھا تھا اور پاس تیجے حلاء کے رہے تھے عالم تھے شبلی انکو حبر شام کہتے تھے انکا قول ہے المقاوز الیہ منقطعۃ والطرق الیہ منطمسۃ فالعاقل من وقف حیث وقف العوام والسلام ❊

۵۶
ابو عمرو دمشقی رح یہ مشائخ شام مین سے تھے علماء شام انکو مانتے تھے خصوصاً علوم حقائق مین انھون نے ایک کتاب لکھی ہے رد مین قائل عدم ارواح کے ۳۲۰ مین مر گئے کہتے تھے اللہ نے اولیا پہ کتمان کرامات کو فرض کیا ہے تا کہ خلق فتنہ مین نہ پڑے جسطرح کہ انبیا پہ اظہار کو واجب کیا ہے واسطے بیان واقامت براہین کے خلق پر فرماتے تھے تصوف چشم پوشی کرنا ہے ہر ناقص سے تاکہ اوسکا مشاہدہ کرے جو ہر نقص سے منزہ ہے یعنی حقتعالیٰ استحسان کون کا علی العموم دلیل ہے صحت محبت پر اور استحسان اوسکا علی الخصوص مودی ہوتا ہے طرف فتن وظلمات کے ❊

۵۷
محمد بن حامد ترمذی یہ اجل مشائخ خراسان مین سے تھے اطہر الخلق احسن السیاستہ تھے قدماء مشائخ بلخ کو انھون نے پایا تھا جیسے احمد خضرویہ انکے اصحاب اونکی طرف منسوب ہین کہتے تھے عالم اوسی کا نام ہے جو واقف ہے نزدیک حدود کے کسی وقت مین حدود سے تجاوز نہین کرتا ہے جیسے کسی مسلمان کو خوار نہین سمجھا اگر اپنے ایمان ومعرفت مین نقصان پایا مخالفت اوامر خدا کی وترک مواظبت مرور ذکر اللہ سے القلب پہ

امواج باطن کا ہوتا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

محمد بن سعید وراق ۵۸ کبار مشائخ وقدماء اصحاب ابی عثمان سے تھے انکا کلام اونہین کے کلام کے طرز پر تھا
عالم علوم ظاہر تھے علوم حقائق معاملات وعیوب افعال مین صاحب کلام ہین ۳۰۰؁ سے پہلے انتقال کیا کہتے تھے
کرم عفو مین یہ ہے کہ تو ذکر قصور کا بعد عفو کے نکرے لیئم ضیق صدر سے کبھی منفک نہین ہوتا ہے علیش اُنہنی
حیات مع اللہ ہے لا غیر انفع علوم علم ہے ساتھہ امر ونہی و وعد ووعید وثواب وعقاب الٰہی کے اور اعلیٰ علوم علم
ہے ساتھہ اللہ وصفات واسماء الٰہی کی فرماتے تھے الانس بالخلق وحشۃ والطمانینۃ الیہم حمق والسکون
الیہم عجز والاعتماد علیہم وھن والثقۃ بہم ضیاع رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

علی بن سہل صالح دینوری ۵۹ کبیر مشائخ سے مصر مین آکر رہے ۳۳۰؁ مین مرے صاحب ہیبت تھے جو کوئی انکو
دیکھتا ڈرتا معاملہ خدا مین بڑے مخلص تھے کہتے تھے مرید کو ترک کرنا دنیا کا دوبار چاہیئے ایکبار یون ترک کرے
کہ ساری نضارت ونعیم والوان مطاعم ومشارب وجمیع ما فیہا کو چھوڑ دے پھر جب معروف بترک دنیا ہوجائے
اور بسبب اس ترک کی جلیل وکریم ٹھیرے تو اپنے حال کو مستور رکھے اور اہل دنیا پر متوجہ ہو جو کوئی متعرض ہوگا
ساتھہ صحبت خدا کے اوسپر سائر اقطار سے محن وبلایا وآفات آوینگی اخوان جب مجتمع ہون تو اونپر واجب ہے کہ وصیت
حق وصبر کرین لقولہ تعالیٰ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر فرماتے تھے صحبتک لنفسک ھی التی
تملکہا یعنی ہلاک نفس یہی صحبت نفس ہے ع اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک ✦ :

ابراہیم بن داؤد قصار رقی ۶۰ کبار مشائخ شام واقران جنید وابن الجلاء سے ہین مگر انکی عمر بہت بڑی ہوئی اکثر
مشائخ شام کی صحبت مین رہے ملازم فقر وتجرد ومحب اہل فقر تھے ۳۲۶؁ مین مرے کہتے تھے کافی ہین تجھکو دنیا
سے دو چیزین صحبت فقیر وحرمت ولی ؎

میریان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجے
خانۂ چشم ہے یہ خانۂ خمار نہین

فرماتے تھے الابصار قویۃ والبصائر ضعیفۃ ؎ ✦

ممشاد دینوری ۶۱ صاحب ابن الجلاء ومشائخ من فوق اور کبار قوم سے تھے علوم قوم مین عظیم المرتبہ کبیر الحال
ظاہر الفتوۃ تھے ۲۹۹؁ مین مرے کہتے تھے طریق حق بعید ہے اور صبر کرنا ساتھہ اللہ کے شدید ہے مین کبھی کسی
فقیر پر داخل نہین ہوا لکن خالی ہوکر جمیع نسب وعلوم ومعارف سے منتظر اون برکات کا رہا جو اوسکے دیکھنے
یا کلام سننے سے مجھپر وارد ہونگے **حکایت** کہتے تھے بعض سیاحات مین مینے ایک شیخ کو دیکھا اوسمین آثار
خیر کے معلوم کیئے مینے کہا مجھکو کچھہ وعظ کرو کہا اپنی ہمت کو نگاہ رکھہ ہمت مقدمہ ہے ساری اشیاء کی
جسکی ہمت صالح ہوئی اللہ وہ اوسمین سچا ہے تو اوسکے اعمال واحوال صالح ہوجاینگے ✦

ابو الحسین خیر النساج ہے انکی اصل بلدہ سُرمن رائی سے ہے یہ ایک شہر ہے عراق مین فوق بغداد اسکو معتصم باللہ
نے آباد کیا تھا جو کوئی اوسکو دیکھتا خوش ہوتا اوسکو سامرا اور سترا بھی بولتے ہین یہ بغداد مین رہتے تھے صحبت ابو حمزہ
مین انہون نے سری سقطی کو بھی دیکھا تھا عمر طویل پائی ایک سو بیس برس جئے انکی مجلس مین خواص و شبلی
نے توبہ کی استاذ جماعت تھے کہتے تھے صبر اخلاق رجال سے ہے اور رضا اخلاق کرام وہ شخص جو جدھکو غایات تک
پہنچا چاہے ہی بسبب تقصیر عجز و ضعف ہے ٭

ابو حمزہ خراسانی اصل مین نیشاپور کے ہین محلہ ملقاباد سے مشائخ بغداد کی صحبت پائی تھی اقران جنید مین تھے
مشائخ مین اُفتی و اَدین و اورع تھے ۲۹۰ھ مین مرے امام احمد کے سامنے جب کوئی مسئلہ طریق قوم کا آتا
انسے کہتے ماتقول فی ھذہ المسئلة یا صوفی کہتے تھے پہنے ایک عبا کے احرام مین ہر سال ہزار فرسخ
کا سفر کیا جب حلال ہوتا تو نیا احرام سالہا سال تک کا باندھتا شعرانی کہتے ہین عری الیدن للفقیر اشارة
للتجرد بالباطن عن الکون اور مراد تحلیل و احرام سے یہ ہے کہ جب میل طرف شہوت کے ہوا تو جدید توبہ کی
واللہ اعلم ٭

حسین بن عبد اللہ بنجی یہ کبار اہل بصرہ سے تھے گہر کے تہ خانہ مین رہے تیس برس تک باہر نہ آئے انکا اجتہاد
متعالی تھا یہانتک کہ اہل بصرہ نے انکو نکال دیا سوس مین آکر رہ گئے عالم علوم و اصول قوم تھے اور صاحب
ورع و زبان کہتے تھے سماع بالتصریح جفا ہے اور سماع بالاشارہ تکلیف ہے الطف سماع وہ ہے جو
مشکل منو نکلا اوسکے مستمع پر تجھکو کوئی شئے کسی شئے سے قطع نکرے مگر جبکہ قاطع اتم و اکمل و اعلی ہو نزدیک
تیرے اگر برابر ہو یا کمتر ہو تو وہ تیرا قاطع نہو حکم غالب علی القلب کو ہے والسلام غریب وہ ہے جو اپنے وطن سے
دور ہوا اور بسبب قلت جنس کے وطن مین مقیم ہو ٭

ترا ز کنگرہ عرش می زنند صفیر	ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادہ است

احمد بن حمدان بن علی بن سنان ہے یہ کبار مشائخ نیشاپور سے ہین صاحب ابو عثمان و ملاقی ابا حفص تھے بڑے
خائف و ورع تھے آخر عمر مین بیس برس تک مجاور مکہ معظمہ رہے ۳۱۱ھ مین مرے کہتے تھے تکبر [illegible] مین
کا صلاة پر اپنی طاعت سے بدتر ہے اونکے معاصی سے اور سخت مضر ہے اور نہ جسطرح کہ غفلت بندہ کی
توبہ سے اوس گناہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے بدتر ہے ارتکاب گناہ سے فرماتے تھے تو عاصی کو ایک گناہ
کے سبب سے دشمن رکہتا ہے جسکا تجھے گمان ہے اور تو اپنے نفس کو دشمن نہین رکہتا بسبب ذنوب کثیرہ
کے جسکا تجھکو یقین ہے علامت صدق انقطاع الی اللہ کی یہ ہے کہ کبھی اوسپر ایسی شئے وارد نہو جو اوسکو اللہ
سے مشغول کر دے مصائب دنیا ہون یا اور کچھ ہو ٭

ابوبکر بن محمد شبلی بیچ انکی قبر ہے لکھا ہے جعفر بن یونس خراسانی الاصل بغدادی المولد والمنشا
اونہون نے مجلس خیر نساج مین توبہ کی تہی ابوالقاسم جنید وغیرہ مشائخ معاصرین کو پایا تہا اوحد اہل وقت تھے
علم وحال وظرف مین تفقہ انکا مذہب امام مالک پر تہا احادیث کثیرہ لکھی ۸۷ سال زندہ رہے ۳۳۴ھ مین مرے
بغداد مین بمقبرہ خیزران دفن ہوئے بدایت مین انکی مجاہدات فوق الحد تہی علم قوم کے حق مین کہتے تھے
ماظنك بعلم علم العلماء فیہ تہمۃ **حکایت** اِنسے کہا کہ ابوتراب نخشبی ایک دن بادیہ مین بہوک کے تئین دیکہا
تو سارا بادیہ طعام ہے کہا ھذا عبد رفق بہ یہ بندہ اگر محل تحقیق تک پہنچتا تو اسکا حال ویسا ہوتا جیسا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے انی اظل عند ربی یطعمنی ویسقینی کسینے کہا شخص کب مرید ہوتا
ہے کہا جبکہ اوسکے حالات سفر وحضر وشہد وغیب مین یکسان ہون پوچہا دنیا کا کیا حال ہے کہا قدر تغلی
وکنیف یملا یعنی ایک ہانڈی اوبل رہی ہے اور ایک بیت الخلا بہرا جاتا ہے یہ اپنی مناجات مین کہتے
تہے احبك الخلق لنعمائك وانا احبك لبلائك **حکایت** ایک دن نماز عصر مین اتنی دیر کی کہ
سورج ڈوبنے کو ہو گیا پہر براہ مداعبت ہنستے ہوئے یہ شعر پڑہا ؎

نسیت الیوم من عشقی صلاتی	فلا ادری عشائی من غداتی

پہر اوسکی نماز پڑہی مین کہتا ہون یہ تاخیر نماز حالت سکر مین تہی نہ حالت صحو مین چنانچہ یہی شعر اوسپر دلیل ہے
کہتے تہے نہ مرید کو فترت ہے نہ عارف کو علاقہ نہ محب کو شکوے نہ صادق کو دعوی نہ خائف کو قرار نہ خلق کو اللہ سے
فرار **حکایت** اہل عصر سے کہتے تہے تم قبور ہو پوچہا کیونکر کہا تم مین ہر کوئی اپنے کپڑون مین مدفون ہے
ایک شخص نے کہا کیا ہم اموات مین معدود ہین کہا ہان العارفون نیام والجاھلون اموات کسینے
کہا تمنے اپنے سارے کپڑے پہاڑ ڈالے عید آئی ہے لوگ زینت کرتے ہین تم ایسے ہی ہو کہا فقیر کی زینت
اوسکا فقر اور صبر علی الفقر ہے **ف** کہتے تہے سورج وقت غروب کے زرد ہو جاتا ہے کیونکہ مکان تمام سے
معزول ہو گیا اسلیئے خوف مقام سے زرد پڑ گیا اسی طرح جب نکلنا مومن کا دنیا سے نزدیک ہوتا ہے تو اوسکا
رنگ زرد پڑ جاتا ہے کیونکہ وہ مقام سے ڈرتا ہے سورج جب طالع ہوتا ہے تو روشنی و منیر ہوتا ہے اسیطرح مومن
جب قبر سے نکلیگا اوسکا منہ تابان و درخشان ہوگا **حکایت** ایکبار ایک شخص نے کہا تو کون ہے کہا
النقطۃ التی تحت الباء اوسنے کہا انت شاھدی مالم تجعل لنفسك مقاما مین کہتا ہون حرف
با کو موحدہ کہتے ہین یہ راس الموحدین تہے واللہ اعلم **حکایت** ایک شخص نے آکر کہا میرے عیال بہت
ہین اور حیلہ کم کہا اپنے گہر مین جا جسکو تو دیکہے کہ اوسکا رزق تجہ پر ہے اوسکو نکالدے اور جسکو تو دیکہے کہ اوسکا
رزق اللہ پر ہے اوسکو گہر مین چہوڑدے **ف** انکو جب کوئی صوف یا کلاہ یا عمامہ پسند آتا تو اوسکو لپیٹ کر

آگ مین جلا دیتے کہتے ہین شئے جسکی طرف نفس سوا اللہ کے مائل ہو اوسکا تلف کرنا واجب ہے کہا تو نے تعدی کر دیا کہا صورت تو باقی رہتی ہے نفس جب اوسکو پھر دیکھیگا تو ضرور اوسکے پیچھے جائیگا اسلئے احراق اسکا واجب ہے اور تلف مین اوسکا اقبال علی اللہ پر مبادرت ہو ابراہیم علیہ السلام کو حکم ختان کا ہوا تھا فاس لیکر فقط کیا کسی نے اونسے کہا تمنے انتظار کیا ہوتا کہ استرہ ملتا تاخیر امر اللہ عظیم ہے پوچھا معرفت کیا ہے کہا ارضا اللہ واخرما مالا نہایۃ لہ کہتے تھے العارف لا یکون لغیرہ لاحظا ولا تکلام غیرہ لاقطا ولا یرہی لنفسہ غیر اللہ حافظا۔

حکایت ایک دن پیچھے ایک امام کے نماز پڑہی اونسے یہ قرأت کی ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک الآیہ ایک چیخ ماری قریب تھا کہ جان نکلجائے کہا یہ خطاب احباب کو ہے پھر ہم الیسون کے خطاب کا کیا حال ہوگا حصیری سے بدایت امر مین کہا تھا کہ اگر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک تیرے دل مین خطرہ غیر الٰہ کا آوے تو تجھپر میرے پاس آنا حرام ہے ف کہتے تھے بیت اللہ الحرام مین آثار خلیل علیہ السلام کے ہین اور دل مین آثار اللہ عز وجل کے ہین بیت کے ارکان ہین دل کے بھی ارکان ہین ارکان بیت پتھر کے ہین ارکان قلب معادن انوار معرفت کے ہین مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے کعبہ کو خطاب کرکے فرمایا ہے کہ حرمت مومن کی عظیم تر ہے تیری حرمت سے حکایت کہتے تھے کسینے مجنون بنی عامر سے کہا تھا تو لیلی کو دوست رکھتا ہے کہا نہین کہا کیون کہا محبت ذریعہ ہے وصلت کا سو وہ ذریعہ ساقط ہوگیا اب لیلی مین ہون اور مین لیلی ہون ؂

	دیدی کہ دل رفت ز کاشانۂ ما		لیلی گویان برون شد از خانۂ ما
	امروز شنیدیم انا لیلی میگفت		کاہانا گہ دگر شنو زہوا نہ ما

حکایت ابن بشار لوگون کو شبلی کے پاس جانے اور اونکا کلام سننے سے منع کرتے تھے ایک دن آئے کہ امتحان لین کہا پانچ اونٹ مین کتنی زکوٰۃ ہے شبلی خاموش رہے جب بار بار پوچھا تو کہا واجب شرعی ایک بکری ہے اور ہم الیسون پر سارے اونٹ دینا لازم ہے ابن بشار نے کہا اس بارہ مین تمہارا کوئی امام ہے کہا ہان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جب اونھون نے سارا مال اپنا نکالدیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے فرمایا تھا ما خلفت لعیالک اونھون نے کہا اللہ ورسولہ ابن بشار واپس آئے پھر کبھی کسیکو اوسدن سے منع نہین کیا ف قال تعالیٰ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم اسکے معنی یہ لیتے غض ابصار دین محارم الٰہی سے ہے اور غض ابصار قلوب عما سوی اللہ سے قولہ تعالیٰ الا من اتی اللہ بقلب سلیم کہتے یہ قلب ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ وہ خیانت عہد وسخط علی المقدور سے کچھ بھی کیون نہو سالم تھا کسینے پوچھا اس حدیث کے کیا معنی ہین اذا رایتم اھل البلاء فاسئلوا ربکم العافیۃ کہا اھل البلاء وھم اھل الغفلۃ عن اللہ تعالیٰ حکایت عید کے دن دو جامہ جدید پہنے تھے لوگون کو دیکھا کہ بعض بعض پر سبب

ثیاب کے سلام کرتے ہین دونون کپڑے اوتار کر تنور مین ڈالدیے کسیے کہا تمنے یہ کیا کیا کہا امردت ان
احرق ما یعبد ہو کا ہو پھر ثوب ازرق و اسود پہن لیا **حکایت** انکے پاس جب کوئی فقیر آتا اوس سے
کہتے تیرے پاس کچھ خبر یا اثر ہے پھر یہ شعر پڑھتے ؎

اسائل عن لیلی فہل من مخبر	یخبرنا علما بھا این تنزل

پھر کہتے وعزتک وجلالک ما غیرک فی الدارین مخبر کہتے کیا گمان ہے تیرا ساتھ اوس سورج کے
جسکے سامنے سارے سورج تاریک ہین **حکایت** ایک آدمی نے انکی مجلس مین چیخ ماری اوسکو اوٹھا کر
دجلہ مین پھینکدیا اور کہا اگر سچا ہے تو اللہ اوسکو نجات دیگا جس طرح کہ موسی علیہ السلام کو نجات دی تھی
اور اگر جھوٹا ہے تو اللہ اوسکو غرق کر دیگا جسطرح کہ فرعون کو غرق کر دیا تھا کہتے تھے طالب حق بمجاہدات
وصول مطلوب سے دور ہے طالب خدا بخدا واصل ہوتا ہے ٭

شیخ عبد اللہ بن محمد مرتعش نیشاپوری صاحب ابو حفص و ابو عثمان و جنید تھے یہ بغداد مین رہے یہانتک کہ اوحد مشایخ عراق
مشہور ہے لوگ کہتے تھے عجائب بغداد تصوف مین تین شخص ہین شبلی اشارات مین مرتعش مکاشفات مین جعفر خلدی
حکایات مین مسجد شونیزیہ مین رہا کرتے ۳۲۸ھ مین مرے یہ کہتے تھے حقائق اشیا رہ گئے اسما اور رہگئے اسما موجود
ہین حقائق مفقود ہین دعاوی سرائر مین مکنون ہین السنہ اونکے بیان مین فصیح ہین عنقریب یہ السن و دعاوی
بھی مفقود ہوئے جاتے ہین نہ کوئی لسان ناطق باقی رہیگی نہ کوئی مدعی صائب مین کہتا ہون یہ انکا ارشاد
ٹھیک پڑا ۱۲۵۰ ہجری کے بعد سے ہمارے اس دیار یا اس عصر مین اب کچھ بھی باقی نہ زبان ہے نہ بیان
نہ جنان بلکہ نہ اسلام ہے نہ ایمان پھر احسان کا کیا ذکر ہے الا من رحمہ اللہ اب یہی حال سارے اہل عالم کا
دیکھا سنا جاتا ہے یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ؎

من ز وضع زمانہ در فکرم	کہ مبادا ازین بتر گردد

فرماتے تھے مسلمان خلق کو محبوب ہوتا ہے سو من خلق سے غنی ہوتا ہے **حکایت** ایکبار عشرہ اخیرہ
رمضان مین اعتکاف کیا تھا متعبدین کو دیکھا تہجد ادا کرتے ہین قرا کو دیکھا قرات کرتے ہین اعتکاف توڑ کر
باہر آ گئے پوچھا تو کہا مینے انکو دیکھا کہ یہ لوگ تعظیم اپنی طاعت کی اور اعتماد اپنی عبادت پر کرتے ہین مجھکو بغیر نکلے
نہ بنا مین ڈرا کہ کہین انپر کوئی بلا نازل نہو رضی اللہ عنہ ؎

بیا بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن	مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

۲۵ شیخ ابو علی رودباری انکا نام احمد بن محمد ہے رح یہ قریت کسری مین تھے بغداد سے نکل کر مصر مین جا رہے شیخ
مصر تھے ۳۲۲ھ مین انتقال کیا قرافہ مین قریب ذو النون مصری کے دفن ہوئے جنید و نوری و ابو حمزہ

کی صحبت پائی تھی حافظ الحدیث وظریف وعارف بالطریقت تھے اپنے مشائخ پر فخر کرتے اور کہتے تھے کہ شیخ میرے
تصوف مین جنید اور فقہ مین ابو العباس بن شریح اور ادب مین ثعلب اور حدیث مین ابراہیم حربی ہین حکایت
کسی نے سماع ملاہی سے پوچھا اور کہا کہ وہ کہتا ہے کہ مجھکو یہ حلال ہے اسلئے کہ مین اوس درجہ تک پہنچ گیا ہون
کہ مجھہ مین اختلاف اثر نہین کرتا ہے کہا سچ ہے وہ پہنچ گیا لیکن سقر تک فرماتے تھے اگر اہل توحید بلسان
تجرید کلام کرین تو کوئی محب باقی نہ رہے مگر مرجائے التصوف ھو الاناخۃ علی باب الحبیب وان طرد
کسی نے پوچھا کہ التصوف کیا ہے کہا صفوت قرب ہے بعد کدورت بعد کے ٭

۷۹
محمد بن عبد الوہاب ثقفی رح انھون نے ابو حفص و حمدون قصار کو دیکھا تھا یہ اکثر علوم شرع مین امام ہر فن
مین مقدم تھے پھر اکثر علوم کو معطل کرکے مشتغل بعلم صوفیہ ہوئے اور تکلم باحسن کلام کیا نیساپور مین تصوف
انہین سے ظاہر ہوا انکا کلام عیوب نفس و آفات افعال مین سب مشائخ سے بہتر تھا ۳۲۸ھ مین مر گئے تھے
کلام عبودیت یہی عجز و قصور ہے تدارک سے معرفت علل اشیا کے بالکل جو کوئی صاحب اکابر بغیر طریق خدمت کے
ہوگا وہ اونکے فوائد سے محروم رہیگا ٥

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف	مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

فرماتے تھے غفلت نے طرق معاش و افعال و احوال کو لوگون پر وسیع کر دیا ہے ورع و تیقظ نے انکو
اوپر تنگ کر دیا ہے اس امت پر ایک زمانہ آئیگا کہ مومن کو اوسمین طیب عیش نہوگا مگر یہ کہ استناد کے طرف
منافق کے اپنے کلام مین یون کہا کرتے تھے یا من باع کل شیء بلا شیء واشتری
لا شیء بکل شیء رحمہ اللہ تعالی ٭

۸۰
محمد بن منازل نیساپوری یہ نیساپور مین منفرد بطریقت تھے شیخ ملامتیہ ہین صحبت مین حمدون قصار کے
رہے اور لئے اونکا طریقہ کیا عالم علوم ظاہر و کاتب حدیث کثیر تھے ابو علی ثقفی انکا احترام و اجلال و رفع مقدار
کرتے تھے ۳۲۹ھ مین وفات پائی کہتے تھے اوس فقیر مین کچھ خیر نہین ہے جس نے ذل مکاسب و ذل
رد کا نہین چکھا ہے جو کوئی سایہ اپنے نفس کا اپنے نفس سے اوٹھا دیتا ہے تو لوگ اوسکے سایہ مین زیست
بسر کرتے ہین تو اپنی زبان سے آپ اپنا حال کہہ اپنے کلام سے حاکی احوال غیر کا مت بن جب تو نے خود اپنے
علم سے نفع نہ لیا تو غیر کیا اوس سے نفع اوٹھائیگا جو فقیر کوئی فریضہ ضائع کرتا ہے اللہ اوسکو تضییع سنن مین
مبتلا کرتا ہے جو مضیع سنن ہوتا ہے وہ مبتلا بہ بدع ہو جاتا ہے احتجاج تسلیم و دعوی کا کسیکے لئے کسی حال
مین نہین ہوتا فرماتے تھے اگر کسی بندہ کے لئے تمام عمر مین ایک نفس بے ریا و شرک کے صحیح ہو جاتے
تو اوسکی برکات آخر دہر تک اوسپر مؤثر رہتی ہین تو کیسلئے دعوی عبودیت کا ظاہر کرتا ہے اور قمیص مین رداء

رہو بیت کہتا ہے تیری اوقات مین وہ وقت افضل ہے کہ لوگ اوسمین تیری بدگمانی سے سلامت رہین رحمہ اللہ تعالی ﴿

ابو المغیث حسین بن منصور حلاج بیچ تھے اہل بیضا فارس سے تھے واسطہ عراق مین نشوونما پایا جنید و نوری عمرو مکی و فوطی وغیرہم کے صاحب تھے شعرانی کہتے ہین مشائخ کا اُنکے امر مین اختلاف ہے اکثر مشائخ رد و نفی وآبی ہین انکے صوفی ہونیسے اور بعض قبول کرتے ہین جیسے ابن عطا و ابن خفیف والقاسم نصرآبادی اور آنکے ثناخوان ہین اور تصحیح حال کرتے ہین اور حاکی کلام ہین اور انکو محقق قوم ٹھیراتے ہین محمد بن خفیف نے کہا ہے حسین بن منصور عالم ربانی ہین بغداد مین باب الطاق پر روز سہ شنبہ ۳۰۹ سنہ مین ۲۵ ذیقعدہ کو قتل کیے گئے ہین تاریخ ابن خلکان مین دیکھا ہے کہ قتل الحسین الحلاج ولم یثبت علیہ ما یوجب القتل قشیری نے اشارہ طرف تزکیہ حلاج کے کیا ہے انکا عقیدہ ہمراہ عقائد اہل سنت کے اول کتاب مین بعرض فتح باب حسن ظن ذکر کیا ہے پھر انکو اواخر رجال مین ذکر کیا اِسلئے کہ لوگ اُنکے حق مین کچھ کہتے ہین حلاج کہتے حجبہم بالاسم فعاشوا ولو ابرز لھم علوم القدرۃ لطاشوا ولو کشف لھم عن الحقیقۃ لماتوا اللہ نے انکو نام سے حجاب کیا اور اُنکی زندگی اِسی حیثیت سے ہے کہ اُنکا نام ہین اور من حیث الحق حقیقت ہین عارف کی یہ علامت ہے کہ وہ دنیا و آخرت دونون سے فارغ ہو یہ مغلوب تھے کہ کسینے اِنسے پوچھا تصوف کیا ہے کہا اھونہ ما تری یعنی ادنی درجہ تصوف کا یہ ہے جو تو دیکھتا ہے ؎

	اے دل تمام نفع ہے سودا ہی عشق مین		ایک جان کا زیان ہے سو کچھ ایسا زیان نہین

کہتے تھے جو کوئی ملاحظہ اعمال کا کرتا ہے وہ معمول لہ سے حجاب مین رہتا ہے اور جو کوئی لاحظ معمول لہ ہوتا ہے وہ رویت اعمال سے محجوب ہوا کرتا ہے جو شخص کہ رائی و ذاکر غیر اللہ ہو اوسکو یہ بات کہنا جائز نہین ہے کہ عرفت اللہ الاحد الذی ظہرت منہ الآحاد جسکو انوار توحید مست کر دیتے ہین وہ ناطق بحقائق توحید ہوجاتا ہے اسلئے کہ مست وہی ہے جو ناطق بہر مکنون ہو ما انفصلت عنہ ولا اتصلت بہ کہتے تھے اذا دام البلاء بالعبد الفہ یعنے جب بندہ پر بلا مدام کے لئے ہوجاتی ہے تو وہ اوس بلا سے مالوف و مانوس ہوجاتا ہے ؎

	غم کھاتا ہون لیکن مری نیت نہین بھرتی		کیا غم ہے مزے کا کہ طبیعت نہین بھرتی

ابو العباس رازی کہتے ہین میر اسبابی انکا خادم تھا جس رات کی صبح کو یہ مقتول ہوگئے اوس رات اوسنے اِنسے کہا کہ مجھکو کچھ وصیت کرو کہا علیک بنفسک ان لم تشغلہا شغلتک جب صبح کو قتل کے لئے لیچلے کہا حسب الواجد افراد الواحد لہ پھر کہا یستعجل بہا الذین لا یؤمنون بہا والذین آمنوا مشفقون منہا ویعلمون انہا الحق اسکے بعد کچھ بات نکی یہانتک کہ جو کچھ ہوا سو ہوا قضاعی کہتے ہین یہ خلافت جعفر بن معتضد مین

قتل کیے گئے پہلے اونکے ہاتھ پاؤن کاٹے پھر سر کاٹا پھر آگ مین جلا دیا انا للہ رح ◆

ابو الخیر اقطع تیناتی رح اصل مین مغرب کے تھے تینات مین آرہے انکی آیات و کرامات کی شرح دراز ہے انہون نے
ابن الجلاء وغیرہ مشائخ کی صحبت پائی تھی اوحد اہل زمانہ تھے توکل مین سباع و ہوام اونسے مانوس تھے انکی فراست
بہت تیز تھی مصر مین ۳۴۳ھ مین مرے **حکایت** یہ کہتے تھے مینے قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
جاکر کہا اور مین بہوکا تھا انا ضیفک یا رسول اللہ اور ایک گوشہ مین خلف منبر جاکر سو رہا حضرت کو دیکھا مینے
ابین عینین بوسہ دیا آپنے مجھکو ایک روٹی دی آدہی کہائی تھی کہ جاگ اوٹھا نصف میرے ہاتھ مین تھی انہونے
جعفر خلدی کو لکہا تھا فقراء نے تمپر اس زمانہ مین جہل کیا ہے اسکی اصل یہ ہے کہ تم قبل کمال کے شیخ بن بیٹھے
اپنی تادیب نفوس مین قبل اونکی تادیب کے مشغول ہوئے **حکایت** ایک جماعت اہل بغداد نے اسکے
پاس آکر کلام شطحیات کرنا شروع کیا یہ نہایت تنگ ہوئے پھر اوٹھ کھڑے ہوئے اتنے مین ایک درندہ آیا
سب لوگ سمٹ کر چپ ہوگئے اور احوال و الوان اونکے متغیر ہوگئے اور خوف شدید ہوا انہون نے آکر کہا اے
بہائیو وہ دعوی کہان ہین پھر اوس درندے کو بہگا دیا **حکایت** ابراہیم رقی کہتے ہین مین انکے پاس
گیا نماز مغرب پڑہی انہون نے سورۂ فاتحہ برابر نہ پڑہی مینے اپنے جی مین کہا میرا سفر ضائع ہوا جب مین
سلام کرکے طہارت کو نکلا ایک درندہ نے میرا قصد کیا مینے پھر کر اونسے کہا کہ شیر مجھکو کہایا چاہتا ہے انہون نے
نکل کر اوسکو چیخ کر ڈانٹا اور کہا الم اقل لک لا تتعرض لضیفانی وہ الگ ہوگیا مین طہارت کرکے پھر آیا
مجھسے فرمایا اشتغلتم بتقویم الظواہر فخفتم الاسد واشتغلنا بتقویم البواطن فخاف الاسد
یہ کہتے تھے تم اللہ سے صبر نہ مانگو بلکہ اوسکے لطف کا سوال کرو یہ اولی ہے اسلئے کہ مرارات صبر کی جسے لوگون پر
سخت ہوتی ہین اللھم انا نسألک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ ◆

محمد بن علی کتانی اصل مین بغداد کے ہین صاحب جنید و نوری و ابو سعید خزاز تھے مکہ مین مجاور رہے وہین ۳۲۲ھ
مین مرے یہ امام علم طریقت ہین مشائخ انکو سراج الحرم کہتے تھے یہ فرماتے ہین جب تو اللہ سے توفیق مانگے تو
عمل مین جلدی کر بدن مین دنیا سے رہ اور آخرت مین دل سے ایک مرد پیر کو سوال کرتے دیکھا کہا اسنے اللہ
کا امر صغر سن مین ضائع کیا اللہ نے اسکو کبر سن مین ضائع کیا کہتے تھے جب افتقار الی اللہ صحیح ہو جاتا ہے
تو اللہ کی عنایت بہی صحیح ہوتی ہے کیونکہ ایک انمین کا بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا ہے **حکایت** کسی نے
پوچھا وہ سنت کون ہے جسمین کسی عالم کا نزاع نہین ہے کہا زہد کرنا دنیا مین اور سخاوت نفس اور نصیحت
خلق پوچھا زہد دنیا مین کیا ہے کہا صرف قلب کا فقد شئے سے اور ملازمت تحمل اذی کی جمیع خلق سے اور
جو ایذا اونکی طرف سے آئے یہ کہے کہ مین اس سے زیادہ کا مستحق تھا اور یہ سمجھے کہ وہ مستحق نا رتھا مگر یادچ

صلح ہوگئی اللہ نے ایک گروہ عباد کی طرف دیکھا اونکو اہل معرفت نپایا اسلیئے اونکو اپنی خدمت مین مشغول کیا
ف یہ کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکھا کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے دعا کرو
میرے دل کو دعا سے فرمایا ہر دن چالیس بار یا حی یا قیوم لا الہ الا انت کہا کرو ف کہتے تھے مینے ایک
حورا کو خواب مین دیکھا پوچھا تو کون ہے کہا حورا جنت ہون مینے کہا مجھے بیاہ کر لے کہا میرے سید کو پیغام
بھیج مینے کہا تیرا مہر کیا ہے کہا حبس نفسک عن مالوفاتھا فرماتے تھے انس ساتھ مخلوق کے عقوبت ہے
اور قرب دنیا وابنا دنیا سے معصیت ہے رکون طرف اونکے ذلت ہے ✤

۴۴
اسحق بن محمد نہر جوری رح یہ صحبت مین جنید و عمرو مکی و ابو یعقوب سوسی وغیرہ مشائخ کے رہے ہین مدالہا
سال مجاور مکہ معظمہ رہے ۳۳۰ھ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے جو کوئی طعام سے سیر شکم ہوتا ہے وہ ہمیشہ گرسنہ
رہتا ہے اور جو شخص مال سے تونگر ہوتا ہے وہ ہمیشہ فقیر ہوتا ہے اور جسکا باطن مائل بعطار خلق ہوتا ہے وہ
محروم رہتا ہے اور جو کسی امر پر غیر اللہ سے استعانت کرتا ہے وہ مخذول ہوتا ہے بڑے سے عارف باللہ وہ لوگ ہین
جو کہ سخت حیران ہین اللہ مین حکایت انسے پوچھا تصوف کیا ہے کہا تلک امۃ قد خلت
کہتے تھے جسکو آنکھ نے دیکھا وہ منسوب الی العلم ہے اور جسکو دل نے دیکھا وہ منسوب الی الیقین ہے کسی نے پوچھا
طریق الی اللہ کیا ہے کہا جہلا سے بچ علما کی صحبت مین رہ علم کا استعمال کر دوام ذکر رکھ اب تو اہل طریق
سے ہوگا رحمہ اللہ تعالی ✤

۴۵
علی بن محمد مزین رح صاحب سہل و جنید تھے مجاور مکہ رہے ۳۲۸ھ مین مرگئے بڑے ورع و احسن الحال تھے
کسی نے پوچھا توحید کیا ہے کہا اکیلے اللہ کو پہچانے اوسی ایک کی عبادت کرے اوسی واحد کی طرف ہر حالہ و
ما علیہ مین راجع ہو اور جان لے کہ جو دلمین خطرہ ہوا یا جسکی طرف اشارہ ممکن ہے اللہ نا فاوسکے ہے اوسکے
اوصاف سبحانی ہین اوصاف خلق سے ع انچہ در وہمت نیاید آن خداست ✤ فرماتے تھے طرق الی اللہ بعدد نجوم
تھے اب اونمین سے فقط ایک طریق رہگیا ہے وھی طریق الفقر دھو انجح الطرق ✤

۴۶
حسین بن احمد کاتب رح یہ کبار مشائخ مصر سے ہین صحبت مین ابو بکر مصری و ابو علی روذباری کے رہے اپنے وقت
مین اوحد مشائخ تھے ابو عثمان مغربی نے کہا یہ سالکین مین سے ہین وہ انکی بہت تعظیم کرتے تھے ۳۴۰ھ مین مرے
کہتے تھے معتزلہ اللہ کی تنزیہ مین من حیث العقل چوک گئے صوفیہ من حیث العلم صائب ہوئے جو شخص حکمت
کو سنے اور اوسپر عمل نکرے وہ منافق ہے مین کہتا ہون مراد حکمت سے اسجگہ طریق قوم ہے اللہ تعالی کہتا ہے
من صبر علینا وصل الینا صحبت فساق دار ہے اوسکی دوا یہی مفارقت ہے فساق کی ہ

	آب در کوزہ ناپختہ گل آلود شود		اہل را صحبت نا اہل زیانہا دارد	

حسین بن بیان حمال رح یہ کبار مشائخ مصر سے ہین صاحب خوارق تھے یہ قید مین مرے انکے دل پر ایک وارد آیا سراسیمہ ہو کر نکل کھڑے ہوئے انکو وسط تیہ مین ریت پر پڑا ہوا پایا آنکھین کھولکر کہا ع ارتع فھذا مرتع الاحباب کہتے تھے لوگ جنگلون مین پیاسے ہوتے ہین مین ساحل نیل پہ پیاسا ہون ؎

دلارام در بر دلارام جوے	لب از تشنگی خشک بر طرف جوی
نگویم که بر آب قادر نیستند	که بر ساحل نیل مستسقی اند

کہتے تھے ذکر کرنا اللہ کا لسان سے موجب درجات کا ہوتا ہے اور ذکر کرنا اوسکا دل سے مورث قربات کا ہوتا ہے انکار وحدت ایک حیلہ ہے صدیقین کا تعظیم قدر اولیا کی وہی شخص کرتا ہے جو اللہ کے نزدیک عظیم القدر ہوتا ہے

عبداللہ بن طاہر ابہری رح یہ کبار مشائخ جبل و اقران شبلی سے تھے صحبت مین یوسف رازی و مظفر قرمیسینی وغیرہ مشائخ کے رہے عالم ورع تھے قریب ۳۳۰ھ کے مرے کہتے تھے جمع جمع متفرقات ہے اور تفرقہ تفرقہ مجموعات تو جب جمع کریگا اللہ کہیگا اور جب تفرقہ ڈالیگا تو طرف کونین کے دیکھیگا ف فرماتے تھے محن مین تین چیزین ہوتی ہین تطہیر تکفیر تذکیر سو تطہیر کبائر سے ہے اور تکفیر صغائر سے اور تذکیر واسطے اہل صفا کے ہے ہمت صلحا کی طاعت بلا معصیت ہوتی ہے اور ہمت علما کی مزید صواب ہین اور ہمت عرفا کی اعظام ہے اللہ کا دلمین اور ہمت اہل شوق کی سرعت موت ہے اور ہمت مقربین کی سکون قلب الی اللہ تعالی ہے ✣

مظفر قرمیسینی رح یہ کبار و اجلہ مشائخ جبل مین سے ہین [illegible] تھے عبداللہ خراز و مشائخ من فوق کی صحبت مین رہے اپنے طریقہ مین یکتا تھے [illegible] یہ کہتے تھے روزہ تین طرح پر ہوتا ہے صوم روح قصر امل ہے صوم عقل خلاف ہوی ہے صوم نفس کو طعام نفس امساک ہے طعام و شراب و محارم سے بہترین رزق وہ ہے جو بلا طلب و سعی کے دے جو کوئی صحبت احداث مین شرائط سلامت و نصیحت پر رہیگا اوسکا انجام بلا ہوگا پھر جو شخص کہ مصاحب اونکا بغیر شرائط سلامت ہے اوسکا کیا ذکر ہے کہتے تھے بہت کم قیمت فقیر وہ شخص ہے جو کہ رفق نسا ہر حال مین قبول کرتا ہے شعرانی کہتے ہین یہ اسلئے کہ اللہ نے کہا ہے الرجال قوامون علی النساء جس شخص نے اپنے لئے یہ بات پسند کی کہ عورت اوسپر قائم ہو وہ کبھی فلاح نپائیگا ✣

علی بن ہند قرشی فارسی یہ کبار مشائخ و علماء فرس سے تھے صحبت مین جعفر حذاد و عمرو مکی کے رہے صاحب احوال عالیہ و مقامات زکیہ تھے کہتے تھے شرط تمسک بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ یہ ہے کہ کوئی شئے اوسکے امردین و دنیا کی اوسپر مخفی نرہے باوجود مر اوقات کے مشاہدہ و کشف پر نہ غفلت و ظن

اور شیار کو بعض اشیار سے لیکر اوسکے معدن مین رکھے تو مستریح مع اللہ ہو نہ مستریح من اللہ جو مستریح
مع اللہ ہوا اوسنے نجات پائی جو مستریح من اللہ ہے وہ ہلاک ہوا استراحت مع اللہ مرتوح قلب بذکر اللہ ہوتی ہے اور
استراحت من اللہ ناوست غفلت ہے ✦

۹۰
ابراہیم بن شیبان قرمیسینی رح یہ شیخ جبل تھے اپنے وقت مین انکے مقامات ورع وتقوی مین ایسے
ہین جس سے اکثر خلق عاجز ہے صحبت عبداللہ مغربی وابراہیم خواص مین رہے یہ سخت تھے اون لوگون پر جو
دعوی تمسک کتاب وسنت کا کرتے ہین طریقہ ائمہ ومشائخ کو پکڑے ہوئے تھے ابن منازل نے انکے حق مین
کہا ہے کہ یہ اللہ کی حجت ہین فقرا واہل ادب ومعاملات پر فرماتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ معطل وبطل ہو وہ
رخص کو لازم پکڑے دوران علم بقا وفنا کا اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت پر ہے جو اسکے سوا ہے وہ
مغالیط وزندقت ہے جو کوئی حرمت مشائخ کو ترک کر دیتا ہے وہ دعاوی کاذبہ مین مبتلا ہو جاتا ہے
پھر اوسکی رسوائی ہوتی ہے ✦

۹۱
حسین بن علی بن یزدانیار رح یہ ارمینیہ کے تھے انکا طریقہ تصوف مین ساتھ اسکے مخصوص ہے یہ بعض مشائخ عراق
پر انکار اونکے اقوال کا کرتے تھے عالم علوم ظاہر ومعارف ومعاملات تھے کہتے تھے رضا خلق کی اللہ سے یہ ہے
کہ راضی بقبول خدا ہون اور رضا اللہ کی اونسے یہ ہے کہ اللہ نے اونکو توفیق اس رضا کی بخشی ہے جسنے استغفار
کی اور وہ ملازم گناہ ہے حرام کرتا ہے اللہ اوسپر توبہ وانابت کو طرف اپنے کہتے تھے حیاء کی اقسام ہین حیا رجنا
حیا رقت حیا اجلال حیا غیرت حیا کرم حیا معروف الی غیر ذلک پھر ہر ایک کی مثال مع دلیل ذکر کی ہے
جسکو شعرانی نے مفصلاً نقل کیا ہے فرماتے تھے اللہ کا دروازہ کہلا ہوا ہے یہانتک کہ سورج مغرب سے
نکلے سو جسوقت کہ تو کسی ہفوہ مین گرے یا تجھسے ایسی بات ہو جسکو اللہ دوست نہین رکھتا ہے تو تو رجوع
کر طرف اللہ کے کہ وہ اولی تر ہے ساتھ اسکے اور امید رکھ کہ وہ تجھسے اس رجوع کو قبول کرے
اپنے فضل ومنت سے رحمہ اللہ تعالی ✦

۹۲
ابراہیم بن احمد بن مولد رح یہ کبار مشائخ رقہ اور فتیان قوم سے ہین ابن جلا وزقاق رقی کی صحبت مین
رہے خلقت ارواح کی افراح سے ہوئی ہے یہ روح مین مشاہدہ سے ہمیشہ محل فرح پر پرواز کرتی رہتی ہین
خلقت اجساد کی انکاد سے ہوئی ہے انکا رجوع ہمیشہ طرف شہوات فانیہ کے رہتا ہے کہتے تھے نفسك
سائرك وقلبك طائرك فكن مع اسرعهما وصولا ✦

۹۳
محمد بن احمد بن سالم بصری صاحب سہل تستری یہ راوی کلام سہل تھے انکا انتساب فقط انہین کے طرف
ہے انکے لوگ بصرہ مین تھے یہ فرماتے تھے جسکو طاقت توکل کی ہو اوسکو کسب کرنا مباح نہین ہے مگر

بطور معاونت نہ بطریق اعتماد کیونکہ توکل حال رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور کسب آپکی سنت ہے ہان جو حال
توکل سے ضعیف ہو وہ اکتساب کرے تاکہ درجۂ سنت سے نگرے جسطرح کہ درجۂ حال سے گر گیا ہے ف کسینے
پوچھا اولیا کی شناخت خلق مین کیا ہے کہا لطف لسان اور قبول کرنا عذر کا معتذر سے اور کمال شفقت ساری
خلق پر کیا نیک و کیا بد کہتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا عیب مستور ہے ہتک ستر نہو وہ حلم کرے اوس شخص
پر جو اسپر جنایت کرے اور لوگون پر بذل مال مین کریم ہو ہر عاقل کی یہ شان ہے کہ دنیا وابناء دنیا مین زہد کرے اسلئے
کہ وہ اوسکو ذکر دنیا کر کے اوس چیز سے مشغول کر دیتے ہین جسکی طرف وہ متوجہ ہے مصالح دین و دنیا سے ٥

	رفیق اہل غفلت عاقبت از کار می ماند		چو یک پا خفت پای دیگر از رفتار می ماند	

محمد بن علیان نسوی رح یہ کبار مشائخ شہر نسا سے منجملہ اصحاب ابو عثمان حیری کے تھے انکو امام اہل معارف
کہتے تھے یہ بلدۂ نسا سے پاس حیری کے مسائل واقعات دریافت کرنیکو آتے جب تک نیسا پور نہ پہنچتے کچھ نہ
کھاتے پیتے انکی ہمت بہت عالی تھی صاحب کرامات ظاہرہ تھے فرماتے تھے زہد کرنا دنیا مین کنجی ہے رغبت
آخرت کی اولیا کی کرامات و آیات یہی ہین کہ وہ مجاری مقدور جس سے عوام ناخوش ہوتے ہین یہ اونپر راضی
ہون سخی کی سخاوت جب صاف ہوتی ہے کہ عطا کو صغیر و حقیر سمجھے اور لینے والے کو آپسے بہتر جانے اوسکا
احسان مانے جو لونڈی خدمت اللہ کی بطلب ثواب یا خوف عقاب کے کرتا ہے وہ اپنی خست و طمع ظاہر کرتا ہے
غلام کے سے یہ بات بہت قبیح ہے کہ وہ خدمت سید کی کسی غرض دنیوی یا اخروی کے لئے کرے ظاہر کرنیوالا کرامت
کا مدعی ہے اور جسپر کرامت ظاہر ہوتی ہے وہ ولی ہے رح ۞

احمد بن محمد بن مسعدان رح یہ اصل مین بغدادی ہین صاحب جنید و نوری تھے شیخ وقت مین اعلم بعلوم طائفہ
تھے علوم شرع مین بہی فاضل تھے مذہب امام شافعی کی تعظیم کرتے تھے صاحب لسان و بیان تھے ایکبار
ضرورت ہوئی کہ کسی شخص کو طرف روم کے بہیجا چاہئے اہل طرطوس مین انکے برابر کسیکو علم و فضل و فصاحت
و بیان مین نہ پایا جو کوئی ارادہ صحبت صوفیہ کا کرے وہ بے نفس و بے قلب و بے ملک ہوکر ہمنشین بنے
جسنے علم روایت سیکہا وہ وارث علم درایت ہوا جسنے علم درایت سیکہا وہ وارث علم رعایت ہوا جسنے علم رعایت
پر عمل کیا اوسنے راہ حق پائی جو شخص غفلت پر مناظرہ کرتا ہے اوسکو تین عیب لگ جاتے ہین ایک جدال
وصیاح دوسرے حب علو علی الخلق تیسرے حقد و غضب اور یہ سب منہی عنہ ہین اور جو شخص واسطے صحبت متا
کے بیٹہتا ہے اول کلام ... کو غفلت اور اوسط دلالت اور آخر برکت ہوتا ہے صوفی وہ ہے جو نعوت
و رسوم سے خارج ہو رح ٥

	فارغ بود از آفت گیتی دل درویش		از برق زیانی چہ و خرمن پہرا	

احمد بن محمد بن زیاد رح یہ بصرہ کے تھے مکہ میں رہتے اور صدر وقت و شیخ حرم تھے وہیں ۳۴۱ھ میں مرے انکی کتب
علم تصوف میں بہت ہیں جنید و نوری کی صحبت میں رہے اس طائفہ کے بڑے شیخ و عالم تھے ف کہتے تھے
اللہ کی طرف سے وعد و وعید ثابت ہے سو جب وعد قبل وعید کے ہوگا تو وعید تہدید ہے اور جب وعید قبل وعد کے
ہوگی تو وعید منسوخ ہے اور جب دونوں مجتمع ہونگے تو علو و ثبات واسطے وعد کے ہے اسلئے کہ وعد حق ہے
عبد کا اور وعید حق ہے اللہ کا کریم متفضل ہوتا ہے اپنا حق چھوڑ دیتا ہے میں کہتا ہوں اسمیں دلیل ہے
اس بات پر کہ تخلف وعید میں جائز ہے اور وعد میں ناجائز ایک جماعت اہل علم کا مذہب بھی یہی ہے ۵

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ۔۔۔ تخلف میعادی و منجز موعدی

کہتے تھے احسن اوقات وہ وقت ہے کہ حق اوسمیں تجسے راضی ہو اخلاق فقرا وہ ہیں کہ وقت فقد کی
سکون ہو اور وقت وجود کے اضطراب آور ہموم سے انس ہو اور جب لوگ دنیا سے خوش ہوں تو اسکو
وحشت ہو رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

۹۸ محمد ابراہیم زجاجی رح یہ اصل میں نیشاپوری ہیں صاحب جنید و نوری تھے مکہ میں جا رہے وہاں کے شیخ
ہوگئے ساٹھ حج کئے محرم ۳۴۸ھ میں مرے کتانی و نہرجوری و مرتعش وغیرہم جمع ہوتے یہ صدر حلقہ ہوتے تھے
لوگ انکے کلام کی طرف رجوع کرتے یہ چالیس برس مکہ میں رہے کبھی اندر حرم کے بول و براز نہیں کیا واسطے قضاء
حاجت کے حل میں جاتے کہتے تھے جسکا دل مجاور حرم ہوکر سوا اللہ کے کسی اور شئے سے متعلق ہوا اوسکی
خسارت ظاہر ہوگئی اور جیسے کوئی حجاج آفاقی کی بغرض توسع چرائی الداؤ سکو دور ڈالدیتا ہے اوسکا دل
بخیل ہوجاتا ہے اوسکی زبان شکوہ ریز ہوتی ہے معارف دل سے نسخ ہوجاتے ہیں انوار یقین نکلجاتے
ہیں ممقوت خلق ہوجاتا ہے شعرانی کہتے ہیں اسی پر قیاس مجاور بیت المقدس و مسجد نبوی و دیگر مساجد
معظمہ کا ہے جیسے جامع ازہر مصر و جامع زیتونہ مغرب وغیرہا واللہ اعلم ف کہتے تھے رد ضالہ کے لئے
یہ دعا مجرب ہے اللھم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع بینی وبین ضالتی اس سے پہلے تین بار سورہ
والضحیٰ پڑھ لے کہتے تھے میری انگشتری دجلہ میں گر گئی تھی میں نے یہ دعا کی انگشتری کو وسط اوراق میں پایا
میں تصحیح کرتا تھا کہ وہ ملگئی کسی نے پوچھا اس حدیث کے کیا معنی ہیں تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سنۃ
کہا مراد اس تفکر سے نسیان نفس ہے ٭

۹۹ جعفر بن محمد خواص رح انکو خلدی بغدادی کہتے تھے مشہور صحبت جنید رح ہیں نوری و رویم و سمنون و
جریری کو دیکھا اور پایا تھا کتب قوم و حکایات و سیر سلوک میں مرجع الیہ تھے کہتے تھے میرے پاس تیس دیوان
ہیں دواوین صوفیہ سے انہوں نے ساٹھ حج کئے ۳۴۸ھ میں بمقام بغداد مرے قریب سری سقطی و جنید

کے مدفون ہوئے کہتے تھے اہل حقائق نے وہ علائق قطع کردیئے جو انکو حق سے قطع کرتے ہیں قبل اسکے کہ علائق
انکو قطع کریں احرار کی سعی دنیا میں واسطے اخوان کے ہوتی ہے نہ اپنے لئے **ف** شعرانی کہتے ہیں سنہ ۹
میں جب میں حج کو گیا تو دعا میری مقبول بہت اور بیت اور مواضع اجابت میں واسطے اپنے اخوان کے تھی
کیونکہ تاثیر الشان کی اپنے حظ نفس میں اور تقدیم حظ اخوان کی قوت ہوتی ہے لیکون الحق فی حاجتہ بالقضا
والتیسیر انتہی میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے ان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ یہ کہتے تھے میں نے جنید کو
سنا فرماتے تھے جو کوئی معاملہ میں اخلاص کرتا ہے اللہ اوسکو دعاوی کا ذبہ سے راحت میں رکھتا ہے میں نہیں جانتا کوئی
شئے علم باللہ و باحکام اللہ سے زیادہ تر افضل ہو کیونکہ تزکیہ اعمال کا نہیں ہوتا ہے مگر علم سے جسکے پاس علم نہیں ہے اوسکے
لئے کوئی عمل نہیں ہے مکروہ یہ ہے کہ علم کو ضائع کرے پس پشت پھینکدے کسینے پوچھا کہ طلب علم بہی عمل ہے کہا اکبر
اعمال ہے علم ہی سے اللہ کو پہچانا ہے اور اوسکی اطاعت کی ہے اور علم ہی سے شرمانے والے اللہ سے شرمائے
ہیں علم پہلے ہے عمل سے **قال تعالی** علم الانسان مالم یعلم وقال علمہ البیان مکروہ نہیں رکہتا علم
کو کوئی شخص مگر منقوص فرماتے تھے علیکم بصحبۃ الفقراء فانھم کنوز الدنیا و مفاتیح الآخرۃ رح *

ابو العباس[۹۰] بن قاسم بن مہدی رح یہ ابن سیار کے نواسے ہیں اہل مرو سے تھے مرو کے شیخ ہیں
عالم فقیہ کاتب حدیث و راوی حدیث تھے سب سے پہلے مرو میں انہیں نے حقائق احوال میں کلام کیا ہے
ابو بکر واسطی کی صحبت میں رہے انہیں کی طرف علوم طائفہ میں منسوب تھے مشائخ وقت میں احسن اللسان
فصیح البیان تھے سنہ ۳۴۲ میں وفات پائی کہتے تھے کیا راہ ہے ترک گناہ کی جو تجہپر لوح محفوظ میں مخطوط ہے
کیا رستہ ہے صرف قضا و دین کا جسکے ساتھہ بندہ مربوط ہے کسینے پوچھا مرید ریاضت اپنے نفس کے
کیونکر کرے کہا اوامر پر صبر کرے نواہی سے مجتنب رہے صحبت صالحین اختیار کرے خدمت رفقاء
بجالائے ہمنشین فقرا ہو بنے المرء حیث وضع نفسہ حقیقت معرفت کی یہ ہے کہ معارف سے خارج
ہوجائے عاقل مشاہدہ سے کبہی ملتذ نہیں ہوتا ہے کیونکہ مشاہدہ حق فنا ہے اوسمیں نہ لذت ہے نہ التذاذ
نہ حظ ہے نہ احتظاظ ناطق نہیں ہوا کوئی شخص حق سے مگر وہ محجوب ہے حق سے انبیاء کو خطرہ ہوتا ہے اولیا کو وسوسہ
عوام کو فکرت ظلمت اطماع مانع انوار مشاہدہ ہوتی ہے **ف** لباس ہدایت واسطے عامہ کے ہے
اور لباس ہیبت واسطے عرفا کے اور لباس زینت واسطے اہل دنیا کے اور لباس لقا واسطے اولیا کے
اور لباس تقوی واسطے اہل حضرت کے **قال تعالی** ولباس التقوی ذلک خیر رحمہ اللہ تعالی *

ابو بکر[۹۱] بن داود دینوری رقی مقیم شام یہ اقران ابو علی رودباری میں سے تھے لکن ایک سو برس
سے زیادہ عمر پائی ابن جلا و ابو بکر رقاقی وغیرہما کی صحبت میں رہے اجل مشائخ وقت تھے بعد سنہ ۳۵۰ کے مرے

انہنے پوچھا کہ فقر و تصوف مین کیا فرق ہے کہا فقر ایک حال ہے احوال تصوف سے کہا علامت تصوف کی کیا ہے کہا مشغول ہونا اوس شئے سے جو اولی ہے ہر وقت مین فقرا جب حقیقت علم سے طرف ظاہر علم کے منحط ہوتی ہین تو اللہ کے ساتھ اپنے احوال مین بے ادب ہو جاتے ہین بخلاف غیر فقرا کے ❊

۹۲

عبد اللہ بن محمد رازی معروف بشعرانی رح یہ نیساپور مین پیدا ہوئے صحبت مین جنید و حیری و رویم و سمنون وغیرہم کے رہے مشائخ قوم مین اجلۂ اصحاب حیری سے ہین وہ انکا بہت اکرام و اجلال کرتے تھے یہ بڑے مشائخ نیساپور مین ہین انکی ریاضات معجز اسلاع تھی یہ عالم علوم طائفہ و کاتب حدیث کثیر و ثقہ و تقی ہین ۳۵۲ھ مین مرے کسینے انسے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ اپنے عیوب پہچانتے ہین اور ان عیبون کو دوست رکھتے ہین اور طرف طریق صواب کے نہین آتے کہا انکو اشتغال مباہات بالعلم کا ہے نہ اشتغال استعمال علم کا یہ مشغول بابحاث ظواہر ہین اور تارک ہین ابحاث بواطن کے اسلئے اللہ نے انکے دل النظر الی الصواب سے اندھے اور انکے جوارح عباد سے مقید کر دئیے ہین رح ❊

۹۳

اسمعیل بن نجید سلمی رح جد شیخ ابو عبد الرحمان سلمی شیخ قشیری صاحب ابو عثمان تھے جنید کو دیکھا تھا اکبر مشائخ وقت ہین اپنے طریقہ مین ساتھ تلبیس حال و صون وقت کے منفرد تھے ۳۶۶ھ مین مرے انھون نے سماعت و روایت حدیث کی یہ ثقہ تھے کہتے تھے جو حال کہ نتیجہ علم کا نہو اوسکا ضرر صاحب حال پر نفع سے اکثر ہوتا ہے جس شخص کا دیکھنا تجھکو مہذب نکرے تو جان کہ وہ غیر مہذب ہے انسے پوچھا تو لد دعاوی کا کہان سے ہوتا ہے کہا اغترار و تشویش اسرار سے فرماتے تھے ملامتی کے لئے دعوی نہین ہوتا ہے اسلئے کہ وہ اپنے لئے کوئی شئے نہین دیکھتا جسکا دعوی کرے رح ❊

۹۴

ابو الحسن بن احمد بن سہل بوسنجی رح یہ اوحد فتیان خراسان تھے ابو عثمان ابن عطا و حریری کو دیکھا تھا اور شام مین طاہر مقدسی و ابو عمرو دمشقی کو پایا تھا شبلی کے ساتھ مسائل مین بات چیت کی علوم توحید و علوم معاملات مین اعلم مشائخ وقت تھے فتوت و تجرید مین احسن الخلق و الطریقہ تھے ۳۴۸ھ مین مرے کسینے پوچھا تصوف کیا ہے کہا هو الیوم اسم لا حقیقة وقد کان حقیقة لا اسم کہتے تھے جسکا باطن ظاہر سے افضل ہے وہی ولی ہے اور جسکا باطن و ظاہر برابر ہے وہ عالم ہے اور جسکا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل ہے اسلئے اپنی جان سے انصاف نہین کرتا غیر سے طالب انصاف کا ہوتا ہے کسینے کہا ظریف کون ہے کہا جو کہ اپنی ذات و افعال و اخلاق و شمائل مین بلا تکلف خفیف ہے کہتے تھے الخیر منا زلة والشر لنا صفة ❊

۹۵

محمد بن خفیف ضبی رح یہ مقیم شیراز تھے وہان کے شیخ المشائخ و فرد وقت ہین عالم علوم ظاہر و حقائق حسن الاصول جمیع مقامات و اخلاق و اعمال مین تھے ۳۷۱ھ مین وفات پائی کہتے تھے تصوف نام ہے تصفیۂ قلوب و مفارقت اخلاق

طبعیہ و اتحاد صفات بشریہ و مجانبت و عاری نفسانیہ و منازلت صفات روحانیہ و تعلق بعلوم حقیقت و نصح جمیع
و اتباع نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا شریعت مین **ف** فرماتے تھے ذکر دو قسم ہے ذکر ظاہر تحلیل تحمید قرات
قرآن ہے ذکر باطن تنبیہ قلوب ہے شرائط تیقظ صفات و اسماء و افعال و نشر احسان و انفصار تدبیر و نفاذ تقدیر بیچ
ساری خلق مین **حکایت** کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرماتے تھے
من عرف طریقا الی اللہ فسلکہ ثم رجع عنہ عذبہ اللہ عذابا لم یعذب بہ احدا من العالمین
یہ کہتے تھے تو اس شخص کو اختیار کر جو وعظ کرتا ہے تجھکو لسان فعل سے اور نہین وعظ کرتا ہے لسان
قول سے رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

سنہ ۹۲
بندار بن حسین شیرازی ساکن آذربیجان عالم اصول و لسان تھے انکی زبان علم حقائق مین مشہور ہے شبلی انکی تعظیم
کرتے اور انکو عظیم القدر جانتے تھے انکے اور ابن خفیف کے بیچ مین بابت مسائل کے مفاوضات ہے سنہ ۳۵۳
مین انتقال کیا ابو بکر بن سعد طبری سے انکو نہلایا اسنے پوچہا تہا کہ صوفیہ و متصوفہ مین کیا فرق ہے کہا صوفی وہ ہے
جسکو اللہ نے اپنے نفس کے لئے اختیار کرکے بغیر تکلف کے مصفی کیا ہے متصوف وہ ہے جو بتکلف نفس
اور منظر یہ با وجود رغبت فی الدنیا و تربیت بشریت کے ہے کہتے تھے تو اپنے نفس سے مخاصمت نکر وہ تیرا
نہین ہے تو اوسکو واسطے اوسکے مالک کے چہوڑ دے وہ جو چاہے ساتھہ اوسکے کرے جسنے اپنا قبلہ حقیقت مین رب
کو نہ ٹہیرایا اوسکی نماز فاسد ہے **حکایت** کہتے تھے میںنے بنی عامر کو خواب مین دیکہا بعد موت کے پوچہا اللہ نے
تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفرلی وجعلنی حجۃ علی المحبین ایکبار اسنے پوچہا دنیا کیا ہے کہا ما دنی من القلب
وشغل عن الحق سبحانہ ✦

سنہ ۹۳
ابو بکر طمستانی سبحانہ یہ اجل مشائخ سے تھے حال اعلیٰ رکہتے تھے اپنے حال مین مفرد تھے ابنا جنس مین کوئی
انکا مشارک و ہمتائی انکے وقت مین نہ تہا شبلی انکی تبجیل و تکریم کرتے اور انکے قائل تھے یہ صحبت مین
ابراہیم فارسی وغیرہ مشائخ کے رہے نیشاپور آئے وہان وفات پائی سنہ ۳۴۰ مین یہ کہتے تھے اللہ کے پاس
زیادہ بیٹہو اور لوگون کے پاس کم بیٹہو مراد اس سے عزلت ہے ✿

	کہ در بروی خود از کائنات می بندند		کلید گلشن فردوس آن کسان دارند	

کہتے تھے بہتر آدمی وہ ہے جو حق کو اپنے غیر مین دیکہے اور یہ جانے کہ راہ طرف اللہ کے سوا اوس راہ کے
ہے جسپر کہ وہ ہے اگرچہ رفیع المرتبہ کیون نہو یہ اسلئے کہ آپکو تکلیف مین مقہور دیکہے **ف** فرماتے تھے
من اتبع الکتاب والسنۃ وھاجر الی اللہ بقلبہ واتبع آثار الصحابۃ لم تسبقہ الصحابۃ الا بکونھم
رأوا رسول اللہ صلعم کہتے تھے تیقظ واسطے اہل تیقظ کے عمارت ہے آخرت کی جسطرح کہ غفلت

واسطے اہل غفلت کے عادت ہے دنیا کی شعرانی کہتے ہین یہ جب ہے کہ مقصود محترف کا اپنے حرفہ سے نفع عباد وہو
اور فقط جمع دنیا پر اقتصار کرے اور اگر نیت اوسکی حرفت سے نفع عباد ہے تو وہ عامر دنیا و آخرت دونون ہے
واللہ اعلم جو کوئی استعمال کرتا ہے صدق کا درمیان اپنے اور اللہ کے یہ صدق اوسکا ساتھہ اللہ کے اسکو
فراغ الی خلق اللہ سے مشغول کر دیتا ہے شعرانی کہتے ہین ہمارے شیخ محمد بن عنان اسی مقام کے اہل تھے
کسی شخص پر کبھی قدرت رد کلام کی نہین رکھتے تھے انتہی کہتے تھے ما اذا اصنع والکون کلہ عدولی
وھذا کقول ابراھیم عم انھم عدو لی الا رب العالمین یہی حال آپکے دن بعض فقرا اہل غربت
کا ہو رہا ہے واللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین فرماتے تھے وصل بلا فصل ہوتا ہے جب نفس آیا تو پھر
وصل نہین ہے کہتے تھے نفس آگ کی طرح ہے جب ایک جگہہ بجھہ جاتی ہے تو دوسری جگہہ سلگتی ہے اسی طرح
جب نفس ایک جانب سے مہذب ہوجاتا ہے تو دوسری جانب سے متاثر ہوتا ہے کہتے اگر یہ نہین بنتا کہ اللہ کی
صحبت مین رہو تو اونکے پاس بیٹھو جو اللہ کی صحبت مین رہتے ہین برکات اونکی صحبت کے تمکو اللہ کی صحبت
مین پہنچا دینگے رحمہ اللہ تعالی ؕ

۹۸
احمد بن محمد دینوری سرح صاحب خراز و جریری و ابن عطا و ملاقی رویم تھے نیسا پور مین آکر مدت تک رہے و اعظ
تھے لوگون کو بلسان معرفت باحسن کلام وعظ کرتے پھر سمرقند مین آکر ۳۴۰ کے بعد مر گئے کہتے تھے علماء ترتیب
مشاہدات اشیاء مین متفاوت ہین ایک قوم اشیاء سے راجع الی اللہ ہوئی اوسنے مشاہدہ اشیاء کا حیث الاشیاء
کر کے پھر رجوع الی اللہ کیا دوسری قوم اللہ سے راجع الی الاشیاء ہوئی مگر اللہ سے غائب نہین ہوئی اوسنے کسی شے
کو نہ دیکھا مگر اللہ کو قبل اوس شے کے پایا ایک قوم اشیاء کے ساتھہ رہگئی اسلیئے کہ اوسکو اشیاء سے کوئی رستہ طرف
اللہ کے نملا **ف** کہتے تھے یعنی حق مین اہل زمان کے نقضوا ارکان التصوف وھدموا سبیلھا
وغیروا معانیھا باسامی احدثوھا سموا الطمع زیادۃ وسوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق
شطحا والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الھوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصولا وسوء الخلق
صولۃ والبخل جلاوۃ والسوال عملا وبذاءۃ اللسان سلامۃ وما کان ھذا طریق القوم
انما درجوا علی الحیا والادب والزھد فی الحظوظ رضی اللہ عنہ ؕ

۹۹
سعید بن سلام مغربی سرح یہ قیروان کے ہین قریہ کو کب نام سے مدت تک حرم شریف مین رہے وہان کے شیخ تھے
انہون نے صحبت ابا علی بن کاتب و حبیب مصری و زجاجی کی پائی تھی نہرجوری و حسین دینوری وغیرہم کو دیکھا
تھا علو حال صون وقت و صحت حکم بالفراسۃ و قوت ہیبت مین بیمثل تھے نیسا پور مین آکر ۳۷۳ مین مر گئے
وصیت کی کہ امام ابو بکر بن فورک نماز جنازہ پڑہین کہتے تھے جسنے حفظ کیا اپنے جوارح کا نیچے اوامر کے وہ

علی الدوام اعتکاف مین ہے ملک جبار نے تمنا اگر اختیار اپنے اولیا کا عدو کو اونپر مسلط کیا کہ دیکھے وہ کیونکر صبر کرتے
ہین اگر اونھون نے بلوی عدو پر صبر کیا تو علم کا جامہ پہنایا وصل عطا کیا اپنے جوار مین بسایا اپنے مشاہدہ سے
آرام دیا اپنے ذکر کی لذت بخشی اپنی معرفت سے ملایا ائمہ مقتدی سہم کیا نجات عباد رحمت ارض ٹھہرایا ف
حدیث اکثر اهل الجنة البله کے معنی یہ کہتے تھے کہ الابله فی الدنیا الفقیه فی دینه جو شخص صحبت
اغنیا کو مجالست فقرا پر اختیار کرتا ہے اللہ اوسکو موت قلب مین مبتلا کرتا ہے عاصی مدعی سے بہتر ہوتا ہے
کیونکہ طالب طریق توبہ ہے اور مدعی متخبط ہے خیال دعوی مین دلی کبھی مستور ہوتا ہے لکن مفتون نہین ہوتا
کہتے تھے جو کوئی آواز خر سے وہی بات نہ سنے جو کہ آواز عود و دواخل مغنین سے سنتا ہے تو وہ کذاب ہے ۵

	کسانے کہ یزدان پرستی کنند		باواز دولاب مستی کنند	

۱۲۰
ابو القاسم بن ابراہیم نصرآبادی رح نیسابوری الاصل ہین شیخ وقت تھے انکا رجوع طرف انواع علوم
وحفظ سنن و جمع سنن و علوم تواریخ و علم حقائق کے تھا علم و حال ہین اوحد مشائخ تھے صاحب ابو بکر و
ابو علی رودباری و مرتعش وغیرہم رہے آخر عمر مین مکہ آکر ۳۶۹ مین حج کیا حدیث لکھی اور روایت کی ثقہ تھے
کہتے تھے ادب یہ ہے کہ جب انسان مشہور زہد ہو او ترک دنیا کرے تو تظاہر بامساک دنیا کرے تاکہ نسبت
زہد کی اوس سے منقطع ہوجائے کیونکہ مدار دل پر ہے ان الله لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی
قلوبکم فرماتے تھے جو نیکی کر کام کرتا ہے اوسکا ثواب بھی نیکی کر لیتا ہے قال تعالی من جاء بالحسنة
فله عشر امثالها اور جو کوئی عمل بالمشاہدہ کرتا ہے اوسکا اجر بلا عدد ہوتا ہے لقوله تعالی
انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب کہتے تھے جذب سلوک سے اسرع ہوتا ہے جو جذبہ حق مشتمل ہے بندہ
کو اعمال ثقلین سے فرماتے تھے اصل التصوف هو ملازمة الکتاب والسنة وترک الاهواء والبدع و
تعظیم حرمات المشائخ واقامة المعاذیر للخلق والمداومة علی الاوراد وترک ارتکاب الرخص
والتاویلات وما ضل احد عن هذا الطریق الا انحط عن مقام الرجال اللہ نے نام اصحاب کہف کا
مخفی رکھا اسلیئے کہ وہ بلا واسطہ ایمان لائے تھے اولیار کے لیئے سوال نہین ہوتا ہے یہی ذبول و تنزل ہوتا ہے
نہایات اولیا بدایات انبیا ہین رح ۔

۱۲۱
علی بن ابراہیم حصری رح بصری تھے بغداد مین آرہے دن جمعہ کے ماہ ذیحجہ ۳۷۱ مین مرے اپنے وقت مین شیخ
عراق تھے صاحب مقال اتم ولسان احسن وعلو مکان متوحد فی الطریقة ظریفا فی الشمائل تھے انکی زبان توحید
مین مختص تھی صحبت شبلی مین رہے اونہین کی طرف منسوب تھے یہ کہتے تھے تم تعریض کیا کرو تصریح نہ کیا کرو
تعریض استر ہوتی ہے ۔

۱۴۲ احمد بن عطا رودباری ابن اخت ابو علی رودباری شیخ شام تھے سنہ ۳۶۹ھ مین بمقام صور وفات پائی کہتے تھے
اهل الغیبة اذا شربوا طاشوا واهل الحضور اذا شربوا عاشوا تصوف مانع ہوتا ہے بخل سے اور کتابت
حدیث مدد کرتی ہے عمل کو جب کسی شخص مین یہ دونون امر مجتمع ہون تو کافی ہے جسکو اوسکا مقام یعنے صوفی
محدث صاحب مقام ہوتا ہے مجالست اضداد مین ذوبان روح کا ہوتا ہے اور مجالست اشکال مین تلقیح عقول کی ہوتی ہے

لذت ہمہ در مناسبت ہاست | از شیر دل شکر کشاید

ع روح را صحبت ناجنس عذابی ست الیم * یہ بات نہین ہے کہ ہر صالح مجالست صالح سے مؤانست بھی ہو اگر
یا ہر صالح مؤانست موتمن ہو اسرار پر کا یؤمن علی الاسرار الا الامناء *

۱۴۳ محمد بن محمد روغندی سے یہ اجل مشائخ طوس سے ہین صحبت ابو عثمان حیری مین رہے انکی آیات وکرامات
ظاہر تھی یہ کبیر الھمة علی الحال تھے بعد سنہ ۳۵۰ھ کے مرے فرماتے تھے ترک دنیا کا واسطے دنیا کے علامت ہے
حب جمع دنیا کی زاہد اپنے حظ نفس مین ہوتا ہے اور صوفی اپنے حظ رب مین تنزل بلا کا طرف اللہ کے ہر بندہ
پر بقدر اوسکی معرفت کے ہوتا ہے تاکہ وہ معرفت اوسکے لئے بلا پر عون ہو سو جو کوئی معرفت مین اعلی ہے
وہ بلا مین اکثر ہے جسکی معرفت کم ہے اوسکی بلا بھی کم ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل
فالامثل احوال صحیحہ وہی ہین جو تابع علم کے ہون اگر علم سے نہو تو نہ دل ڈرے نہ اطمینان ہو نہ سکون ہے *

۱۴۴ علی بن بندار صوفی سے یہ اجلہ مشائخ نیساپور سے ہین جو رؤیت مشائخ کی انکو نصیب ہوئی وہ اور کو
نہوئی یہ کاتب وراوی حدیث تھے جو کوئی انکے شہر مین آتا اور پہلے علماء سے ملتا تو یہ کہتے شغلتك السنة
عن الفریضة یہ اسلئے کہ صوفیہ محل علم کو قلب سے پہلے نظیف کر دیتے ہین تب کہین وہ صالح اقامت علم کا
ہوتا ہے انسے پوچھا تصوف کیا ہے کہا اسقاط کرنا رؤیت خلق کا ظاہراً و باطناً فرماتے تھے فساد قلوب کا مطابق زمانہ و اہل زمانہ کے
ہوتا ہے کہتے تھے زمان یذکر فیہ امثالنا بالصلاح لا یرجی فیہ الصلاح جب کسی ایسے شخص سے ملتے
جسنے مشائخ کو دیکھا ہے تو اوسکے ہاتھہ چومتے اور اوسکے پیچھے چلتے اور کہتے تونے فلان شیخ کو دیکھا ہے
مینے اونکو نہین دیکھا *

۱۴۵ محمد بن احمد نیساپوری یہ صحبت مین ابو عثمان حیری کے رہے اور قبل سنہ ۳۶۰ھ کے مرے کہتے تھے فتوت یہ ہے
کہ ہر بر و فاجر کے ساتھہ احسان کرے حسن خلق سے پیش آئے ف جب کوئی تیرے لئے گواہی شر کی
دے تو تو ڈرا سلئے کہ حضرت نے کہا ہے انتم شهداء الله فی الارض شعرانی کہتے ہین اکثر فقراء نے
اس باب کا اغفال کر رکھا ہے جب کوئی اپر جرح کرتا ہے تو یہ اوسکی پروا نہین کرتے اللہ کے علم پر اکتفا
کر لیتے ہین یہی اونکا مستند ہے ایسا فقیر درجۂ عرفان سے مقصور ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ نے اوس جارح

کا تذکیہ کیا ہے اور اوسکا نام شہداء اللہ رکھا ہے اوسکی تصدیق کرنا باجت خبر کے واجب ہے انتہی مین کہتا ہون یہ حدیث حق مین مسلمین مخلصین کے آئی ہے انکا جرح کرنا حق مین کسی شخص کے اچھا نہین ہے رہے فساق فجار اشرار سو وہ ہمیشہ اہل علم و دین پر جارح رہتے ہین اونکی جرح کا کچھہ اعتبار نہین ہے باب جرح و تعدیل کی حقیقت جیسے اہل حدیث نے لکھی اور سمجھی ہے وہی ٹھیک ہے واللہ اعلم ٭

۱۰۶
محمد بن احمد فرا ورع یکتا مشائخ نیساپور سے ہین صحبت مین ابن منازل و شبلی کے رہے طریقہ مین اوحد وقت تھے فرماتے تھے کتمان حسنات کا اولی تر ہے کتمان سئیات سے کیونکہ اسمین امید نجات کی ہے داخل نہین ہوتا ہے نور معرفت کا کسی دلمین جب تک کہ وہ دل واالاحتفائی کو ہر چیز پر اختیار نکرے رح ٭

۱۰۷
ابو القاسم بن احمد مقری شیخ خراسان تھے عالی حال شریف الہمہ حسن السمت ابن عطا و جزیری و روزباری وغیرہم کی صحبت مین رہے ۳۷۸ھ مین مرے کہتے تھے العارف من شغله معروفه عن النظر الی الخلق بعین القبول والرد **ف** فرماتے تھے سماع مین باوجود لطافت کے خطر عظیم ہے مگر جو کوئی اوسکو ہمراہ علم کثیر و حال صحیح و وجد غالب کے بغیر حظ نفس کے سنے ٭

۱۰۸
عبد اللہ بن محمد راسبی اصل مین بغدادی ہین ابن عطا و جزیری کی صحبت مین رہے شام کو جاکر پھر بغداد مین آ لگے ۳۶۷ھ مین مر گئے فرماتے تھے جب امتحان دل کا تقوی سے لیا جاتا ہے تو حب دنیا و حب شہوات اوس سے کوچ کر جاتا ہے مغیبات پر اطلاع حاصل ہوتی ہے جس دل کا امتحان تقوی سے نہین ہوتا ہے اوسمین ہمیشہ حب دنیا رہتا ہے وہ مغیبات سے محجوب رہتا ہے **ف** شعرانی کہتے ہین اسی سے لئے نصاری نے استعمال ریاضات کا واسطے استخدام جان کے کیا ہے تاکہ وہ اونکو اخبار مغیبات کرین اونکے صدق زہد دنیا مین معدوم ہے یہ مخطی و مسقوت ہین نسأل اللہ السلامة لنا ولاخواننا المسلمین محبت جب ظاہر ہوتی ہے تو محب رسوا ہو جاتا ہے اور جب پنہان ہوتی ہے تو محب کو رنج سے قتل کرتی ہے المحبة اوله ختل و آخره قتل

	اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ		آگ تھے ابتداء عشق مین ہم	

اللہ نے انبیاء کو واسطے مجالست کے اور عرفاء کو واسطے مواصلت کے اور صلحاء کو واسطے ملازمت کے اور مومنین کو واسطے مجاہدہ و عبادت کے پیدا کیا ہے **قوله تعالی** تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرة اس آیت مین کہتے تھے جو کوئی ارادہ دنیا کا کرتا ہے اللہ اوسکو طرف آخرت کے بلاتا ہے اور جو کوئی ارادہ آخرت کا کرتا ہے اللہ اوسکو طرف اپنے قرب کے بلاتا ہے **قوله تعالی** ومن اراد الآخرة وسعی لها سعیها وهو مومن فاولئک کان سعیهم مشکورا سعی مشکور یہ ہے کہ منتہی اہل قرب و دنو کو پہنچ جائے فرماتے تھے بلاء عظیم یہ ہے کہ تو اوس شخص کی صحبت مین ہو جو تیرے موافق نہین ہے

اور تو اوسکو ترک نہین کرسکتا ہے ۵

دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را	بلای صحبت لیلے و فرقت لیلے
نہ تو چھوڑے ہی بنے اور نہ شبیر اسے بنے ۵	ہمتو قابو مین بہی لاکر اوسے ناچار ہوئے

۱۹ محمد بن عبد الخالق دینوری سے یہ شیخ جلیل علی الحال کبیر الہمۃ افصح اللسان علوم طائفہ مین تھے صحبت فقرو التزام آداب و محبت اہل فقر مین مرجع الیہ تھے وادی قری مین مقیم رہے پھر دینور مین آکر مرے کہتے تھے صحبت اصاغر کی ہمراہ اکابر کے توفیق و فطنت ہے اور صحبت اکابر کی ہمراہ اصاغر کے خذلان و حمق ہے تعب زہد کا بدن پر ہوتا ہے اور تعب معرفت کا دل پر ارفع علوم علم اسما و صفات ہے اور اخلاص ہے اعمال ظاہر کا اور تصحیح ہے احوال باطن کی کثرت کلام کی ناشف حسنات ہوتی ہے جسطرح کہ زمین بعد پانی کے سوکھ جاتی ہے **حکایت** فرماتے تھے بعض اسفار مین مینے دیکہا کہ ایک آدمی ایک پاؤن سے چلتا تہا مینے اوس سے کہا بھلا تو نے باوجود فقدان آلہ کے یہ سفر کیون اختیار کیا مجھسے پوچھا کیا تو مسلمان ہے مینے کہا ہان کہا تو نے یہ آیت نہین پڑہی ہے وحملنا ھم فی البر و البحر جبکہ اللہ حامل شبیر اقو وہ بلا آلہ کے بہی حمل کرسکتا ہے اوسکو کچھ پروا آلہ کی نہین ہے سچ ❊

۲۰ ابو صالح عبد القادر جیلی بن موسی سے یہ اولاد امام حسن رضہ مین تھے ۴۷۱ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۵۶۱ھ مین انتقال کیا بغداد مین مدفون ہین لوگون نے انکے احوال مین تالیف مفرد جمع کی ہے شعرانی کہتے ہین دیکھنی تذکرہ ملخص ما قالوا مما فیہ نفع و تادیب للسامع انتہی یعنے مین اسجگہ خلاصہ ملخص مذکور لکہتا ہون فرماتے تھے حسین حلاج نے ٹھوکر کہائی اوسکے زمانے مین کوئی ایسا نہ تہا جو اوسکا ہاتھ پکڑ لیتا میرے اصحاب و مریدین و محبین مین جسکا مرکوب ٹھوکر کہاتا ہے مین اوسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہون یہ لباس علما پہنتے تھے طیلسان اوڑہتے تھے خچر پر سوار ہوتے انکے سامنے غاشیہ لیکر چلتے یہ ایک عالی کرسی پر بیٹھکر کلام کرتے کہتے تھے مجھپر بار گران وارد ہوتا ہے کہ اگر پہاڑ پر رکہدیا جائے تو وہ پھٹ جائے جب اوس بار کی کثرت ہوتی ہے تو مین زمین پر لیٹ کے یہ آیت پڑہتا ہون فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا پہر سر اوٹھاتا ہون تو وہ بوجھ مجھپر سے اوتر جاتا **حکایت** ایک شخص نے کہا اخلاص عجب سے کیونکر ہو کہا جو کوئی اشیا کو طرف سے اللہ کے دیکہتا ہے اور جانتا ہے کہ اسینے اس عمل خیر کی اوسکو توفیق دی ہے اور اپنے نفس کو درمیان مین سے باہر نکالتا ہے تو وہ عجب سے سلامت رہتا ہے یہ تیرہ علم مین کلام کرتے تھے انکے مدرسہ مین صبح و شام انپر درس تفسیر و حدیث و مذہب و خلاف و اصول و نحو کا پڑہا جاتا تہا بعد ظہر کے قرآن کو قرآت سے پڑہتے تھے اور مذہب امام شافعی و امام احمد پر فتوی دیتے تھے انکا فتوی علماء عراق پر عرض کیا جاتا تو وہ سخت تعجب کرتے اور کہتے

شیخ عبد القادر جیلانی

سبحان من انعم علیہ **ف** انکے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے حلف کیا ہے تین طلاق کا کہ وہ اللہ کی عبادت تنہا کریگا کوئی آدمی وقت تکبس اوس عبادت کے شریک اوسکا نہو اب وہ کونسی عبادت کرے فی الفور جواب لکہا کہ یاتی مکہ ویخلی لہ المطاف ویطوف اسبوعا وحدہ وینحل یمینہ علماء عراق اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے نہایت متعجب ہوئے کسینے سوال موارد آلہیہ وطوارق شیطانیہ کا کیا تہا کہا وارد الٰہی نہ استدعا سے آتا ہے اور نہ کسی سبب سے جاتا ہے اور نہ ایک نمط پر آتا ہے اور نہ وقت مخصوص مین رہا طارق شیطانی سو وہ غالباً برخلاف اِسکے ہوتا ہے کسینے سوال ریکار کا کیا تہا کہا ایلک لہ وابک منہ وابک علیہ ولا مہرج کسینے دنیا سے سوال کیا تہا کہا اخرجہا من قلبک الی یدک فانہا لا تضرک بجواب سوال شکر کے فرمایا تہا حقیقت شکر کی اعتراف کرنا ہے ساتھ نعمت منعم کے بروجہ خضوع ومشاہدہ منت وحفظ حرمت لطور معرفت عجز من الشکر کے فرماتے تھے فقیر صابر مع اللہ افضل ہے غنی شاکر سے اور فقیر شاکر افضل ہے ان دونون سے اور فقیر صابر شاکر افضل ہے اون سب سے بلا نہین آتی مگر اوسی پر جو عارف شبلی ہے **حکایت** ایک سو فقیہ ایکبار بغداد مین سے جمع ہوئے کہ امتحان اونکا علم مین لیوین ہر شخص نے کچہہ مسائل جمع کئے تھے جب حاضر مجلس ہوئے شیخ نے سر جہکایا ایکبارگی نور کا اونکے سینہ سے اونکے سینون پر گذرا جو کچہہ اونکے دلمین تہا وہ سب محو ہو گیا مبہوت ومضطرب ہو کر چیخنے لگے کپڑے پہاڑ ڈالے سر برہنہ ہو گئے شیخ نے کرسی پر جا کر سبکے مسائل کا جواب دیا سب معترف اِنکے فضل کے ہوئے **ف** ہینا باوجود اوس جلالت قدر کے پاس صغیر وکبیر وفقراء کے بیٹھتے اونکے کپڑون سے جوئین چنتے اعیان دولت وعظما مین سے کسیکے لئے کھڑے ہوتے اور نہ کبھی کسی وزیر وسلطان کے در پر گئے ٥

در زیر بار منت بال ھما مرو		مسند نشین سایہ دیوار خویش باش	

علی بن ہیتی کہتے ہین انکا قدم تفویض وموافقت پر تہا ہمراہ تبرّی کے حول وقوت سے انکا طریقہ تجرید توحید وتفرید تہا ساتہہ حضور کے موقف عبودیت مین لا لشیٔ ولا بشیٔ عدی بن مسافر نے کہا ہے طریقہ انکا ذوقی تہا نیچے مجاری اقدار کے ہموافقت قلب وروح واتحاد باطن وظاہر وانسلاخ صفات نفس ہمراہ غیبت کے رؤیت نفع وضر وقرب وبعد سے بقا بن بطو کہتے ہین انکا طریق اتحاد قول وفعل ونفس ووقت معانقہ اخلاص وتسلیم وموافقت کتاب وسنت ہر نفس وخطرہ ووارد وحال مین تہا اور ثبوت ہمراہ خدا عزوجل کے کہتے ہین انکی قوت طریق الی الرب مین مثل قوی سارے اہل طریق کے تہی شدت ولزوم مین یہ صفاً وحکماً وحالاً طریقہ توحید پر اور ظاہراً وباطناً حقیقت شرع پر تھے اپنے یارون سے کہتے تھے اتبعوا ولا تبتدعوا واطیعوا ولا تمرقوا واصبروا ولا تجزعوا واثبتوا ولا تتفرقوا واستظروا ولا تیاسوا واجتمعوا

ملی الذکر ولا تتفرقوا وتطہروا عن الذنوب ولا تلطخوا وعن باب مولاکم لا تبرحوا **ف** فرماتے تھے اذا مت عن الخلق قیل لک یرحمک اللہ واماتک عن الھوی فاذا مت عن ھواک قیل لک یرحمک اللہ واماتک عن ارادتک ومناک فاذا مت عن ارادتک ومناک قیل لک یرحمک اللہ واحیاک فحینئذ تحیی حیاۃ طیبۃ لا موت بعدھا وتغنی غنا لا فقر بعدہ وتعطی عطاء لا منع بعدہ وتعلم علما لا جہل بعدہ وتامن امنا لا تخاف بعدہ وتکون کبریتا احمر لا یکاد تری **ف** فرماتے تھے جب تو اپنے دلمین کسی شخص کا بغض یا حب پاوے تو اوسکے افعال کو کتاب وسنت پر عرض کر اگر وہ افعال اون دونون مین محبوب ہون تو اوسکو دوست رکہہ اور اگر مکروہ ہون تو مکروہ رکہہ تاکہ تو کسی کو اپنے ہوی سے مبغوض و محبوب نہ کرے **قال تعالی** ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ اور کسی شخص کو پہوڑ مگر واسطے اللہ کے اور یہ حب ہوگا کہ تو اوسکو مرتکب کسی کبیرہ کا یا مصر کسی صغیرہ پر دیکھے ہر حقیقت جسکی شہادت شریعت ندے باطل ہے **ف** علامت اوس ابتلاکی جو بر وجہ عقوبت و مقابلہ کے ہوتی ہے عدم صبر ہے وقت وجود بلا کے اور جزع و شکوی طرف خلق کے اور علامت اوس ابتلاکی جو بر وجہ تکفیر و تمحیص خطیأت ہوتی ہے وجود صبر جمیل کا بغیر شکوے و جزع و ضجر و ثقل کے ادا اوامر و طاعات مین اور علامت اوس ابتلاکی جو واسطے ارتفاع درجات کے ہوتی ہے وجود ہے رضا و موافقت و طمانینت نفس و سکون کا واسطے اقدار کے یہانتک کہ وہ ابتلا جاتا رہے جو شخص آخرت کو چاہے وہ دنیا مین زہد کرے اور جو کوئی اللہ کو چاہے وہ آخرت مین زہد کرے جب تک کہ دل بندہ کا متعلق رہتا ہے ساتھہ کسی شہوت کے شہوات دنیا سے یا ساتھہ کسی لذت کے لذات دنیا سے جیسے ماکول ملبوس منکوح یا ولایت یا ریاست یا تدقیق کسی فن مین فنون زائد علی الفرض سے جیسے روایت حدیث کیفیت حال پر یا قرارت قرآن بروایات سبع یا جیسے نحو و لغت و فصاحت تب تک وہ محب آخرت نہین ہوتا ہے بلکہ راغب فی الدنیا و تابع ہوای خود ہے مومن فتاش ہوتا ہے اور منافق لقاف **ف** شعرانی نے بعض ریاضات شاقہ اور بعض کرامات انکے اور بعض عبارات دقیقہ علوم قوم ذکر کیے ہین ہمنے اونکو نہین لکہا ہان ترجمہ انکا کتاب تقصار مین اسجگہہ سے زیادہ ہمنے لکہا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جناب شیخ رضی اللہ عنہ کبیر الاولیا رتھے جامع تھے درمیان سیادت نسب و علو حسب و علم کتاب و سنت و علم طریقہ قوم کے اور اپنے عصر بلکہ اعصار مابعد مین اوحد مشائخ و اکرم صوفیہ تھے انتقال انکا مذہب حنابلہ پر ہوا کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب مروج ہین اہل اسلام مین اوسنے فضل و کمال انکا ظاہر باہر ہے رح ✦

ابوبکر[۱۱۱] بن ہوار بطائحی رح یہ شاطر راہزن تھے ایک رات ایک ہاتف کو سنا کہتا ہے اما ان لك ان تخاف من اللہ تعالیٰ اوسی دم تائب ہوئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب مین انکو خرقہ وطاقیہ پہنایا یہ جاگ اوٹھے دونون کو پایا کہتے تھے میرے رب کا مجھسے عہد ہے کہ جو کوئی بدن میری تربت مین داخل ہوا اوسکو آگ مین نہ جلاے گا مشائخ عصر کا انکی جلالت وعلو مقام پر اجماع تھا فرماتے تھے التصوف ذکر باجتماع ووجد باستماع وعمل باتباع دوسرا قول یہ ہے التوحید افراد القدم من الحدوث وخروج الاکوان وقطع الحجاب وترك الوقوف مع كل ما علم وكل ما جهل جمع بالحق تفرقہ عن الغیر ہے اور تفرقہ من الغیر جمع بالحق ہے تیرا حقیر سمجھنا لوگون کو مرض عظیم لاعلاج ہے کہتے تھے اوتاد عراق کے آٹھ آدمی ہین معروف کرخی احمد بن حنبل بشر حافی منصور بن عمار جنید سری سقطی سہل تستری عبد القادر جیلی پوچھا کون عبد القادر کہا اعجمی شریف ساکن بغداد انکا ظہور قرن خامس مین ہوگا وھو احد الصدیقین واعیان الدنیا الاقطاب ٭

ابومحمد[۱۱۲] شنبکی رح ریاست اس شان کی اِنکے وقت مین انہین کی طرف منتہی ہوئی یہ بڑے شریف الاخلاق کامل الادب وافر العقل کثیر التواضع تھے پہلے رہزنی کرتے تھے پھر ہاتھہ پر ابوبکر بن ہوار کے تائب ہوئے انکی دعا سے اکمہ ابرص مجنون اچھے ہوجاتے تھے کہتے تھے جسنے اللہ کی ندا نہ سنی وہ کیا اوسکے داعی کا جواب دیگا اور جو کوئی مستغنی ہوا ساتھہ کسی شے کے سوا اللہ کے اوسنے اللہ کی کچھہ قدر نہ جانی جسنے قہر کیا اپنی جان پر ادب سے وہی اللہ کا عابد بالاخلاص ہوگا صلاح دل کی اشتغال علم مین ہے وجہ اخلاص پر اور فساد دل کا اوسکے اشتغال مین ہے وجہ ریا وسمعہ پر شہوت صدیقین مجاہدہ ہے اور شہوت کاذبین نوم وکسل ہے رح ٭

عزاز[۱۱۳] بن مستودع بطائحی رح ریاست طریق کی بطائح مین انہین کی طرف منتہی ہوتی تھی ایک جماعت صلحا وعلما نے انسے اخذ طریقہ کیا تھا مشائخ انکی تعظیم پر مجتمع تھے یہ کہتے تھے غفلت دو ہین ایک غفلت رحمت دوسری غفلت نقمت وہ غفلت جو رحمت ہوتی ہے کشف غطا ہے تاکہ قوم مشاہدہ عظمت وجلال کرکے عبودیت سے ذاہل ہو مگر فرائض وسنن اور مراعات سر سے غافل نہو مگر مراقبہ وارادہ ہیبت اور وہ غفلت جو نقمت ہے اشتغال ہے بندہ کا طاعت خدا سے ساتھہ معصیت کے اور ملتفت ہونا طرف کرامات کے اور غفلت طریق استقامت سے فرماتے تھے ارادت تحویل کرنا قلب کا ہے اشیاء سے طرف رب اشیاء کے اور جلوس ساتھہ اللہ کے بغیر لم کے کمال علم انقطاع رجا ہے کنہ صفات جمال سے ٭

شیخ[۱۱۴] منصور بطائحی رح یہ ماموں تھے احمد بن رفاعی کے ایک جماعت کثیرہ اہل احوال وارباب مقامات کی انکی طرف منسوب ہے یہ کہتے تھے جسنے دنیا کو پہچانا وہ اوسمین زہد کریگا جسنے اللہ کو پہچانا وہ اوسکی رضا اختیار کریگا جسنے اپنے نفس کو نہ پہچانا وہ اعظم غرور مین ہے دل کا رتبہ جتنا بلند ہوتا ہے اوسی قدر عقوبتہ

طرف اوسکے اسرع ہوتی ہے کل موجود فی الدنیا لا یکون عونا علی ترکہا فہو علیک لا لک تین خصال صفات اولیا سے ہین اعتماد اللہ پر ہر شئے مین فنا ہر شئے سے طرف اللہ کے مستند ہو کر رجوع الی اللہ ہر حال مین توکل کہتے ہین ہر امر کے رد کرنے کو طرف واحد کے نقصان مخلص کا اوسکے اخلاص مین رویت اخلاص کی ہے اور کمال اوسکا شہود رہنا ہے اخلاص مین رح ✤

۵۱۱ھ
تاج العارفین ابو الوفا رح یہ اعیان مشائخ عراق سے ہین انکی کرامات خارقہ بہت تہی علما و صلحا بیشمار انکے شاگرد ہین ارباب احوال سے چالیس شخص انکے خادم تہے انکے شیخ شنبکی نے جب انسے عہد لیا تو کہا آج ہمارے جال مین ایک ایسی چڑیا پہنسی ہے جو کسی شیخ کے جال مین نہین آئی شیخ عبد القادر جیلی فرماتے تہے لیس علی باب الحق تعالی رجل مثل ابی الوفا عراق مین سب سے پہلے تاج العارفین انہین کا نام ہوا کہتے تہے

من ہیمه اثر النظر فلقه سماع الخبر و من انقطع فی مفاوز الاشواق لم یلتفت الی الآفاق

تسلیم ارسال نفس ہے میادین احکام مین اور ترک کرنا شفقت کا نفس پر طوارق سے رح ✤

۵۲۶ھ
حماد بن مسلم دباس رح یہ علوم حقائق مین علماء راسخین مین سے تہے دربارۂ کشف مخفیات سوا ردانپر اجماع تہا اسکے وقت کے مشائخ و صوفیہ بغداد انہین کی طرف منسوب تہے یہ صاحب شیخ عبد القادر جیلی اور راوی اونکی کرامات کے ہین کہتے تہے دل تین طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جو طواف دنیا کا کرتا ہے دوسرا وہ جو طواف آخرت کا کرتا ہے تیسرا وہ جو طائف بالمولی ہے فی المولی طائف فی المولی زندیق ہو جاتا ہے فرماتے تہے تو پاک کر اپنا دل یقین سے تاکہ اوسمین اقدار جاری ہون اقرب طرق الی اللہ حب اللہ ہے یہ حب صاف نہین ہوتا جب تک کہ محب روح بلا نفس نہو جائے جبتک نفس باقی ہے کبہی مزا محبت الہی کا نہ چکہے گا رح ✤

۵۳۵ھ
یوسف بن ایوب ہمدانی رح اوحد ائمہ ہین تربیت مریدین خراسان کے انہین کی طرف منتہی تہی انکی خانقاہ مین ایک جماعت کثیرہ علماء و صلحاء کے جمع ہو کر نفع اوٹہاتی **حکایت** ابراہیم بن حرفی کہتے ہین یہ لوگون سے کلام کرتے تہے انکی مجلس مین دو فقیہ تہے اونہون نے انسے کہا چپ رہ تو بدعتی ہے انہون نے اون دونون سے کہا تم چپ ہو اور نہ جیو وہ دونون اوسی جگہ مر گئے **حکایت** ہمدان سے ایک عورت روتی ہوئی آئی کہ میرے بیٹے کو فرنگیون نے قید کر لیا ہے اوسکو صبر دلایا وہ صبر نکر سکی کہا اللہم فک اسرہ وعجل فرجہ پہر اوس عورت سے کہا تو اپنے گہر جا وہان تو اوسکو پائیگی وہ چلی گئی دیکہا بیٹا گہر مین بیٹہا ہے اوس سے پوچہا تو کیسے آیا اوسنے کہا مین قسطنطنیہ کبہری مین تہا میرے پاؤن مین قیود اور میرے سر پر نگاہبان تہے ایک شخص نے آکر مجہکو اوٹہا لیا اور لمح البصر مین اسجگہ پہنچا دیا یہ حدود سنہ ۴۴۰ھ مین پیدا ہوئے تہے اور سنہ ۵۳۵ھ مین مرے رح ✤

۱۱۸ شیخ عقیل منبجی یہ اپنے وقت مین شیخ شیوخ شام تھے ایک جماعت اکابر انکی صحبت سے نکلی جیسے شیخ عدی بن مسافر سب سے پہلے شام مین خرقہ عمریہ یہی لائے **حکایت** انکا نام طیار ہے اسلئے کہ جب اوس قریہ سے نقل کرنا چاہا جسمین مقیم تھے بلاد شرق مین تو وہان کے منارہ پر چڑھکر اہل قریہ کو پکارا جب وہ جمع ہوئے تو وہان سے ہوا مین اوڑے لوگ دیکھتے تھے پھر جو آکر دیکھا تو منبج مین پایا یہ کہتے تھے معرفت اوسمین ہے جسکے ساتھ اللہ پاک مستاثر ہے اور عبودیت اوسمین ہے جسکا اوسنے حکم کیا ہے گو ہر امر کا خوف ہے کہتے تھے اے شخص تو یون کہہ الٰہی نفذنی من بعد رك وارهمني من خلقك پھر جب امر آئے تو کہہ الٰہی احجبنی عنی جب فضل آئے تو کہہ الٰہی فضلك لصنعك بلا انا الخ فرماتے تھے طریقتنا الجد والکد و لزوم الحد حتی تنفذ فاما ان یبلغ الفتی مناہ واما ان یموت بدا یہ کہتے تھے جو کوئی اپنے نفس کے لئے طالب حال یا مقال ہوتا ہے وہ طرقات معارف سے بعید ہے جو شخص اشارہ اپنی طرف کرے وہ مدعی ہے فتوت یہ ہے کہ محاسن عبید دیکھے اونکے مساوی سے غیبت ہو یہ کچھ اوپر چالیس برس منبج مین رہے وہین مرے رحمہ اللہ تعالیٰ ❖

۱۱۹ ابو یعزی مغربی یہ تربیت صادقین مغرب کی انہین کی طرف منتہی تھی اہل مغرب انکے ساتھ استسقا کرتے اونکو پانی ملتا فرماتے تھے جو حقیقت ماحی آثار رسوم عبد نہو وہ حقیقت نہین ہے انفع کلام وہ ہے جو اشارہ ہو مشاہدہ سے یا خبر ہو حضور سے **حکایت** شیخ ابومدین کہتے ہین ایکبار مینے انکی زیارت صحرا مین کی انکے گرد شیر و وحوش طیر جمع تھے انسے اپنے احوال مین مشورہ لیتے تھے وہ وقت گرانی کا تھا وحش سے کہا تو فلان جگہہ جا تیرا قوت اوس جگہہ ہے اسی طرح طیر کو کوئی جگہہ بتا دی کہ تم وہان جاؤ وہ منقاد امر تھے پھر انسے کہا اے شعیب یہ وحوش طیور میری ہمسایگی کو دوست رکھتے ہین میرے سبب سے الم جوع کا تحمل کرتے ہین یہ پچیس برس صحرا مین رہے دالنے درخت کے کہاتے کبھی کسی شیر سے کہدیتے کہ تو اس جنگل مین مت رہ وہ اپنے بچے لیکر وہانسے نکلجاتا تہ ❖

۱۲۰ شیخ عدی بن مسافر اموی یہ ایک رکن تھے اس طریقہ کے داعلی عالم تھے شیخ عبدالقادر انپر ثنا کرتے اور تعظیم سے نام لیتے اور انکے لئے شہادت سلطنت کی دیتے اور کہتے تھے کہ اگر نبوت مجاہدہ سے ملتی تو انہین کو ملتی انہون نے بدایت مین وہ مجاہدہ کیا جس سے بعد انکے سارے مشائخ عاجز نکلے کہتے تھے حسن خلق یہ ہے کہ ہر شخص سے معاملہ بموالفت کرے اوسکو متوحش نہ بنائے علما کے ساتھ حسن استماع ہو اگرچہ اسکا مقام فوق ہو اہل معرفت کے ساتھ سکون وانکسار ہو اہل توحید کے ساتھ تسلیم ہو فرماتے تھے جب تم کسی کو دیکھو کہ اوس سے کرامات وخرق عادات ہوتی ہین تو دھوکا نہ کھاؤ یہانتک کہ یہ دیکھو کہ وہ نزدیک امر ونہی

کے کیسا ہے یعنی پابند ہے اوسکا یا نہین اور جسمین ادنی بدعت ہو اوسکے پاس نہ بیٹھو کہین اوسکا شوم تمپر جاکر
منہو اگرچہ بعد ایک زمانہ کے ہو اکثر اقامت اِنکی جزیرہ سادسہ بحر محیط مین رہتی تھی ہوا سے کہتے تھے جادہ شہر جانی سنہ ۵۵۸
مین انتقال کیا فرماتے تھے توحید الباری عزوجل لا تجری ماھیتہ فی مقال ولا تخطر کیفیتہ ببال
جل عن الامثال والاشکال حرام علی العقول ان تتصور الاما وصف بہ ذاتہ تعالی فی کتابہ
او علی لسان نبیہ صلعم یہ بالس مین جا رہے تھے وہین اپنے زاویہ مین مدفون ہین رح *

[۲۴۱] علی بن وہب سنجاذی رح ایک جماعت اکابر انکی شاگرد تھی چالیس مرید صاحب حال چھوڑکر مرے کہتے تھے
مینے سات برس کی عمر مین قرآن یاد کیا پھر مشغول العلم ہوا ایک شب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہا مجھکو
حکم ہے کہ یہ طاقیہ مین تجھکو پہناؤن پھر ایک کلاہ آستین سے نکال کر میرے سر پر رکھی پھر مجھسے خضر نے کہا
اخرج الی الناس ینتفعوا بک پھر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا یہی بات مجھسے فرمائی
پھر حق تعالی کو خواب مین دیکھا مجھسے کہا یا عبدی قد جعلتک من صفوتی فی ارضی فاخرج الیھم
واحکم فیھم بما علمتک من حکمی آخر مین لوگونکی طرف نکلا ہر طرف سے لوگ میری طرف دوڑے یہ کہتے
تھے زہد فریضہ و فضیلت و قربت ہے حرام مین فریضہ ہے متشابہ مین فضیلت ہے حلال مین قربت ہے زہد
اعظم ہے ورع سے اسلئے کہ ورع البقا ہے اور زہد قطع کل ہے بقا ابد جب ہے کہ تو آپسے فنا ہو جائے *

[۲۴۲] شیخ موسی بن ماہین زولی رح اوحد ائمہ و صاحب کشف و خرق عادات تھے اِنکی ہیبت تھی دلون
مین لوگ انکی زیارت کو اور حل مشکلات کے لئے دور دور سے چلکر آتے تھے شیخ جبلی اِنکے ثنا خوان و معظم
شان تھے ایکبار کہا اے اہل بغداد قریب ہے کہ تمپر ایک سورج نکلے گا جو ابتک طالع نہین ہوا کہا وہ کیا ہے
کہا شیخ موسی زولی ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکھا کرتے تھے اغلب افعال اِنکے
بتوفیق نبوی تھے لوہے کو ہاتھہ لگاتے تو نرم ہوجاتا چار ماہ کے بچے سے کہتے فلان سورت پڑھ وہ بزبان
فصیح پڑھتا پھر اوسوقت سے بولتا رہتا بلدہ ماردین مین رہے وہین مرے جب قبر مین رکھا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے
لگے قبر کشادہ ہوگئی نازلین قبر بیہوش ہوگئے شعرانی نے جو عبارت اِنکے متعلق حقائق طریقہ نقل کی ہے وہ فہم
عوام سے باہر ہے اسلئے ترجمہ اوسکا ترک کردیا گیا رح *

[۲۴۳] شیخ عبد القادر سہروردی رح انکا لقب ضیاء الدین و نجیب الدین تھا صدیقی النسب ہین طیلسان و لباس علما
پہنتے تھے اور بغلہ پر سوار ہوتے اِنکے سامنے غاشیہ لے چلتے اِنکے احترام پر مشائخ و علما کا اجماع ہے اللہ
پاک نے انکا قبول تام صدور مین اور مہابت وافر قلوب مین ڈالی تھی شیخ شہاب الدین سہروردی وغیرہ
اکابر انکی صحبت مین کامل ہوئے انکا ذکر مشتہر آفاق ہوا ہر قطر سے لوگ اِنکے پاس آتے فرماتے تھے

احوال معاملات قلوب ہین انسے صفا اگدار فوائد حضور معانی مشاہدہ حل ہوتے ہین اول تصوف علم ہے اوسط اوسکا عمل ہے
آخر اوسکا موہبت ہے علم کاشف مراد ہوتا ہے عمل طلب پر اعانت کرتا ہے موہبت غایت امل کو پہنچا دیتی ہے اہل تصوف
تین طبقے ہین مرید طالب متوسط طائر منتہی واصل مرید صاحب وقت ہے متوسط صاحب حال ہے منتہی صاحب
یقین ہے **ف** افضل اشیا نزدیک صوفیہ کے عدّ انفاس ہے مقام مرید کا مجاہدات و مکابدات و تجرع مرارات
و مجانبت حظوظ و مہر منفعت نفس ہے اور مقام متوسط کار کوب اہوال ہے طلب مراد و مراعات صدق فی الاحوال
و استعمال ادب فی المقامات مین وہ مطالب ہے ساتھ آداب منازل کے اور صاحب تلوین ہے کیونکہ ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف ترقی کرتا ہے اور زیادتی نہین رہتا ہے مقام منتہی کا صحو و ثبات و اجابت حق من حیث الا
ہے وہ حالت شدت و رخا و منع و عطا و جفا و وفا مین یکسان رہتا ہے اوسکا اکل مثل جوع کے اور نوم مثل
سہر کے ہوتا ہے حظوظ اوسکے فانی ہوجاتے ہین حقوق باقی رہجاتے ہین ظاہر مین ہمراہ خلق کے ہے
اور باطن مین ہمراہ حق کے یہ سب امور منقول ہین احوال نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ف** انکی خلوت
مین جب کوئی فقیر بیٹھتا روزانہ اوسکے پاس آکر تفقد احوال کرتے کہتے آجکی رات تجھپر یہ ہوگا فلان امر مکشوف ہوگا
فلان حال تجھکو حاصل ہوگا ایک شخص اس صورت کا تیرے پاس آئیگا تجھسے یہ کہیگا تو اوس سے حذر کرنا کہ وہ شیطان
ہے غرضکہ جس بات کی خبر فقیر کو کرتے ویسا ہی واقع ہوتا مرتے دم تک بغداد مین رہے ۲۴۳ھ مین انتقال کیا
مدرسہ ساحل دجلہ مین مدفون ہوئے رح ؏

۱۴۷ احمد بن ابی الحسین رفاعی یہ منسوب ہین طرف بنی رفاعہ کے یہ ایک قبیلہ ہے عرب کا یہ ام عبیدہ ارض بطائح
مین ساکن تھے وہین انتقال کیا ریاست علوم طریقت منتہی ہے طرف انکے شارح احوال صف مشکلات
منازلات تھے شناخت امر تربیت مریدین کی انہین سے ہوئی ایک جماعت کثیر نے انپر تخرج و تلمذ کیا مشائخ و علما
نے انکا مرثیہ کہا انکا کلام لسان اہل حقایق پر نہایت عالی ہے **ف** انسے حال رجل متمکن کا پوچھا کہا یہ وہ
شخص ہے کہ اگر اوسکے لئے سنان اعلی شاہق جبل ارض پر منصوب کرین اور ریاح ہشتگانہ چلین تو بھی وہ
اوسکو متغیر نکرین ؏

اگر ز کوه فرو غلطد آسیا سنگے	نہ عارف ست کہ از راه سنگ بر خیزد

فرماتے تھے زہد اساس احوال مرضیہ و مراتب سنیہ ہے اول قدم قاصدین الی اللہ کا اور منقطعین الی اللہ کا
اور راضین من اللہ کا اور متوکلین علی اللہ کا یہی زہد ہے جسنے اپنے اساس کو زہد مین محکم نکیا اوسکے لئے کوئی
شئے مابعد صحیح نہین ہوتی ہے کہتے تھے فقرا اشراف ہین کیونکہ فقر لباس مرسلین جلباب صالحین تاج متقین
غنیمت عارفین منیہ مریدین رضاء رب العالمین کرامت اہل ولایت ہے انس باللہ ادسی بندہ کو ہوتا ہے

جسکی طہارت کامل جسکا ذکر صاف ہے ہر شاغل من اللہ سے مستوحش ہے اپ اللہ ہی اوس سے انس کریگا اوسکا
ارادہ بحق حقائق انس کر کے وجدان علم خوف ماسوا سے اوسکو الگ کر لیگا فرماتے تھے توحید وجدان تعظیم ہے قلب
مین پر تعطیل و تشبیہ سے مانع ہوتی ہے لسان ورع داعی ہوتی ہے طرف ترک آفات کے اور لسان تعبد بلاتی ہے
طرف دوام اجتہاد کے اور لسان محبت خواہان ذوبان و ہیمان ہوتی ہے اور لسان معرفت داعی ہے طرف فنا
و محو کے ولسان توحید بلاتی ہے طرف اثبات و حضور کے اور جو کوئی اعراض سے اوباً معرض ہوتا ہے وہ حکیم
مناوب ہے اگر تکلم کرے کوئی شخص ذات و صفات مین تو بہی سکوت اوسکا افضل ہے اور اگر قاف سے قاف تک
جائے تو بہی جلوس اوسکا افضل ہے **ـہ**

	نشستہ ایم کہ از ما غبار بر خیزد		گرازدماغ کہ از کوئی یار بر خیزد	

حکایت کہتے تھے مین صغیر تہا پاس عارف باللہ خرقوئی کے گیا مجھے وصیت کی اور کہا اے احمد تو نگاہ رکہ
جو مین تجھے کہتا ہون مینے کہا بہت اچہا کہا ملتفت لا یصل و متسلل لا یفلح و من لم یعرف من نفسہ
نقصان فکل اوقاتہ نقصان مین اُنکے پاس سے باہر آیا سال بہر تک اسکی تکرار کرتا رہا پہر اونکے پاس گیا
کہا مجھے وصیت کرو فرمایا ما اقبح الجھل بالاولیاء والعلۃ بالاطبا والجفا بالاحباء پہر ایک سال تک
مین اسکی تردید کرتا رہا اور اس موعظت سے منتفع ہوا کہتے تھے مین جانا فقرا کا حمام مین مکروہ رکہتا ہون
اور واسطے سارے احباب اپنے کے جوع و عری و فقر و ذلت و مسکنت کو دوست رکہتا ہون اور انکے نزول
سے اونپر خوش ہوتا ہون کہتے تھے شفقت کرنا اخوان پر اللہ سے نزدیک کر دیتا ہے **ف** کہتے تھے جب تم
میرے پاس آؤ اور کچہ کہانے کو نہ پاؤ تو مجھ سے دعا کراؤ مین تمکو دعا دونگا کیونکہ اسلام مین معتقد ہی ہون رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرماتے تھے صدقہ افضل ہے عبادات بدنیہ و نوافل سے جب کسی فقیر پر جبہ صوف کو دیکہتے
کہتے اے فرزند تو دیکہہ کہ تو نے کسکا لباس پہنا ہے اور کسکی طرف تو منسوب ہے یہ لباس انبیا کا ہے اور حلیہ
ہے اتقیا کا اور زینت ہے عارفین کی اب تو سالک مسالک مقربین ہو ورنہ اس جامہ کو اوتار ڈال شرط فقیر
یہ ہے کہ ہر نفس کو اپنے انفاس سے عزیز تر کبریت احمر سے جانے ہر نفس کے پاس وہ ودیعت رکہے جسکا
وہ صالح ہے کوئی نفس ضائع نکرے **ف** جو کوئی اُنسے بیاہ کا مشورہ لیتا اوس سے کہتے تھے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے من تزوج للہ کفی و وقی کہتے تھے الامر اعظم مما تظنون و اصعب
مما تتوھمون ہر برادر جو دنیا مین نفع نہین دیتا وہ آخرت مین بہی نافع نہوگا فرماتے تھے تم مین جب کوئی شخص
کوئی خیر سیکہے تو لوگون کو سکہائے کہ اوسکا ثمرہ نیک ہوگا ہمارا طریقہ تین اشیا پر مبنی ہے لا تسأل و لا ترد
و لا تدخر یعنی طمع نکند و منع نکند و جمع نکند علامت اقبال مرید کی یہ ہے کہ تربیت مین شیخ کو تعب نہ دے بلکہ سمیع و مطیع

اشارہ ہو شیخ اصبہ و درمیان فقراء کے تحریر ہے نہ یہ کہ وہ شیخ سے تحریر ہے واللہ ما لی خیرۃ الا فی ان وحدت فیا لیتنی لم اعرف احدا ولم یعرفنی احد یہ آپنے فرزند صالح سے کہتے تھے ان لم تقمل بعملی فلست لک ابا ولا انت لی ولدا دعا مین کہتے اللھم اجعلنا ممن فرشوا علی بابک لمرط ذلھم نوا الخد ودو نکسوا رؤسھم من الخجل وحیاھم للسجود ببرکۃ صاحب اللواء المحمود فقرا کے پاس محتاجین و زمنی کے جاتے اونکے کپڑے دہوتے اونکو کہانا کہلاتے اونکے پاس بیٹہتے اونسے سوال دعا کرتے کہتے انکی زیارت واجب ہے نہ مستحب مین کہتا ہون مراد محتاجین و زمنا اہل اسلام ہین نہ اہل کفر

حکایت لڑکے کہیلتے تہے انکا گزر ہوا وہ ڈر کر بہاگ کہڑے ہوئے یہ اونکے پیچہے گئے کہتے تہے اجعلونی فی حل فقد روعتکم ارجعوا الی ما کنتم علیہ ایکبار لڑکے آپس مین جہگڑتے تہے بیچ مین پڑکر اونکو الگ کیا ایک لڑکے سے پوچہا کہ تو کسکا بیٹا ہے اوسنے کہا و ایش فضولک یعنی کیا فضول بات بکتے ہو اس کلمہ کو تکرار کرتے اور کہتے ادبتنی یا ولدی جزاک اللہ خیرا جسکو دیکہتے ابتدا السلام کرتے یہانتک کہ انعام و کلاب پر خوک کو دیکہکر کہا انعم صباحا کسی نے کہا یہ کیا کرتے ہو کہا اعود نفسی الجمیل یعنے جی کو اچہی بات کی عادت ڈالتا ہون کوئی شخص کسی گاؤن مین بیمار ہوتا تو اوسکی عیادت کو جاتے بعد ایک دو روز کے پہرتے راہ مین نکل کر کہڑے ہوتے انتظار راہ ہون کا کرتے جب کوئی آجاتا تو اوسکا ہاتہہ پکڑکر لیچلتے جب سفر سے ام عبیدہ مین آتے کرکس کر ایک رسّی مین ہیزم جمع کرکے سر پر رکہہ کر داخل ہوتے اور فقیر بہی انکو دیکہکر یہی کرتے پہر بستی مین آکر ارامل و مساکین و زمنی و مرضی و عمیان و مشائخ مین بانٹ دیتے کبہی عوض بدی کا ساتہہ بدی کے نکرتے

حکایت ایکبار ملاقات انکی ایک جماعت فقراء سے ہوئی اونہون نے انکو گالیان دین اور کہا ای اعور اسے دجال اے مستحل محرمات ای مبدّل قرآن اسے ملحد ای کلب انہون نے اپنا سر کہولکر زمین کو چوما اور کہا ای میرے سیّدو تم قصور اپنے غلام کا معاف کرو پہر اونکے ہاتہہ پاؤن چومنے لگے اور کہا مجہسے راضی ہو جاؤ تمہارا حلم میری گنجایش کرسکتا ہے جب وہ عاجز آگئے تو اونہون نے کہا ہمنے تمہارا سا کوئی فقیر نہین دیکہا یہ سب تمنے ہمسے تحمل کیا او مستغفر ہوئے کہا ھذا ابرکا تکم و نفعا تکم پہر آپنے اصحاب کی طرف ملتفت ہوکر فرمایا ما کان الا خیرا رحناھم من کلام کان مکتوما عندھم فلنا نحن احق بھم من غیرنا فرفیا لو وقع ما فھم ذلک لغیر ما کان یحلم ۵

دشنام خلق راند ہم جز دعا جواب		ابرم کہ تلخ گیرم و شیرین عوض دہم

حکایت ایکبار شیخ ابراہیم سبتی نے ایک خط انکو لکہا اوسمین بہت کچہہ سخت و درشت تحریر کیا اوسے کہا پڑہو اوسنے پڑہا اوسمین لکہا تہا ای اعور ای دجال ای مبتدع یا من جمع بین الرجال و النساء

یہانتک کہ کلب ابن الکلب وغیرہ اشیاء غیظ انگیز لکھے تھے جب وہ پڑھ چکا اوسکے ہاتھ سے خط لیکر خود پڑھا اور کہا صدق فیما قال جزاہ اللہ عنی خیرا پھر یہ شعر پڑھا ؎

فلست ابالی من رماني بریبة   اذا كنت عند الله غير مريب

پھر قاصد سے کہا اسکا جواب لکھ من هذا اللاش حميد الى سيدي الشيخ ابراهيم السبتي رضي الله عنه اما قولك الذي ذكرته فان الله تعالى خلقني كما شاء واسكن في ما شاء واني اريد من صدقاتك ان تدعو لي ولا تخليني من حلمك وحلمك ؎

لیت آلودہ بدشنام ولبم صرف دعا   بر زبان ہاست سخن ہا ز زبان من و تو

جب یہ خط پاس سبتی کے پہنچا وہ ہاشم ہو کر کسی طرف چلدیا پھر پتا نہ لگا کہ کہان گیا انتہی مین کہتا ہون ایسی ہی الفاظ یا اس سے زیادہ ایک جماعت اہل دنیا نے بلا سابقہ معرفت و معاملہ میرے حق مین بھی درج اخبارات کئے ہین مین سمجھتا ہون کہ وہ نتیجہ میرے اعمال ناقصہ کا ہے اللہ مجھے معاف کرے اور اونکو جزاء خیر بخشے جو شخص کسیکے گناہ اپنے اوپر لے اور اپنے حسنات اوسکو دے اوس سے کون زیادہ محسن و بہتر ہوگا ؎

ولست ابالي حين اقتل مسلما   على اي شق كان في الله مصرعي

حکایت فقراء جب کسی فقیر کو بسبب کسی لغزش کے مارنا پیٹنا چاہتے تو یہ اوسکے کپڑے عاریت لیکر اوڑھ کر پہنکر بجائے اوسکے سو رہتے جب وہ انکو ٹھوک پیٹ کر فارغ ہو لیتے تو اپنا منھ کھولدیتے وہ بیہوش ہو جاتے یہ اونسے کہتے ما کان الا الخير كسبتمو الاجر والثواب یعنی کچھ نہین خیریت ہے تمنے ہمکو اجر و ثواب کمواد یا بعض فقراء اونسے بعض سے کہا تم یہ اخلاق سیکھلو **حکایت** ایکدن اپنے اصحاب سے کہا تم مین جو کوئی مجھ مین کچھ عیب دیکھے بتادے ایک شخص نے کہا تم مین ایک عیب ہے کہا وہ کیا کہا یہ کہ جیسے لوگ تمہارے اصحاب ہین سارے فقراء روئے اور یہ بھی روئے اور کہنے لگے انا خادم لكم انا دونكم **حکایت** نواحی ام عبیدہ مین ایک شخص انکا منکر تھا جو فقیر انکی جماعت کا ملتا اوس سے کہتا کہ تو یہ میرا خط پاس اپنے شیخ کے لیجا یہ جب اوسکو کھولتے اوسمین لکھا ہوتا اے ملحد ای باطلی اے زندیق اور مثل اسکے یہ فرماتے جسنے یہ خط تجھکو دیا ہے وہ سچا ہے قاصد کو کچھ درہم دیتے اور کہتے جزاك الله عني خيرا كنت سببا لحصول الثواب فرماتے تھے حاصل نہین ہوتی ہے کسی بندہ کو صفائی سینہ کی جبتک کہ کوئی خبث اوسمین باقی ہے دشمن یا دوست یا کسی اور کے لئے خلق اللہ سے جب سینہ صاف ہوتا ہے تو وحوش اپنے خیاص مین اور طیر اپنے اوکار مین مانوس ہو جاتے ہین نفرت نہین کرتے راز حاوسیم کا کھل جاتا ہے **ف** ایک شخص نے انکے تلامذہ مین سے کہا اسے سید تم قطب ہو کہا نزہ شیخك عن القطبية کہا تم غوث ہو کہا

فرما شغلک عن الغوثیہ یعنی مجھکو قطبیت وغوثیت سے الگ رکھو شعرانی کہتے ہین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ مقامات واطوار سے تجاوز کر گئے تھے کیونکہ قطبیت وغوثیت ایک مقام معلوم ہے اور جو شخص کہ مع اللہ و باللہ ہو اوسکے لیے کوئی مقام معلوم نہین ہوتا بلکہ چاروکا مقام ہر مقام مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم انتہی مین کہتا ہون اسی طرح جو شخص کہ اتباع سنت مین راسخ القدم ہوتا ہے اوسکا بھی کوئی مقام خاص نہین ہوتا قال تعالیٰ یا اہل یثرب لا مقام لکم سارے متبعین اصل مین مدنی الاصل ہین یہ اپنا چہرہ اور بڑہاپا خاک پر ملتے اور کہتے العفو العفو ؎

عبادتے بجہان بہ ز خاکساری نیست ۔۔۔ بہ از وضوی عزیزان بود تیمم ما

پھر کہتے اللہم اجعلنی سقف البلاء علی ہولاء الخلق ۵۵۷ھ مین انتقال فرمایا آخر کلمہ جو کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تھا ؎

رفت توفیق وہمان کلمۂ توحید لبیب ۔۔۔ کس ندیدست زگیتی سفری بہتر ازین

انکو قبر شیخ یحیی بخاری مین دفن کیا وہ دن ایک یوم مشہود تھا یہ شافعی المذہب تھے کتاب تنبیہ کو شیخ ابو اسحق شیرازی پر پڑہا تھا لکن کبھی صدر مجلس بنکر نہ بیٹھے اور نہ سجادہ بچھایا نہایت تواضع سے فرماتے تھے امرت بالسکوت ؎

نکتہ بسیار دقیق ست سخن بس نازک ۔۔۔ دامن عجز بدست آر کہ ملزم نشوی

رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

شیخ علی ابن الہیتی رحمہ ہیت ایک شہر ہے فرات پر بالای انبار قبر عبد اللہ بن مبارک بھی وہین ہے یہ اکابر مشائخ عراق واعیان عارفین سے ہین منسوب بقطبیت عظمی تھے وہ دو خرقہ جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب مین ابو بکر بن ہوار کو پہنائے تھے اور بعد جاگنے کے اونہون نے پائی تھی یعنی ایک ثوب اور دوسری طاقیہ وہ انکے پاس تھے پھر وہ انہون نے شیخ علی بن ادریس کو دئے تھے پھر گم ہوگئے یہ اسی برس تک فی خلوت وبے عزلت رہے درمیان فقراء کے سوتے انکو فتح باب الطریق وہب ہوا تھا شیخ جیلی فرماتے تھے جتنے اولیاء بغداد مین آئے عالم غیب وشہادت مین وہ سب ہمارے مہمان تھے اور ہم انکی مہمانی مین تھے انکے رتق قلب کا فتق عمر ہفت سالہ مین ہوا تھا انکے ہاتھ پر کرامات ظاہر ہوتی تھی انکی جلالت وعلو منصب پر علما کا اجماع ہے فرماتے تھے شریعت وہ ہے جسکے ساتھ تکلیف آئی ہے حقیقت وہ ہے جس سے تعریف حاصل ہوئی ہے شریعت مؤید بحقیقت ہے حقیقت مقید بشریعت ہے شریعت وجود افعال للہ وقیام بشرط علم بواسطہ رسل ہے اور حقیقت شہود احوال باللہ واستسلام علیات حکم تقدیر ہے نہ بواسطہ جب تک تمیز باقی ہے تکلیف

متوجہ نہین ہے علامت صحت حال کی یہ ہے کہ صاحب حال احوال غلبہ مین محفوظ ہو جسطرح کہ اوقات صحو مین محفوظ ہوتا ہے **ف** فرماتے تھے حق وہ امر ہے اوس چیز کی جسکو عقل اپنے افہام سے دریافت کرتی ہے یا اپنے علوم سے اما کرتی ہے یا اپنے معارف سے اوسپر اشراف پاتی ہے یہ بلدہ زریران مین اعمال نہر الملک سے رہتے تھے وہین سنہ ۵۶۳ھ مین مرے انکی عمر ایکسو بیس برس سے کچھ زیادہ ہوئی زریران بروزن تفعلان ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ✤

شیخ عبد الرحمن طفسونجی ۱۳۳ اکابر مشائخ عراق سے ہین عین العارفین صدر المقربین صاحب احوال فاخرہ وکرامات ظاہرہ تہی کہتے تھے مین درمیان اولیا کے ایسا ہون جیسے کرکی درمیان طیور کے کہ اسکی گردن سب سے زیادہ لنبی ہوتی ہے ایک بلند کرسی پر بیٹھکر شریعت وحقیقت مین کلام کرتے علما ومشائخ حاضر ہوتے لباس علما پہنتے خچر پر سوار ہوتے فرماتے تھے جو کوئی مشتغل ہوتا ہے طلب دنیا مین وہ مبتلا ہوتا ہے ذلت مین آورجو کوئی اندھا ہوجاتا ہے نقائص نفس سے وہ طاغی باغی ہوجاتا ہے اور جو منشرح ہوتا ہے ساتھ باطل کے وہ مغرور ہے انفع علوم علم باحکام عبودیت ہے اور ارفع علوم علم توحید **ف** ہمراہ تواضع کے بطالت ضرر نہین کرتی جبکہ قائم ہو واجبات وسنن ہے اور نتیجہ نہین دیتا کوئی عمل مندوب اور علم مطلوب ہمراہ کبر کی طفسونج ایک شہر ہے عراق کا وہان بسن ہو کر مرے شعرانی نے ایک عبارت طویل انکی دربارۂ مراقبہ نقل کی ہے ✤

شیخ بقا بن بطو ۱۳۴ رح یہ بہی اعیان مشائخ عراق واکابر صدیقین سے ہین صاحب احوال نفیسہ ومقامات جلیلہ وکرامات باہرہ تھے شیخ جیلی انکی بہت ثنا کرتے کہتے سب مشائخ کو پیمانہ سے دیا ہے مگر انکو بے کیل دیا ایک خلائق صلحا وعلما کی انکی شاگرد تہی لوگ زیارت کو آتے نذورات لاتے کہتے تہے فقر وصف ہے باہر مستغنی عن غیر اللہ کا بندہ فقر مین صادق نہین ہوتا جب تک کہ اپنے فقر سے باستشعار شہود فقر باہر نہ نکلے فرماتے تہے تو انصاف کر لوگون کا اپنے نفس سے اور قبول کر نصیحت اوسکی جو تجہسے کم درجہ ہے تو شرف منازل پائیگا جو کوئی اپنے نفس سے زاجر نہ پائے اوسکا دل ویران ہے جو کوئی اپنے نفس پر اللہ سے استعانت نہین کرتا ہے نفس اوسکو پچہاڑ دیتا ہے **حکایت** تین فقہا نے انکے پیچہے نماز عشا پڑہی انکی قرارت کو تقویم فقہی پر نپاکر بدگمان ہوئے رات کو انکے زاویہ مین رہے تینون کو احتلام ہو گیا وہان نہر پر نہانے کو گئے کپڑے اوتار کر کنارہ پر رکہدئے ایک شیر عظیم الخلقت آیا وہ انکے کپڑون پر بیٹھ گیا رات نہایت سرد تہی انکو اپنے ہلاک کا یقین ہوا اتنے مین شیخ زاویہ سے باہر نکل کر آئے شیر اونکے پاؤن پر خاک مین لوٹنے لگا ان تینون نے توبہ کی اور استغفار پڑہی یہ قریہ نابوس اعمال نہر الملک مین رہتے تہے سنہ ۵۵۳ھ مین انتقال فرمایا رح ✤

[۱۲۸] شیخ ابو سعید قلوری رح اکابر عارفین وائمہ محققین سے تھے صاحب انفاس صادقہ و افعال خارقہ و کرامات و
معارف اپنے شہر و اہل شہر مین فتوی دیتے قلوریہ مین علوم شرائع و حقائق پر تکلم کرتے بلند کرسی پر بیٹھتے
سائر اقطار ارض سے لوگ انکی زیارت کو آتے کہتے تھے شرط فقیر یہ ہے کہ دل اوسکا ہر چرک سے صاف اور
سینہ اوسکا ہر ایک سے سالم اور نفس اوسکا مسامح ببذل و ایثار ہو فرماتے تھے تصوف بیزار ہونا ہے ما دون
حق سے جسطرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا فانھم عدو لی الا رب العالمین صوفی نہین ہوتا
جب تک کہ خلق سے بلوائح وجد مستتر نہو توحید یہ ہے کہ مشاہدہ مکون کرکے اکوان سے آنکھ بند کرلے عارف
وحدانی الذات ہوتا ہے نہ کوئی اوسکو قبول کرے اور نہ وہ کسی کو قبول کرے کہتے ہین انکے پاس خضر بہت
آیا کرتے تھے قلوریہ ایک گاؤن ہے علاقہ نہر الملک کا قریب بغداد یہ اوسی جگہ ۵۵۷ھ مین مرے لباس اہل علم
پہنتے طیلسان اوڑھتے بغلہ پر سوار ہوتے رح ◆

[۱۲۹] شیخ مطر بازرائی رح یہ اجل سادات عارفین و مشائخ عراق سے تھے علما انکی جلالت و زہد و ہدایت پر متفق
ہین ابو الوفا فرماتے تھے الشیخ مطر وارث حالی ومالی یہ اونکے خادم خاص تھے اپر حالت سکر غالب تھی
یہ کہتے تھے لذت نفوس کی ہے مناجات قدوس مین اور لذت قلوب کی ہے مزامیر انس مین عقول کے ہاتھ
نفوس کی باگ پکڑے ہوئے ہین نفس مسخر عقل سے ہے عقل کو استمداد انوار الہیہ سے ملتی ہے عقل ہی سے وہ حکمت
صادر ہوتی ہے جو راس علوم و میزان عدل و لسان ایمان و عین البیان و روضۃ الارواح و نور الاشباح ہے
یہ کردی تھے قریہ بازرا مین اعمال کعف سے ارض عراق مین رہتے وہین مرے رح ◆

[۱۳۰] شیخ ابو محمد ماجد کردی رح یہ اعیان مشائخ عراق و صدور مقربین وائمہ محققین سے تھے انکے احترام و تعظیم پر
اجماع مشائخ کا ہے یہ کہتے تھے دل مشتاقون کے منور بنور خدا ہین جب اونمین اشتیاق متحرک ہوتا ہے نور انکا
درمیان آسمان و زمین کے چمکتا ہے اوسوقت اللہ ساتھ اونکے ملائکہ مین مباہات فرماتا ہے اور کہتا ہے
اشھدکم انی الیھم اشوق ف کہتے تھے ہیبت کی آگ دل کو پگھلاتی ہے اور محبت کی آگ سمع
کو اور شوق کی آگ نفوس کو فرماتے تھے خاموشی عبادت ہے بغیر عنا کے اور زینت ہے بغیر زیور کے
اور ہیبت ہے بغیر سلطان کے اور حصن ہے بغیر سور کے اور راحت ہے کاتبین کو اور غنیہ ہے اعتذار سے

بخاطر ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

کہتے تھے ما خلق اللہ من عجیبۃ الا و نقشھا فی صورۃ الآدمی ولا اوجد امرا غریبا الا و سلطہ
فیہ ولا ابرز سرا الا وجعل فیھا مفتاح علمہ فھو نسخۃ مختصرۃ من العالم انکا قول ہے کہ
السکر من مقامات المحبین خاصۃ فان عیون الفنا لا تقبلہ ومنازل العلم لا تبلغہ

حکایت ایک شخص انسے رخصت ہوسنے آیا حج کو قدم تجرید و وحدت پر جاتا تھا نہ زاد تھا نہ کوئی ہمراہ انہون
نے اوسکو ایک بدہنا اپنا دیکر کہا کہ تو اس سے پانی پائیگا جبکہ وضو کرنا چاہیگا اور دودہ پائیگا جبکہ پیاسا ہوگا
اور ستو پائیگا جبکہ بہوکا ہوگا وہ شخص عراق سے تا مکہ گیا اور حجاز مین رہا اور پہر عراق کو واپس آیا پایا وجود
اس طول سفر کے جب وضو کرنا چاہتا آب نمکین پاتا جب ارادہ شرب کا کرتا آب شیرین پاتا جب طالب غذا ہوتا
دودہ شہد ستو پاتا انکا انتقال ۵۶۱ھ مین جبل حمرین ارض عراق مین ہوا ❊

۱۳۱
شیخ جاگیر رح یہ ایک رکن تھے اس طریق کے اور کبیر تھے اس فرق کے ابو الوفا انکی ثنا کرتے تھے اپنی لوٹی
انکے پاس بہیجدی کہ اپنے سر پر رکہو اور اونکو بلایا اور کہا کہ مینے اللہ سے سوال کیا تھا کہ جاگیر میرا مرید ہو
سو اللہ نے اوسکو مجہے بخشا قال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اسکے معنی یہ
کہتے تھے استقاموا علی المشاہدۃ لان من عرف اللہ لا یہاب غیرہ ومن احب شیئاً
لا یطالع سواہ انکا نفقہ غیب سے مہیا کردی تھے صحرا عراق مین قریب قنطرۃ الرصاص کے رہتے تھے وہان
لوگون نے بعد انکے مرنے کے ایک گاؤن آباد کرلیا باسید برکت رح ❊

۱۳۲
قاسم بن عبد اللہ بصری رح یہ صاحب عجائب و غرائب تھے مذہب امام مالک پر فتوی دیتے علم شریعت و حقیقت
مین ایک کرسی عالی پر بیٹہکر تکلم کرتے انکا کلام لوگون مین متداول ہے کہتے تھے الوجد محمود ما لم
یکن عن شہود فرماتے تھے شاہد الحق یبقی وینفی شاہد الوجد وینفی عن العین الوسن و
سکرہ یزید علی سکر الشراب کہتے تھے المواجید ثمرات الاوراد ونتائج المنازلات فرماتے تھے
ترک الاحوال قبل وجود اللہ تعالیٰ محال وطلب الاحوال بعد وجود اللہ تعالیٰ محال جب
خلوت سے باہر آتے جس درخت خشک پر گذرتے وہ سر سبز ہوجاتا جس آفت زدہ بیمار پر گذرتے وہ تندرست
ہوجاتا قبل ۵۸۰ھ کے بصرہ مین مرے وقت نماز جنازہ کے جب ہاتہہ تکبیر کے اوٹہائے جاتے تہے مین اصوات
ضرب طبول سنی جاتی ❊

۱۳۳
عثمان بن مرزوق قرشی رح یہ اکابر مشائخ مصر سے ہین علمار محققین مین سے تھے انکو شعرانی رح صاحب
کرامات ظاہرہ و احوال فاخرہ و انفاس صادقہ لکہتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ مصر مین فتوی مذہب امام احمد
پر دیتے تھے منجملہ علمار مصنفین و فضلا مفتین مدرس و مناظر و محلی تھے اللہ نے انکے ہاتہہ پر خرق عوائد و قلب
اعیان ظاہر کیا تربیت مریدین صادقین مصر و اعمال مصر کے انہین تک منتہی ہوتی ہے انکی تعظیم و تبجیل و احترام
پر اجماع مشائخ کا منعقد ہوا ہے اختلاف مین مرجح طرف انکے قول کے تھا فرماتے تھے رستہ اللہ کی معرفت
و صفات کا فکر و اعتبار کرنا ہے اوسکے حکم و آیات مین واسطے الباب کے کوئی راہ طرف معرفت کنہ ذات کے

نہین ہے ساری مخلوقات ذرہ سے لیکر تا عرش طرق متصلہ ہین طرف معرفت خدا کے اور حجج بالغہ ہین اوسکی ازلیت پر اور تمام
کون اسکے ناطقہ ہین ساتھہ وحدانیت کے اور سارا عالم ایک کتاب ہے جسکے حروف کو اہل بصائر بقدر بصیرت پڑہتے ہین
جو کوئی اپنے نفس کا شناسا ہے لوگون کی ثنا خوانی اوسکو دگرگون نہین کرتی ہے جو شخص صحبت مولی پر صبر نہین
کرتا ہے اللہ اوسکو صحبت عبید مین مبتلا فرماتا ہے اور جسکے آمال منقطع ہوگئے مگر اپنے مولی سے وہی حقیقت مین
بندہ ہے جو کوئی متحقق ہوا ساتھہ رضا کے وہ متلذذ ہوا ساتھہ بلا کے عارف کا زیور خشیت و ہیبت ہے جس شخص
پر حال غالب ہو وہ ہماری مجلس سماع مین حاضر ہو **حکایت** ایک سال آب نیل بہت بڑہ گیا تھا قریب تھا کہ مصر
ڈوب جاوے اور زمین پر اتنا ٹہیرا کہ وقت زرع کا فوت ہونے لگا لوگون نے آکر اونسے کہا یہ کنارہ نیل پر گئے
وضو کیا فی الحال پانی گھٹ گیا دو گز کے قریب کم پڑ گیا اور زمین کھل گئی دوسرے روز لوگون نے کشتکاری
شروع کر دی **حکایت** بعض سنوات مین نیل ٹھہر گیا غلہ گران ہو گیا وقت زراعت کا فوت ہونے لگا خوف
ہلاک کا پیدا ہوا لوگ اونکے پاس دوڑے یہ ساحل نیل پر آئے ابریق مین پانی لیکر وضو کیا اوسی دن نیل بڑہ گیا
اپنی حد پر آگیا اوس سال بہت زراعت پیدا ہوئی **حکایت** ایک دن مصر مین اندر اپنے گھر کے نماز عشا پڑہی
پہر مع خادم خود ابو العباس مقری روانہ ہوئے مکہ مین جاکر حجر مین ایک ساعت طویل تک نماز ادا کی پہر وہان سے
نکلکر مدینہ مین آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونون نے زیارت کی پہر بیت المقدس پہنچے ایک ساعت
وہان نماز پڑہی پہر فجر سے پہلے مصر مین واپس آگئے ابو العباس کہتے ہین مینے اوس رات کوئی تعب نہین دیکھا
ف کوئی عربی آدمی چاہتا کہ زبان عجمی مین بات چیت کرے اوسکے دہن مین تہوک دیتے وہ اوسی
زبان مین بات کرنے لگتا گویا اوسکی اصلی لغت ہے انکا انتقال ۶۴۲ھ مین بمقام مصر ہوا ستر برس سے زیادہ
عمر ہوئی قریب امام شافعی رح دفن ہوئے ❊

شیخ سعید سنجاری رح اعیان مشائخ مشرق وصدور عارفین واکابر محققین سے تہے صاحب کرامات علیہ ومقامات
سنیہ واشارات صحیحہ جامع تہے درمیان شریعت وحقیقت کے سنجار کے مریدین انہین کی تربیت مین تہے لوگ سائر اقطار
سے انکی زیارت کو آتے انکا احترام واکرام مجمع علیہ مشائخ عظام تہا شعرانی کہتے ہین ھو احد ممن ملکہ اللہ تعالی
التصرف فی العالم مراد تصرف سے اسجگہ خرق عادت وکرامت ہے نہ استقلال تصرف کہ وہ خاص ساتھہ پروردگار
عالم کے ہے یدبر الامر من السموات الی الارض یہ کہتے تہے علم تین ہین ایک علم من اللہ تعالی یہ علم ہے
امر ونہی واحکام وحدود کا دوسرا علم مع اللہ تعالی یہ علم ہے خوف ورجا ومحبت وشوق کا تیسرا علم باللہ تعالی یہ
علم ہے اللہ کی نعوت وصفات کا اور علم ہے ظاہر کا اور علم ہے طریق کا اور علم ہے باطن کا اور علم ہے منزل کا اور
علم ہے حکم کا اور علم ہے شرع کا وکل باطن لا یقیمہ ظاھر فھو باطل اصل عقل سمت ہے اور باطن اوسکا

کتمان اسرار اور ظاہر اوسکا اقتدا السنت **ف** جو کوئی بدگوئی کرتا ہے اولیاء اللہ کی اللہ اوسکو مبتلا کرتا ہے ساتھ انعقاد لسان کے نطق بالشہادتین سے وقت موت کے **حکایت** ایک شخص اکابر بلد سے تھا فقرا کو سخت وحشت کہتا تھا اوسکی وفات حاضر ہوئی اوس سے کہا لا الٰہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا بیٹے معلوم کیا کہ یہ بات کدہر سے ہے بیٹے حاضر ہوکر اونکی خاطرداری کی یہانتک کہ وہ راضی ہوئے تب اوسکی زبان کہلی اور اوسنے اللہ سے سوال قبول توبہ کا کیا **حکایت** ایک شخص کو دیکہا کہ ایک عورت کو گھور رہا ہے اوسکو منع کیا اوسنے نہ مانا کہا اللھم اعمر بصرہ وہ فی الحال اندہا ہوگیا سات دن کے بعد آیا اور توبہ و استغفار کی شیخ نے کہا اللھم رد علیہ بصرہ الا فی معاصیک اوسی دم دیکہنے لگا بعد اسکے جب وہ کسی محرم کی طرف نظر کرنا چاہتا نابینا ہوجاتا بعدہ آنکہ سے نظر آنے لگتا **حکایت** ایک نابینا نے آکر کہا مین عیال دار ہون اور کسب سے عاجز ہوگیا ہون کہا اللھم رد علیہ بصرہ وہ مسجد سے بینا ہوکر نکلا بعد بیس برس کے بصیر ہوا اور مرتے دم تک اچہا رہا انکا انتقال ستجار مین ہوا رح ✽

شیخ حیات بن قیس حرانی رح اجلاء مشائخ و عظماء عرفا سے تہے صاحب ہمم فخیمہ و ہدایات عظیمہ و فتح سنی و کشف جلی مشکلات احوال قوم کو حل کرتے شعرانی کہتے ہین احد الاربعة الذین یتصرفون فی قبورھم بارض العراق مراد اس تصرف سے حصول فیض باطنی ہے اہل معارف کو نہ اور کچہہ اہل حران انکے ساتہہ استسقا کرتے اونکو باران ملتا یہ کہتے تہے شمار آدمی کا اہل تمکین مین نہین ہوتا جب تک کہ نور ورع اوسکے نور معرفت کو نہ بجہائے حقیقت وفا کی اقامت سر ہے رقدۂ غفلات سے اور فراغ ہمم جمیع کائنات سے جو شخص یہ چاہے کہ اللہ کا خوف اپنے دل مین دیکہے اور احوال صدیقین اوسپر مکشوف ہون وہ نکہائے مگر حلال اور نکرے عمل مگر سنت یا فرض پر نہین ہوتی ہے محرومی وصول و مشاہدہ ملکوت سے مگر بسبب دو چیزون کے ایک سوء طعمہ دوسرے اذی خلق تو تعرض کر واسطے رقت قلب کے ساتہہ مجالست اہل ذکر کے اور استجلاب کر نور دل کا ساتہہ دوام جد کے علامت مرید صادق کی یہ ہے کہ ذکر اللہ سے فاتر اور اوسکے حق سے ملول نہو سنت و فرض کو لازم پکڑے سنت ترک دنیا ہے فریضہ صحبت حق جل و علی ہے تو اپنے زہد کو عبادت ٹہیرا اوسکو اپنا حرفہ نہ بنا یہ حران مین رہتے تہے اوسی جگہہ سنہ ۵۸۱ھ مین مرے رح ✽

شیخ رسلان دمشقی رح یہ اکابر مشائخ شام و اعیان عارفین و صدور بارعین مین ہین صاحب اشارات عالیہ و ہمم سامیہ تہے علما و مشائخ انکا احترام کرتے تہے زائرین ہر فج عمیق سے انکا قصد کرکے آتے تہے یہ کہتے تہے حسد کنجی ہے ہر شر کی اور غضب کہڑا کرتا ہے تجہکو مقام ذل اعتذار مین مکارم اخلاق عفو کرنا ہے وقت قدرت کے اور تواضع ہے ذلت مین اور عطا ہے بغیر منت کے جب تو دشمن پر قادر ہو تو عفو کو شکر قدرت ٹہیرا کریم وہ ہے

جو احتمال اذیت کے وقت بلوہی کے شاک بنوا حسن بمکارم عفو مقتدر جود مفتقر ہے سبب غضب کا ہجوم ملال نفس ہے
طرف سے منن فوق کے حرکت غضب کے باطن انسان سے طرف ظاہر کے ہوتے ہین اور حرکت حزن کی ظاہر سے
طرف باطن کے ہوتی ہے حزن سے مرض واسقام حادث ہوتی ہین اور غضب سے سطوت وانتقام پیدا ہوتا ہے
حکایت شیخ تقی الدین سبکی کہتے ہین مین ایک مجلس سماع مین گیا وہان شیخ سلمان بھی تھے قوال نے کچھ
اشعار پڑہے بہجت کرکے ہوا مین جاتے اور چکر مارتے پھر آہستہ آہستہ زمین پر اوترتے کئی بار اسیطرح کیا
حاضرین مجلس دیکھتے تھے جب آخر کو زمین پر اوترے اوس گھر مین دو درخت تھے اونسے تکیہ لگاکر بیٹھے وہ درخت
مدت سے خشک وبی ثمر تھے اونمین پتے لگے سو سبز ہوگئے انجیر لگا جب انکی نعش کو اوٹھایا سبز پرندون نے
اوسکو آکر گھیر لیا رح ٭

شیخ ابو مدین مغربی رح بڑا اعیان مشائخ مغرب وصدور مقربین سے تھے انکی شہرت انکی تعریف سے مغنی ہے
انکا نام شعیب تھا انکے بیٹے کا نام مدین ہے مصر مین مدفون ہین انکی عمر قریب اسی سال کے ہوئی **حکایت**
شیخ عبد الرزاق کہتے ہین سنہ ۵۸۰ھ مین میری ملاقات خضر سے ہوئی مینے اونسے حال ابو مدین کا پوچھا کہا وہ امام
صدیقین ہین اسوقت مین **حکایت** شیخ محی الدین رح نے فتوحات مین ذکر کیا ہے کہ مین اور بعض
ابدال جبل قاف پر گئے وہان ایک سانپ پہاڑ کو گھیرے ہوئے تھا بدل نے مجھسے کہا اسکو سلام کرو یہ جواب
دیگا مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا تو کس شہر کا ہے مینے کہا بجایہ کا کہا حال ابو مدین کا وہان کے لوگون
کے ساتھ کیا ہے مینے کہا لوگ اونکو متہم بزندقت کرتے ہین اوسنے کہا عجبا واللہ لبنی آدم ما کنت
اظن ان اللہ عز وجل یوالی عبدا من عبیدہ فیکرھہ احد مینے کہا تو نے ابو مدین کو کہا سے جانا کہا کہ
سبحان اللہ بلاد مین پر کوئی ایسا جاندار ہے جو اوسکو نجانے وہ اللہ کا ولی ہے اللہ نے اوسکی محبت قلوب
عباد مین ڈالی ہے اوسکو مکروہ نرکھیگا مگر کافر یا منافق انتہی مین کہتا ہون دلیل اس معرفت پر حدیث
مرفوع ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہو سکتی ہے ان العالم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض
والحیتان فی جوف الماء الحدیث رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
والدارمی ابو امامہ باہلی کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ
فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی وجہ دلالت یہ ہے کہ لفظ
من فی الارض شامل ہے جمیع دواب وحیوانات وغیرہ کو اس تعمیم کے بعد حدیث اول مین ذکر حیتان کا جوف
آب مین اور ذکر چونٹی کا اوسکے سوراخ مین کیا ہے یہ تخصیص ہے بعد تعمیم کے واسطے تشریف عالم ومعلم خیر
کے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مراد عالم ومعلم سے اس حدیث مین علماء عاملین ہین سو کوئی عالم ومعلم علماء صوفیہ

و فضلاء طریقہ سے بڑھکر نہین ہوتا ہے پس یہ حدیث جس طرح کہ شامل علماء حدیث ہے اور اونکا معلم خیر ہونا ظاہر
ہے اسی طرح یہ حدیث شامل علماء طریقہ ہے خیر سے مراد علم ہے علم کا نتیجہ عمل ہوتا ہے عمل سے نتائج معرفت
پیدا ہوتے ہین اس بنیاد پر یہ احادیث شامل ہین علماء ظاہر حدیث اور علماء باطن معرفت دونون کو وللہ الحمد
کیونکہ جسطرح اسلام نام ہے انقیاد و عمل کا اسی طرح ایمان نام ہے علم کا اور احسان نام ہے معرفت و اخلاص
باطن کا واللہ اعلم یہ بڑے ظریف جمیل متواضع زاہد مریع محقق صاحب مکارم اخلاق تھے مشائخ انکے روبرو ادب سے
بیٹھتے احترام و تعظیم مزید کرتے یہ فرماتے تھے دل کے لئے ایک ہی جہت ہے جب اوس طرف توجہ کرتا ہے تو غیر سے محجوب
ہوجاتا ہے ٥

دل در برمن جہان نشیند
او پہلوی دل ستان نشیند

کہتے تھے جمع وہ ہے جو تیرے تفرقہ کو ساقط اور تیرے اشارہ کو محو کر دے وصول یہ ہے کہ تیرے اوصاف مستغرق
اور تیرے نعوت متلاشی ہو جائین غیرت یہ ہے کہ نہ تو کسی کو پہچانے نہ کوئی تجھکو پہچانے اغنی الاغنیاء وہ ہے
جسکے لئے حق نے کوئی حقیقت اپنے حق کی ظاہر کردی ہے افقر الفقراء وہ ہے جس سے حق نے اپنا حق مستور
رکہا ہے جو انس و شوق سے خالی ہے وہ فاقد المحبۃ ہے حق جب ظاہر ہوتا ہے تو پہر ہمراہ اوسکے غیر باقی نہین
رہتا جو شخص متحقق ہوجاتا ہے ساتھ عین عبودیت کے وہ اپنے افعال کو بعین ریا اور اپنے احوال کو بعین
دعوی اور اپنے اقوال کو بعین افتراء دیکھتا ہے قریب مسرور ہے اپنے قرب سے اور محب معذب ہے اپنی حب
سے فقر ایک امارت ہے توحید پر اور ایک دلالت ہے تفرید پر حقیقت فقر کی یہ ہے کہ سوا اوسکے کسی کا مشاہدہ
نکرے فقر ایک نور ہے جب تک کہ تو اوسکو مستور کئے ہوئے ہے جب ظاہر کیا تو نور گیا جسکو لینا دینے سے
محبوب تر ہے اوسنے فقر کا رائحہ بھی نہین پایا اخلاص یہ ہے کہ مشاہدہ حق مین خلق تجہسے غائب ہوجائے جو کوئی
صانع اوسکی معرفت کا نہین ہے وہ اپنی رویت اعمال مین مشغول ہوتا ہے فرماتے تھے من سمع منہ بلغ
عنہ و من لم یخلع العذار لم ترتفع لہ الاستار حق کو کوئی نہین دیکھتا مگر مرجاتا ہے جو نہین مرا ہے
اوسنے حق کو نہین دیکھا ٥

بی فنائی خود میسر نیست دیدار شما
سیفروشد خویش را دل خریدار شما

تعریف اخلاص مین کہتے تھے الاخلاص ما خفی عن النفس درایۃ و علی الملک کتابۃ و علی الشیطان
غوایۃ و علی الہوی امالۃ جو فقیر کہ ہر نفس مین اپنی کمی و بیشی نہین پہچانتا ہے وہ فقیر نہین ہے
فقر فخر ہے علم غنم ہے صمت نجات ہے ایاس راحت ہے زہد عافیت ہے نسیان حق کا ایک طرفۃ العین
خیانت ہے قرب من الحق لذت ہے بعد عن الحق حسرت ہے انس بالحق حیات ہے استیحاش من الحق ممات ہے

حضور مع الحق جنت ہے غیبت عن الحق نار ہے ؎

شان المحب عجیب فی صبابتہ ۔۔۔ الہجر یقتلہ والوصل یحییہ

طلب ارادت قبل تصحیح توبہ کی غفلت ہے **حکایت** ایک سال تک گہر سے باہر نہ آئے مگر واسطے جمعہ کے لوگ دروازے پر جمع ہوئے کہا ہمکو کچھہ بات کہو جب بہچا نہوا تو نکلے گہر مین ایک درخت پر چڑیان تہین وہ اوڑ گئین واپس گئے اور کہا اگر مین لایق بات کرنیکے تہے ہوتا تو یہ طیور مجہسے نہ بہاگتے پہر ایک سال تک گہر مین رہے پہر لوگون نے آ کر گہیرا نکلے اوسوقت طیور وعصافیر انسے نہ بہاگے لوگون سے بات چیت کرنے لگے چڑیون نے اوتر کر پر مارنا اور چیخنا شروع کیا یہانتک کہ ایک گروہ عصافیر کا مر گیا اور حاضرین مین سے ایک شخص نے انتقال کیا **حکایت** وحوش انکے لئے ذلیل تہے ایکدن ایک حمار پر گزر ہوا درندہ نے نصف اوسکو کہا لیا تہا مالک حمار دور سے بیٹہا دیکہتا تہا قریب نہین جاسکتا اوس سے کہا آپاس شیر کے لیگئے اور کہا تو اسکو کان پکڑ کر لیجا اور اپنے گدہے کی جگہہ اس سے کام لے اوسنے شیر کا کان پکڑا اور سوار ہوکر لیگیا سالہا سال تک بجای حمار اوسکو استعمال مین رکہا یہانتک کہ مر گیا انتہی مین کہتا ہون اسیطرحکا ایک قصہ شیخ سعدی رح نے بہی بوستان مین ذکر کیا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ ایک شخص کو پلنگ پر سوار دیکہہ کر تعجب کیا جب حال پوچہا کہ یہ کسطرح رام ہوا تو اوس سوار نے کہا ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

بیشک اطاعت رب ایسی ہی چیز ہے کہ جو اللہ کا سچا مطیع ہوجاتا ہے اوسکی اطاعت سب مخلوق خدا کرنے لگتی ہے لکن تحقق اس اطاعت کا نہایت مشکل چیز ہے اسی سلئے یہ حجاب درمیان سے نہین اوٹہتا ہے ❊

شیخ عبدالرحیم مغربی قنادی رح یہ اجلاء مشائخ مشہورین مصر وعظماء عارفین سے تہے صاحب کرامات خارقہ و انفاس صادقہ ہین لہ المحل الارفع من مراتب القرب والمنہل العذب من مناہل الوصل وہو احد من جمع اللہ لہ بین علمی الشریعۃ والحقیقۃ وآتاہ مفتاحا من علم السر المصون وکنزا من معرفۃ الکتاب والحکمۃ مراد حکمت سے اسجگہ سنت مطہرہ ہے یعنی ایک خزانچی تہے علم قرآن وحدیث کے **حکایت** موذن جب اشہدان لا الہ الا اللہ کہتا تو یہ کہتے شہدنا بما شاہدنا وویل لمن کذب علی اللہ کہتے ہے ہمنے ساری صفات الٰہی کا فہم پالیا مگر صفت سمع کا سارے متکلمین گرد عرش کے ڈہونڈہ کرتے ہین حق تک کوئی نہین پہنچتا جمع بین صفاء اسرار سے ہے استغراق اذکار بین سے ہے **حکایت** ایک دن انکے حلقہ مین ایک شیخ جو سے نازل ہوا حاضرین نے کچہہ نہ جانا کہ وہ کیا ہے شیخ نے ایکدم سر بگریبان ہوکر سر اوٹہایا وہ شیخ طرف آسمان کے چلا گیا پوچہا تو کہا یہ ایک فرشتہ ہے اس سے ایک ہفوہ واقع ہوا تہا یہ پہر آگرا

سفارش چاہی اللہ نے میری سفارش اسکے حق میں قبول فرمائی یہ چلا گیا انتہی مراد ہفوہ سے شاید ترک اولی ہے کیونکہ ملائک عصیان بار یتعالی سے معصوم ہوتے ہین **حکایت** کوئی انسان کسی بات مین اسنے مشورہ لیتا تو کہنے ذرا ٹھیر جامین تیرے لئے جبرئیل علیہ السلام سے اذن لے لون ایک دم ٹھیر کر فرماتے افعل یالا تفعل مطابق قول جبرئیل کے شعرانی کہتے ہین مراد جبرئیل سے صاحب اوسکے فعل کا منجملہ ملائکہ کے ہے نہ جبرئیل آیت علیہ السلام انتہی ٥

	زجنبش دل پر اضطراب می شنوم		صدای شہپر جبریل عشق ہر ساعت	

حکایت جب کسی عامی سے کہتے کہ ای فلان تو کلام کر اہل علم پر تو وہ معانی آیات وحدیث مین کلام کرنے لگتا یہانتک کہ اگر وہان دس ہزار مجرہ ہوتے تو سب تھک جاتے پھر کہتے خاموش رہ اور معدوم پاس اس عامی کے ایک حرف بہی اون علوم مین سے نہوتا بعض عارفین کہتے تھے کہ اگر مین وقت اونکی وفات کے موجود ہوتا تو دفن ہونے نہ دیتا لاش کو روی زمین پر چہوڑ دیتا تاکہ جو کوئی اونکو دیکہتا وہ ناطق بحکمت ہو جاتا مزار انکا مصر مین ہے قبر انکی مشہور ہے ٭

شیخ احمد بلثم رح یہ اجلاء مشائخ مصر سے تھے سارے اقطار سے لوگ انکے دیکھنے کو آتے علما انکے روبرو ادب سے بیٹھتے انکے باپ بادشاہ مشرق تھے انکے مکاشفات زمان مستقبل مین عجیب تھے جس بات کی خبر دیتے اوسطرح واقع ہوتا کہتے تھے کہ مین اپنے اختیار سے بات نہین کرتا ہون کبھی کسی چیز کی تمنا کرتے اور کوئی کچھ دیتا تو فقراء پر صدقہ کر دیتے **ف** لوگ انکی عمر مین مختلف تھے کوئی کہتا تھا کہ یہ قوم یونس علیہ السلام سے ہین کوئی کہتا تھا کہ اونہون نے امام شافعی کو دیکھا ہے اور انکے پیچھے مصر مین نماز پڑھی ہے کوئی کہتا ہے کہ انہون نے قاہرہ کو جبکہ وہ خس پوش تھا دیکھا ہے یعنی قبل بنا کے شیخ عبد الغفار قوصی کہتے ہین میں نے اونسے پوچھا تو کہا عمری الآن مخو اربعمایۃ سنۃ اہل مصر اپنے حریم کو رویت وخلوت مین انسے منع نکرتے تھے بعض فقہا نے اسپر انکار کیا انہون نے کہا ای فقیہ تو اپنی خبر لے تیری عمر سات دن کی رہگئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا لباس مین پابند کسی جامہ خاص کے نہ تھے جو پالتے وہی پہن لیتے کبھی عمامہ صوف سبز ہوتا کبھی سفید کبھی جبہ فرجیہ کبھی مرقعہ کسی حال کا انضباط نہ تھا **حکایت** ایک بار ایک قاضی نے انپر انکار کیا اور ایک محضر تکفیر کا لکھکر صندوق مین رکھا کہ صبح کو واسطے حاکم شرع کے انکو بلایا جایگا جب صبح ہوئی تو محضر نپایا صندوق بدستور مقفل تھا کنجی پاس قاضی جی کے تھی شیخ نے محضر نکال کر دیا اور کہا الذی قدر علی اخذ المحضر من صندوقک قادر علی اخذ ایمانک من قلبک مراد قادر سے اسجگہ اللہ قدیر ہے قاضی نے عذر کر توبہ کی اور اپنے ارادہ سے رجوع کیا انکی وفات حدود ۹۰۰ھ مین ہوئی قبر مسجد مین ہے انکو

تین بار زہر دیا کہ مرجائین مگر اللہ نے بچالیا فرماتے تھے نہ اقطاب اقطاب ہوتے ہین نہ اوتاد اوتاد اور نہ اولیا اولیا مگر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور اونکی معرفت اور اجلال شریعت اور قیام آداب شریعت نبویہ سے دل
جب نور سے بھر جاتا ہے تو ہر حجاب کو جو درمیان عبد و رب کے ہے پہاڑ ڈالتا ہے رح ۰

ابو الحجاج اقصری رح بڑے جلیل القدر کبیر الشان مجرد تھے انکی شیخ عبد الرزاق اسکندری اجل اصحاب
ابو مدین سے تھے انکا کلام طریق مین نہایت عالی ہے انکا زاویہ اقصر بن صعید اعلای مصر مین تھا **حکایت**
ایک شخص نے امر او مشہورین عصر سے اپر انکار کیا انہون نے کہا تو فقرا پر انکار کرتا ہے اور نزدیک فلان شخص کے
ناچتا ہے وہ نہ مرا ایسا تک کہ رقاص ہوا یہ نتیجہ تہا سوء ادب و اعتقاد کا حق مین صلحا کے فرماتے تھے جسکو طالب
طریق دیکھو ہمارے پاس بھیجا کرو اگر صادق ہوگا ہم اوسکو پہنچا دینگے اگر غافل ہوگا نکال دینگے تلف کرنا مریدین کا
ضرور نہین ہے وہ محبوب تک نہین پہنچتا جو محجوب بالغیر ہوتا ہے ابو العباس طالقی کہتے ہین ایکدن مین پاس
انکے گیا کیا دیکہتا ہون کہ دونون آنکھین بالای ابرو ہین **ف** فرماتے تھے مین بدایت امر مین ذکر لا الہ الا اللہ
کا کیا کرتا تہا غافل نہوتا ایک دن میرے نفس نے مجھسے کہا تیرا رب کون ہے مینے کہا اللہ ہے اوسنے کہا لیس
لک رب الا انا حقیقت ربوبیت یہی امتثال عبدیت ہے مین تجھے کہتا ہون اطعمنی تطعمنی نم تنم
قم تقم امش تمش اسمع تسمع ابطش تبطش یعنی مجھکو کہلا تو کہلاتا ہے سو رہ تو سورہتا ہے کہڑا ہو تو
کہڑا ہوجاتا ہے چل تو چلتا ہے سن تو سنتا ہے پکڑ تو پکڑتا ہے غرضکہ تو سارے حکم میرے اوٹہاتا ہے تو مین ہی
تیرا رب ٹہیرا اذن تو میرا بندہ ہوا کہتے ہین مین اس امر مین متفکر رہا اتنے مین ایک جنی شریعت کا میرے لئے
ظاہر ہوا اوسنے کہا تو اوس سے مجادلہ کر ساتھہ کتاب خدا کے جب وہ تجھسے کہے نم یعنی سو رہ تو تو کہہ کانوا قلیلا
من اللیل ما یہجعون جب کہے کہ کہ کہا تو کہہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا جب کہے امش یعنی چل تو
کہہ ولا تمش فی الارض مرحا جب کہے ابطش یعنی پکڑ تو کہہ ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک
ولا تبسطہا کل البسط مینے اوس جنی یعنی حقیقت سے کہا بہلا جب مین الیسا ~~~~~~ میرے لئے کیا ہے
کہا مین تجھکو خلعت متقین کی پہناؤنگا تیرے سر پر تاج عارفین کا رکہونگا تیری کمر مین کمر بند صدیقین کا باندہونگا
تیرے گلے مین قلادہ محققین دیتا ہون تائبین عابدین حامدین سائحین راکعین الآیہ کا ڈالونگا انتہی مین کہتا ہون
اسمین جواب سماع کا فوت ہوگیا شاید سہو القلم کاتب یا غلط طابع سے رہگیا ہو سماع کا یہ جواب ہو سکتا ہے فبشر
عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ **ف** کہتے تھے عدم اجتماع بالشیخ کچہہ قادح صحبت شیخ
مین نہین ہوتا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ و تابعین کو دوست رکہتے ہین حالانکہ ہمنے
اونکو نہین دیکہا ہے بات یہ ہے کہ جسوقت صورت معتقدات کی ظاہر ہوجاتی ہے تو وہ طرف صورت اشخاص

کی محتاج نہین رہتی بخلاف صورت اشخاص کہ اگر وہ ظاہر ہوتی ہے تو محتاج صورت معتقدات کی رہتی ہے جب
جمع بینہما حاصل ہوتا ہے تو یہ کمال حقیقی ہے شعرانی کہتے ہین وفی ہذا دلیل عظیم لاھل المخرقۃ
من الاحمدیۃ والرفاعیۃ والبرھامیۃ والقادریۃ ولا عبرۃ بمن ینکر علیھم ویقولون ھولاء
اموات لا ینطقون فان الاقتداء حقیقۃ انما ھو باقوالھم واحوالھم المنقولۃ الینا فافھم انتہی

شیخ کمال الدین بن عبد الظاہر رح یہ صاحب ابو الحجاج اقصری تھے مقام قوص مین قدم تجرید پر ابتدا
امر مین تھے پھر رجوع طرف ثیاب و زراعات وغیرہا کے کیا پھر مقام اخمیم مین حالت شریفہ جلیلہ لطیفہ پر انتقال
فرمایا متظاہر النعم اور غنی عن الناس تھے رح ❋

شیخ قطب الدین قسطلانی قاہرہ مین درس علم ظاہر و باطن دیتے اور لوگون کو طرف اللہ پاک کے بلاتی خرقہ سہروردیہ
پہناتے رح **ف** ان دونون صاحبون کا کچھ کلام شعرانی نے ذکر نہین کیا واللہ اعلم ❋

شیخ ابو عبد اللہ قرشی رح یہ بڑے جلیل القدر تھے فقراء کی تعظیم نہایت درجہ کرتے کہتے تھے کہ یہ لوگ منتسب ہین
طرف اللہ تعالیٰ کے جیسے نہین دیکھا کہ کسی شخص نے فقراء پر انکار کیا ہو یا بدگمان ہوا ہو لیکن وہ برے حال پر مرا
کہتے تھے احتقار فقراء کا سبب ہے واسطے ارتکاب رذائل کے انکی ملاقات خضر سے بہت ہوا کرتی تھی اپنے
اصحاب سے یہ شرط کرتے تھے کہ سوا ایک طرح کے کھانے کے دو قسم کا کھانا گھر مین نہ پکایا کرو تاکہ کسی کو کسی پر
تمیز نہو **حکایت** انکے ایک مرید نے بی بی سے کہا تیرا جی کس چیز کو چاہتا ہے کہ مین وہی لا کر پکا لون
اوسنے کہا اپنی بیٹی سے پوچھ بیٹی نے کہا جس چیز کو میرا جی چاہتا ہے تجھکو اوسکا مقدور نہین ہے کہا
نہین مجھکو مقدور ہے گو ہزار دینار خرچ ہون تو ضرور بتا کہا میرا بیاہ قرشی سے کر دے شیخ اعمی واجذم تھے
اونکو مرتین پسند نکرتی تہین اوس شخص نے آکر قرشی سے کہا فرمایا قاضی کو بلاؤ قاضی آیا عقد کر دیا لڑکی کو
درست کر کے پاس شیخ کے بہیجا جب عورتین باہر آئین اور شیخ اندر گئے تو ایک جوان خوبصورت اور خوشکل اچہا لباس
پہنے ہوئے خوشبودار بنکر سامنے آ گئے بی بی نے شرم سے اپنا منہ چہپا لیا کہا پردہ نکر مین قرشی ہون کہا تو قرشی
ہے قسم کھائی کہ واللہ مین قرشی ہون کہا تیرا یہ کیا حال ہے کہا مین تیرے پاس اسی حال پر رہونگا اور غیر کے
سامنے اوسی اگلی حالت پر ہونگا لیکن تو کسی سے یہ بات نہ کہنا جب تک کہ مین نہ مرون کہا بہتر پھر کہا نہین مین
تیری وہی حالت اختیار کرتی ہون جس حالت سے تو درمیان لوگون کے ہوتا ہے جذام و برص وعمی پس انہون نے
کہا جزاک اللہ خیرا پھر اوسی اپنی اگلی حالت پر ہمیشہ رہے جب شیخ کا انتقال ہو گیا تب بی بی نے یہ حال ظاہر
کیا حرمت بی بی کی درمیان فقراء کے ویسی ہی تھی جیسے کہ حالت حیات شیخ مین تھی **ف** یہ کہتے تھے تو
لازم پکڑ عبودیت اور آداب عبودیت کو عبودیت سے طالب وصول ہو بشریت انکار کرتی ہے توجہ الی اللہ سے

مگر شاذ و نادر ہی کبھی جب پوچھا تو کہا کہ ایکبار مین راہ حج مین پیاسا تھا خادم سے کہا دریای شور سے پانی بھر لے اوسنے بھر کر دیا مینے پیا آب شیرین تھا جب ضرورت نرہی تو پھر بدستور اوسکو آب شور پایا فرماتے تھے لا یکون الابتلاء الا فی الفحول من الرجال رحمہ اللہ تعالی ۱۴

شیخ محمد بن ابی جمرہ ہیں کبیر الشان مقبول من الظاہر محمود الباطن تھے اونپر آثار صفت جلال کا غلبہ تھا شرع کی نہایت تعظیم کرتے تھے قائم بشعائر اسلام تھے یہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکھتا ہون لوگون نے اس دعوی کا انپر انکار کیا ایک مجلس عقد کی یہ اپنے گھر بیٹھ رہے نماز جمعہ کو نکلتے پس جس قدر لوگ منکر تھے وہ برے حال پر مرے مزار انکا مصر مین ہے کہتے تھے تیری بات وہی شخص سمجھیگا کہ جو چیز تیرے اندر چمکی ہے وہی چیز اوسکے اندر چمکی ہوگی علما اولیا چونکہ وارث انبیا ہین اسلیئے حاصل ہونا فترات واقعہ کا درمیان عالم و عالم اور ولی و ولی کی ضرور ہے جب ایک داعی کا طریقہ مندرس ہو جاتا ہے تو بعد ایک زمانے کے ایسا کوئی شخص آتا ہے جو اوسکو تازہ کر دیتا ہے سو جسطرح فترات انبیا مین پرستش اصنام کی ہونے لگتی ہے اسی طرح فترات اولیا مین پرستش اہوا و بدع کی ہونے لگتی ہے اور افعال مبدل با قوال ہو جاتے ہین وغیر ذلک مما یشہد بہ ارباب القلوب المنیرۃ مین کہتا ہون حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مأیۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابوداؤد مرقات مین اس تجدید کے یہ معنی لکھے ہین ای یبین السنۃ من البدعۃ ویکثر العلم ویعز اھلہ ویقمع البدعۃ ویکسر اھلھا انتہی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ علما و اولیا دونون مین بعد ایک زمان کے اہل تجدید پیدا ہوتے ہین جنسے تجدید ظاہر و باطن دین کی ظہور مین آتی ہے وللہ الحمد **ف** فرماتے تھے لو قدرت ان اقتل من یقول لا موجود الا اللہ فعلت فما یقول ھذا فی بولہ وغائطہ وغیرہ عن دفع الالام عن نفسہ وشرط الالہ ان یکون قادرا فکیف یقول انا عین الحق ھذا من اضل الضلال یعنی فتوی قتل قائل وحدۃ الوجود کا دیتے تھے مین کہتا ہون اسی بنیاد پر حلاج مقتول ہوئے تھے لکن یہ فتوی اوسوقت صحیح ہے کہ قائل اسکا صاحی ہو نہ سکران ورنہ سکران و نائم و صبی کا ایک حکم ہوتا ہے پھر اوسکا مارنا کیا ہ

	بتو اضبع کز انداز خود دستان را		نتوان عربدہ با چشم تو کردن آرے	

یہ قول ایک حالت ہے جو مرید پر بدایت امر مین طاری ہوتی ہے اہل نہایت اس حالت سے عافیت مین رہتے ہین وللہ الحمد فرماتے تھے اگر فقیہ اپنی قرات مین تدبر کرے تو انوار قرآن سے جل کر سرگردان ہو کر کھانا پینا سونا چھوڑ دے **ف** کہتے تھے تین آدمی ہین کہ غالباً فلاح نہین پاتے ایک فرزند شیخ دوسری زوجہ شیخ تیسرے خادم شیخ فرزند اسلیئے کہ وہ مریدون کو دیکھتا ہے کہ باپ کے ہاتھ چومتے ہین اسکو اپنی گردن میرا دے

پہرتے ہین ہر امر مین اسکی اطاعت کرتے ہین یہ اپنے نفس مین تکبر کرتا ہے بچپن سے حب ریاست پر پرورش پاتا ہی اسلئے
صفات مظلمہ اوسپر مستولی ہوتی ہین پہر کسی واعظ کا وعظ اوسمین اثر نہین کرتا اونکی مشیخت اپنے اوپر نہین دیکہتا ہان اگر
صالح ہے تو باپ پر بہی فائق ہوجاتا ہے اور سب سے زیادہ باپ سے انتفاع اوٹہاتا ہے زوجہ اسلئے کہ وہ شیخ کو
بعین ازدواج دیکہتی ہے نہ بعین ولایت جانتی ہے کہ وہ قضاء شہوت مین اسکا محتاج ہے ہان اگر اللہ اوسکے
بصر کو منور کردے اور بعین ولایت نظر کرے تو منتفع ہو اور سب سے بہتر ٹہیرے اسلئے کہ لیل و نہار اوسکے ساتھ
ملاصقت رکہتی ہے خادم اسلئے کہ اوسکو رویت شیخ کی تکرار رہتی ہے احوال اکل و شرب و نوم پر مطلع ہوتا ہے
اسی لئے شیخ کو یہ چاہئے کہ ہمراہ مرید کے بے ضرورت مواکلت و مجالست نکرے کہ اسمین خوف سقوط حرمت شیخ
کا اوسکے دل سے ہے جب حرمت شیخ کی مرید کے دل سے ساقط ہوجاویگی تو برکت صحبت سے محروم رہیگا
نظر خادم کی طرف شیخ کے بتعظیم و تکریم چاہئے تاکہ انتفاع حاصل ہو اور بہ نسبت غیر کے زیادہ ترفلاح پاوے ؛
شیخ عبدالغفار قوصی رح صاحب کتاب التوحید فی علم التوحید یہ جامع تھے درمیان شریعت و حقیقت
کے بڑے آمر بمعروف ناہی عن المنکر تھے اپنی جان طاعت الٰہی مین فروخت کردیتے ہ

گر نثار قدم یار گرامی نکنم	گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

حکایت ایک ہمراہ اپنے بیٹے کے یقطین کہاتے تھے بیٹے سے کہا ان رسول اللہ صلعم کان یحب
الیقطین اوسنے کہا ماھذہ الا قذارۃ تلوار کہینچکر اوسکا سر اوڑا دیا اور غرض شارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے ثمرۂ نواد پر مقدم رکہا جزاہ اللہ خیرا انکا انتقال ۷۰۸ھ سے کچھ بعد ہوا کہتے تھے سہروردی و قریشی
نے استماع سماع کیا ہے یہ ایک بقیہ ہے جو کامل پر باقی رہگیا ہے کسینے بعض خلفاء سے ذوالنون کے چغلی کہائی
تہی اور کہا تہا کہ وہ زندیق ہے خلیفہ نے بلاکر کہا یہ کیا بات ہے جو لوگ تیرے حق مین کہتے ہین کہا کیا کہا
تو بہی حسین حلاج کی طرح کہتا ہے کہا لا اعرف ذلک الا عند السماع بادشاہ نے ایک قوال انکے پیچہے بہیجا
اوسنے کچہ اشعار پڑہے یہ پہول کر مثل فیل کے ہوگئے ہر بن مو سے ایک قطرہ خون ٹپک پڑا خلیفہ نے کہا
ماھذا عن باطل پہر اونکا اکرام کیا اور مصر کو واپس کردیا ہ

ماہیت دو عالم کہا تی پہرتے ہی غوطے	یک قطرہ خون یہ دل بہی طوفان ہے ہمارا

ف حکی ان سہل بن عبداللہ التستری قال التوبۃ فرض علی کل عبد فی کل نفس فانکرہ
علیہ اھل بلدہ وکفروہ حتی خرج من تستر الی البصرۃ ومات بہا ھذا مع علم سہل واجتہادہ
وعلو شانہ وکذلک شہدوا علی الجنید بالکفر مرارًا حتی تستر بالفقہ واختفی مع علمہ ومعرفتہ
وھذا من اعجب العجائب واللہ اعلم ؛

شیخ ابوالحسن بن الصائغ سکندری رح یہ اجل اصحاب شیخ عبدالرحیم قنادی سے تھے یہ اپنے اصحاب سے کہتے تھے تم میں کوئی ایسا شخص بہی ہے کہ جب اللہ تعالی دنیا مین کوئی امر جدید ظاہر کرنا چاہے تو قبل حدوث کے اوسکو آگاہ کر دے وہ کہتے کہ نہیں فرماتے ایکو اعلی قلوب محجوبۃ عن اللہ عزوجل **حکایت** ایکبار ایک خانہ مین او تپے سات اشرفی سونا یا سات دینار لے اور کہا مجھکو اس سے زیادہ لینے کا حکم نہین ہے صحبت امارد سے منع کرتے تھے اور جوان آدمی کو وسط حلقہ مین نہ بٹھاتے خلف صدقہ کا حکم کرتے اور جب تک فقیر کی داڑہی نہ نکلتی اوسکو روبرو آنے نہ دیتے اگر کوئی جوان خوبصورت سامنے آجاتا اوسکے کپڑے اوتروا کر مرقعات پہنا دیتے

حکایت ایک شخص نے ایک افرد سے مقبرۂ شیخ مین برا کام کرنا چاہا قبر کے اندر سے ایک چیخ ماری کہ اما تستحی من اللہ یا فقیر رضی اللہ عنہ ۞

شیخ ابوسعود بن ابی العشائر باذبینی یہ ایک شہر ہے قریب جزائر واسط کے ملک عراق مین یہ اجلاء مشائخ مصر سے تھے پادشاہ انکی زیارت کو آتے سید ماد دمغربی و خضر کردی وغیرہ مشائخ انکی صحبت مین رہے ہین انکا انتقال قاہرہ مین ہوا ۶۴۴ھ مین سفح جبل مقطم مین مدفون ہوئے کہتے تھے تجھپر لازم ہے کہ تو مستغنی باللہ ہو اگر استغنا سے عاجز ہو تو مشتغل باللہ ہو اگر اس سے بہی عاجز ہو تو مشتغل بطاعۃ اللہ ہو مین نہین دیکھتا واسطے تیرے کوئی عذر عدم اشتغال بطاعۃ اللہ مین کیونکہ یہ اول درجہ ہے درجات ترقی کا فرماتے تھے صلاح قلب کا توحید و صدق مین ہے اور فساد دل کا شرک و ریا مین ہے علامت صدق توحید کی شہود واحد ہے جسکے ساتھ دوسرا شہود ہمراہ عدم خوف و رجا کے مگر اللہ تعالی سے صدق تجرد ہے کل سے اور محو کل و فقد کل جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الخلق ہے تو نفی کر دل سے شرک کو اور جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الدنیا ہے تو نفی کر دل سے شک کو مین استغفار کرتا ہون اپنی تقصیر سے ہر عبادت مین بقدر اپنے انفاس کے نسئل اللہ المغفرۃ سارے اخلاق شریفہ کا منشا دل ہے اور سارے اخلاق ذمیمہ کا منشا نفس ہے صادق الطلب کو چاہیئے کہ شروع ریاضت نفس و طہارت قلب سے کرے یہانتک کہ اخلاق مبدل ہو جائین شک تصدیق سے بدل جائے شرک توحید سے منازعت تسلیم سے سخط و اعتراض رضا و تفویض سے غفلت مراقبہ سے تفرقہ جمعیت سے غلظت لین و لطف سے رؤیت ہیبت ناس عفو بصر و رؤیت محاسن سے قنوت رحمت سے غل و حقد نصیحت سے اذلال خوف تحویل سے اور یہ دیکھے کہ اوسنے ایکدم بہی اللہ کا حق وفا نہین کیا اور نہ شکر ان فعل خیرات کا بجالایا جب ایسا کریگا تب کہین مستحق عبودیت ہوگا اور توحید صاف ہو کر عیش طیب مع اللہ مثل عیش اہل جنت کے فی الجنۃ کریگا یہہ اخلاق انبیاء و صدیقین و اولیاء و صالحین و علماء عاملین کے ہین اللھم ارزقنا **ف** فرماتے تھے نفس جب تک کہ ساتھ اپنے اخلاق و صفات کے باقی رہا ہے تب تک ساری حرکات عبد کی متابع خواطر نفس کے

ہین یہ دو چیزین ہین اگر خلق کے لیے ہے تو شرک ہے اور اگر راحت نفس کے لئے ہے تو ہوٰی ہے شرک توحید کو صاف
ہونے نہین دیتا اور ہوٰی عبودیت کو صاف ہونے نہین دیتی جب تک کہ سالک اس دشمن کو جو درمیان اوسکے
دونون پہلو کے ہے ضعیف و ناتوان نکریگا رسوخ قدم کا صحیح نہو گا گو اتنے اعمال کرے جس سے خافقین چپ
ہوجائین تیرا امر وہ ہے جو مداوات امراض کے خارج سے کرے قلع اصول امراض مین باطن سے لگے یہانتک کہ
صفائ قلب و طیب ذکر و دوام انس حاصل ہو **ف** کہتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب اپنے نفس سے کوئی
خلق بد دیکھے جیسے شرک یا کبر یا بخل یا سوء ظن تو نفس کو ضد مین داعی نفس کے داخل کرے پھر متوجہ ہو ذکر اللہ
پر بحول و قوت الٰہی و مجاہدات یہانتک کہ وہ اخلاق نفس ضعیف ہو جائین اور نور قلب بڑہ جائے اور ایک ذرہ
محبت خدا کا نازل ہو اور اشیاء کو بلا مکابدہ ترک کر دے اور ہر مالوف کو بلا مجاہدہ قطع کرے **ف** فرماتے تھے
وہ اصول جنپر بنیاد امر یہ کی ہے چار امر ہین ایک اشتغال زبان کا بذکر اللہ ساتھ حضور قلب کے دوسرے
جبر قلب کا مراقبہ و مخالفت نفس و ہوٰی پر بن اجل اللہ تیسرے تصفیہ لقمہ کا واسطے عبودیت کے یہ قلب ہے
اسی سے جوارح حرکت کرتی اور دل صاف ہوتا ہے نفس کو خطاء اسکا ماکل و مشرب سے دے اور جس سے نفس طاغی
ہو اوس سے اوسکو روکے اسلئے کہ یہ ایک امانت ہے اللہ کی نزدیک عبد کے اور ایک مطیہ ہے کہ اوسپر سیر کرتا ہے
سو ظلم کرنا اوسپر مثل ظلم غیر ہے بلکہ اوس سے بھی زیادہ تر سخت ہے و لہذا خلود قاتل نفس کا آیا ہے نہ قاتل
غیر کا اور وہ اکسیر جو اعیان کو ذہب خالص بنا دیتی ہے اکثار ذکر اللہ مع الاخلاص ہے ؏

	سر باطن پاک کے بہ جنت راہ ست		گر دہد تو لا الہ الا اللہ ست	
	ہر چند بر وسکہ نام شاہ ست		صراف زر قلب کجا بستاند	

ف کہتے تھے مراقبہ مفتاح ہر سعادت ہے اور ایک طریق ہے راحت مختصرہ کا اس سے دل پاک ہوتا ہے
نفس دب جاتا ہے انس قوی ہوتا ہے تب حُب نازل ہوتا ہے اور صدق حاصل ہوتا ہے یہ وہ حارس ہے جو سوتا نہین
و قیوم ہے جو غافل نہین ہوتا ہے فرماتے تھے کل من ہجی لہ عدو یخاف ان یشمت بہ فانما ھو لبقاء نفسہ
ولبقاء حب الدنیا فی قلبہ جو چیز دل کو ذکر خدا سے غافل کرے وہی دنیا ہے یا جو چیز دل کو طلب سے ٹھیرا دے
یا جو ہم دلمین نازل ہو وہی دنیا ہے شعرانی رح نے انکا ایک خط بنام لبعض اخوان کے نقل کیا ہے جو مشتمل ہے
اخلاق اہل اللہ و صفات اہل سلوک پر پھر کہا ہے کہ وجمیع ھذہ الرسالۃ من اخلاق الکمل و ما رایت
فی لسان الاولیاء اوسع اخلاقا منہ و من سیدی احمد بن الرفاعی رضی اللہ عنہما +
ابراہیم دسوقی قرشی رح یہ اجلاء مشائخ و فقراء اصحاب خرق سے تھے صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات فاخرہ و سرائر
نائرہ و بصائر باہرہ و احوال خارقہ و انفاس صادقہ و ہمم علیہ و رتب سنیہ و مناظر بہیہ و اشارات نورانیہ و نفحات روحانیہ

واسرار ملکوتیہ ومحاضرات قدسیہ انکا کلام عالی لسان اہل طریق پر بہت ہے یہ کہتے تھے جو کوئی متشرع متحقق نظیف
عفیف نہین ہے وہ میری اولاد نہین اگرچہ میرے صلب سے ہو اور مریدون مین جو کوئی ملازم شریعت وحقیقت
وطریقت ودیانت وصیانت وزہد وورع وقلت طمع کا ہے وہ میری اولاد ہے اگرچہ کسی شہر دور دراز کا ہو ایکبار
انسے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا وہ جو اللہ چاہے کہتے تھے کسی فقیر پر انکار اوسکے حال ولباس وطعام کا گو وہ کسی
حال پر ہو نکرو انکار کسی شخص پر بھی نچاہئے مگر یہ مرتکب کسی محظور شرعی کا ہو کیونکہ انکار موجب وحشت کا ہوتا ہے
اور وحشت سبب انقطاع عبد عن الرب کا ہے فرماتے تھے شریعت اصل ہے اور حقیقت فرع شریعت جامع ہر علم مشروع
ہے اور حقیقت جامع ہر علم خفی ہے سارے مقامات انہین دونون کے نیچے مندرج ہین **ف** فرماتے تھے مرید
پر واجب ہے کہ علم حاصل کرے جتنا کہ واسطے تادیۂ فرض ونفل کے اوسپر واجب ہے اور مشغول بفصاحت
وبلاغت نہو کیونکہ یہ اوسکو مراد سے شاغل کردیگا بلکہ تفحص آثار صلحا کا عمل مین کرکے ذکر پر مواظبت کرے
رجال مین کوئی رجل ہوتا ہے اور کوئی نصف رجل اور کوئی ربع رجل اور کوئی رجل کامل وبالغ ومدرک و
واصل اللہ اپنے بندون مین اوسیکو دوست رکہتا ہے جو اللہ سے بہت ڈرتا ہے اور جسکا قلب وفرج ولسان وید
اطہر وانقی ہے وہی شخص اصفی واکرم مردم واکثر الذکر واوسع الصدر ہے تم دعوات کا ذبہ سے بچتے رہو کہ وہ روسیاہ
وکور باطن کردیتی ہین اور دور رہو سواغات ورؤیت نساء اور مشی مع الاحداث سے طرقات مین کہ یہ سبب نفوس
وشہوات ہین اور جو کوئی طریق قوم مین ایسی بات نکالے جو اوسمین نہین ہے تو وہ ہم مین سے نہین ہے قال
تعالی ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا **ف** یہ عجمی سریانی عبرانی وسائر
لغات طیور ووحوش مین کلام کرتے تھے شعرانی رح نے اس جگہہ پر ایک کلام عجیب غریب انکا نقل کیا ہے خدا
جانے زبان طیور ہے یا لسان وحوش یا بیان ملائکہ حاجت اوسکے ذکر کی یہان پر نہین ہے بطور نمونہ ایک
عبارت مختصر حکایت کیجاتی ہے بعض مریدونکو لکہا تہا بعد السلام وانی احب الولد وباطنی من الحقد والحسد خلی
ولا بباطنی شططا ولا حریت نطی ولا لوی نطی ولا جوی من مضی ولا مصمص عضا ولا نکص
نضا ولا سقط لطا ولا تطب غطا ولا عطل خطا ولا شنب سری ولا سلب سبا ولا
عتب فجا ولا سمد اوصدا ولا بع رضا ولا نشطف جرا ولا حتف حرا ولا حمنق خبیش ولا
حفص عفس ولا حفص حنس ولا حولد کنس ولا عنس کنس ولا عسعس خنس ولا جیقل جندس ولا
سطاریس ولا عیطافیس ولا ہطا صرش ولا سطا مریش الی آخرہ **ف** فرماتے تھے سارا علم دو حرف مین جمع ہے
ایک معرفت عبودیت دوسری عبادت رب جو کوئی یہ کریگا وہ شریعت وحقیقت کو پائیگا اسمین کچہہ تعطیل علماء کی
نہین ہے بلکہ علم آئین عمل ہے یہ بات جسنے اسلئے کہی ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے فاقرؤا ما تیسر منہ ہر فرقہ کے لئے ایک منہاج ہے

ورنہ کبھی اللہ ایک ہی شخص مین علم وعمل دونون کو جمع کردیتا ہے وہ شخص افادہ سارے فوائد کا لوگون کو کرتا ہے
فرشکہ تربیت شہر ہے حقیقت شرح کہتے تھے من قام فی الاسحار ولزم فیہا الاستغفار کشف اللہ لہ عن الانوار
واسقی من دن اللہ نومن خمار الخمار واطلعت فی قلبہ شموس المعانی والاقمار فیاولد قلبی اعمل
بما قلت لک تکن من المفلحین فرماتے تھے یہ طریقہ یہی طریق تحقیق وتصدیق وجہد وعمل وتنزہ وغض بصر
وطہارت بدن وفرج ولسان ہے جو کوئی اسکے خلاف کریگا طریق اوسکو چھوڑ دیگا طوعًا یا کرہًا کہتے تھے اسلم التفسیر
ما کان مرویا عن السلف وانکرہ ما فتح بہ علی القلوب فی کل عصر ولولا محرک یحرک قلوبنا لما
نطقت الا بما ورد عن السلف **ف** جب کسی فقیر سے عہد لیتے کہتے اے فلان تو طریق لپٹ مین کتاب اللہ
وسنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چل نماز پڑھ زکوۃ دے روزہ رکھ حج کر سارے اوامر مشروعہ واخبار مرضیہ
کا اتباع کر طاعت خدا مین قولا وفعلا واعتقادًا مشغول ہو نظر طرف زخارف وعطایا وملابس وقماش وریاش وحظوظ
دنیا کے نہ کر ٥

	خواب در خانہ زین کس نتوانند کردن		این جہان گذران جای فراغت نبود	

اخلاق مین تتبع رسول رہ اگر نہو سکے تو اتباع خلق شیخ کر اگر تو نہ کریگا تو ہلاک ہو جائیگا فرماتے تھے جسد تین قسم ہے
دل زبان اعضا سو زبان واعضا پر ملائکہ موکل ہین اور دل کا متولی اللہ تعالی ہے کوئی عمل انکی والذرہ اکثر الفائدہ
علم ابل اللہ عزوجل سے نہین ہے ایک ذرہ اس علم کا جبال بہ بہاری ہے عمل غیر سے اسلئے کہ یہ علم خالی ہے
علل سے قوم کا عمل دل سے ہوتا ہے غیر کا عمل بدن سے ٥

	جز این دو رکعت وآنہم بصد پریشانی		تو کے بدولت ایشان رسی کہ نتوانی	

حامل قرآن عظیم کو نہ چاہیے کہ اپنے دہن کو کلام حرام واکل حرام سے میلا کرے مثال ناطق بالقرآن کی باوجود
تدنس حرم کی غیبت یا نمیمہ یا بہتان سے ایسی ہے جیسے کوئی مصحف کو قاذورات مین رکھے حالانکہ علما قائل
ہین اوسکے کفر کے جو لوگ خاص الخاص ہین اہل خصوصیت سے اونکے زادیا اونکے دل ہین اونکا لباس تقوی و
خوف ہے اپنے رب سے اونہون نے کرامات کو ترک کر دیا ہے وہ اوس سے راضی نہین کیونکہ وہ جانتے ہین کہ
یہ کرامات ثمرہ اعمال ہین اسلئے وہ نہ ہوا مین اوڑتے ہین اور نہ پانی پر چلتے ہین نہ ہوا تم واشود اونکے مسخر ہین
نہ زمین پر پاؤن مارکر چشمہ آب جاری کرتے ہین نہ کسی اجذم وابرص کو ہاتھ لگا کر اچھا کرتے ہین بلکہ وہ دنیا
سے چل لیے اونکے اجر وافر وکثیر تھے **ف** کہتے تھے صحیح قول علما کا یہ ہے کہ عقل قلب مین ہوتی ہے بدلیل
حدیث ان فی الجسد مضغۃ لکن جبکہ تو کنہ عقل مین فکر کریگا تو سر کو مدبر امر دنیا کا اور دل کو مدبر امر آخرت
کا پائیگا فمن جاھد شاھد ومن رقد تباعد شعرانی رح نے کئی ورق تک انکے اقوال واحوال نقل کیے ہین

اور انسے تا حسین بن علی علیہما السلام نسب انکا ضبط کیا ہے یہ فقیہ مذہب شافعی تھے پھر مقتفی آثار سادات صوفیہ ہوئے مرتبہ شیخوخت کو پہنچے ۳۴ برس کی عمر ہوئی ۵۷۶ھ مین انتقال کیا انکے اشعار و قصائد لسان اَرواح پیہ ہین رضی اللہ تعالی عنہ *

پنجم ۱۵۱
سید ابو العباس احمد بدوی رح انکی شہرت جمیع اقطار ارض مین مغنی عن التعریف ہے انکی ولادت بلدہ فاس زمین مغرب مین ہوئی تھی پھر انکے باپ مکہ مکرمہ مین آکر رہے انہون نے وہین نشو و نما پایا یہ بڑے شجاع تھے اسلئے انکو بدوی کہتے تھے ایک نام انکا مکہ مین عطاب بھی تھا یہ مکہ سے عراق کو گئے وہان کے اشیاخ سے ملے سید عبد القادر و سید احمد رفاعی نے انسے کہا ای احمد مفاتیح عراق و ہند و یمن و روم و مشرق و مغرب ہمارے ہاتھہ مین ہین تم جس مفتاح کو چاہو اختیار کرو انہون نے کہا مجکو کچھ حاجت تمہارے مفاتیح کی نہین ہے ما آخذ المفتاح الا من الفتاح پھر یہ نزدیک فاطمہ بنت بری کے گئے اس عورت کا حال عظیم تہا صاحبہ جمال بدیع تھی رجال سے اونکے احوال کو سلب کر لیتی انہون نے اوسکا حال سلب کر لیا وہ انکے ہاتھہ پر تائب ہوئی اوس سے کہا آج سے پھر کسی شخص سے تعرض نکرنا جو قبائل نزدیک ارسکے مجتمع تھے وہ سب اپنے اپنے اماکن کی طرف چلدئے یہ دن ایک یوم مشہود تہا درمیان اولیا کے پہر یہ مصر مین آرہے بڑے جلیل القدر تھے ملک ظاہر بیبرس انکا معتقد تہا انکے پاس آیا کرتا جب یہ عراق سے مصر کو آئے اوسنے مع اپنی تمام لشکر کے انکا استقبال و اکرام کیا یہ غلیظ الساقین طویل الذراعین کبیر الوجہ اکحل العینین طویل القامۃ قمحی اللون تھے بعد حفظ قرآن عظیم کے ایک مدت تک مشتغل بعلم مذہب شافعی رہے انکا انتقال ۶۷۵ھ مین ہوا بجای اپنے سید عبد العال کو خلیفہ کیا انکی حکایات کرامات و تصرفات بعد انتقال کے متعلق مولد وغیرہ شعرانی رح نے ذکر کئے ہین انکے مولد کا بھی جلسہ ہوا کرتا ہے اہل مصر انکے ساتھہ اعتقاد عظیم رکھتے ہین انکے مزار پر مجمع رجال و نساء اَبکار وغیرہم کا رہا کرتا ہے عفا اللہ عنا وعنہم *

ششم ۱۵۲
شیخ محی الدین بن عربی رح سارے محققین اہل اللہ انکی جلالت پر سائر علوم مین مجمع ہین خود انکی کتب شاہد اس امر کی ہین انکار منکرین کا انپر بوجہ دقت کلام ہے لاغیر اسی لئے غیر سالک طریق ریاضت کو مطالعہ سے انکے کلام کے روکا گیا ہے کہ کہین اوسکے اعتقاد مین شبہہ نہ پڑے اور وہ اوسی شبہہ پر مرجائے اور مراد شیخ کی تاویل نہ جانے شیخ صفی الدین بن منصور وغیرہ نے انکو ساتھہ بعض ولایت کبری و صلاح و عرفان و علم کی یاد کیا ہے اور کہا ہے هو الشیخ الامام المحقق راس اجلاء العارفین والمقربین صاحب الاشارات الملکوتیہ والنفحات القدسیہ والانفاس الروحانیۃ والفتح الموثق والکشف المشرق والبصائر الخارقۃ والسرائر الصادقۃ والمعارف الباهرۃ والحقائق الزاهرۃ لہ المحل الارفع من مراتب القرب فی منازل الانس والمورد العذب

فی متاهل الوصل والعلو الاعلی من مدارج الدنو والقدم الراسخ فی التمکین من احوال الصنائة والباع الطویل
فی التصریف فی احکام الولایة وهو احد ارکان هذہ الطریق رضی اللہ عنہ اسی طرح انکا ترجمہ شیخ عارف باللہ محمد بن
اسعد یافعی نے ساتھہ عرفان وولایت کے لکھا ہے شیخ ابو مدین نے انکا لقب سلطان العارفین رکہا تہا شعرانی کہتے ہین
بڑی دلیل انکے مقام باطن پر خود انکا کلام ہے انکی کتابین لوگون مین مشہور ہین خصوصًا ارض روم مین **حکایت** انہون نے
بعض کتب مین ذکر سلطان اول سلیمان بن عثمان کا کیا ہے کہ وہ فلان وقت مین قسطنطنیہ فتح کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا
حالانکہ درمیان انکے اور سلطان کے فاصلہ قریب دو سو سال کا تہا انکی قبر پر ایک قبہ عظیمہ اور تکیہ شریفہ شام مین بنا ہے
وہان قسمت طعام وخیرات کی ہوتی ہے جو قادرین انکے منکر تہے وہ بہی وہان حاضر ہوتے ہین بعد ازا انکے اونکی قبر پر
پیشاب کر جاتے تہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین مجہسے شیخ صالح حاج احمد حلبی نے کہا کہ اونکا گہر قریب ضریح ابن عربی رح
کے تہا ایک شخص منکرین شیخ مین سے بعد نماز عشا کے آگ لایا چاہا کہ اونکے تابوت کو جلا دے قبر سے علیحدہ بفاصلہ ۹ گز
زمین مین دہس گیا مین دیکہہ رہا تہا اوس رات سے گہر والون نے اوسکو نہ پایا مینے یہ قصہ اونسے ذکر کیا اونہون نے
زمین کہودی سر پایا جتنا زمین کو کہودتے تہے وہ نیچے زمین کے دہستا چلا جاتا تہا ناچار عاجز ہوکر مٹی ڈالکر چلے آئے
ف یہ پہلے میر منشی بعض ملوک عرب کے تہے اسیلئے ترجمہ انکا علما ادب وعربیت مین بہی لکہا جاتا ہے پہر زہد وعبادت
وسیاحت مین رہے مصر شام حجاز روم مین آئے جس شہر مین گئے وہان اونکی مؤلفات موجود ہین
شیخ الاسلام مصر عز الدین بن عبد السلام اونپر بہت حط کرتے تہے لکن جبکہ صحبت شیخ ابو الحسن شاذلی رح
مین آئے اور عارف احوال قوم ہوئے تو پہر انکی ولایت وعرفان وقطبیت کے قائل ومترجم بنگئے انتہی
مین کہتا ہون اسمین شک نہین ہے کہ جس طرح ایک عالم انکا معتقد ہے اسی طرح ایک جہان اونپر معترض ہے
اس انکار مین بڑے بڑے علما واکابر ومشائخ واہل اجتہاد داخل ہین لکن لطریق اسلم وسبیل اکرم
یہ ہے کہ جناب ابن عربی ہون یا اور کوئی ولی شرقی وغربی کسی سے بہی کچہہ تعرض یا تخصیص بابت انکار
احوال واقوال وعلوم طریق کے نکرنا چاہیے بلکہ سب کے ساتھہ حسن ظن رکہنا بہتر ہے جہانتک ہوسکے
تاویل اونکے قول وحال وعلم کی کرے اور جس جگہہ تاویل نہ چلے وہان خاموش رہے ہو اعلم بمراد متکلم
فرمائے اپنا عقیدہ اوس جگہہ مطابق واضح کتاب وسنت کے درست رکہے ہمارے جناب قاضی محمد بن
علی شوکانی رحمہ اللہ تلمیذ سید الطریقہ تہے بدایت امر مین ابن عربی رحمہ اللہ پر انکار رکہتے تہے
بعد چالیس سال کے اوس انکار سے رجوع کیا اور کہا کہ اونکا کلام مؤل ہے اسی طرف شیخ احمد ولی اللہ
محدث دہلوی ومجدد الف ثانی رحمہ اللہ بہی گئے ہین خذ ما صفا ودع ما کدر ایک
عمدہ ضابطہ ہے اللہم وفقنا ان کا انتقال سنہ ٦٣٨ مین ہوا شعرانی کہتے ہین

کہتے ہین وقد سطرنا الکلام علی علومہ واحوالہ فی کتابنا تنبیہ الاغبیاء علی قطرۃ من بحر علوم
الاولیاء فراجعہ مین کہتا ہون جو اعتراضات ومواخذات انکی کتاب فتوحات مکیہ پر وارد کئے گئے ہین اونکی
تاویل شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر مین بہت خوب لکھی ہے وللہ الحمد فرزند عزیز ابو النصر سید علی حسن
سلمہ اللہ تعالی نے رسالہ تخریج الوصایا من خبایا الزوایا مین وصایای کتاب فتوحات کو ملخص کرکے ضمیمہ
وصایای کتاب وسنت کیا ہے جزاہ اللہ عنا خیرا بات یہ ہے کہ جس شخص کا علم وفضل وتقوی وطہارت
بلا آمیزش فسق وبدعت وحب دنیا وریاست مسلم الثبوت ہو اور وہ شخص پابندی احکام شرع کی کما حقہ
پیش نہاد خاطر رکہتا ہو اور اوسکے برکات وحسنات برای العین ہون وہ اللہ کا دوست ہوتا ہے خواہ عالم ظاہر ہو یا
عالم باطن ایسے شخص کا اگر کوئی قول یا فعل اتفاقاً محل اعتراض سمجھا جائے تو اوس پر حکم تکفیر کا یکایک بے سمجھے
بوجھے نہ لگائے اسمین اندیشہ رجوع کفر کا اور سوء خاتمہ وسلب ایمان کا حق مین قائل ومکفر ومنکر کے ہوتا ہے
نحن نحکم بالظواھر واللہ اعلم بالسرائر حضرت شیخ ابن عربی رح بڑے عالم زبردست عارف کامل تھے انکو
اتباع کتاب وسنت مین بڑا اہتمام تھا تقلید مذاہب ورجال سے بمراحل بعیدہ دور تھے فتوحات مین جا بجا انکا
تقلید عرفی اصطلاحی زمانہ حال کا اور تحریص اتباع ظاہر سنت پر فرمائی ہے بلکہ جماعات اہل حدیث واہل اتباع
مین یہ طریقہ ظاہر یہ پر تھے جسطرح کہ شیخ جیلی رح طریقۂ حنابلہ پر گذرے ہین وجود ایسے شیخ کامل مکمل عالم
باعمل کا گروہ اہل ظاہر مین دلیل روشن ہے صحت طریقۂ اہل ظاہر پر وللہ الحمد سب سے زیادہ اولیاء اللہ دو ہی
مذہب مین ہوئے ہین ایک حنابلہ دوسرے اہل ظاہر اسنے کم شافعیہ مالکیہ مین سب سے کم حنفیہ مین یہ بات باعتبار
اونکے ظاہر علم کے کہی جاتی ہے ورنہ باعتبار علوم باطنہ کے کوئی ولی اللہ مقلد کسی مذہب کا ان مذاہب اربعہ سے
مثل تقلید مروج کے نہین گذرا ہے اسی جگہہ سے یہ مثل مشہور ہے الصوفی لا مذھب لہ واللہ اعلم ٥

علمی کہ نہ ماخوذ ز مشکوۃ نبی ست		واللہ کہ سیرابی ازان تشنہ لبی ست	
جاے لکہ بود جلوۂ حق حاکم وقت		تابع شدن حکم خرد بوالعجبی ست	

رزقنا اللہ برکاتھم فی الظاھر والباطن والسر والعلانیۃ اللھم آمین ٭

شیخ داؤد کبیر بن ماخلا رح یہ گہر مین والی اسکندریہ کے شرطی تھے مجلس مین سامنے والی کے بیٹھتے مطابق
اوسکے اشارہ کے کام کرتے تھے ستھم کو پکڑتے بیسے کو چھوڑتے یہ بالکل اُمّی تھے نہ پڑھے نہ لکھے لکن کلام
انکا طریق مین بہت عالی ہے کتاب عیون الحقائق مین اسنے زیر حدیث انما الاعمال بالنیات وانما لکل
امرئ ما نوی نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا ہے علی قدر ارتقاء ھمتک فی نیتک یکون ارتقاء
درجتک عند عالم سرائرک ٥

هست تا ابکنگرہ کبریا کشد ✤ این بام را نشان بازین نردبان مخواہ

فرماتے تھے یہ علل واسباب بسبب وجود بُعد وحجاب کے ہین جبکہ اہل مستتیر ہوگیا ہے وہ جانتا ہے کہ خضوع
کرنا سامنے رب الارباب کے حتم لازم ہے واسطے عبد کے بغیر علل واسباب کے ولی کے لئے دو نور ہوتے ہین
ایک نور لطف ورحمت کا جس سے وہ اہل عنایت کو جذب کرتا ہے دوسرا نور تفتیش وعزت وقہر کا جس سے وہ
اہل بعد وغوایت کو دفع کرتا ہے کیونکہ وہ درمیان دو دائرہ فضل وعدل کے متصفح ہے جب اقامت اوسکی ساتھ
فضل کے ہوتی ہے تو ظاہر ہوکر جذب کرکے نفع بخشتا ہے اور جبکہ ساتھ عدل کے ہوتی ہے تو حجاب وخفا مین
ہوکر واقع ہوتا ہے ولہذا بعض مقبل وبعض مدبر ہوتے ہین **ف** کہتے تھے لوگ دو طرح پر ہین ایک گروہ
کا اشتغال ساتھ دنیا اور اقامت دولت دنیا وشعائر دین کے ہے یہ لوگ کفالت مین علماء مسلمین کے ہین
دوسرا گروہ سامی الہمہ ہے کہ بعد تحصیل حالت اولین کے طالب فہم اسرار کا ہوتا ہے ایسے شخص کو طلب کرتا ہے
جو اوسکو منازل تحقیق مین لیجائے یہ گروہ کفالت مین عارفین کے ہے فرماتے تھے چاہیئے کہ اگر بہم تیر اعبادت
سے ہو مگر یہی قرب معبود نہ اجر وثواب کیونکہ جب وہ تجہہ سنت دخول حضرت کی رکہیگا تو وہان اجور موجود ہونگے
بلکہ اجور سے بہی اعلی امور پہر وہ تجہہ پر انعام کریگا یہانتک کہ تو منعم علیہ ہوگا ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ✤ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

ف فرماتے تھے عزیز کو طاقت حمل کل کی نہین ہے اقبال دل کا ساتھہ لا الہ الا اللہ کے بہتر ہے زمین بہر
عمل سے ہمراہ اعراض کے اللہ عز وجل سے گناہ اعظم بہی ماسوی اللہ کا ہے ہمراہ اللہ کے اقبال دل کا اللہ
پر ایک حسنہ ہے جسکے ہوتے ہوئے امید کیجاتی ہے کہ کوئی گناہ مغفرت نہ لیسکے اور اعراض قلب کا اللہ سے
ایک سیئہ ہے جسکے ہوتے ہوئے لگتا ہے کہ کوئی حسنہ نفع نہ بخشے فرماتے تھے شہود غافل سم قاتل ہے
ان نفوس سے بچو انکے لئے طاعات مین غوائل وآفات ہوتے ہین جو دل سے طرف ان اکوان کے نظر کرتا ہے
وہ معاقب بحجاب یا اصحاب یا عذاب ہوتا ہے **ف** ابن آدم جب مصالح دنیا وآخرت مین عمال ہو تو وہ
اوسوقت مثل جماد کے ہے اور اگر مشغول معصیت وشر ہے تو مثل شیطان کے ہے اور اگر مشتغل بامر دنیا و
آخرت ہے تو مثل حیوان کے ہے اور اگر اشتغال اوسکا اپنی فکر مین اللہ کے لئے ہے تو مثل فرشتہ کے ہے
فانظر رحمک اللہ درجۃ من ترید ان تلحق کہتے تھے اہل تصوف ایک قوم ہے کہ اجساد سے طرف ماورا
کے چلی گئی ہے حضرت وفا مین نازل محل صفا مین حال ہے اعجب العجب وہ محب ہے جو باینغیر حبیب پر
واقف ہے تو اہل کرم پر الحاح سوال کر اگرچہ تو اہل عطا نہو کیونکہ اونکے اخلاق جمیل ہین **ف** فرماتے تھے
عمل مین نڈرا سے تجہکو کثرت عدد فجار وقلت عدد اخیار کی کیونکہ اگرچہ گنتی اونکی بہت ہے لکن کام اونکا

ہر وحقیر ہے اور یہ اگرچہ عدد مین قلیل ہین لکن کام انکا واسع وکبیر ہے اونکے ظلال ظواہر ومعانی ناکلہ دنیہ
پر حقیقت بہت کثرت سے ہین گویا وہ ایک دوسرا عالم ہے نبات وخشخاش کا قوالب خالیہ معانی علیہ نورانیہ
سے سکان اوسکے بوم لفوس خسیسہ ارضیہ ہین اور یہ عالم اون عمار کے بذائل معانی حیوانیہ وصفات اشکال
شیطانیہ ہین کثیر اونکے قلیل عزیز اونکے ذلیل ہین اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا ۵

بیا در محفل رندان کہ بینی عالم دیگر ۔ بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

رہے یہ خیار سو اگرچہ عدد ظواہر انکا کم ہے مگر تدوسرا اثر بہت ہے ایک مرد انمین کا ہموزن عدد کثیر ابرار کے
ہوتا ہے پہر اون لوگون کا کیا ذکر ہے کہ جنکے لئے کوئی وزن بہ نسبت اونکی سعت انوار کے نہین ہے چہ جای
اون اشخاص کے جنکا مقدار ہمراہ عظیم المقدار کے نہین ہے ۵

تا زکنگرۂ عرش می زنند صفیر ۔ ندانمت کہ درین دام گہ چہ افتاد ست

ف کہتے تہے تو ذرہ برابر محبت ربانی اللہ کو بعوض قناطیر اعمال کے مت بیچ حضرت نے فرمایا ہے المرء مع
من احب ایک آدمی دوسرے آدمی سے معانقہ کرتا ہے حالانکہ درمیان دونون کے بعد ما بین المشرق
والمغرب ہوتا ہے جنت مطلوب ہے نار طالب ہے اسی لئے اس سے معاملہ طلب کا اور اوس سے معاملہ
ہرب کا کیا جاتا ہے عارف جب تکلم کرتا ہے ساتہہ کسی کلمہ کے تو وجود مستمع کا اوسمین غائب ہو جاتا ہے
یہ اسلئے کہ یہ کلام ذکر ہے سماع انثی ہے والرجال قوامون علی النساء نیل شہوات کا حیات دنیا مین
ایک عذاب معجل مستور ہے من دلیل استقامۃ المومن شوقہ لما لیس فیہ ھوی نفسہ وخوفہ ورجاءہ
مما لا یلائم نفسہ فرماتے تہے کلمۂ حکمت ایک عروس کریم ہے اگر کفو نہین پاتی ہے تو اپنے باپ کے گہر
چلی جاتی ہے مین کہتا ہون یہ بزرگ اگرچہ امی تہے لکن انکا کلام علما کے کلام پہ بہی فائق ہے اھ۔
نہایت رائق شعرانی رح نے ایک کراسہ انکے کلام سے التقاط کرکے اسجگہ لکہا ہے ہر قول ایک جہان
معرفت ہے ہر کلام ایک عالم حقیقت ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۵

۱۵۲ شیخ محمد بن عبد الجبار نفری رح شعرانی کہتے ہین یہ اہل قرن رابع سے ہین لکن انکا ذکر ہمکو اسی طرح پہنچا اگرچہ
ہمنے بہی التزام ذکر کا اس کتاب مین ترتیب زمان پر نہین کیا ہے انکا کلام طریق قوم مین عالی ہے ابن عربی
انسے ناقل ہین یہ ہر علم مین امام بارع تہے یہ کہتے تہے دل عارفون کے طرف علوم کے سطوات ادراک سے
نکلتے ہین یہی اونکا کفر ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے فرماتے تہے علامت اوس گناہ کی جسپر حق تعالی غصہ
کرتا ہے یہ ہے کہ بعد اوس گناہ کے گناہگار کو رغبت دنیا مین ہو سو جو کوئی دنیا مین راغب ہوتا ہے وہ گویا ایک دروازہ کفر باللہ عز وجل کا
کہولتا ہے کیونکہ معاصی قاصد ہین کفر کے پہر جو کوئی اس دروازے مین گہستا ہے وہ بقدر دخول کے اتنا کفر کرتا ہے ۵

شیخ ابو الفتح واسطی ۱۵۳ یہ شیخ مشائخ بلاد غربیہ ارض مصر کے تہے اصحاب احمد بن رفاعی سے یہ اسکندریہ
مین آئے یہان ایک جماعت بیشمار نے انسے اخذ طریقہ کیا انپر بہی انکار کیا گیا تہا اسکندریہ مین مجالس منعقد
ہوئی انہون نے سب کی محبت کو قطع کردیا **حکایت** بڑے منکر انپر خطیب جامع عطارین تہے ایک دن
وہ منبر پر بیٹہے تہے اذان ہورہی تہی کہ اتنے مین یاد آیا کہ وہ جنب ہین شیخ ابو الفتح نے اپنی آستین سامنے
کردی امام نے اوسمین رستہ پایا اندر جاکر پانی وضوخانہ دیکہا غسل کرکے باہر آئے پہر منبر پر جا بیٹہے جب
امام نے یہ حضرت شیخ کی دیکہی معتقد ہوکر داخل اصحاب شیخ ہوئے انکا انتقال حدود ۵۰۰ھ مین ہوا اسکندریہ
مین مدفون ہین رحمہ اللہ تعالی ❊

شیخ عبد الملیجی ۱۵۴ یہ صاحب تہے شیخ ابو الفتح مذکور کے اور معاصر سید احمد بدوی کے سید عبد العال کو جب
بدوی رح کسی کام کو طرف جمزور کے بہیجتے تو کہتے **فاخلع نعليك فان هناك خيام المليجي** یعنے

گزار شہر د نا مین سمجھ کے کر مجنون		کہ اس دیار مین سر شکستہ پا بہی ہے	٭

حکایت سید احمد کے پاس ایک مرد معمار تہا وہ گہر بناتا شیخ علی نے اوسکو زیادہ اجرت دیکر ملیج مین
بلایا جب وہ وہان گیا تو اوسکا ہاتہ گر پڑا شیخ علی نے اوسپر تہوک ڈالا او جوڑ دیا اور سید احمد کو کہلا بہیجا کہ تم ہاتہ
کاٹتے ہو اور ہمکو جوڑنا پڑتا ہے یہ بات بطور خوش طبعی کہی انکا مولد ہر سال ایک جمعہ پیشتر مولد سید احمد سے
ہوتا ہے ایک جمعیت کبیرہ فراہم ہوتی ہے لوگون کا سودا سلف بکتا ہے ہر طرح کی امداد ملتی ہے مین کہتا ہون
اسطرح کے میلے قبور اولیا پر اونکے موالید و اعراس معتقدین و مریدین نے ہر جگہ احداث کرلئے ہین ولکن
الحق احق ان یتبع ❊

شیخ عبد العزیز دیرینی ۱۵۵ رح یہ ایک عابد زاہد قدوۂ اہل سلوک صاحب احوال فاخرہ و احوال شریفہ و کرامات
مشہورہ تہے انکی تصانیف علم تفسیر و فقہ و لغت و تصوف وغیر ذلک مین بہت ہے انکی نظم بہی شائع ہے
ایک جماعت اہل علم نے انکی صحبت سے نفع پایا یہ بلاد ریف ہین زمین مصر سے رہتے تہے لوگ انکے پاس
واسطے حصول برکت کے جاتے اور مصر سے مشکلات مسائل بہیجتے یہ اونکا جواب لکہتے **حکایت** یہ واسطے
ملاقات ملیجی کے اکثر جایا کرتے ایک دن اونہون نے ایک مرغ انکی مہمانی کے لئے ذبح کیا انہون نے کہا
مین بہی اسکی مکافات کرون گا اسلئے ایک دن اونکی ضیافت کی اور ایک مرغی ذبح کی انکی بی بی کو برا لگا
جب وہ مرغی سامنے آئی شیخ علی نے ہش کیا وہ اوٹہکر جلدی بی بی سے کہا ہمکو شوربا کفایت کرتا ہے تم
مشوش ہو **حکایت** ایک جماعت فقرا نے انسے کرامت طلب کی انہون نے اونسے کہا یا اولادی
وهل ثم كرامة اعظم من ان الله يمسك بنا الارض ولم يخسفها وقد استحقينا الخسف

مین کہتا ہون کہ یہ جواب اس لائق ہے کہ لوح دل پر بداد سواد عین سے لکہا جائے تب بہی حق اوسکی قدر کا ادا نہو انکا انتقال ۶۹۷ھ مین ہوا انکی قبر دیرین مین ابتک زیارت کیجاتی ہے رح ✤

۱۵۶
شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ اندلسی مرسی رح امام قدوہ ربانی تہے مصر مین آئے انکا ذکر و بیراہ جامع مقسم مین تہا یہ صاحب متمسک باثار نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و صاحب حالت و جمعیت علی العبادۃ تہے انکا اخلاص و استعداد للموت اور فرار من الناس کی بہت شہرت ہے سوا جمعہ کے لوگون سے نہ ملتے یہ بہی مبتلا بانکار ہوئے جبکہ انہون نے یہ بات کہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیداری مین دیکہتا ہون اور بالمشافہہ بات چیت کرتا ہون اسپر بعض لوگ کہڑے ہوگئے یہ مرتے دم تک اپنے گہر مین بیٹہے رہے ۶۷۵ھ مین انتقال کیا شعرانی کہتے ہین ایک ابن ابی جمرہ اور بہی ہین جنکا نام احمد تہا وہ حافظ کتاب مدونہ تہے جو کہ مذہب امام مالک مین ہے اونکا انتقال ۵۹۹ھ مین بمقام مرسیہ ہوا ہے رح ✤

۱۵۷
شیخ عبد اللہ بن محمد عرشی مرجانی رح امام قدوہ واعظ مفسر اوحد علماء فقہ و تصوف تہے مصر مین آئے وعظ کہا بلاد مین مشہور ہوگئے تونس مین ۶۶۹ھ مین وفات پائی محنت مین پڑے علماء نے فتوی انکی تکفیر کا دیا جب کچہ نہوا تو حیلہ نکال کر قتل کیا رضی اللہ عنہ ۵

	من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را		عمری ست کہ آن جلوہ بمنصور کہن شد	۱۵۸

شیخ عبد الحق بن سبعین مرسی انکا لقب قطب الدین تہا یہ اکابر مشائخ سے ہین ۶۶۷ھ مین بعمر ۵۵ سال مکہ معظمہ مین جاکر فوت ہوئے ۵

	منتین ہین شکستہ پائی کی		اسی تقریب اوس گلی مین رہے	۱۵۹

شیخ محمد قونوی صوفی صاحب ابن عربی انکی تفسیر سورۂ فاتحہ پر ایک مجلد مین ہے اسکے سوا اور بہی مولفات ہین کچہ اوپر ساٹہہ برس کی عمر ہوئی ۶۷۲ھ مین مرے انتقال انکا قونیہ مین ہوا تہا وصیت کی کہ تابوت کو دمشق لیجاکر نزدیک شیخ محی الدین بن عربی کے دفن کرین لکن نہو سکا یہ بہی مبتلا بانکار ہوئے تہے تا دم مرگ یہی حال رہا ✤

۱۶۰
شیخ محمد عبدری فاسی مصری مالکی معروف بابن الحاج یہ ایک عالم صالح مقتدی تہے منجملہ اصحاب ابو عبد اللہ بن جمرہ کے کتاب مدخل فی الحوادث والبدع انکی تالیف ہے کچہ اوپر اسی برس زندہ رہے ۷۳۷ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب مصر مین طبع ہوچکی ہے اس کتاب مین بدعات صوفیہ وغیرہم کا رد کیا ہے جزاہ اللہ خیرا ✤

۱۶۱
شیخ ابراہیم جعبری رح بن معضاد بن شداد یہ آپ زاہد عابد صاحب احوال غریبہ و مکاشفات عجیبہ تہے انکی

مجلس وعظ سامعین کو طرب مین لاتی تہی استجاب اہل معصیت کرتے تہے اپنی موت کی خبر قبل وفات کے دی تہی اور موضع قبر کی طرف دیکہہ کر کہا تہا یا قبیر جاءک دبیر اہل مجلس کو اثنا رحال ذکار مین جب چاہتے ہنسا دیتے اور وسط ضحک مین جب چاہتے رولا دیتے درمیان اہل مجلس کے چلتے پہرتے وعظ کہتے تہے ایک **حکایت** عورت انکی مریدہ تہی وہ انکا وعظ سنتی ہہ مصر مین ہوتی اور وہ ارض اسوان اقصی صعید مین ہوتی ایک دن لوگون کو وعظ کر رہے تہے اور وہ لوگ روتے تہے اس اثنا مین یہ شعر پڑہا ؎

یا قاعد فی الطاقۃ والکلب یاکل فی العجین
یا کلب کل وتقی ما للعجین اصحاب

مریدہ نے جہہر کر دیکہا تو کتا آٹا کہا رہا ہے اس واقعہ کی تاریخ لکہہ لیگئے پہر وہان سے خبر آئی تو ویسا ہی ہوا تہا جیسا کہ بیان کیا تہا شیخ کمال الدین بن عبد الظاہر منجملہ انکے اصحاب کے ہین قبر انکی صعید مین زیارت گاہ مردم ہے **حکایت** ایک دن وعظ کہتے تہے اور لوگ گریان بریان تہے اونہون نے کہا تم میرے ہمراہ یہ بات کہو کہ نقع نقع یا اللہ نقع پہر خبر آئی کہ قاضی مالکی باب مدرج قلعۂ مصر سے نیچے اوترتے تہے کہ اونکی گردن ٹوٹ گئی معلوم ہوا کہ اونہون نے ایک مجلس منعقد کی تہی کہ شیخ کو وعظ کہنے سے منع کر دیا جائے اس دلیل سے کہ وہ قرآن و حدیث مین لحن کرتے ہین قضاۃ ثلثہ باز رہے مالکی نے فتوی منع کا دیا تہا وہ تینون قاضی آئے اور شیخ کے قدم چومے اور کہا ہم سب ہلاک ہو جاتے اگر تمہارے حق مین کسی بات کا فتوی دیتے شیخ نے فرمایا مین لحن نہین کرتا ہون تمہارے کان زور و باطل سنتے ہین وہ لحن کرتے ہین بادشاہ کو خط یون لکہتے تہے من ابراھیم الجعبری الی الکلب الزوبری سلطان کہتا تہا اس شخص کو میرے اوس نام پر جو ہمارے بلاد مین تہا کسنے مطلع کر دیا قبل اسکے کہ مین اسجگہ آؤن اسپر علماء نے ایک مجلس منعقد کی اور فتوی تعزیر شیخ کا دیا شیخ نے اون لوگون کا اور سلطان کا پیشاب بند کر دیا بہت تدبیرین کین پیشاب جاری نہوا آخر پاس شیخ کے آکر استغفار کی کہا میری ابریق سے استنجا کرو تب سب کو پیشاب ہوا شعرانی کہتے ہین وکان سراجا موقدا علی الظلمۃ والولاۃ امارا بالمعروف ولہ نظم و سجع کثیر و تصوف و شطح انکا انتقال محرم سنہ ۔۔۔ مین ہوا اپنے زاویہ مین دفن ہوئے وقبرہ ظاہر یزار رضی اللہ عنہ

ف اس ترجمہ پر جزء اول طبقات شعرانی رح کا ختم ہوا ہے کل تراجم اس جزء کے دو سو چہتر ہوتے ہین (۲۹۷) اس حساب سے کہ ۲۰۹ عدد اشخاص صدر اول کے ہین اور ۲۶ عدد مستورات اور ۲ عدد مجانین اور ایکسٹھ (۶۱) اولیاء مابعد رضی اللہ عنہم اب بعد اسکے ترجمۂ جزء آخر طبقات مذکور کا انشاء اللہ تعالی لکہا جاوے گا ختم اللہ لنا بالحسنی وادام علینا رضوانہ الاسنی ✦

جزو ثانی

شیخ عبد اللہ منوفی مالکی رح یہ ایک شخص صالح عابد زاہد وحد صاحب کرامات کثیرہ وتلامذہ کا اسمہ تھے ۲۷ رمضان کو ۷۴۹ھ مین مرے اوسدن لوگ صحرا مین واسطے دعای رفع وبا کے گئے تھے وہین انکا جنازہ آگیا تیس ہزار آدمی نے نماز پڑہی انکی تلمیذ شیخ خلیل نے انکا ترجمہ حال جداگانہ لکہا ہے رح *

شیخ حسین جاکی یہ امام جامع جاکی وخطیب مسجد وواعظ صالح تھے لوگون کو تذکیر کرتے انکے کلام سے نفع ہوتا *

حکایت انکے لئے نزدیک سلطان کے ایک مجلس عقد کی گئی تاکہ انکو وعظ کہنے سے منع کیا جائے سلطان نے حکم دیا انہون نے اس بات کی شکایت اپنے شیخ ایوب کناس سے کی سلطان بیت الخلا مین تھے کہ یکایک شیخ ایوب دیوار مین سے مع جاروب بصورت شیر کلان نکلے اور منہہ پہاڑ کر سلطان کو نگلنا چاہا سلطان کانپ بیہوش گر پڑے جب ہوش آیا کہا شیخ حسین کو کہلا بہیج کہ وعظ کہے ورنہ مین تجہکو ہلاک کر ڈالونگا پہر اوسی دیوار مین گہس گئے سلطان پاس شیخ حسین کے آئے معذرت کی اور شیخ ایوب سے بہی ملنا چاہا مگر اونہون نے اجازت نہ دی اپنے پاس آنے نہ دیا انتقال انکا ۷۵۳ھ مین ہوا رح *

شیخ خضر کردی یہ ملک ظاہر بیبرس کے شیخ تھے صاحب تصوف وکشف وہمت تھے سلطان انکی ملاقات کو اکثر آتے اپنے اسرار کہتے سفر مین انکو اپنے ہمراہ رکہتے سلطان نے ایکبار ایک تہمت کے سبب سے انکو قید کر دیا تہا چار برس قید رہے لکن انکے لئے حبس مین اطعمۂ فاخرہ بہیجا کرتا پہر انکو رہا کر دیا انہون نے کہا اجلی قریب من اجل السلطان چنانچہ دونون قریب یکدیگر ۶۷۵ھ مین مر گئے رح *

شیخ شرف الدین کردی رح یہ بہائی ہین شیخ خضر مذکور کے انکا مزار قاہرہ مین ہے یہ بہی صاحب مقام عظیم وکرامات کثیرہ تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو السعود بن ابی العشائر کے ۶۶۵ھ مین وفات پائی رح *

شیخ محمد بن ہارون رح یہ رہنے والے شہر سنہور کے تھے جو بحر غربی پر آباد ہے انکو کشف سے معلوم ہوا تہا کہ یہ شہر صاعقہ سے ویران ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بجلی گری لوگ گہرون اور بازارون مین ہلاک ہو گئے اور شیخ مع اہل ورفقہ وہان سے نکل گئے وہ شہر اب تک ویران ہے حالانکہ ایک شہر عظیم تہا رح *

شیخ یحیی صنافیری رح صاحب مکاشفات جمہ تھے عالم صالح سائر اقطار سے لوگ انکی زیارت کو آتے ۷۶۲ھ مین انتقال کیا انکا جنازہ مشہور ہے جب شیخ یوسف عجمی رح بلاد عجم سے مصر مین آئے تو انسے اجازت لی انہون نے اجازت دی وکان لا یدخل احد من الاولیاء مصر الا باذنہ ۵

بلبل ز ادب پا نہ نہد در صف گلزار	تا گل بہ طلبگاری او لب نہ کشاید

شیخ ابو العباس بصیر اصحاب کشف تام و قبول عام سے تھے معاصر شیخ ابو السعود شیخ حاتم نے
انسے بیعت کی تھی انہون نے کہا اهلا بولدی حاتم جزی اللہ اخی ابا السعود خیرا فی حفظک
الی ان قدمت الی یہ اسلئے کہا کہ شیخ حاتم نے ابو السعود سے بیعت کرنا چاہا تھا اونہون نے کہا لست من
اولادی انت من اولاد اخی ابی العباس البصیر وسیاتی من ارض المغرب جب وہ مصر مین آئے
تو انکو کہلا بھیجا کہ شیخک قدم اللیلۃ فاذهب لملاقاته فی بولاق چنانچہ سب سے پہلے اہل مصر
مین سے یہی انسے ملے اور مرید ہوئے **حکایت** ابو السعود کی زوجہ کو ایک امیر کبیر کی شادی مین
بلایا گیا تھا انکے پاس ایک گدڑی تھی میان سے کہا مین اسی گدڑی کو پہنکر جاؤن کہا ہان یہ کہین اللہ نے
اوس گدڑی کو حریر زرکش مرصع بجواہر کر دیا اوس طرح کا لباس فاخر ملوک مین بھی نہ تھا خوندات نے
سخت تعجب کیا اور کہا کہ پاس ایک فقیر کی جورو کے یہ لباس کہان سے آیا انسے کہا کہ ایک فص اسمین سے
ہمکو بعوض ہزار دینار کے دیدو انہون نے کہا مجھکو اذن نہین ہے جب واپس آکر شیخ سے ذکر کیا تو تبسم فرماکر
کہا ان اللہ یستر من یشاء من عبادہ اس قصہ کو شعرانی رح نے اسجگہ لکھا ہے لیکن محل اسکے ذکر کا ترجمہ
شیخ ابو السعود رح تہا نہ یہ موضع واللہ اعلم **حکایت** ایک مرید شیخ ابو العباس کا بعد وفات شیخ کے
نزدیک شیخ عبد الرحیم قناوی کے گیا وہ جماعۂ حاضرین سے بیعت لے رہے تھے اس مرید کی طرف بھی ہاتھ
بڑھایا حالانکہ محراب سے شیخ ابو العباس نے اپنا ہاتھ نکالکر شیخ عبد الرحیم کے ہاتھ کو روک دیا انہون نے کہا
رحم اللہ اخی ابا العباس یغیر علی اولادہ حیا ومیتا رح ✦

شیخ حسن شیخ المسیلۃ یہ سید کبیر تھے ۶۴۲ھ مین مرے قریب شیخ ابو الخیر اقطع کے دفن ہوئے
رحمہ اللہ تعالی ✦

شیخ علی ستار یہ سدر فروش تھے پھر منقطع ہوکر اپنے گھر مین بیٹھ رہے تا دم مرگ لوگ انکی زیارت کو آتے
۶۴۲ھ مین انتقال کیا **حکایت** ایک شخص انکے پاس حنالینی کو آیا انہون نے اوسکو بیر دیئے اوسنے
کہا کہ مین تو مہندی لینے آیا ہون واسطے عروس کے نہ بیر کہا آخر النهار یحتاجون الی السدر ولا حاجة
لکم بالحناء وہ دلہن آخر شب کو مر گئی اوسی بیر کے پانی سے اوسکو نہلایا ✦

شیخ ابو الحسن شاذلی رح بن علی بن عبد الجبار شاذلہ ایک قریہ ہے افریقیہ کا نابینا تھے اسکندریہ مین رہتے
شیخ طائفہ شاذلیہ ہین کبیر المقدار عالی المنار تھے علم طریق مین انکی عبارات ہین شعرانی کہتے ہین فوق
ابن تیمیہ رح سهمه الیہ فرده علیہ یعنی ابن تیمیہ نے انپر تیر چلایا تھا انہون نے پھیر دیا مراد تیر سے
انکار ہے لیکن تفصیل اس انکار کی کچھ نہین لکھی یہ صحبت مین شیخ نجم الدین اصفہانی و ابن مشیش وغیرہما

کے رہتے تھے انہوں نے بارہا حج کیا اور صحرا عیذاب میں بقصد حج انتقال فرمایا چنانچہ اوسی جگہ ۶۹۵ھ میں دفن
ہوئے ابن عطا نے ترجمہ انکا علیحدہ لکھا ہے کتاب لطائف المنن اوسپر مشتمل ہے دخول انکا طریق قوم میں بعد استعداد
مناظرہ کے علوم ظاہرہ میں تھا شیخ بن نعمان نے انکو قطب کہا ہے ابن دقیق العید کہتے ہیں ما رأیت اعرف باللہ
منہ یہ فرماتے تھے تو استغفار کو لازم پکڑ اگرچہ کوئی گناہ نہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت مغفرت ذنوب
متقدمہ و متاخرہ کی ہوگئی تھی معہذا استغفار کرتے تھے یہ حق میں معصوم کے ہے جس سے کبھی کوئی گناہ نہیں
ہوا تھا اور مقدس تھا ہر طرح کے ذنب سے پھر اوس شخص کی نسبت کیا گمان ہے جو کسی وقت بھی خالی عیب و
ذنب سے نہیں ہوتا ہے کہتے تھے اذا عارض کشفک الکتاب والسنۃ فتمسک بالکتاب والسنۃ
ودع الکشف وقل لنفسک ان اللہ تعالی قد ضمن لی العصمۃ فی الکتاب والسنۃ ولم یضمنہا
فی جانب الکشف ولا الالہام ولا المشاہدۃ مع انہم اجمعوا علی انہ لا ینبغی العمل بالکشف
ولا الالہام ولا المشاہدۃ الا بعد عرضہ علی الکتاب والسنۃ فرماتے تھے اذا عرض عارض یصدک
عن اللہ فاثبت قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم
تفلحون ہر علم جسکی طرف تیری خاطر سبقت کرے اور نفس مائل ہو اور طبیعت لذت اوٹھائے اوسکو پھینکدے
اگرچہ حق ہو اور لے تو وہ علم جسکو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے اقتدا کر اوس علم کا اور اقتدا کر خلفاء
وصحابہ وتابعین وائمہ ہداۃ کا وہ بری تھے ہوی ومتابعت ہوی سے سلامت رہیگا تو شکوک وظنون واوہام
ودعاوی کاذبہ مضلہ عن الہدی سے اسمیں تیرا کیا نقصان ہے کہ تو اللہ کا بندہ ہو نہ علم ہو نہ عمل تجھکو علم سے اسی قدر
علم کافی ہے کہ عالم وحدانیت ہو اور عمل سے اتنا ہی عمل بس ہے کہ محبت خدا و محبت رسول اللہ رکھتا ہو اور دوست
ہو تو صحابہ کا اور جماعت کو حق جانے ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا قیامت کب ہوگی
فرمایا تو نے اوسکے لیے کیا طیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہیں لکن میں دوست رکھتا ہوں اللہ و رسول کو فرمایا
المرء مع من احب **ف** فرماتے تھے جب تجھپر ہجوم خواطر و وساوس کا زیادہ ہو تو یوں کہہ سبحان
الملک الخلاق ان یشأ یذہبکم ویأت بخلق جدید وما ذلک علی اللہ بعزیز بڑا قلعہ مضبوط وقوع
بلا علی المعاصی سے استغفار ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون
کہتے تھے مجھسے یہ بات کہی گئی ہے کہ ما علی وجہ الارض مجلس فی الفقہ ابہی من مجلس الشیخ عز الدین
بن عبد السلام وما علی وجہ الارض مجلس فی علم الحدیث ابہی من مجلس الشیخ عبد العظیم
المنذری وما علی الارض مجلس فی علم الحقائق ابہی من مجلسک جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہے
کہ اللہ کی مملکت میں اوسکا عصیان نکیا جائے وہ گویا یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ کی مغفرت و رحمت ظاہر نہو

اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی شفاعت کرین ولنعم ما قیل ؎

جمعی بحسرت گریہ و آہ آوردند — جمعی ہمہ دیدہ و نگاہ آوردند
جمعی دیدند خواہش عفو ترا — رفتند و جہان جہان گناہ آوردند

تو ہرگز رائحہ ولایت کا نہ سونگہے گا جب تک کہ تو دنیا و اہل دنیا مین زاہد نہوگا **حکایت** کہتے تہے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہا ای رسول خدا حقیقت متابعت کی کیا ہے فرمایا رویۃ المتبوع عند کل شیٔ ومع کل شیٔ وفی کل شیٔ فرماتے تہے من دعا الی اللہ تعالی بغیر ما دعا بہ رسول اللہ صلعم فہو بدعی تجہکو جب کوئی شے اپنے احوال باطنہ یا ظاہرہ سے مستحسن معلوم ہو اور اوسکے زوال کا ڈر لگے تو یون کہہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہتے تہے من اراد عز الدارین فلیدخل فی مذہبنا یو مین ایک شخص نے کہا مین کسطرح داخل ہون کہا اصنام کو اپنے دل سے جدا کر بدن کو دنیا سے راحت دے ثم کن کیف شئت اللہ کسی بندہ کو پاؤن پہیلانے پر واسطے استراحت کے تعب سے ہمراہ استصحاب خاکساری و تواضع کے عذاب نہین کرتا ہے عذاب تو اوس تعب پر کرتا ہے جسکے ساتہہ تکبر ہوتا ہے یہ طریق کچہہ رہبانیت واکل شعیر و نخالہ سے حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ اسکی بنیاد صبر علی الاوامر اور یقین فی الہدایہ پر ہے **قال تعالی** وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون کہتے تہے من لم یزد یعلمہ وعملہ افتقارا لربہ وتواضعا لخلقہ فہو ہالک تو اگر مومن موقن ہے تو سب کو اپنا دشمن جان کما قال ابراہیم علیہ السلام فانہم عدو لی الا رب العالمین صادق موقن کو اگر سارے اہل ارض جہٹلائین تو زیادہ نہوگی اوسکو اس تکذیب سے مگر تمکین فرماتے تہے ما ثم کرامۃ اعظم من کرامۃ الایمان ومتابعۃ السنۃ فمن اعطیہما وجعل یشتاق الی غیرہما فہو عبد مفتر کذاب او ذو خطأ فی العلم بالصواب کمن اکرم بشہود الملک فاشتاق الی سیاسۃ الدواب **حکایت** کہتے تہے مینے ایک ہاتف کو سنا کہتا تہا ان اردت کرامتی فعلیک بطاعتی وبالاعراض عن معصیتی ایک رات مینے یہ آیت پڑہی ولا تتبع اہوا الذین لا یعلمون انہم لن یغنوا عنک من اللہ شیئا پہر مین سوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا فرماتے تہے انا ممن یعلم ولا اغنی عنک من اللہ شیئا **ف** ایک شہوت خفیہ ولی کے ارادہ نفس کا ہے اوس شخص پر جسنے اوسپر ظلم کیا ہے حالانکہ اللہ پاک نے معصوم اکبر سے یہ کہا ہے فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل یعنی اللہ اونکا ہلاک کرنا نہین چاہتا ہے تو اگر یہ چاہتا ہے کہ تیرے دل کو زنگ نہ لگے اور کوئی ہم وکرب تجہکو لاحق نہو اور کوئی گناہ تجہپر باقی نرہے تو اس قول کو بہت کہا کر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ ہو اللہم ثبت علمہا فی قلبی واغفر لی ذنبی

کہتے تھے ہمارے نزدیک کوئی کبیرہ ان دو امر سے بڑا نہیں ہے ایک حُبّ دنیا بالایثار دوسرے مقام علی الجہل یا رضا کیونکہ حبّ دنیا راس ہر خطیہ ہے اور مقام علی الجہل اصل ہر معصیت ہے **ف** تو اگر چاہتا ہے کہ یات مین سچا ہو تو انا انزلناہ فی لیلۃ القدر بہت پڑھا کر اور اگر یہ چاہتا ہے کہ سارے احوال مین اخلاص ہاتھ آئے تو قرات قل ھو اللہ احد کی کثرت کر اور اگر تسیر رزق منظور ہے تو قل اعوذ برب الفلق کثرت سے پڑھا اور اگر سلامتی شر سے مراد ہے تو قل اعوذ برب الناس کو کثرت سے پڑھ شعرانی کہتے ہین بعض نے کہا ہے کہ اقل اکثار یہ ہے کہ ہر دن مین ستر بار سے سات سو بار تک پڑھے **ف** چار چیزین ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے علم کچھ فائدہ نہین دیتا ۱ حبّ دنیا ۲ نسیان آخرت ۳ خوف فقر ۴ خوف مردم اصدق اقوال نزدیک اللہ کے کہنا ہے لا الہ الا اللہ کا نظافت پر اور اقل اعمال محبت خدا پر بغض رکہنا ہے دنیا سے اور ریاس ہے اہل دنیا سے موافقت کرنے پر تو جب کوئی کام عمل دنیا و آخرت سے کرنا چاہے تو کہے یا قوی یا عزیز یا علیم یا قدیر یا سمیع یا بصیر تجہپر جب کوئی مرید دنیا یا آخرت وارد ہو تو کہے حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ راغبون ایک خصلت ہے کہ جب بندہ اوسکو کریگا تو اپنے عصر مین امام الناس ہو جائیگا اعراض دنیا سے اور احتمال اذی کا اہل دنیا سے **ف** جب کسی سے قرض لے تو یون کہے اللھم علیک تدا ینت وعلیک توکلت والیک امری فوضت اس کہنے سے اللہ اوسکا قرض ادا کر دیگا فرماتے تھے ان عارضک عارض من معلوم ھولک فاھرب الی اللہ منہ ھرو بک من النار شعرانی نے کہا وھذہ من غرائب المعرفۃ فی علوم المعاملۃ کہتے تھے ایک خصلت ہے جو سارے اعمال کو حبط کر دیتی ہے اکثر لوگ اوس سے آگاہ نہین ہین وہ سخط ہے بندہ کا اللہ کی قضا پر **قال تعالی** ذلک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم **حکایت** کہتے تھے مینے خواب مین ایک مرد صالح کو دیکھا کہ وہ جو آسمان مین چلا کرتا تہا انما تساق لرزقک او لاجلک او لما یقضی اللہ علیک او بک او لک وھی خمسۃ لا سادس لھا جو حسنہ فی الفور مثمر کسی نور یا علم کا نہو تو تو اوسکو اجر نہ گن اور جو سئیہ مثمر کسی خوف من اللہ ورجوع الی اللہ کا ہو تو اوسکو گناہ نہ گن دو خصلتین ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات مضر نہین ہوتی ہے ایک رضا بقضاء اللہ تعالی دوسرے صفح عن عباد اللہ تعالی کہتے تھے اتق اللہ فی الفاحشۃ جملۃ وتفصیلا وفی المیل الی الدنیا صورۃ وتمثیلا فرماتے تھے من النفاق التظاھر بفعل السنۃ واللہ یعلم منہ غیر ذلک ومن الشرک باللہ اتخاذ الاولیاء والشفعاء من دون اللہ **قال تعالی** ما لکم من دونہ من ولی ولا شفیع افلا تتذکرون ایک بدگمانی ساتھ اللہ پاک کے یہ بہی ہے کہ غیر اللہ سے استنصار کرے یعنی خلق سے مدد چاہے **قال تعالی** من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ الآیۃ شعرانی نے

نے انکے اقوال نصف کراستہ تک ملخص کر کے لکھے ہین تعلق اکثر اقوال کا علم حقائق سے ہے جو فہم عوام سے باہر ہین اسلئے
ترجمہ اونکا اسجگہ نہین لکہا گیا پہر کہا ہے انما سطرنا لك یا اخی هذه الامور الخاصة بالمکملین من اهل الله
تعالی تشویقا لك الی مقاماتهم وفتحا لباب التصدیق لهم اذا سمعتهم یذکرون ذلك وهذا الكلام
لم اجده لغیره من الاولیاء الی وقتی هذا فسبحان المنعم علی من یشاء بما یشاء والله اعلم ✦
امام احمد ابو العباس مرسی رح بیان اکابر عارفین سے تہے کہتے ہین کہ علم شاذلی کا سوا انکے کوئی شخص وارث
نہین ہوا یہ کہتے تہے علوم اس گروہ کے علوم تحقیق ہین ان علوم کو عقول عموم خلق کے نہین اوٹہا سکتے ہین
اسلئے کوئی کتاب اونہون نے نہین لکہی اور نہ انکے شیخ رح نے یہ کہتے تہے کتبی اصحابی یعنی ہماری کتابین یہی
ہمارے اصحاب ہین ۶۸۶ھ مین وفات پائی فرماتے تہے سارے انبیاء رحمت سے مخلوق ہوئے ہین ہمارے حضرت
صلی الله علیہ وآلہ وسلم عین رحمت ہین مین کہتا ہون الله نے فرمایا ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمین
اس حدیث کے من عرف نفسه عرف ربه یہ معنی کہتے تہے من عرف نفسه بذلها وعجزها عرف ربه بعزه
وقدرته شعرانی فرماتے ہین قلت وهذا اسلم الاجوبة والله اعلم اپنے شیخ سے نقل کرتے تہے کہ اونہون نے
فرمایا ہے اگر نور مومن عاصی کا کشف کیا جائے تو مابین ارض وسما پر ہوجائے پہر ساتھ نور مومن مطیع کے تیرا کیا گمان ہے
حکایت فرماتے تہے ایک بادشاہ نے ایک عارف سے کہا تہا کچہہ مجہپر تمنا کرو یعنی مجہسے مانگو عارف نے کہا تو
مجہسے یہ بات کہتا ہے میرے دو غلام ہین جنکا مین مالک ہون اور تو اون دونون کا مملوک ہے وہ میرے مقہور ہین
تو اونکا مقہور ہے ایک شہوت دوسری حرص سو تو میرے غلامون کا غلام ہے مین کیا تجہپر تمنا کرونگا حالانکہ
تو غلام غلامان ہے کہتے تہے شاذلی رح نے کہا ہے جسکی ولایت الله کی طرفسے ثابت ہوچکی ہے وہ موت کو
مکروہ نہین رکہتا ہے یہ ایک میزان ہے واسطے مریدون کے تاکہ اوسمین اپنے نفوس کو وقت ادعاء ولایت کے
وزن کرین کیونکہ شان نفوس کی وجود سے ہے دعوئی مراتب عالیہ کا بغیر سلوک سبیل موصل کے **قال تعالی**
فتمنوا الموت ان کنتم صادقین **ف** کہتے تہے طے دو طرح پر ہے ایک اصغر دوسرے اکبر طے اصغر
واسطے عامہ اس طائفہ کے ہوتی ہے کہ زمین مشرق سے مغرب تک ایک نفس مین طے ہوجائے طی اکبر طے
اوصاف نفوس ہے فرماتے تہے ہمارا یہ طریقہ نہ طرف مشارقہ کے منسوب ہے اور نہ طرف مغاربہ کے بلکہ واحداً
عن واحد تا حسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنہم پہنچا ہے اور وہ اول اقطاب تہے انسان کو جبکہ طریقہ
اوسکا لبس خرقہ ہو لازم ہے کہ مشائخ مستند الیہم کو متعین کرے کیونکہ یہ روایت ہے اور روایت کے لئے
تعیین رجال سند ضرور ہے اور ہمارا طریقہ ہدایت ہے الله کبہی بندہ کو طرف اپنے جذب کرلیتا ہے اوسپر کسی استاد
کی منت نہین رکہتا کبہی اوسکا شمل ساتھ رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے جمع کردیتا ہے وہ خود حضرت سے

اخذ کرتا ہے وکفی بھذا منہ **حکایت** یہ اکثر قال الشیخ قال الشیخ کہا کرتے تھے ایک انسان نے کہا ہم نہین دیکھتے
کہ کوئی بات تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو جواب دیا کہ اگر مین چاہون تو بعدہ وانقاس قال اللہ قال اللہ کہون اور اگر چاہون
تو اسی قدر قال رسول اللہ صلعم قال رسول اللہ صلعم کہون اور اگر چاہون تو قلت انا کہون لکن مین قال الشیخ کہتا ہون
اور ادب یاد کر اپنے نفس کا نہین کرتا ہون کہتے تھے شیخ نے فرمایا ہے وہ گروہ جنمین کوئی امام ولی صدیق شیخ ہوتا ہے
ہلاک نہین ہوتا فرماتے تھے چالیس برس ہوئے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حجاب مین نہین ہون
اگر طرفۃ العین محجوب ہون تو اپنی جان کو بجملہ مسلمین شمار نکرون یہی بات حق مین جنت اور وقوف عرفہ کے ہر سال کہتے
تھے وکان یقول شارکنا الفقہاء فیما ھم فیہ ولم یشارکونا فیما نحن فیہ فرماتے تھے خریدار مرجان کے بہت
ہوتے ہین اور خریدار یاقوت کے کم ہوتے ہین ولم یزل اتباع اھل الحق قلیلون کما قال تعالی فی اھل الکھف
ما یعلمھم الا قلیل فاھل اللہ کھف لاموال الناس ولکن قلیل من یعرفھم **حکایت** نائب اسکندریہ
نے چاہا کہ انسے بیعت کرے یہ اوسکے شیخ ہون قاصد سے کہا لست ممن یلعب بہ اور وہان نہ گئے یہانتک کہ
انتقال ہوگیا سفر مین جب کسی شہر مین رات کو سوتے اور معلوم ہو جاتا کہ کبیر شہر اونسے ملاقات کرنا چاہتا ہے
تو فجر سے پہلے رات سے اوٹھکر چلدیتے کہتے تھے نزدیکی مینے عزت مگر رفع ہمت مین خلق سے ایکدن ایک کتا
دیکھا میرے پاس سوتی تھی مینے اوسکے روبرو رکھی اوسنے التفات نکیا مینے منہ سے قریب کی تب بھی ملتفت
نہوا کسینے مجھسے کہا اف لمن یکون الکلب ازھد منہ فرماتے تھے لوگون کے لئے اسباب ہین ہمارا سبب
یہی ایمان وتقوی ہے اللہ نے کہا ہے ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء
والارض **ف** جب کوئی شخص قصیدہ مدحیہ کہتا تو اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور جائزہ وعطایا دیتے
اپنے اصحاب سے کہتے جب کسی قوم کا رئیس آئے مجھے خبر کر دیا کرو کہ مین باہر نکل کر اوسکو لون جب وہ رخصت
ہوکر جاتا تو چند قدم اوسکے ساتھ جاتے پھر واپس آتے اور کہتے ان لوگون نے اپنی جان کو تکلیف ہماری زیارت
کی دی ہے کچھ ہم اونکی زیارت کو نہین گئے کسی محسن کے لئے دعا نکرتے جب تک کہ وہ مجلس سے چلا نجاتا
جب اوٹھ جاتا تب پس پشت اوسکے دعا کرتے اگر کوئی شئے بسبیل ہدیہ مین آتی خوش ہوکر بشاشت سے قبول کرتے
اگر شئے کثیر آتی تو بعذر نفس واظہار غنی لیتے **ف** انکی نماز موجز ہوتی مگر تمام کہتے تھے یہ نماز ابدال کی ہے
جب کسی شخص کو سنتے کہ کہتا ہے ھذہ لیلۃ القدر تو کہتے نحن بحمد اللہ اوقاتنا کلھا لیلۃ قدر ہر شخص کا
اکرام مطابق اوسکے رتبہ کے کرتے کبھی کوئی شخص مطیع آتا اوسکی طرف التفات نکرتے اسلئے کہ وہ اپنی عبادت
کو دیکھتا ہے کبھی کوئی عاصی آتا اوسکے لئے کھڑے ہو جاتے اسلئے کہ اوسکا آنا ساتھ ذل نفس وانکسار کے
ہوتا ایک شخص حاجی سے پوچھا کہ کہو تمہارا حج کیسا ہوا اوسنے کہا پانی بہت تھا نرخ بھی ارزان ملا اوسکی طرف سے

منھ پھیر لیا کہا مین حال حج کا پوچھتا ہون کہ اوسمین اللہ کی طرفسے کیا علم و فوز و فتح ہوا یہ شخص حال کثرت آب و دانہ و
نخ کا بیان کرتا ہے ف کہتے تھے ہم دنیا مین اپنے ابدان سے مع وجود ارواح ہین اب قریب ہے کہ آخرت مین
مع وجود ابدان ہونگے انتہے شعرانی فرماتے ہین اس کلام مین رد ہے اوس شخص پر جو کہ یہ بات کہتا ہے کہ لوگ جنت مین
اپنی ارواح سے ہونگے نہ اجسام سے ایک جماعت اہل کشف ناقص کی اسی طرف گئی ہے سبب غلط کا یہ ہے کہ
اونھون نے اہل جنت کو دیکھا کہ جس صورت مین چاہتے ہین متحول ہوجاتے ہین یہ شان ارواح کی ہے نہ اجساد
کی یہ بات اونسے غائب رہی کہ وہان اجسام منطوی در ارواح مین ہونگے بعکس اسطرح کہ یہان ارواح منطوی
ہین اجسام مین واللہ اعلم ف کہتے تھے معصیت مومن و معصیت فاجر مین تین فرق ہین ایک یہ کہ قبل فعل
کے مومن کا عزم اوس معصیت پر نہین ہوتا ہے دوسرے یہ کہ وقت فعل کے اوس سے خوش نہین ہوتا تیسرے
یہ کہ اوسپر اصرار نہین کرتا اور فاجر کا یہ حال نہین ہے اپنے اصحاب سے کہتے تھے کہ تم نام پاک اللہ کا بہت ذکر
کیا کرو یہ اسم سلطان الاسماء ہے اسکے لئے ایک بساط ہے ایک ثمرہ ہے بساط علم ہے ثمرہ نور ہے جب نور حاصل
ہوا تو اب کشف وعیان ہوگا فتوت آب و نمک نہین ہے بلکہ فتوت ایمان وہدایت ہے جس سوء ادب کا ثمرہ
ادب ہے وہ ادب ہوتا ہے ہ

تا صبح فرو گزار مارا		ہر بے ادبی کہ بینی امشب

کہتے تھے جنید قطب تھے علم مین سہل تستری قطب تھے مقام مین ابو یزید قطب تھے حال مین تھوڑا عمل
ہمراہ شہود منت کی طرفسے اللہ کے بہتر ہے عمل کثیر سے ہمراہ شہود تقصیر کی طرفسے نفس کے اپنے شیخ سے
نقل کرتے تھے کہ جس شئے سے اللہ نے ہمکو منع کیا ہے وہ حکم شجرہ آدم علیہ السلام مین ہے لکن ہم اونسے
اس بات مین جدا ہین کہ اونھون نے جب شجرہ کھایا تو وہ طرف ارض خلافت کے اوترے اور تو جب شجرہ نہی
کھائیگا تو نزول تیرا طرف ارض قطعیت کے ہوگا فایاك ثم ایاك حکایت کہتے تھے ایک شخص اولیا
مین سے تھے وہ زمین مغرب مین لوگون پر تکلم کرتے تھے یعنی وعظ اور وہ بادن تھے یعنی فربہ اندام ایک
شخص سر برہنہ کلان سر آیا اوسنے کہا یہ شخص دنیا مین زہد کرتا ہے اور یہ کاذب ہے شیخ کو کشف ہوا اوس سے
کہا ای ابار ولیس ما سمننی الا حبہ یعنی موٹا نہین کیا مجھکو مگر اوسکی محبت نے اپنے اصحاب سے کہتے تھے
تم جب مکہ مین پہنچو تو قصد تمہارا رب البیت ہو نہ بیت تم اونمین مت ہو جو عباد اصنام و اوثان ہین حکایت
ابن عطاء اللہ کہتے ہین مین شیخ پر کتاب الرعایہ تالیف محاسبی پڑہتا تھا مجھسے کہا جو کچھ اس کتاب مین ہے
دو کلمہ اوس سے مغنی ہین اعبد اللہ بشرط العلم ولا ترضی عن نفسك ابدا پھر مجھکو اذن قراءت کا
ندیا فرماتے تھے جو کوئی مشتاق ہے کسی ظالم کی ملاقات کا وہ ظالم ہے کہتے تھے الصالك بھذہ الطائفۃ

اکثر من المناجی یعنی شعرانی رح نے انکے اقوال چار ورق تک لکھے ہین بسبب غموض حقائق کے ذکر اونکا
نہین کیا گیا +

یاقوت عرشی رح امام معارف عابد زاہد مرید شیخ ابو العباس مرسی رح تھے جس دن یہ بلاد حبشہ مین پیدا ہوئے
اوسی دن شیخ نے اسکندریہ مین بزمانہ تابستان عصیدہ ملیدا کیا لوگون نے کہا یہ تو ایام زمستان مین بنایا جاتا
ہے کہا یہ تمہارے بھائی یاقوت کا ہے جو بلاد حبشہ مین پیدا ہوا ہے اب وہ عنقریب تمہارے پاس آئے گا
چنانچہ ایسا ہی ہوا انکو عرشی اسلئے کہتے تھے کہ ہمیشہ دل انکا نیچے عرش کے رہتا اور زمین مین جسد تھا یا اسلئے کہ
اذان حملۂ عرش کی سنتے تھے **حکایت** یہ سفارش کرتے یہانتک کہ حیوانات مین بھی شفیع ہوتے ایکدن
ایک کبوتر چتی انکے دوش پر آ بیٹھا یہ حلقۂ فقرا مین بیٹھے تھے کچھ انکے کان مین کہا انہون نے کہا بسم اللہ مین ایک فقیر
کو تیرے ہمراہ کئے دیتا ہون اوسنے کہا کوئی نہین تم ہی چلو آخر فیلہ مین سوار ہوکر اسکندریہ سے مصر مین آئے
جامع عمرو مین پہنچکر کہا فلان موذن کو بلا دو وہ آیا اوس سے کہا یہ کبوتری کہتی ہے کہ جب اوسکے بچے منارہ پر ہوتے
ہین تو تو اونکو پکڑ کر ذبح کرتا ہے اوسنے کہا سچ کہتا ہے فرمایا اب ایسا مت کیجیو اوسنے توبہ کی شیخ اسکندریہ کو
واپس آئے انکے مناقب طائفۂ شاذلیہ مصر وغیرہ مین بہت مشہور ہین [illegible] مین انتقال کیا +

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ سکندری رح زاہد مذکر کبیر القدر تلمیذ شیخ یاقوت و شیخ مرسی تھے لوگ انکے اشارات سے
منتفع ہوتے انکے کلام کو نفوس مین حلاوت و جلالت تھی [illegible] مین انکا بھی انتقال ہوا کتاب التنویر
فی اسقاط التدبیر کتاب الحکم کتاب لطائف المنن وغیرہا انکی تالیف ہین کتاب تنویر مصر مین طبع ہو چکی ہے
رحمہ اللہ تعالی +

شیخ موسی مکنی بابی عمران یہ جد خامس شعرانی رح ہین بلاد بہنسا مین تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو مدین تلمسانی رح کی
اولاد مین سلطان مولائی ابو عبد اللہ زغلی کے بنو زغلہ ایک قبیلہ ہے عرب مغرب کا زغل تلمسان و حوالی تلمسان کے
بادشاہ تھے شیخ موسی نے جوان ہوکر طریق الی اللہ کو سریر ملک پر اختیار کیا باپ کو نہایت تشویش ہوئی جب
اونکو مغلوب الامر پایا چھوڑ دیا یہ پاس شیخ ابو مدین کے آئے اونہون نے کہا تمہارا انتساب کسطرف ہے کہا طرف
سلطان زغلی کے پوچھا تمہاری نسب کیا ہے کہا محمد بن حنفیہ بن علی بن ابیطالب شیخ نے فرمایا طریق فقر و ملک
و شرف مجتمع نہین ہوتے انہون نے کہا یا سیدی اشھدک انی قد خلعت نسبتی الی غیرک تب شیخ نے
انسے عہد لیا

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

انکے ہاتھ پر کرامات ظاہر ہوئی ہیں مباحثہ سے اپنے کلام کیا شہر اپنے ڈرتے تھے شیخ نے انکو بھی ہمراہ دیگر اصحاب

کے طرف مصر کے بہیجدیا اور کہا کہ تم جب مصر پہنچو تو ناصیہ ہو رہین شہر و تمہاری قبر اوسی جگہہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا انکی اولاد بلاد مین متفرق ہو گئی انکو جب کوئی مرید پکارتا تو ایک سال کی راہ بلکہ اس سے بہی زیادہ راہ سے جواب دیتے انتہی مین کہتا ہون یہ جواب دینا بطور کرامت کے تہا نہ بطریق استقلال تصرف کے [illegible] مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی +

شیخ محمد وفا رح یہ اکابر عارفین سے تہے شیخ علی جد قریب شعرانی رح نے انکو خاتم الاولیا لکہا ہے یہ ان پڑہ تہے علوم قوم مین لسان غریب رکہتے تہے سات یا دس برس کی عمر مین مولفات کثیرہ تالیف کئے انکی منظومات و منثورات مین رموز مطلسمہ بہت ہین اسوقت تک کے لئے جنکے معنی کسی نے ابتک حل نہین کئے قریب وفات کے اپنا کمربند ابراہیم صاحب موشحات کو دیکر کہا کہ یہ تیرے پاس ودیعت ہے میرے بیٹے علی کو دیدینا چنانچہ جب وہ جوان ہوئے تو اونکو دیدیا اوسدن سے پہر کوئی موشح اونسے نہ ہوا کتاب فصول الحقائق مین کہتے ہین اعوذ باللہ من شیاطین الخلق و ابالسة العلم و الجھل و اغیار المعرفة و النکرة اللھم بک منک فی کل ذلک بکل ذلک کذلک من وجہ العلم و لا کیف کذلک من حیث العقل و لابد لک من جھة قصد النفس الخ شعرانی کہتے ہین و الحال فی ذلک بما لا تسعہ العقول فراجعہ رحمہ اللہ تعالی +

شیخ علی انکے بیٹے نہایت ظریف و جمیل تہے مصر مین انسے زیادہ کوئی خوبصورت و خوش لباس نہ تہا انکی نظم شائع ہے انہون نے موشحات مین اسرار اہل طریق درج کئے ہین انکا کلام ادب مین بہت عالی ہے انکے وصایا ہی نفیسہ کئی مجلدات مین سماتے ہین تین دن مین اونکو لکہا تہا شعرانی رح نے اونکی تلخیص کی ہے سنہ مین پیدا ہوئے سنہ مین مرے کہتے تہے رسل اولو العزم سات ہین آدم و نوح و ابراہیم و موسی و داؤد و سلیمان و عیسی پہر بیان مین اس سر کے اطالت کی ہے فرماتے تہے شریعت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اسلئے نسخ قبول نہین کرتے ہے کہ جو کچہ اگلی شریعتون مین تہا وہ سب مع زیارت خاصہ اس شریعت مین ہے یہ شریعت فلک ہشتم مکوکب یعنی فلک کرسی سے اوتری ہے وہ فلک ثابت ہے اسلئے اگلے شرائع منسوخ ہوئی نہ یہ شریعت

سخن از عرش بدل بردن رندان آمد	این می صاف زخم شیشۂ افلاک چکید

ف کہتے تہے شیطان کی کنیت ابو مرہ ہے تو جانتا ہے کہ مرہ کیا ہے جسکا وہ باپ ہے مرہ نفس جسمانیہ صاحب شئون منکرہ ہے نہ حرہ ہے بسبب شہوت بہیمیہ کے نہ برہ ہے بسبب غضب کلبی سبعی کے اسکو مرہ کیون کہتے ہین اسلئے کہتے ہین کہ جس چیز مین یہ داخل ہوتا ہے اوسکو فاسد کر دیتا ہے جسطرح کہ حنظل لبن کو فاسد کر دیتا ہے فرماتے تہے شیخ ابو الحسن شاذلی نے کہا ہے کہ المحبة قطب و الخیرات کلھا دائرة علیھا فافھم

شعرانی رح نے بیان مین انکے ملفوظات کی نہایت طول دیا ہے ۵ ورق فی صفحہ ۳۴ سطر در آمدہ لکھے ہین یہ کلام نہایت غامض و دقیق الفہم ہے افہام عوام بلکہ اکثر خواص سے بھی باہر ہے مشتمل ہے بیان پر معانی بعض آیات و حدیث کے طریقۂ قوم پر بلسان تحقیق **ف** فرماتے تھے علماء السوء اضر علی الناس من ابلیس لان ابلیس اذا وسوس للمؤمن عرفت المؤمن انه عدو مضل مبین فاذا الطاع وسواسه عرفت انه قد عصی فیاخذ فی التوبة من ذنبه والاستغفار لربه وعلماء السوء یلبسون الحق بالباطل ویزیدون الاحکام علی وفق الاغراض والاهواء بزعمهم وحیدا لهم فمن اطاعهم ضل سعیه وهو یحسب انه یحسن صنعا فاستعذ بالله منهم وکن مع العلماء الصادقین کہتے تھے ہم متفقہین سے استفادہ دعوی علم کا باحکام دین کرتے ہین اور علماء عاملین سے استفادہ عمل باحکام دین کا کرتے ہین اب تو دیکھ کہ ان دونون فائدون مین کونسا فائدہ اقرب و اقرٰی نزدیک رب العالمین کے ہے اوسی کے ساتھ استمساک کر اگر متفقہین تجھسے یہ بات کہین کہ تونے صوفیۂ صادقین سے کیا استفادہ کیا تو تو کہہ کہ ہمنے اونسے استفادہ حسن عمل کا اون احکام دین پر کیا ہے جنکا استفادہ قولی تمسے کر چکے ہین یعنی تمسے علم حاصل کیا تھا اونسے عمل کرنا سیکھا ہے رح ٭

شیخ یوسف عجمی کورانی رح سب سے پہلے مصر مین طریقۂ جنید رح کو انہین نے تازہ و زندہ کیا انقطاع کے بعد تسلیک مین انکی چال نئی تھی ۷۶۸ھ مین انتقال کیا ایک خلائق بیحساب نے انپر نماز جنازہ پڑہی انکا طریقہ تجرید تھا ہر دن ایک فقیر کوزاویہ سے باہر نکال دیتے کہ جا لوگون سے آخر روز تک بھیک مانگ لا جو کچھ وہ مانگ لاتا وہی سارے فقراء کا اوسدن قوت ہوتا کوئی کسی طرح بھی چیز ہوتی انکے کرامات و خوارق مشہور ہین دروازہ زاویہ کا بند رکھتے سوا نماز کسی کام کے لئے نکلتے جب خلوت سے باہر آتے آنکھین سرخ ہوتین گویا ایک انگارہ ہے آگ کا جسپر نظر پڑتی اوسکی آنکھ زر خالص ہو جاتی ایک دن ایک کتے پر نظر پڑی سارے کتے اوسکے منقاد ہو گئے جب وہ ٹہیر جاتا سب ٹہیر جاتے جب چلتا تب وہ بھی چلتے اسکا ذکر شیخ سے کیا ایک شخص کو اوس کتے کے پیچھے بھیجا کہ جا کر کہے اخسأ سب کتے اوسپر لوٹ پڑے نوچنے کھسوٹنے لگے رح ٭

شیخ حسن تستری یہ شاگرد یوسف عجمی ہین بعد اونکے بجاے اونکے بیٹھے لوگ ہر طرف سے زیارت کو آتے تھے انکو علم و عمل مین کمال تھا بادشاہ بھی اُنسے ملنے کو آتا حاسدون نے چغلی کہا کر اعتقاد بادشاہ کا بدل دیا ارادہ کیا کہ انکو قید کرے یا شہر سے نکال دے وزیر کو حکم دیا کہ دروازہ زاویہ کا بند کر دو یہ شہر سے باہر گئے تھے جب مع فقراء واپس آئے دروازہ زاویہ کا مسدود پایا پوچھا کہ یہ دروازہ کسنے چنوا دیا ہے کہا وزیر نے بحکم سلطان فرمایا ہم ابواب اوسکے بدن و طبقان کے بند کر دینگے وزیر اندہا بہرا گونگا ہو گیا ناک بند ہو گئی سانس رک گئی قبل و دبر بول و غائط سے مسدود ہو گئے فی الحال مر گیا یہ خبر بادشاہ کو پہنچی وہ دوڑا آئے

صلح کی بسعادت کہلوا دیا سارا لشکر سلطان کا انکا معتقد تھا انکی ہی اطاعت پادشاہ کی بہی نکرتا تہا **حکایت** ایک سنار نصرانی انکے پاس آیا اسنے کہا بادشاہ نے ایک نگ قیمتی مجہکو دیا تہا کہ مین اوسکو خاتم خاتون مین جڑ دون وہ میرے ہاتہہ سے دو ٹکڑے نصف نصف ہو گیا ہے مجھے ڈر ہے کہ مین قتل ہو نگا ہان مین اوسکی قیمت دلیکتا ہون اگرچہ بارہ ہزار دینار ہون اور سوا تمہارے مین کسیکو نہین دیکہتا کہ بادشاہ کو مجہسے روک سکے شیخ خلوت مین گئے اور خاطر سلطان کو اوس طرف سے متحول کیا خود پادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو نصف نصف کر دو وجہ اسکی یہ ہوئی کہ پادشاہ کی ایک سریہ نے اوس سے ایک نگ مانگا اوسکو سب نگ دکہلائے اوسنے پسند نہ کیے کہا فلان نگ کو دو نصف کر دو پادشاہ نے اپنا آدمی اس سنار کے پاس بہیجا لوگون نے کہا وہ پاس شیخ کے گیا ہے قاصد نے وہین جا کر یہ حکم اوسکو سنایا وہ مسلمان ہو گیا اور زاویہ شیخ مین دفن ہوا انکی وفات ۷۹۶ھ مین ہوئی ہے ❊

شیخ محمد ابو المواہب شاذلی رح یہ اجلاء ظرفاء و خیار علماء راسخین و ابرار کاملین مین سے ستہے قریب جامع ازہر کے رہتے تہے صاحب مصنفات فائقۂ لدنیہ ہین انپر حالت سکر کی غالب رہتی تہی خلوت سے نکلکر جامع ازہر مین چلتے پہرتے لوگ اونکے حق مین موافق اپنی ظرف کے حسن و قبح بیان کرتے انکی کتاب القانون علوم طائفہ مین کتاب بدیع ہے کہ مثل اوسکے تالیف نہین ہوئی شاہد ہے انکے ذوق کامل کی طریق مین اولاد ابو الوفا انکو کچھ خیال مین نہ لاتے تہے اسلیے کہ اونہون نے اونکے دواوین کا جواب لکہا تہا اور وہ کلام انکا موالد اجتماعات و مساجد مین علی رؤس العلماء و الصلحاء پڑہا جاتا تہا وہ لوگ اوسکی حلاوت سے طرب و تمائل مین آتی تہی و ما خلا جسد من حسد اور یہ اونکا نہایت ادب کرتے اور رافت و خدمت سے پیش آتے تہے ایک دن اونہون نے انکو پکڑ کر خوب مارا یہانتک کہ سر خون آلود ہو گیا یہ تبسم کرتے جاتے تہے اور کہتے تہے انتم اسیادی و انا عبدکم فرماتے تہے اگر تو چاہتا ہے کہ اخوان سوء کو چہوڑ دے تو اخلاق سوء کو ترک کر پہلے اونکے ترک کرنیسے کیونکہ تیرا نفس تجھسے اقرب تر ہے اور اقربین اولی تر ہین ساتہہ معروف کے سارے ابناء دنیا تو دنیا پر متوجہ ہین اور وہ ہر دم دنیا سے رحلت کرتے رہتے ہین کیونکہ یہ مشہود انجام سے اندہے ہین کہتے تہے الفقراء ویراؤن بالاحوال والفقہاء یراؤن بالاقوال فرماتے تہے یصل الولی الی حدٍ یسقط عنہ التکلیف کے یہ معنی ہین کہ کلفت و مشقت اعمال کی اونسے ساقط ہو جاتی ہے جیسے ارحنا بہا یا بلال اور کہتے تہے لا تظن ان احدا من اهل الله یعتقد تفضیل الولایة علی النبوة والرسالة بعض عارفین نے کہا ہے الخضر مقام لا انسان اسکا مطلب یہ ہے کہ ولی محبوب کو کرامات عطا ہوتی ہین جسطرح کہ خضر کو معجزات دیئے گئے تہے یہ بات وقت وراثت کی ہوتی ہے اور وراثت بلاشک ایک مقام ہے **ف** کہتے تہے اہل طبیعت دہریہ ہین قائل ہین اسبات کے کہ عالم کا کوئی صانع نہین ہے مگر وجود طبیعت اور اہل علت فلاسفہ ہین یہ قائل

ہین قدم عالم کے وکلھم فی ظلمات بعضہا فوق بعض فرماتے تھے جو چیز دلالت کرے تجھکو اللہ پر وہ نور ہے
اور جو چیز دلالت نکرے اوسپر وہ ظلمت ہے فا ل وکان یقول کل شئ ما سوی اللہ لھو ولعب فی لواعطاک
من الشھود ما اعطاک فلکل مقام مقال **حکایت** رابعہ عدویہ نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے سنا
وفاکھۃ مما یتخیرون ولحم طیر مما یشتھون کہا نحن اذا اصغار حتی نفرح بالفاکھۃ والطیر یعنی مجھہ
خیال کرنیکی ہے کہ اولیاء غیر اللہ کی کچھہ خوشی نہین اور یہ جانا کہ جو موہبت وعطا سوا اللہ کے ہے وہ طشت آتش
کی طرح ہے جس سے بچہ ان کو چپ کرتے ہین **ف** فرماتے تھے مجربات صحیحہ مین سے ایک یہ تجربہ ہے کہ جو شخص
ارادہ کسی قضاء حاجت یا دفع مصیبت کا کرے تو چاہیئے کہ رفع اوس امر کا طرف اللہ پاک کے قبل علم مردم کے
کرے اللہ کی عادت اسی طرح ہے کہ جو کوئی اول مرتبہ اوس سے متعلق ہو جاتا ہے اوسکی مشکل آسان
کر دیتا ہے فاعمل علی ذلک فانہ الکبریت الاحمر والفرج القریب والمعین علی ذلک الصبر **حکایت**
شبلی نے یہ آیت سنی منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ ایک چیخ ماری اور کہا فاین الذین
یریدون اللہ تعالی کہتے تھے اذا لم تجد ایھا المرید صاحب الحال فعلیک بصاحب القال
فان لم تصبھما ایل فطل وایاک وصحبۃ من لا لہ قال ولا حال وکان یقول سرح علیک بتکثیر
سواد القوم فان من کثر سواد قوم فھو منھم فرماتے تھے وللہ عباد یتولی تربیتھم النبی صلعم
بنفسہ من غیر واسطۃ بکثرۃ صلوتھم علیہ صلعم شیخ ابو عثمان کہتے تھے من اعترض ھذا الطریق لا
یفلح ابدا **ف** یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکھا کرتے تھے کہتے تھے مینے حضرت کو سطح جامع
ازہر پر ۸۲۵ھ مین دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھہ میرے دل پر رکھکر فرمایا ای بیٹے غیبت
حرام ہے تو نے اللہ کا قول نہین سنا ولا یغتب بعضکم بعضا بات یہ ہوئی تھی کہ میرے پاس ایک جماعت
بیٹھی تھی اونے بعض لوگون کی غیبت کی تھی پھر مجھکو ارشاد کیا کہ اگر تیسے غیبت کے نہ بنے تو سورہ
اخلاص ومعوذتین پڑہکر ثواب اوسکا مغتاب کو دیدے تاکہ غیبت وثواب دونون متوارث ومتوافق ہو جاوین
انشاء اللہ تعالی **حکایت** فرماتے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا ہاتھہ
بڑھا مین تجھکو مرید کرون مینے کہا میری یہ طاقت نہین ہے مین ڈرتا ہون کہ بعد مبایعت کے کہین مجھسے
کوئی معصیت ہو فرمایا تو مجھسے بیعت کر ہاتھہ لا اگر کوئی فلتت وزلت تجھسے واقع ہوگی اور تو نے اوس سے
توبہ کر لی ہے تو وہ تجھکو ضرر نکریگی گویا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اللہ تعالی اصلاح حال عبد
کی کرتا ہے تاکہ اوس بندہ سے اوس رخنہ کو بند کردے جو اوسکے دین مین عجب یا کبر سے واقع ہو **حکایت**
ایک جماعت آئی کہ مجھسے اخذ طریقہ کرے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرمایا یہ جماعت تجھپر ثقیلین

نہین رکھتی ہے مگر ایک آدمی انہین سے کہ وہ کچھ یقین رکھتا ہے تجھکو حضور سے دیکھتا ہے اوسکا خاتمہ بالخیر ہوگا وہ اسلام پر مریگا **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا مجھسے فرمایا تو وقت خواب کے یون کہا کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پانچ بار پھر یہ کہہ اللہم بحق محمد ارنی وجہ محمد حالا ومآلا جب تو یون کہیگا تو مین پاس تیرے آیا کرونگا تجھسے متخلف نہونگا **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ ای رسول اللہ مجھکو نچھوڑو فرمایا مین تجھکو نچھوڑونگا یہانتک کہ تو کوثر پر آئے اور اوسکا پانی پیئے اسلئے کہ تو سورہ کوثر پڑھتا ہے اور مجھپر درود بھیجتا ہے سو ثواب درود کا مینے تجھکو دیا اور ثواب کوثر کا تیرے لئے باقی رکھا ہے پھر فرمایا ترک نکر کہنا اس کلمہ کا استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اور اللہ سے توبہ و استغفار کر وہ تواب رحیم ہے جب تو دیکھے کہ تیرے عمل یا کلام مین کچھ خلل پڑا ہے **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا تو ایک لاکھ نفر کی شفاعت کریگا مینے کہا مین اس لائق کسطرح ہوا فرمایا تو نے ثواب اپنے درود کا مجھے دیا ہے **حکایت** یہ کہتے ہین ایکبار مینے درود پڑھنے مین جلدی کی تاکہ میرا ورد پورا ہوجائے اور مین ہزار بار پڑھا کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا تو نے نہین جانا کہ عجلت طرف سے شیطان کے ہوتی ہے پھر فرمایا کہہ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد اسکو تمہل و ترتیل سے کہہ لیکن جبکہ وقت تنگ ہو تو پھر عجلت کا کچھ ضرر تجھکو نہین ہے پھر فرمایا یہ جو مینے تجھسے کہا یہ بطور افضل کے ہے ورنہ جسطرح تو درود بھیجیگا وہ درود ہے احسن یہ ہے کہ ابتدا پورے درود سے کر اگرچہ ایک ہی بار ہو اسیطرح آخر مین پورے درود پر ختم کر پھر فرمایا پورا درود یہ ہے اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم وبارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ خاص انکی زبان سے منقول ہے **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے کہا تیرا شیخ ابو سعید صفری مجھپر بہت ہی درود بھیجتا ہے اور بہت درود پڑھتا ہے تو اوس سے کہدے کہ جب درود ختم کیا کرے تو اللہ عزوجل کی حمد کیا کرے **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا تجھکو جب کوئی کام پیش ہو اور تو اوسکا ہونا چاہے تو نذر نفیسہ طاہرہ کی مان اگرچہ ایک ہی پیسہ ہو وہ کام تیرا ہوجائیگا انتہی مین کہتا ہون مراد نذر ماننے سے یہ ہے کہ اونکی طرف سے کچھ خیرات کر کہ اوسکا ثواب سیدہ نفیسہ کو پہنچے بس بس **ف** کہتے تھے کہ بادشاہ کا مال لو اور اسکے حواشی کا مال نہ لو حضرت نے مجھکو حکم دیا کہ مین سلطان جقمق کے پاس جاؤن اور کچھ

دنیا سے مانگون اوسنے مجھکو ننلو دینار دیئے اور عذر کیا کہ اسکے سوا اوسکے پاس کچھ نہین ہے **حکایت** کہتے تھے مینے ایک عورت کو دیکھا کہ ابواب مصر پر پھرا کرتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین تغنی کرتی مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حال پوچھا فرمایا یہ ولیہ کبیرہ ہے لکن وہ اپنے حال کو ذکر محبوب سے مستور رکھتی ہے تو نے نہین دیکھا کہ وہ اپنے کلام مین سوا تجد کے اور کچھ ذکر نہین کرتی ہے ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

حکایت یہ کہتے ہین جامع ازہر مین مجھسے اور ایک شخص سے قول صاحب بردہ پر مجادلہ ہوا ؎

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر	وانہ خیر خلق اللہ کلھم

اوسنے مجھسے کہا کہ اس قول پر کوئی دلیل نہین ہے مینے کہا اسپر اجماع منعقد ہے اوسنے نہ مانا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ نزدیک منبر جامع ازہر کے بیٹھے ہین اونکے ہمراہ ابو بکر وعمر ہین رضی اللہ عنہما مجھسے کہا مرحبا بحبیبنا پھر آپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو کہ آج کیا ہوا اونہون نے کہا نہین فرمایا فلان تعیس یعنے ہالک یہ اعتقاد کرتا ہے کہ ملائکہ مجھسے افضل ہین سب نے کہا روے زمین پر آپسے زیادہ کوئی افضل نہین ہے فرمایا پھر اس تعیس کا کیا حال ہے یہ نہ جئیگا اور اگر جیا تو ذلیل وخوار وخائب تنگ حال دنیا وآخرت مین رہیگا اسکا یہ عقیدہ ہے کہ میری تفضیل پر اجماع نہین ہوا ہے اسنے یہ نہ جانا کہ مخالفت معتزلہ کی ساتھ اہل سنت کے قادح اجماع مین نہین ہوتی ہے **حکایت** دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا اے رسول خدا اس شعر بوصیری کے معنی نزدیک میرے یہ ہین کہ منتہی علم آپ کے حق مین اوس شخص کا علم جسکو آپکی حقیقت کا نہین ہے یہ ہے کہ آپ فقط بشر ہین ورنہ آپ تو روح قدسی و قالب نبوی سے ماورا اسکے ہین حضرت نے فرمایا تو نے سچ کہا جیسے تیری مراد سمجھ لی **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا تیری مجلس بہت اچھی ہے جو لوگ اس مجلس مین حاضر ہین اللہ نے اونکو بخشدیا علیٰ کہ بعد فراغ قاری کے تم اللہ کا ذکر کرتے ہو انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے ذکر سے بڑھکر کوئی شئے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہین ہے اور حضار مجلس ذکر کے حق مین فرمایا ہے ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم **حکایت** یہ کہتے ہین مین رویت رسول خدا صلعم سے ایک مدت تک منقطع ہو گیا تھا مجھکو نہایت غم ہوا مین ایک جماعت کو فقہ پڑہاتا تھا میرے اور اونکے درمیان مین بابت ازدحام حج بعض علما کے جدال ہوا مینے اشتغال بالفقہ ترک کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا اے رسول خدا فقہ آپکی شریعت ہے فرمایا ہان لکن محتاج ہے طرف ادب بین الائمہ کے انتہی معلوم ہوا کہ بے ادبی حق مین ائمہ علم کے جنکا فضل وصدق وخلوص وعلم معلوم ہے بہت بڑی چیز ہے خواہ ائمہ اربعہ مجتہدین ہون یا

حکایت یہ کہتے ہین مین رؤیت علماء ظاہریہ و محدثین یا فقہاء عارفین اور اولیاء مقربین رضی اللہ عنہم اجمعین سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممتنع ہوگیا تھا پھر دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کیا قصور ہے فرمایا تو لائق ہماری رؤیت کے نہین ہے اسلیئے کہ تو لوگون کو ہمارے اسرار پر مطلع کر دیتا ہے بات یہ ہوئی تہی کہ مینے ایک شخص سے اپنے اخوان مین سے بعض حال رؤیا کا ذکر کیا تہا مینے سامنے اللہ کے توبہ کی بعد اوسکے پھر حضرت کو دیکھنے لگا **حکایت** مجسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انی لا اجتمع بمن یجلس مجالس الغیبة مع الناس ولا یقوم منہا معلوم ہوا کہ غیبت کرنیوالے کو حضرت کی رؤیت حاصل نہین ہوتی ہے **حکایت** یہ کہتے تہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجسے کہا ای فلان یہ کیا غفلت ہے یہ کیا رقدت ہے یعنی خواب یہ کیا اعراض ہے تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو نے تلاوت کرنا قرآن کا ترک کر دیا ہے یہ کیا وردیات ہین بمقابلہ تلاوت قرآن تو ہرگز یہ کام نکر بلکہ ہر دن تلاوت کر اگرچہ دو ہی حزب ہون اس سے کم ہر دن نچاہیے بعض اصحاب شیخ نے کہا کہ اوس دن سے شیخ نے پھر تلاوت ترک نہ کی اور بعض آیات کو بمرات و کرات پڑہتے اور روتے آنسو رخسار و ریش پر بہتے آہ کرتے یہانتک کہ کسیکو اوس وقت سامنے اونکے قدرت بات کرنے کی ہوتی بسبب کثرت بکا و وجد کے یہ اکثر بعد سلام پہیر لینے کے نماز نافلہ سے بعد دعا کے سجدۂ شکر کرتے تہے **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا مینے سارا ثواب اپنے درود و کذا و کذا اعمال کا آپکو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سوال سایل جسنے یہ کہا تہا افا جعل لک ثواب صلاتی کلہا اور آپنے اوس سے فرمایا تہا اذا تکفی ہمک و یغفر لک ذنبک یہی ہے کہا ہان یہی میری مراد ہے لکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکہہ کہ مین اوس سے غنی ہون **حکایت** یہ کہتے تہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضرت نے میرے دہن پر بوسہ دیا اور فرمایا مین اس دہن کو چومتا ہون جو ہزار بار دن مین اور ہزار بار رات مین مجہپر درود بہیجتا ہے پھر فرمایا اگر رات کو انا اعطیناک الکوثر تیرا ورد ہوتا تو کیا اچھا ہوتا پھر کہا تو یہ دعا کیا کر اللہم فرج کربتنا اللہم اقل عثرتنا اللہم اغفر زلاتنا پھر مجہپر درود پڑہ اور کہہ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **ف** یہ فرماتے تہے کہ نہین آتی ہے مدد مگر بعد حصول ذل کے **قال تعالی** ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة **ع** تا اسیدت نشود یاس براحت نرسی **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا ای رسول خدا جو کوئی آپ پر ایکبار درود بہیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بہیجتا ہے ہل ذلک لمن کان حاضر القلب فرمایا لا بل ہو لکل مصل علی غافلا و یعطیہ اللہ امثال الجبال من الملائکة تدعو لہ وتستغفر لہ، واما اذا کان حاضر القلب فیہا فلا یعلم ذلک الا اللہ مین کہتا ہون یہ ویسی بات ہے

جیسا کہ اللہ پاک نے امام احمد کو خواب مین فرمایا تہا کہ بہیر التقرب تلاوت قرآن سے حاصل ہوتا ہے جب او نہون نے
پوچہا کہ فہم یا بغیر فہم سے فرمایا فہم اور بلا فہم دونون طرح پر معلوم ہوا کہ سارے اذکار مین ذکر قرآن و ذکر درود ہر حال
مین لیاقت قبول کی رکہتا ہے وللہ الحمد **حکایت** فرماتے تہے ایکبار مینے اپنی مجلس مین کہا محمد بشر کا
کالبشر بل ہو یاقوت بین الحجر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا قد غفر اللہ لک و
لکل من قالہا معک تب سے یہ اس کلمہ کو ہر مجلس مین مرتے دم تک کہا کرتے تہے **حکایت** یہ کہتے
ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا عرض کیا کہ اے رسول خدا مین علم تصوف مین متطفل ہون فرمایا
تو کلام قوم کو پڑہ جو کوئی متطفل ہے اس علم پر وہ ولی ہے اور جو عالم ہے اس علم کا وہ نجم ہے اوسکو کوئی
نہین پا سکتا هذا منقول من لفظہ سائم اے رب یہ تیرا بندہ عاصی بہی کسی قدر طفیلی اس علم کا ہے تو برکت
سے اس علم کے اوسکو محروم نہ کر ہ

گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام
در بہار آفرینش رشتۂ گلدستہ ام

اللہم غفرا و توفیقا حسنا **حکایت** یہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا
مین مردہ نہین ہون میری موت عبارت ہے میرے تستر سے اوس شخص سے جو کہ فقیہ عن اللہ نہین ہے
اور جو کہ فقیہ عن اللہ ہے سو مین اوسکو دیکہتا ہون وہ مجہکو دیکہتا ہے ہ

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
می بینمت عیان و دعا میفرستمت

مین کہتا ہون کہ جس صورت مین حیات شہدا نزدیک اللہ پاک کے بنص کتاب عزیز ثابت ہے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ تو سارے شہدا امت سے بڑہ کر ہے اگر آپ مردہ نہین ہین اور نزدیک
اللہ تعالی کے زندہ ہین اور اہل اللہ کو آپکی رویت ہوتی ہے خواب یا بیداری مین بچشم دل یا بچشم سر تو یہ
کچہہ تعجب کی بات نہین ہے واللہ اعلم **حکایت** یہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا
اس حدیث مشہور اکثروا من ذکر اللہ حتی یقولوا المجنون رواہ ابن حبان فی صحیحہ سے سوال کیا
فرمایا ابن حبان اپنی روایت مین صادق ہے اور اذکروا حتی یقولوا المجنون کا راوی بہی سچا ہے مینے
دونون الفاظ کو سنا کہا تہا کبہی یون اور کبہی وون **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکہا مجہسے کہا لا تخف من الحساد فانہم ان کادوک فان اللہ عز وجل یکید ہم الم تسمع
قول اللہ عز وجل انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا **ف** یہ کہتے
تہے جو کوئی یہ چاہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہے وہ رات دن ذکر حضرت کا کثرت سے کرے
اولیاء سے محبت رکہے ورنہ دروازہ رویت نبوی کا مسدود رہیگا اسلئے کہ اولیا و سادات مردم ہین ہمارا رب

اونکے خفا ہو نیسے خفا ہوتا ہے اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی مین کہتا ہون یہ بات ماخوذ ہے حدیث صحیح سے من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب ف فرماتے تھے اولیاء اللہ مطلع ہوتے ہین ایسے امور پر جنپر علما کو اطلاع نہین ہوتی ہے سو جسکو اپنے دین پر خوف ہوا وسکو چاہئے کہ ادب و تسلیم سے رہے وکان یقول قد غلط اکثر الناس فی وصف اہل الصلاح بالنحول والتقشف فقط ولیس الامر کما ظنوا بل فیھم السمین والھزیل والمترفہ والمتقشف ودلیل السمین قولہ تعالی وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک مین موٹاپے سے شکن تھے اور علی مرتضی فربہ اندام کلان شکم تھے اسی طرح ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے استاد کبیر سید احمد بدوی کے وصف مین ذکر کیا ہے کہ وہ غلیظ الساقین عظیم البطن تھے یہی دلیل ترفہ وتقشف کی سو سنت محمدیہ مین بہت سی دلیلین اسپر موجود ہین ف ایکدن انہون نے یہ اشعار پڑھے ؎

تغیر اخوان ھذا الزمان	فکل خلیل عراہ الخلل
وکانوا اقدیما علی صحۃ	فقد داخلھم حروف العلل
قضیت التعجب من امرھم	فصرت اطالع باب البدل
دوستانے کہ اندرین عہد اند ؎	مالھم ذمۃ ولا الّا
ہمہ درخون یکدگر شدہ اند	ثم امنوا بانہ جل

فرماتے تھے جب کوئی شخص کوئی بات کسی تیرے دوست کی تجھسے نقل کرے تو تو اوس سے یہ بات کہہ کہ مجھکو اوسکی صحبت و مودت کا یقین ہے اور تیری بات کا ظن و گمان ہے سو یقین کو گمان سے ترک نہین کیا جاتا ہے ف کہتے تھے جب نیات کثیر ہوتی ہین تو عمل بھی معنی مین کثیر ہو جاتا ہے اگرچہ صورتا مین صفر ہو جیسے کوئی شخص ایک نماز پڑھے اوسکی نیت یہ ہے کہ فرض ادا ہو سنت جماعت کی زندہ ہو اس کام مین لوگ اوسکی اقتدا کرین ہیبت اسلام ظاہر ہو تکثیر سواد مسلمین ہو تنا مین زاہد ہو طرف نماز کے کچھ التفات کرے یا شل اسکے تو یہ بہت سے حسنات ہوسکے جنہون نے ایک عمل کو گھیر لیا ہے ف فرماتے تھے عبادت ہمراہ محبت دنیا کے شغل قلب و تعب جوارح ہے اگرچہ بہت ہو لیکن قلیل ہے گو وہم صاحب عبادت مین وہ کثیر ہے یہ صورت بے ارواح ہین انما ھی اشباح خالیۃ غیر حالیۃ اسیلئے تو دیکھتا ہے کہ بہت ارباب دنیا کثرت سے نماز روزہ حج بجالاتے ہین حالانکہ اونپر نہ نور زہد ہے اور نہ حلاوت عباد ف کہتے تھے اللہ نے مثال حیات دنیا کی پانی سے دی ہے یہ اسلئے کہ جب تو پانی کو روک رکھیگا تو وہ متغیر و منتن ہوکر ایک بلا ہو جائیگا اسی طرح دنیا بلا ہو جاتی ہے ف کہتے تھے اللہ کا ذکر نماز سے اسلئے بڑا ہے

کہ اگرچہ نماز اشرف عبادات ہے لیکن بعض اوقات مین جائز نہین ہوتی ہے بخلاف ذکر کے کہ یہ عموم حالات مین مستدام ہوتا ہے
ف فرماتے تھے اسمین اختلاف ہے کہ ذکر سرًّا افضل ہے یا جہرًا میرا یہ قول ہے کہ اہل بدایت مین جسپر قسوت
غالب ہو اوسکے لئے ذکر جہرًا افضل ہے اور جسپر جمعیت غالب ہو اوسکے لئے ذکر سرًّا افضل ہے انتہی مین کہتا ہون ایک
صورت توفیق کی وہ ہے جو جناب شوکانی رح نے تحفۃ الذاکرین مین اور مینے نزل الابرار مین لکھی ہے کہ جس جگہ
جو ذکر جہرًا آیا ہے وہان جہرًا اور جس جگہ سرًّا آیا ہے وہان سرًّا افضل ہے اور جہان نہ جہرًا آیا ہے اور نہ سرًّا وہان ذاکر
کو اختیار ہے خواہ جہر کرے یا سر **ف** فرماتے تھے اہل تعریف نے فقط ذکر اسم جلالہ کا اختیار کیا ہے نہ ذکر
لا الہ الا اللہ کا بسبب وحشت کے توہم ثبوت المیت مسے یہانتک کہ اوسکی نفی کرین لیکن مین یہ کہتا ہون کہ جس شخص
پر غلبۂ اہوا و ہوا اوسکے لئے ذکر لا الہ الا اللہ انفع ہے اور جو شخص کہ خالص و خالی ہے اہوا سے اوسکے لئے ذکر اسم جلالہ
انفع ہے انتہی دلیل واسطے ذکر اسم جلالہ کے یہ آیت شریف ہوسکتی ہے قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون
لیکن شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ مراد اس آیت سے فقط اسم جلالہ نہین ہے بلکہ اس جملہ مین مقدر ہے
اور سنت مطہرہ سے بھی فقط ذکر جلالہ ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ ذکر کلمۂ تامہ ثابت ہے واللہ اعلم **ف** فرماتے
تھے ذکر اہل حضرت کا یہ ہے الحمد للہ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہتے کہ مینے ایک آیت کتاب اللہ
کی اوراسپر زیادہ کردی ہے تاکہ اونکے لئے حرز ہو کیونکہ ہر کوئی اپنے لئے دوام نعمت چاہتا ہے وہی **قولہ
تعالی** ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ امام مالک رح کی عادت تھی کہ جب اوٹھتے بیٹھتے اسکو کہتے یہانتک
کہ اپنے گھر کے دروازے پر اس آیت کو لکھ رکھا تھا اور کہتے تھے بہشت آدمی کی اوسکا گھر ہے اور اللہ تعالی کہتا ہے
ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یعنی اگر وہ آدمی اس کلمہ کو کہتا تو اوسکی
جنت آفات سے سلامت رہتی **ف** کہتے تھے من لم تؤدبہ الصوفیۃ فلیس بادیب یہ بھی فرماتے تھے
الطریق کلھا ادب وتادیب وصاحب الادب لم یزل مستور العورۃ فی الدنیا والآخرۃ والعکس بالعکس
دنیا مین درجات کا ہونا دلیل ہے درجات آخرت پر یہانکی کرامات دلیل ہین وہانکی کرامات پر جسطرح کہ بیان کا بعد
دلیل ہے نظر فی الآخرت پر **قال تعالی** ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی مراد اس سے کوری
بصیرت کی ہے بسبب ضلال کے رشد و طریق حق سے نسأل اللہ العافیۃ **ف** فرماتے تھے جسکا علم
متعلق ظواہر ہے اوسکے لئے جنت مین منزلت مناسب ظواہر کی ہوگی اور جسکا علم متعلق بواطن ہے اوسکی
منزلت مناسب بواطن کے ہوگی اور جسکا علم دنیا سے ہے اوسکی منزل آخرت مین مناسب اوسکے اعمال عملیہ
کے ہوگی اسی طرح کا قول اوسکے باب مین ہے جسکا علم قلبی یا روحی یا سری ہے فلکل حال مقام عند اللہ
وعلی قدر سلوک الطریق یکون التحقیق **ف** فرماتے تھے تم اپنے اس قول سے بچو کہ اکابر گئے فقرا

صادقین باقی نہے کیونکہ وہ حقیقت مین سنبین گئے ہین وہ تو مثل کنز صاحب جدار کے ہین کبھی اللہ اوس شخص
کو جو آخر زمان مین آیا ہے وہ چیز دیتا ہے جس سے اہل عصر اول حجاب مین رہے دیکھو اللہ نے ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کچھ دیا جو اگلے انبیاء کو ندیا تھا پھر حضرت کی مدح اونپر مقدم کی **ف** کہتے تھے
اذا رایت من رزق العلوم وفتح لہ خزائن الفہوم فلا تحاجۃ بنقل الطروس ولا تجادلہ بعزۃ النفوس
وتقول ہذا لم یجد لافی الاسفار عن احد من الاخیار فان المواہب تفوق المکاسب فرماتے تھے
من انکر مالم یجد حرم برکۃ ماوجد ومن کان کثیر التسوید فہو فاقد التنویر وکان یقول تولوا الجمیل
للرجل الجلیل ظہور الاخیار من غیر اختیار محب اللہ مشہور ومحبوب اللہ مستور اساءۃ الادب
علی اہل الرتب توجب العطب فرماتے تھے بعض عارفین نے کہا ہے لا یقال لسید النبی صلعم سیار
وانما یقال الیمین الاول والیمین الثانی او یمین وجہ ویمین خلفہ مین کہتا ہون اطلاق یمین کا حدیث
صحیح مین حق میں حق تعالی کی اس عبارت سے آیا ہے وکلتا یدیہ یمین اس صورت مین شاید مراد قائل منع نسبا
کی یہ ہوگی کہ حق مین باری تعالی کے تو اطلاق یمین کا بدون وصف اول وثانی کے آتا ہے اور حق مین
رسول کے مقید باول وثانی ہونا چاہئے تاکہ درمیان مرتبہ الوہیت ورسالت کے فرق ثابت رہے واللہ اعلم
شیخ حسین آدمی رحمہ اللہ شیخ تھے سید احمد زاہد کے اصل مین مراکش کے ہین زمین مغرب سے وہان
کھیتی کرتے بکریان چراتے تھے جب مصر مین آئے ہر روز اپنی بکریان ہمراہ نقیب کے بھیجتے وہ مراکش مین
جا کر چرتین شام کو مصر مین آجاتین **حکایت** سید احمد کہتے ہین ایک دن مین انکے پاس بیٹھا تھا ایک
یہودی آیا اور اپنا پاؤن جو پاپوش کے اندر تھا ٹھکرا لئے کہا ای مسلمان یہ کہال جو مجھکو ایذا دیتی ہے کاٹ ڈال
کہا بسم اللہ چھری لی اور اللہ اکبر کہا یہودی نے چیخ ماری اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
کہا پھر کہا ای احمد اگر مین زندہ رہا تو ایسا ہی کرونگا رحمہ اللہ ؀

شیخ احمد بن سلیمان زاہد رحمہ اللہ بڑے امام عالم عامل ربانی شیخ طریقہ فقیہ اہل طریق مربی رجال تھے طریق قوم بعد الاندراس
تھے لوگ کہتے تھے کہ وہ جنید قوم ہین متستر بالفقہ تھے کیا ذکر ہے کہ ایک حرف واحد دقائق قوم کا اونکی زبان
سے سنا جاتا امور دین مین انکے کئی ایک رسائل ہین مساجد مین بیٹھکر عورتون کو وعظ سناتے خاص اونکو تعلیم
احکام دین وحقوق زوجیت وہمسائگی کے کرتے نہ مردون کو شعرانی کہتے ہین میرے پاس اونکے خط سے سات
کراسہ لکھے ہوئے ہین اونمین وہ مواعظ ہین جو عورتون کو سنایا کرتے تھے فرماتے تھے یہ عورتین نہ درس
علما مین حاضر ہوتی ہین اور نہ انکے ازواج انکو تعلیم کرتے ہین **حکایت** یہ کہتے تھے مین صبی تھا ایکدن
مکتب کو جاتا تھا مجھکو ایک شخص منجملہ اولیاء اللہ کے بڑا میلا کچیلا گرد آلودہ مجھسے کہا نان مانگا مینے اوسکو دیدیا اور جی

مین ارادہ کیا کہ آج مین سہو کار ہونگا اوستنے وہ کہانا مجھسے لیکر کہا اے احمد تیرے لئے ایک جامع خط مقسم مین
بنایا جاتا ہے تیر الکتب زاہد ہوگا اوسکی عمارت مین ایک جماعت تیرا معارضہ کریگی اللہ اونکو مخذول کریگا تو مصر
مین مشار الیہ ہوگا رجال تیرے ہاتہ پر تربیت پائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اوسدن سے پہر وہ شخص مجھکو نہ ملا
انتہی شعرانی کہتے ہین ایک جماعت علما نے انسے تعرض کیا تہا منجملہ اونکے ایک شیخ الاسلام ابن حجر وجمال الدین
صاحب جمالیہ ہین اونہون نے تراب یعنی مٹی ڈہونے والے کو کہلا بہیجا کہ تراب عمارت جامع شیخ مت ڈہو شیخ
نے کہا جس فقیر کے لئے برہان ظاہر نہین ہوتی اوسکی جناب کا احترام نہین کیا جاتا ہے مرحبا کا تغیر
خاطر سلطان مین جمال الدین پر توجہ کی بادشاہ نے اوسی وقت جمال الدین کو بلاکر قید کردیا اور کوئی قصور
بیان نکیا جب تک جامع شیخ طیار ہوئی وہ قید رہے اونہون نے تراب سے کہا تو مٹی لادل قوی رکہ جبتک
تو اپنے کام سے فارغ ہوگا ہم اوسکو قید سے چہوڑینگے اس سے پہلے شیخ سراج الدین بلقینی نے بہی انپر انکار
کیا تہا جب زیادہ مبالغہ انکار مین ہوا شیخ نے پوچہا کس بات کا انکار کرتے ہین کہا تم طوب مساجد ویرانہ لیکر
اپنی جامع مسجد بناتے ہو کہا کالعنکبوت اللہ پہر بارے بلقینی جامع ازہر مین آکر صحن جامع مین کرسی
رکہکر بیٹہے حال مین تہے آنکہین مثل انگارہ کے سرخ ہو رہی تہین کہا من یسالنی عن کل علم نزل من السماء
اجیبہ عنہ سب لوگ دم بخود ہوگئے کسی نے کچہہ نہ پوچہا جب اوس حال سے افاقہ ہوا کہا مجھکو یہان کون لایا
لوگون نے کہا تمہین کیا ہوا وہ ہوا کہا کسی نے مجھسے کچہہ سوال کیا کہا نہین فرمایا الحمد للہ اگر کوئی شخص نکل کر آتا
تو مین ہلاک کرتا پہر جامع ازہر سے چلے گئے **ف** فرمایا جو کوئی میری اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز
پڑہیگا مین عرصات قیامت مین اوسکا ہاتہ پکڑونگا اللہ نے میری شفاعت حق مین سارے اہل عصر
میرے کے قبول فرمائی ہے کہتے تہے طریق موہبت ہے اگر اختیار سے ہوتا تو میرا بیٹا احق تہا وقت سحر
باب جامع پر نکل کر بیٹہتے جو کوئی مسافرین مین سے داخل مصر ہوتا اوس سے برکت لیتے کہتے انعم
من علیہم نسیم الاسحار یعنی **ع** نسیم صبح نے انپر گذر کیا ہے آج **ہ**

نسیم صبح کہ دیوانہ وار میگذری	ندانمت زکدامین بہار میگذری
بنکہت تو کہ صد مستی بہار در وست	زخود شدم مگر از کوی یار میگذری
بجلوہ تو چہ نیرنگہاست حیرانم	کہ فتنہ خیز تر از روزگار میگذری

جب کوئی آدمی اپنا بچہ لاتا کہ اوسکے لئے دعا کرین تو کہتے اللہم لا تجعل ہذا الولد کلمۃ ولا رحمۃ فی
ہذہ الدار **ف** جو فقرا انکے نزدیک رہتے تہے اونکو فقط اجازت تعلیم فرائض و واجبات متعلقہ
عبادات کی دیتے اور تعلیم امور متعلقہ فصل احکام سے جیسے بیوع وسہون وشرکات ہین منع کرتے اور فرماتے

ابدؤا بالاهم ولا اهم من معرفة الله فی هذه الدار فقہا قائم بفروع شریعت ہین اگر یہ کم ہو جائینگے والعیاذ باللہ احکام معطل ہونے لگین گے تب تمہیں تعلیم ان فروع کا واجب ہوگا تاکہ شریعت مندرس نہو انکا لقب نزاہد اسلئے ہوا کہ ایکبار پانچ قنطار سونے کی بطور کیمیا بنائی پہر اونکو دیکہکر کہا اف الدنیا پہر اونکو سراب جامع مین پہینکدیا انکا انتقال ۷۸۵ھ کے بعد ہوا اپنے ہی جامع مین مدفون ہین رح *

شیخ عمر کردی رح یہ حوض میدان قاہرہ مین رہتے ہر نماز کے لئے غسل کرتے موسم گرما ہوتا یا سرما امراء و خوندات و اکابر انکے لئے اطعمۂ فاخرہ و حلاوات نفیسہ لاتے یہ حشاشین کو کہلا دیتے شیخ امین الدین امام غمری کہتے ہین انکو تربت خوش قدم مین دفن کیا منجملہ حاضرین کے ابراہیم متبولی رح بہی تہے اونہون نے کہا وعزۃ ربی ما رایت اصبر منہ نازل فی قطعۃ من جہنم وما فیہ شعرۃ تتغیر رح *

شیخ ابراہیم متبولی رح یہ منجملہ اصحاب دوائر کبرای ولایت کے تہے انکا کوئی شیخ نہ تہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع امیر شرف الدین مین تہجے چنے بیچتے تہے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کرتے تہے اپنی ماں سے یہ ذکر کرتے وہ کہتین بیٹا مرد وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکہے جب یہ بیداری مین دیکہنے لگے ماں سے کہا اونہون نے فرمایا ہان اب تو نے قدم رجولیت مین رکہا ہے **حکایت** یہ قدس کو گئے وہان حضرت مریم علیہا السلام کی زیارت کی اوس رات ایک جماعت فقراء بعض فقراء نے عیسی علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہتے ہین سلم لنا علی ابراہیم وقل لہ جزاک اللہ عنہ وعن والدتہ خیرا انپر بابت عدم تزوج کے انکار کیا گیا تہا یہ کہتے تہے کہ میری پشت مین اولاد نہین ہے کہ مین اس قصد سے نکاح کرون اسی برس کے ہوکر مرے کبہی غسل جنابت نہین کیا اسلئے کہ احتلام ہی نہوا جب کسی شخص کا انکار اپنے اوپر سنتے کہتے یا اولادی انا سم ساعۃ بنا للناس ولی ه

	مرد طمانچہ خوردن بال مگس نییم		ما نہ ہر قاتلیم نصیحت نہ شہد ناب	

حکایت یہ فقراء سے حال اونکا پوچہتے اور مباسطت کرتے ایک دن ایک شخص کو دیکہا کہ کثیر العبادۃ صاحب اعمال صالحہ ہے لوگ اوسکے معتقد ہین اوس سے کہا تیرا کیا حال ہے تو عبادت بہت کرتا ہے اور درجہ ناقص ہے شاید تیرا باپ تجہسے ناخوش ہے کہا ہان کہا تو اوسکی قبر پہچانتا ہے کہا ہان فرمایا مجہکو لے چل شاید وہ تجہسے راضی ہوجاوے شیخ یوسف کردی کہتے ہین واللہ مینے دیکہا کہ اوسکا باپ قبر سے خاک جہاڑتا ہوا نکلا جسوقت کہ شیخ نے اوسکو پکارا جب وہ سامنے آکر کہڑا ہوا اوس سے کہا فقراء واسطے سفارش کے آئے ہین کہ تو اپنے بیٹے سے خوش ہوجا اوسنے کہا مین تم سب کو گواہ کرتا ہون کہ مین اس سے راضی ہوگیا کہا اچہا جاوہ قبر مین جاسویا **حکایت** ہم واپس آتے تہے کہ اتنے مین راہ مین ایک عورت نے کہا شیخ ذرا ٹہیر جاؤ

کرتے ہے کو ٹھیرالیا پوچھا کیا کہتی ہے کہا میرے بیٹے کو فرنگیون نے قید کرلیا ہے تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ آجائے کہا بسم اللہ پھر دعا کی پھر کہا لے تیرا بیٹا آگیا اوسنے جو دیکھا تو کھڑا پایا ہم وہان سے پھر چلے آئے ہین شیخ نے کہا اشہد بان اللہ رجالا فی ہذا العصر یجیب سؤالہم فی الحال **حکایت** ایک گھر والون نے متبول کی اوپر تہمت لواطت کی اپنی اولاد سے لگائی اونہون نے کہا ہتک اللہ ذرہ ہم اوسدن سے ساری اولاد ذکور اوس گھر کی مخانیث اور اولاد بنات آج کے دن تک زناة مین اسی طرح ایک اور شخص نے تہمت فاحشہ کی اوپر لگائی تہی کہا سوّد اللہ نصف وجہک اوسکا آدہا منھ کالا ہوگیا اوسکی ذریت اسوقت تک اسی طرحکی پیدا ہوتی ہے **حکایت** ایک آدمی آیا اوسکے ساتھ اوسکا لڑکا تھا لڑکے سے کہا اس درخت پیکو ہلا اوسنے ہلایا بہت دانے گرے اوس سے کہا یہ سب تو کھالے تیری اتنی ہی بیاہن ہونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوسنے بہتر نکاح کئے یہ حق مین وُلاة وظلمہ کے سم ناقع تہے جس کسی امیر یا وزیر پر مشوش ہوتے فی الفور وہ مرجاتا **حکایت** شیخ یوسف کہتے ہین ہم ایک دن جسن سلہ فرعون مین تہے ایک جماعت اہل لشکر کی آئی شراب کے گھڑے لائی بیٹھکر پینے لگی شیخ نے کہا اس منکر کو کون دور کریگا ایک فقیر نے کہا مین پھر اوسنے اپنا سر جھکایا فی الفور اونکے آپس مین جوتا چلا سارے گھڑے اپنے توڑ ڈالے پھر آکر ہاتھ پر شیخ کے توبہ واستغفار کی **حکایت** انکو کوئی مصر مین نماز ظہر پڑہتے نہ دیکھتا الا بعض فقہا نے انکار کیا اتفاقاً اوسکا سفر طرف شام کے ہوا دیکھا کہ جامع ابیض رملہ مین نماز ظہر پڑہ رہے ہین قیّم جامع سے پوچھا اوسنے کہا یہ تو ہر روز نماز ظہر یہین پڑہتے ہین فقیہ نے اپنی انکار سے رجوع کیا یہ کہتے تہے تو اپنے دل کو محبت دنیا سے پاک کر پھر تیرے دل مین حب اہل ایمان کی بہنے لگین گی اور جو کوئی اپنے دل کو اس سے پاک نہین کرتا ہے اوسکے دلمین پانی ایمان کا نہین بہتا ہے فرماتے تہے مین اوس فقیر کو دوست نہین رکھتا ہون جو حرفہ نہین کرتا جس سے کہ وہ سوال کرنیسے بچے انکا انتقال ؁ کے بعد ہوا رح ✤

^{۱۲۴}

شیخ حسین ابو علی یہ کمّل عارفین واصحاب دوائر کبری سے تہے کثیر التطورات کبہی صورت لشکری مین ہوتے کبہی شکل درندہ مین کبہی شکل فیل مین کبہی ہیئت صبی مین چالیس برس دروازہ بند کرکے خلوت مین رہے ایک طاقچہ کھلا تہا جس سے ہوا جاتی تہی زمین سے مٹی اوٹھا کر لوگون کو دیدیتے وہ سونا چاندی ہو جاتی جو شخص احوال فقرا سے واقف نہوتا وہ اونکو کیمیاساز سمجھا کرتا انکا انتقال بعد ؁ کے ہوا رح ✤

۱۲۵

شیخ محمد غمری یہ مرید سید احمد زاہد تہے عالم عامل فقیر محقق سائر طریق بصیرت صالحہ تہے انکی حیات ادب واجتہاد مین ضرب المثل تہی یہ کہتے تہے کہ سید احمد کی عادت تہی کہ کسی فقیر کو حکم بیٹھنے کا سجادہ پر ندیتے تہے جب تک کہ اوس سے کوئی کرامت ظاہر ہو میری کرامت یہ تہی کہ مین روشنی مین سویا کرتا تہا قنادیل کو

اشارہ کرتا وہ روشن ہو جاتین **حکایت** ایک بار غلہ گران ہو گیا اونہون نے جتنا غلہ انکے مخزن مین تہا نکال کر فروخت کر دیا پہر جسطرح اور لوگ جس نرخ سے خریدتے تہے آپ بہی خریدنا شروع کیا کہا ان اللّٰہ یکرہ الرجل المتمیز عن اخیہ **ف** لوگون کی سفارش کے واسطے جاتے اگرچہ بقوت قلب بہی اوس کام کو کر سکتے تہے فرماتے حدیث مین آیا ہے کہ سفارش کرے یہ نہین آیا ہے کہ دل سے کام کرے انکا انتقال سنہ ۸۶۲ کے بعد ہوا ؎

شیخ شمس الدین محمد حنفی یہ اجلاء مشائخ مصر سے تہے صاحب کرامات ظاہرہ وافعال فاخرہ واحوال خارقہ و مقامات سنیہ وہمم عالیہ صاحب فتح مونق وکشف مخرق بیا اس طریق کے ایک بڑے رکن تہے انکا شمار اکابر ائمہ واعیان عصار مین تہا علماً وعملاً وحالاً وقالاً وزہداً وتحقیقاً ومہابۃً وھو واحد من اظہرہ اللّٰہ تعالی الی الوجود وصرفہ فی الکون ومکنہ فی الاحوال وانطقہ بالمغیبات وخرق لہ العوائد وقلب لہ الاعیان واظہر علی یدیہ العجائب واجری علی لسانہ الفوائد شعرانی رح نے انکی مدح مین مبالغہ کیا ہے اور لکہا ہے کہ جامہ وبدن مین لطیف جمیل تہے انپر شہود جمال غالب تہا یہ اولاد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین تہے ۸۴۷ھ مین انتقال کیا لوگون نے انکا ترجمہ مستقل طور پر لکہا ہے شیخ نورالدین تعجونی نے دو مجلد لکہی ہین والحق انہ لم یحط علما بمقام الشیخ حتی یتکلم علیہ انما ذکر بعض امور علی طریقۃ ارباب التواریخ واھل الطبقات ولو رام الولی ان یتکلم علی مقام نفسہ لا یقدر کما ھو مقرر فی کلام اصحاب الدوائر الکبری یہ فرماتے تہے خبردار جو تمنے انکار کرامات اولیا کا کیا کیونکہ یہ کرامات کتاب وسنت سے ثابت ہین اور نقض عادت بر سبیل کرامت واسطے اہل ولایت کے جائز ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کے ایک دن امام ابو حنیفہؒ نے دعا کی تہی آسمان سے مائدہ اوترا اس طرح کہ اونکو معلوم بہی نہوا شیخ ابوالعباس کہتے ہین مین جب انکے پاس جاتا اور یہ خلوت مین ہوتے تو دروازہ پر کہڑا رہتا اگر کہتے آ تو جاتا اور اگر سکوت کرتے تو واپس آتا ایک دن بے اذن چلا گیا پہر نظر ایک اسد عظیم پر پڑی بیہوش ہو گیا جب افاقہ ہوا باہر نکل کر استغفار کی کہ اب کبہی بے اذن داخل نہونگا کہتے ہین شیخ ابوالحسن شاذلی نے کہا تہا کہ مصر مین ایک جوان حنفی المذہب ظاہر ہوگا اوسکو شاب تائب کہینگے اوسکا نام محمد بن حسن ہوگا اوسکے خد مین پر ایک خال ہوگا سرخ سفید رنگ آنکہ سیاہ وہ یتیم فقیر ہوگا **حکایت** شریف نعمانی انکے صاحب تہے وہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ ایک خیمہ عظیم مین ہین اولیا آتے ہین ایک ایک ولی سلام کرتا ہے ایک کہنے والا کہتا ہے یہ فلان ہے وہ فلان وہ بیٹہتے جاتے ہین یہانتک کہ ایک کبکبہ عظیمہ خلق کثیر آئی قائل نے کہا ھذا محمد الحنفی جب وہ قریب حضرت کے پہنچے حضرتؐ نے اپنے پاس بٹہایا پہر

طرف ابوبکر و عمر کے التفات کر کے فرمایا مین اس آدمی کو دوست رکہتا ہون مگر اسکے عمامہ عمامہ صِغار یا زعرا رکو ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کہا اگر حکم ہو تو مین انکے سر پر عمامہ باندہون فرمایا ہان پہر اپنا عمامہ اوتار کر انکے سر پر رکہدیا اور جانب لیسار عذبہ
لٹکا دیا یہ خواب انسے کہی گئی یہ روئے اور لوگ بہی روئے اور شریف سے کہا اگر تم پہر حضرت کو دیکہو تو اسکی علامت
پوچہنا کہ یہ کس عمل کے سبب سے ہوا چنانچہ بعد چندے اونہون نے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور
سوال علامت کا کیا فرمایا وہ جمعہ پر خلوت مین قبل غروب شمس یہ درود بہیجتا ہے اللھم صل علی محمد النبی الامی و
علی آلہ وصحبہ وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملأ ما علمت انہون نے کہا حضرت صلعم
نے سچ فرمایا ہے پہر عمامہ لیکر عذبہ چہوڑا اور سارے اہل مجلس نے اسی طرح عمامہ رکہا یہ کہتے تہے یعنے مقام
شیخ ابوالحسن شاذلی رح کا مقام سیدی عبدالقادر جیلانی سے اعلی تر پایا ہے یہ جب لوگون کو بمقدمہ زنا وعظ
کرتے کہتے ان الذی یشبک الکلب مع الکلبۃ قادر ان یشبک الزانی مع الزانیۃ فی حال زنا
پہر کہتے واہ واہ لوگ بہی فریاد کرنے لگتے **حکایت** انکا لباس بہت قیمتی نفیس عمدہ ہوتا تہا ایک شخص
نے کہا بہلا اولیا کو اس لباس سے کیا واسطہ ہے ایسا لباس تو بادشاہ پہنتے ہین پہر جی مین کہا اگر شیخ مجہکو
یہ لباس عطا کرین تو مین اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرون جب شیخ میعاد سے فارغ ہوئے لباس اوتار کر کہا
اس شخص کو دیدو کہ یہ اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرے اوسنے لے لیا اور بیچدیا دوسری میعاد پر پہر آیا دیکہا
شیخ وہی لباس پہنے ہوئے ہین بعض محبین نے اوسکو خرید کر کے کہا کہ یہ لائق شیخ کے ہے بطور ہدیہ انکے
پاس بہیجدیا تہا شیخ الاسلام عینی تاریخ کبیر مین لکہتے ہین کہ ہمنے ایسا کامل شخص کسی کتاب مین ندیکہا نہ سنا
جو عزت و رفعت اللہ نے انکو دی ہے وہ کسی کو نہین ملی پہر کہا وابلغ من ذلک انہ لو طلب السلطان
ان ینزل الیہ خاضعا حتی یجلس بین یدیہ ویقبل یدیہ لکان ذلک الیوم احب الایام الیہ
مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی مین آیا ہے کہ ایکبار خلیفہ نے قصد اونکی ملاقات کا کیا جب قریب زاویہ کے
پہنچا شیخ اپنی خلوت مین اوٹہ گئے جب خلیفہ آکر بیٹہ گیا تب باہر آئے سلام کیا بیٹہ گئے یہ اسلئے کہ وہ واسطے
خلیفہ کے کہڑے نہین ہوتے تہے اسی طرح شیخ شمس الدین حنفی بہی کسی امیر وزیر بادشاہ کے لئے کہڑے ہوتے
اور نہ کسی قاضی کے لئے قضاۃ اربع وغیرہم سے اور نہ کبہی کسیکے لئے اپنی نشست کو متغیر کیا یہ سب لوگ
جب نزدیک انکے آتے نہ پاس بیٹہتے اور نہ سامنے بلکہ بادب خاضع ہو کر گہٹنے کے بل رہتے ادہر اودہر کوئی
ندیکہتا ع ہیبت حق ست این از خلق نیست **حکایت** جب شیخ الاسلام ابن حجر رح معزول ہوئے تو
انہون نے اپنی کنیز برکہ نام نزدیک مطر کے بہیجکر کہلا بہیجا کہ شیخ کا عہدہ شیخ کو دیدو وہ قاضی القضاۃ تہے
اوسی وقت بادشاہ نے فرمان قضا جاری کیا اور خلعت بہیجدیا ابن حجر رح اس احسان شیخ کو کبہی فراموش

کرتے تھے **حکایت** ایکبار یہ واسطے عیادت سلطان کے گئے لوگون نے سن پایا اصحاب حوائج ہر طرف سے دوڑے سلطان نے کہا آج کے دن کوئی تقصیر رد کیا جاوے اور شیخ سے کہا لوگون سے کہدو کہ اپنے قضایا پیش کرین چنانچہ ۵۰ قضایا مین سفارش شیخ کی قبول کی جب شیخ والپس آنے لگے تو اسپ خاصہ مغرق بزیور کسوا کر سوار کیا اور سر پر چتر شاہی لگا کر اور سارا لشکر اردلی مین دیکر زاویہ تک پہنچایا **ف** جو کوئی کسی ظالم سے خائف ہو تو اوس سے کہتے کہ جب تو اوس ظالم پر داخل ہو تو یون کہہ بسم اللہ الخالق الاکبر یہ حرز ہے ہر خائف کا کسی مخلوق کو طاقت سامنے اللہ کے نہین ہے وہ مظلوم والپس آتا اور اوس پر خلعت ہوتی ہ

خدا کا نام بہی نام خدا کیا راحت جان ہے ۔۔۔ عصا ہی پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

حکایت انکے پاس ایک دن شیخ جلال الدین بلقینی آئے شیخ تفسیر قرآن کریم کی بیان کر رہے تھے کہا واللہ مینے چالیس تفسیرین قرآن کی مطالعہ کی ہین یہ فوائد جو شیخ نے بیان کئے کسی ایک تفسیر مین بہی مینے نہین دیکہے اسی طرح شیخ الاسلام عینی و شیخ الاسلام بساطی مالکی وغیرہما انکے پاس حاضر ہوتے بلقینی نے درمیان انکے آنکہون کے بوسہ دیا اور شیخ نے کہا تم بہت زمانہ تک زندہ رہوگے اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہ جس زمانے مین بعد طفولیت قرآن حفظ کرتے تھے شیخ الاسلام ابن حجر انکے رفیق مکتب تھے کتاب مین **حکایت** ایکدن ایک شخص کو حکم دیا کہ شوارع و اسواق مصر مین باواز بلند پکارے یا معاشر المسلمین یقول لکم سیدی محمد الحنفی حافظوا علی الصلوات الخمس والصلوۃ الوسطی سب بلاد مین مشہور ہوگیا کہ شیخ نے یہ حکم دیا ہے بعض شہود نے منادی شیخ پر اعتراض کیا اور کہا ما ہو الحنفی ہذا اللہ عزوجل فقیر نے آکر شیخ سے کہا خاموش رہے تیسرے دن پھر منادی نے نکل کر ندا کی دکان شہود پر گذرا ایک شاہد نے کہا آج کی رات وہ مر گیا جسنے تجہپر اعتراض کیا تھا **حکایت** ایک شخص نے انکے سامنے ابلیس پر لعنت کی کہا لا تعود لسانک الا خیرا ولو کان جائزا شیخ شمس الدین بن کتیلہ رح نے دختر شیخ سے نکاح کیا تھا ایکدن دونون کہانا کہاتے تھے بلی آئی ایک قطعہ لحم اوچک لے گئی شیخ نے کہا لعنک اللہ دختر شیخ نے کہا تذکر اللعنۃ علی لسانک وانت رجل یقتدی بک و تقتدی المسلمین شیخ نے کہا لا اعود لمثلہا اور پھر لفظ قبیح سے توبہ کی **ف** فرماتے تھے پہلے نزول رحمت کا حلق ذکر پر ہوتا ہے پھر انتشار اوسکا جماعت پر ہوتا ہے فقرا اپنا ہاتہ حلقہ مین بڑہاتے کہ شاید کچہہ رحمت اونکو پہنچے ہ

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو ۔۔۔ یک دو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند

حکایت ایک دن ایک عورت کو سنا کہتی ہے ما احسن السجود فی السماء بین الملائکۃ اوس سے کہا محبۃ اللہ خیر من ذلک اپنے اصحاب کو کہتے تھے کہ تم اسواق و شوارع و مواضع ویران مین رفع

صوت بالذکر کیا کہ وان اماکن مین اللہ کا ذکر کرو کیونکہ اماکن دن قیامت کو تمہارے لئے گواہی دینگے اور ناموس طبیع
نفس کو جلا دو کیونکہ جب تک تم اوسکو نہ جلاؤ گے حجاب مین رہو گے **حکایت** ابن البازری کاتب السر
نے ایام ملک مؤید مین ولیمہ کیا اور کہا کہ ائمہ اربعہ فلان و فلان تمکو بلاتے ہین قاصد سے کہا اوس سے کہہ تحریر
نیت کرے حضور فقرا مین وہ حاضر ہونگے اونکا حاضر ہونا اسلئے سنجاہ کر تو کیسے ہمارے پاس ولیمہ مین فلان فلان
آئے اور فقرا اوکو ایک حکایت سنائی پھر کہا میرے گھوڑے کا سم کسی سگ کے در پر اسطرح نہین گیا مگر وہ گھر ویران
ہوگیا قاصد نے پھر کہہ بہی کہا اوسنے سکوت کیا وہ ہمیشہ نزدیک مؤید کے مقرب رہا یہانتک کہ مؤید نے اوسکو
قتل کیا **ف** یہ جب سوار ہوتے انکے سامنے ایک جماعت اللہ کا ذکر کرتی چلتی جسطرح کہ طریقہ مشائخ
عجم کا ہے کہتے یہ ہمارا اشعار ہے دنیا و آخرت مین اسی طرح ایک جماعت کو اپنے پیچھے رکھتے وہ بہی ذاکر ہوتے لوگ
انکی آہٹ مساجد یا گھرون مین سنتے تو باہر نکل کر دیکھتے یہ اونکو دعا دیتے یہ جب قرافہ مین واسطے زیارت اموات
کے جاتے اور اصحاب قبور پر سلام کرتے تو اموات جواب سلام کا باآواز بلند دیتے جسکو سب ہمراہی سنتے انکو سماع
معازف و جمیع آلات لہو سے تنفر تھا ایکبار ایک مدرس حنفی کو حال درس مین سنا کہتا تھا الحکم کذا خلافاً
للشافعی اوس سے کہا تو خلافاً للشافعی کہتا ہے قلیل الادب ہے کیون نہین رضی اللہ عنہ یا رحمہ اللہ
تعالی کہتا ہے مدرس نے کہا تبت الی اللہ یا سیدی اسی طرح جب کسی فقیر کے ساتھ پر گنڈے سیدہ کا
دیکھتے کہتے تجکو تمہیر پڑتے ہے کہ کمین رہا ہے نہو انکے سامنے ایک دن ذکر شیخ عبد القادر جیلانی کا آیا کہا اگر
وہ ہمارے پاس آتے تو ہم ادب کرتے جب کسی اسپ سرکش پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اوسکی شرارت دور ہوجاتی
مشائخ قری و مدرسین بلاد کو مکروہ رکھتے اور کہتے تہے مین انکے اسلام کا قائل نہین ہون فرماتے تہے
جو کوئی کسی شیخ کا معتقد ہے اور اسنے اوسکو نہین دیکہا ہے وہ اتنی بات سے اوسکا مرید نہین ہو سکتا ہے
ہان اوسکا محب ہے انسان کا شیخ وہ ہے جس سے یہ اخذ کرتا ہے اور اوسکا معتقد ہی ہوتا ہے واللہ گیلانی
و ابن الرفاعی نے طریق الی اللہ کو نہین پہچانا مگر ہاتھ پر شیخ کے شیطان نے بہت عابدون سے تلعب
کیا ہے اور اونکو اللہ سے منقطع کر دیا ہے **ف** کسینے کہا صالح کون ہوتا ہے کہا جو لائق حضرت الہی کے
ہے اور لائق حضرت کے وہی ہوتا ہے جو کونین سے متخلی ہے پوچہا ولی کون ہوتا ہے کہا جو لا الہ الا اللہ کہتا
ہے اور قائم بشروط کلمہ طیبہ ہے شرط اس کلمہ کی موالات خدا و رسول ہے یعنی شہادت وحدانیت
و رسالت دیکر دوستدار خدا و رسول ہوا ہے فرماتے تہے جب ولی مرجاتا ہے تو تصرف اوسکا کون مین
اوس سے منقطع ہوجاتا ہے اگرچہ زائر کو بعد موت کے مدد ملی یا کسی کی حاجت اوسکی ہو تو کہ یہ طرف سے اللہ
کے ہے ہاتھ پر قطب صاحب وقت کے وہ زائر کی مدد کرتا ہے بقدر مقام مزور کی **ف** انکو کبھی مرض

اثنا بچانا غلبہ بلغم جاری ہو بلغم بار ہوا اطبا نے کہا نصف اعلی مین بلغم جاری ہے اور نصف اسفل مین بلغم بارد ہم اگر دوا کرینگے
اعلی کی تو اسفل کو غلبہ ہوگا و بالعکس کہا خلوا بینی و بین اللہ تعالی بفضل بی ما یرید سات برس تک بیمار صاحب
فراش رہے کبھی آہ نکی سیاتک کو ۹۳۸ھ مین انتقال کیا رح اپنی بی بی سے کہا تو بعد میرے کسی سے نکاح نہ کرنا
جو کوئی تجھے نکاح کریگا اوسکا گہر ویران ہو جائیگا مین نہین چاہتا کہ تیرے سبب سے کسی کا گہر برباد ہو **ف**
اصل کتاب سے اسجگہ تک کسی ولی حنفی مذہب کا ذکر نہین آیا تھا اب انکا ذکر آیا و عبد الوہاب شعرانی رح نے بیان
مین انکی کرامات و خرق عادات کے بڑا طول کیا ہے سات ورق مین حالات کرامات و تصرف وغیرہ کے
لکھے ہین سچ ٭

۲۵ شیخ مدین بن احمد اشمونی رح یہ صاحب سید احمد زاہد اور اکابر عرفا سے تھے مصر مین تربیت مریدین کے سلسلے
جنکے یہ مین انہین سے ہوئی **حکایت** ایک بڑے آدمی نے انسے آکر کہا میرا مطلب یہ ہے کہ مین
قرآن شریفکو مدت یسیر مین حفظ کرلون فرمایا اس خلوت کے اندر جا صبح کو وہ پورا حافظ ہوکر نکلا انسے جب کوئی
مسئلہ فقہی پوچھتا کہتے عیسی ضریر کے پاس جاوہ تجھکو جواب دیگا خود کچھ جواب نہ دیتے یہ عیسی ایک امی شخص
تھے قریب زاویہ کے رہتے ایک جماعت بطور امتحان انکے پاس آئی کہا پاس عیسی کے جاؤ کہا ہم تو آپ ہی سے
جواب لینا چاہتے ہین فرمایا اسکا جواب فلان کتاب مین ہے جو تمہارے پاس ہے ورق دہم کی سطر سابع
مین دیکھا تو اسیطرح پایا تائب مستغفر ہوئے انکا انتقال ۸۶۰ھ کے بعد ہوا سچ ٭

۲۶ شیخ محمد شویمی رح یہ مرید شیخ مدین تھے حال عظیم رکھتے تھے ایکبار شیخ مدین بیمار ہوئے قریب الموت ہوگئے
انہون نے کہا مینے دس برس اپنی عمر کے تمکو دئے پھر انکا انتقال غیبت شویمی مین ہوگیا یہ آئے تو لوگ
انکو ملامت کرنے لگے کہا کیف مت و عزۃ ربی لو کنت حاضرا لک ما خلیتک تموت پھر سارا پانی
انکے غسل کا پی گئے **ف** اپنے اصحاب سے کہتے تھے تم اللہ کا ذکر کیا کرو تمہارے سارے کام ہو جائینگے
یہ گہر مین شیخ کے جاکر عورتون کے سر پر ہاتھ پھیرتے انہون نے شیخ سے شکوہ کیا کہا حصل لکم الخیر
فلا تشوشوا انکے مرنیکے بعد انکے بہانجے نے چاہا کہ انکے سجادہ پر بیٹھے ایک عصا لیکر باہر نکلے اور
کہا اگر تو باز نہ آئیگا تو مین تیرے رب سے کہکر تجھکو تلف کردونگا چنانچہ پھر ابو السعود انکے بیٹے پنج سالہ کو سجادہ نشین
کیا یہ جمال تھے انہون سے غلہ گندم شتر پر بار کرکے ایام حصاد مین لاتے سچ ٭

۲۷ شیخ احمد حلفاوی یہ بھی مرید شیخ مدین تھے مرد صالح سلیم الباطن تھے روبرو شیخ کے زاویہ مین حلفائیہ
لیکر بیٹھے جاتے شویمی اس بات سے متاثر ہوتے اور کہتے تو قلیل الادب ہے ایکدن خفا ہوکر انسے ملنا ترک کردیا
تیسرے دن قبل غروب کے شویمی نے آکر انسے صلح کرلی اور کہا رأیت الحق یغضب لغضبک یا اخی و لہ

یفتح علی بشیء من مواهب الحق منذ ھجر تک یہ بات شیخ کو پہنچی شیخ نے کہا انا رأیتہ ہمیشی بحلفا تہ
ھذہ فی الجنۃ مع ﴿

شیخ محمد بن احمد فرغل سنہ ۸۵۲ رجال متمکنین واصحاب تصریف سے تھے **حکایت** ایک عورت کو ضرورت
جوز ہندی کی ہوئی مصر مین نہ ملا نقیب سے کہا اس خلوت مین جا جو درخت وہان ہو اوسمین سے پانچ جوز
لے آ وہ گیا اوسنے ایک درخت جوز کا پایا پانچ عدد جوز توڑلایا پھر دوبارہ گیا تو وہان کوئی درخت نہ تھا
حکایت ایک دن اونپر گزر شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کا ہوا انہون نے چپکے سے اونکے کان مین کہا کہ
اللہ کسی جاہل کو اپنا ولی نہین کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو اوسکو علم بھی دیدیتا ہے یہ بات بطور انکار کے کہی
انہون نے کہا اے قاضی ذرا ٹھیرو اونکو پکڑ کر دو چار تھپڑ لگائی اور کہا بل اتخذنی وعلمنی **حکایت**
ایک رہبان نے آکر بطیخ اصفر مانگا وہ موسم بطیخ کا نہ تھا لکن شیخ نے لا دیا اور کہا وعزۃ ربی لما اجدہ
الا بخلف جبل قاف **حکایت** ایک تمساح اپنی دختر نقیب کو نگل گیا تھا وہ روتا ہوا اونکے پاس آیا
اوس سے کہا جس جگہ سے دختر کو لیگیا ہے وہان جاکر پکار اے تمساح آ فرغل سے بات کر وہ دریا مین سے نکلکر
ایک مرکب کی طرح آیا خلق دیکھ رہی تھی دروا مرہ کہ شیخ پاس آکر کھڑا ہوا شیخ نے لوہار کو حکم دیا کہ اسکے سارے
دانت توڑ ڈال اور تمساح سے کہا لڑکی کو اگل دے اوسنے اوگل دیا وہ مدہوش تھی تمساح سے عہد لیا کہ خبردار
کسی کو ہمارے شہر مین سے پھر اسطرح نہ نگلنا جب تک کہ تو زندہ رہے وہ تمساح روتا ہوا دریا مین چلا گیا
ف فرماتے تھے مین اکثر نیچے عرش کے سامنے اللہ پاک کے چلتا پھرتا تھا ہون اللہ نے مجھے یہ فرمایا جنے
اللہ سے یہ عرض کیا ایک قاضی نے اس بات پر انکار کیا اوسکو بددعا دی وہ گونگا ہوگیا مرتے دم تک بول نسکا
یہ آخر عمر مین مفقود ہوگئے تھے مگر سائر اقالیم واطراف ارض کے اخبار بیان کرتے انکا انتقال سنہ ۸۲۰ کے بعد
ہوا انکی چند کرامات اور بھی لکھی ہین ﴿

شیخ ابوبکر قدوسی سنہ ۸۳۰ منجملہ اصحاب تصریف نافذ کے تھے انکے لئے قلب اعیان ہوجاتا تھا شیخ عثمان
حطاب کہتے ہین مین انکے ہمراہ حج کو گیا راہ مین قرض لیتے ہزار دینار تک یا کم اور میری معرفت لیتے جب
لوگ مجھسے مطالبہ کرتے مین انسے کہتا فرماتے ان سنگریزون مین سے بقدر قرض لیکر دیدے مین اونکو
گن لیتا اور قرضخواہ کو جاکر دیتا وہ اوسکو دنانیر پاتا جب ہم مکہ مین پہنچے شیخ ہر صبح شام سماط بچھاتے کسیکو
منع نکرتے جو کوئی آتا کہا جاتا جب تک مکہ مین رہے یہی کیا **حکایت** شیخ عثمان کہتے ہین انکا ایک مرید
تھا وہ حشیش بناکر فروخت کرتا تھا شیخ اوسکے پاس اصحاب حوائج کو بھیجتے وہ سبکے حوائج قضا کرتا ایکدن
بیٹھا تھا المعصیۃ تخالف طریق الولایۃ مجھے فرمایا اے ولد اہل معاصی سے نہین ہے یہ بیٹھکر

صورت بیچ خشمین مین لوگون سے توبہ کراتا ہے جو کوئی اس سے خشمین خرید کر لیجاتا ہے کیا ذکر ہے کہ اوسکو نگل سکے رحمۃ اللہ تعالی ۔

شیخ عثمان حطاب رح انکا اخذ ابو بکر و قدوسی سے ہے بڑا ستشف تھے ایک پوستین تھا جسکو گرما سرما مین پہنے رہتے ایک چھڑا کمر مین بجائی کمربند باندہتے بچون اور یتیمون پر بہت رحم کرتے فرماتے انا قاسیت مرارۃ الیتیم لموت ابی وانا صغیر ؎

	مرا باشد از حال طفلان خبر	که در طفل از سر برفتم پدر	

مدام سرنگون رہتے اور آسمان کی طرف سر نہ اوٹہاتے مگر واسطے کسی حاجت یا مخاطبت کے ہمیشہ فقرا زاویہ کے کام مین رہتے کبہی آٹا چلنی مین چہانتے کبہی چکی پیستے کبہی آلات طعام درست کرتے کبہی اونکا کپڑا سیتے کبہی اونکی جوئین دیکہتے کبہی چولہا پہونکتے کبہی باغون سے لکڑی لاتے ایک سو عدد سے زیادہ فقرا اور اہل انکے پاس جمع ہوگئے تھے انکے پاس نہ کوئی رزق تھا نہ وقف مگر جو مہر دان اللہ دیدے جب کبہی زیادہ تنگ حال ہوتے تو پاس سلطان قایتبائی کے جا کر کچھ مانگتے وہ کسی قدر گیہون و سورو غیرہ دلوا دیتا ایک دن اوسنے انسے کہا اے شیخ عثمان تم کس بلا مین پڑے ہو ان سب لوگون کو رستہ بتاؤ یہ چلے جائین تمہاری جان کو چین ہو کہا ایک مین ہون دوسرا شخص تو ہے تو بہی ان ممالیک و لشکر کو چلتا کر اکیلا بیٹہہ رہ اوسنے کہا یہ لشکر اسلام ہے انہون نے کہا یہ لشکر قرآن ہے سلطان نے تبسم کیا ف شیخ شمس الدین طنیجی کہتے ہین مینے نہین دیکہا کہ غری کسی فقیر مصر کے لئے کہڑے ہو جاتے ہون سوا شیخ عثمان حطاب کے کہ انکا استقبال دروازہ جامع سے کرتے تہے اسی طرح متبولی رح انکی تعظیم کرتے اور باہم ملاقات رکہتے انسے جب کوئی کہتا یا سیدی عثمان المدد تو فرماتے عثمان حیلۃ من حطب جھنم فما ذا ینفعکم خاطرہ شیخ نور الدین شونی کہتے ہین مین مدت تک انکے پاس رہا ایک رات وضو کو اوٹہا ایک شخص کو در وضو مین لیٹا ہوا پڑا دیکہا مینے کہا اے شخص اوٹہہ یہ جگہہ سونے کی نہین ہے کہا اے بہائی مین عثمان ہون مجکو ام الاولاد یعنے بی بی نے نکال دیا ہے اور قسم کہائی ہے کہ آجکی رات گہر مین سونے نہ دیگی وہ انپر مسلط تہی ؎

	یاشد عروسی مایہ راحت جہان	زنہار زن تزویج نگردی شاد ان	
	دشوار بود علاج ام الصبیان	زن صاحب فرزند چو شد علت تست	

اسی طرح انکے صاحب شیخ عثمان دیمی کی بی بی بہی اونپر غالب رہتی تہی اور ہر ایک کے عیال دوسرے کے عیال پر تخرج کرتے اور ہر کوئی دوسرے کو یا عثمان کہکر بلا لقب و کنیت پکارتا یہ واسطے زیارت قدس کے

گئے تھے وہان سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا رح ❊

شیخ محمد حصری رح شعرانی کہتے ہین یہ اصحاب مین ہمارے جذب کے تھے عجائب وغرائب ودقائق علوم ومعارف بیان کرتے جب تک کہ صاحی رہتے اپنی ہوش مین جب حال قوی ہوتا ایسے الفاظ سے تکلم کرتے جسکو کوئی حق انبیاء وغیرہم مین بہی سن نسکے ایک وقت مین کسی شہر مین نظر آتے **حکایت** شیخ ابو الفضل سرسی کہتے ہین ایک دن جمعہ کو آئے لوگون سے کہا خطبہ پڑہو کہا بسم اللہ منبر پہ جاکر حمد وثناء خدا کرکے کہا اشہد ان لا الہ لکم الا ابلیس علیہ الصلوۃ والسلام لوگون نے کہا یہ کافر ہوگیا یہ تلوار لیکر اوترے سب آدمی بھاگ گئے یہ نزدیک منبر کے اذان عصر تک ٹہیرے رہے کسی کو جرأت نہوئی کہ مسجد مین قدم رکہے پہر بعض اہل بلاد مجاورہ آئے ہر اہل بلد نے خبر دی کہ انہون نے اونکے شہر مین خطبہ پڑہا انکا نہ پہانی شمار کیا تو معلوم ہوا کہ اوسدن تیس جگہہ خطبہ پڑہا حالانکہ وہ ہمارے شہر مین ہمارے پاس بیٹھے تھے سلطان قاتیبائی جب اون کو دیکھتے تو اندر گھر کے چلے جاتے اس ڈر سے کہ سبکے سامنے کچہہ اونکو نکہہ بیٹھین یا مار بیٹھین جب کسی آدمی کو یہ پکڑ لیتے تو اوسکی ڈاڑہی پکڑکر منہ پہ تہوکتے اور جب تک جی چاہتا تہپڑ مارتے کسی کا مجال نہ تہا کہ وہ چہوڑاکر چلا جاتا جب تک کہ خود ہی مار کر فارغ نہوتے فرماتے تھے آدمی کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ مقام اوسکا نیچے عرش کے نہو کہتے تھے زمین میرے سامنے مثل ایک برتن کے ہے جسمین مین کہاتا ہون اجساد خلائق کی مثل قواریر کے ہین جو اونکے بواطن مین ہے اوسکو مین دیکہتا ہون سنہ ۹۰۰ مین انتقال کیا ❊

شیخ شعیبی بن نجم خضیر البرسی رح یہ علماء عاملین سے تھے مجاہدات عالیہ رکہتے تھے سترہ برس تک ایک ہی وضو سے پوچہا کہو ایک دن قبل اذان عصر کے وضو کرکے اپنی چارپائی پہ سو رہے نقیب سے کہا کسی کو جگانے نہ دینا جبتک کہ مین خود ہی نہ جاگون کسیکو جرأت نہوئی اس مدت تک انتظار کیا جب جاگے تو آنکہین مثل خون کے سرخ تہین اوسی وضو سے نماز پڑہی جدید وضو نکیا کمرہ مین ایک کمر بند تہا جب کہڑے ہوکر اوسکو کہولا تو اوسمین سے کیڑے جہڑ پڑے شعرانی رح فرماتے ہین یہ حالت احوال شہود سے ہے صاحب اس حالت پہ گذر جانا ساری عمر کا مثل ایک لمحہ بارق کے ہوتا ہے سالک احوال قوم اسکو پہچانتے ہین رح انتہٰی مین کہتا ہون استیناس اس حالت کا اون اولیا سے ہوسکتا ہے جو دربارۂ تقلیل مدت برزخ قبور وقلت طی زمان حشر آئے ہین اور احادیث صحیحہ مین وارد ہوچکی ہین ❊

	ورنہ در مجلس رندان خبری نیست کہ نیست		مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز	

شیخ شہاب الدین مرحومی رح یہ منجملہ اصحاب شیخ مدین رح کے تھے انکا طریقہ مجاہدہ وتقشف تہا تصنیف وشتار مین پوستین علی الوجہین پہنتے یعنی کبہی اولٹا اور کبہی سیدہا ہمیشہ سرنگون طرف زمین کے رہتے

مصر مین لڑکے پڑہایا کرتے تہے پاس شیخ مدین کے مرتے دم تک رہے کبہی اونکا کہانا نہ چکہا پوچہا تو کہا مین اس
ڈرتے نہین کہاتا ہون کہ طلب شیخ مین کسی اور شئے کو شریک کرون ٥

	عشق است و ہزار بدگمانی		باسایۂ ترا نمے پسندم ؛	

فرماتے تہے ذہبت الطریق اذہب عیشا تہا و صار الکلام فیہا معدودا عند الناس من البدعۃ فلا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غالب اثر خشوع و بکا تہا جب دیکہو تو روتے پاؤ **حکایت** شیخ
نور الدین شونی کہتے ہین ایکبار مین انکے پاس گیا مینے کہا اے سیدی مقصود میرا طریق الی اللہ عز وجل ہے
کہا اے بہائی واللہ ما اعد نفسی سلمت من النفاق طرفۃ عین اور مجکو مرید نکیا جب مین نے بہت لگا
مینے کہا میرے لئے دعا کرو شور کر زمین پر گر پڑے مثل طیر مذبوح کے تڑپنے لگے اور اپنے نفس سے مخاطب ہو کر
کہا عشق یا شقیۃ الی زمان صار یطلب من مثلک الدعا اور اپنی جان کو برا بہلا کہنے لگے رح ؛

شیخ محمد خواہر زادہ شیخ مدین رح پہ مشہور ہین بلقب ابن عبد الرحیم مدینی انکے مجاہدات فوق الحد تہے
انکا صدق انکے تلامذہ مین ظاہر ہوا ایک خلائق عجم و مغاربہ مین سے انکی تربیت سے درست ہوئی مدار طریق قوم کا
مصر مین انہین کے تلامذہ پر تہا یہ صاحب تجنت بہی و لطافت و ظرافت تہے بازار مین جاکر اپنا سودا آپ خرید لا
اور اپنی روٹی تنور سے پکوا کر آپ لیجاتے فرماتے تہے ہمارا پیٹ اس گہر کے قیل و قال و کلام نے بہر دیا اب بجز
قدوم کے واحد احد پر کچہ باقی نہین رہا انکا ایک رسالہ ہے علم سلوک مین جو درمیان اہل طریقۂ مصر کے
متداول ہے **حکایت** انکے پاس ایک مرد مغربی آیا اوسنے کہا تم عیال دار ہو تمہارے پاس بہت
سے فقرا بہی رہتے ہین اور کوئی رزق معلوم مقرر نہین ہے مین چاہتا ہون کہ تمکو صنعت کیمیا کی سکہا دون
کہا جزاک اللہ عنا خیرا کہا مجہے ایک پیالہ دو تو مین جو انچہ لے آؤن اوسکو پیالہ دیا وہ لے آیا کہا اس
خلوت مین جاکر بناؤ وہ گیا انہون نے اپنے فقرا سے کہا یہ آدمی احوال فقرا مین سے کچہ بہی نہین پہچانا
ہے فقرا کی کیمیا یہ ہے کہ اللہ تعالی قوت قلب اعیان کی ایک لفظ کن سے عطا فرماتا ہے اب یہ اپنا منہ
و ریش جلا کر نکلے گا ایک لحظہ کے بعد اوسنے آواز دی کہ دروازہ کہولو مین جلا ٥

	آتش اماں نمید بہ آتش پرست را		دنیا بہ اہل خویش ترحم نمیکند	

کہولا تو محترق الوجہ واللحیۃ نکلا کہا مجکو گندک لگ گئی شیخ نے کہا لا حاجۃ لنا بکیمیا فیہا حرق الوجوہ
واللحی اذہب لحال سبیلک یعنی ہمکو ایسی کیمیا نہین درکار ہے جسمین منہہ داڑہی جلے تو اپنا
رستہ پکڑ ٥

	چو مال نیست میسر بدل توانگر باش		غنائی طبع بود کیمیائے روحانی	

شیخ شمس الدین صعیدی کہتے ہین شیخ نے اول ہی مرتبہ اوسکو دنکیا بغیر تجربہ کے واسطے صیانت خرقہ کے تاکہ اوسکو یہ بات جتادین کہ فقرا اس کیمیا سے بے نیاز ہین اونکا کنز اس گہر مین قناعت ہے لاغیر واللہ اعلم

ای قناعت توانگرم گردان	کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست

۳۵ شیخ علی محلی رحمۃ اللہ علیہ منجملہ رجال اللہ کے تھے یہ سوکہی پہلی اور بطیخ و تمر چٹائی مرسین و یاسمین و ورد فروخت کیا کرتے **حکایت** انکے پاس کوئی فقیر آکر کچھ مانگتا اوس سے کہتے جتنا سیسہ تجکو ملے لا جب وہ لاتا کہتے اسکو آگ مین پگلا جب وہ پگل جاتا ایک ذراسی مٹی انگلی سے اوٹھا کر اوسمین ڈالدیتے پھر کہتے بسم اللہ اور اوسکو ہلاتے وہ اوسی وقت سونا ہو جاتا **حکایت** ایک قاضی و مباط نے اپر انکار کیا انہے کہا تیرا مذہب کیا ہے کہا حنفی پھر قاضی پر ایک پھونک ماری وہ اوسی دم مرگیا یہ شہر مین چلتے پھرتے کہتے یا علماء البلد مایصلح الملح اذا الملح فسد **حکایت** ایکبار شیخ حسین ابو علی نے اونکو سلام کہلا بھیجا انہون نے کہا ہم عوض سلام کے تمکو یہ دیتے ہین پھر دریا مین سے ایک ٹوکرہ بھر جواہر نکال کر دے لئے فقیر نے کہا اسکی حاجت نہ مجکو ہے نہ میرے شیخ کو تب وہ جواہر دریا مین پھینک دئے سنہ ۹ کے بعد انتقال کیا ؛

شیخ عارف باللہ علی بن شہاب جد قریب شعرانی رح یہ مدققین فی الورع مین سے تھے فرماتے تھے اصل طریق الی اللہ مین طیب مطعم ہے شعرانی کہتے ہین میرے باپ انکے پاس فتاوی علما لیجاتے یہ اونکو حل کرتے اور کہتے یا ولدی کل من الخلق یفتی بقدر ما علمہ اللہ عزوجل لڑکون کو پڑہاتے اور کچھ اونسے یا اونکے آبا سے لیکر نہ کہاتے اور نہ کسی کاشتکار و شیخ بلد و اعوان ظلمہ کے یہان کا کہاتے شیخ الاسلام زکریا انصاری فرماتے تھے کہ یہ منجملہ ہمارے اخوان کے تھے جامع ازہر مین ضرب المثل تھے شدت اجتہاد و صیام نہار و قیام لیل مین ہر رات نصف قرآن پڑہتے اور ورع مین ہم پر فائق تھے کبھی طعام اہل مصر سے نہ کہایا کہتے تھے طعام اہل مصر سحت فی الابدان جو کوئی نیل مصر سے پانی بھر لاتا نہ پیتے اپنے لئے خود جاکر پانی لاتے والدین کے ساتھ بار تھے **حکایت** فرماتے تھے مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ جو جسم اکل حلال سے بنتا ہے اوسکو زمین نہین کہاتی ہے بعض فقہا نے اسپر انکار کیا اور کہا ہذا خاص بالانبیاء علیہم السلام والشہداء جب میرے باپ مرے تو اونکو انہین کی قبر مین رکھا دیکھا تو اوسی طرح تر و تازہ تھے [illegible] یہ واقعہ نظر آیا شیخ علی عیاشی کہتے ہین ایک رات مین انکے زاویہ مین رہا دیکھا کہ قبر مین قرآن پڑہتے ہین سورۂ مریم سے تا سورۂ رحمن پڑہ گئے جب فجر ہوئی خاموش ہو گئے **ف** کہا میری قبر پر کوئی علامت نکرنا اس دیوار زاویہ کے پیچھے مجھے دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا فلیس لقبرہ علامۃ الی وقتنا ہذا

میں کہتا ہوں یہ منع اسلیے تھا کہ احادیث صحیحہ میں بنا علی القبر سے سخت نہی آئی ہے شعرانی کہتے ہیں میرے
چچا شیخ عبدالرحمن نے کہا جب میرے باپ مرنے لگے مجھسے کہا کتاب طہارۃ القلوب تالیف شیخ عبدالعزیز دیرینی
لے آؤ اور تیرے باپ سے کہا اسمیں سے وہ مقام پڑھو جہاں احوال قوم کا وقت خروج ارواح لکھا ہے جب
وہ جگہ پڑھی تو کہا سبقونا على خيول لهم ونحن في اثرهم على حمير دبرة یہ کہتے تھے مجھے کثرت عبادت
کی بندہ سے اوتنی خوش نہیں آتی جتنی کہ کثرت خوف من الله ومنافسۃ النفس پسند آتا ہے **حکایت** فقرا ابراہیمیہ
کہ شہر میں کوئی فعل اونکا جیسے آگ کا کہنا ماننا زبان پر تلوار کھینچنا کرنے نہ دیتے کہتے اگر تم براہیمیہ ہو تو کوئی برہان
کتاب وسنت سے یا فعل سید ابراہیم دسوقی سے پیش کرو ایک جماعت اہل شہر نے کہا آجکی رات انکو یہ کام
کر لینے دو اوس رات سید ابراہیم نے آکر کہا تم شیخ علی کا کہنا مانو اور میں بری ہوں ہر اوس کام سے جو خلاف
ہو خلفاء راشدین و ائمہ مجتہدین کی سنت کے صبح کو اون سب لوگوں نے استغفار کی اور اپنے فعل سے رجوع
کیا اسی طرح کا ماجرا فقرا احمدیہ کے ساتھ گذرا ان فقرا کے شیخ کا نام عبدالرحمن سطوحی احمدی تھا ایک رات
اونسے کہا ای عبدالرحمن اگر تو ہمارے اس شہر میں آتا ہے تو کتاب وسنت کے طریقہ پر آ ورنہ تو مجھسے جدا ہے اونہوں
نے باواز بلند پکار کر کہا ای فقیرو تم میرے پاس سے جاؤ میں نے اس طریقہ سے رجوع طرف الله کے کیا پھر وہی
رات انکے ہاتھ پر توبہ کی اور ساتھ بحر الفیض کے ایک چھوٹا ٹاپو تھا غایب ہو گئے ہر طرف سے دریا محیط تھا لوگ مرکب پر سوار
ہوکر اسکے زیارت کے جاتے وہ کہتے کل هذا ببركة الشيخ علي فانه انقذني من الضلالة پھر اسنے ظہور
کرامات کا ہونے لگا ایکبار لوگ لکڑی انکے جزیرہ کی بغیر اذن کاٹ کر مرکب پر لاد کر لیچلے وہ مرکب قریب بولاق
جا کر لوٹ گیا لوگ ڈوب گئے مرکب بہکر انکے جزیرہ پر آلگا کہا هذا بضاعتنا ردت الينا ف شعرانی
کہتے ہیں میرے دادا جب نماز کو نکلتے کسی تارک صلوۃ کو یہ قدرت نہوتی کہ وہ اونکو چھوڑ کر چلا جاتا اونکی
ہیبت سے نماز پڑھتا جماعت فلاحین کو جب مجلس لغو میں دیکھتے کہتے یا اولادي العمر يضيق عن مثل
ذلك وعن قريب تقدمون انکا نسب طرف سلطان تلمسان کے منتہی ہوتا تھا لکن یہ اس بات کو ظاہر نکرتے
تھے کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفاخر بالنسب منع فرمایا ہے انسان حقیقت میں مقدس نہیں ہوتا
ہے مگر عمل سے اگر چہ اولاد اکابر صحابہ سے کیوں نہو تم موالی حضرت کو دیکھو جیسے سلمان وبلال کہ اونکی شان
بسبب طاعت خدا ورسول کے کسقدر بلند ہو گئی انکا انتقال بعمر ۷۵ سال سنہ ۹۱ھ میں ہوا ف اس جگہ
پر شعرانی رح نے لکھا ہے کہ یہ آخر ذکر اہل قرن تاسع ہے ہمنے ذکر جماعات کثیرہ اہل ہر دو قرن کو ترک کر دیا ہے
اسلیے کہ کتب زوائد اوس سے مغنی ہیں ہمنے اس کتاب کو بالاصالۃ واسطے بیان اہل طریق واحوال اس فریق کی وضع
کیا ہے فانهم كانوا على الكتاب والسنة فربما تكثر البدع من فقراء اهل هذا العصر زيادة على

ما هي عليه الآن فيعتقد العامة ان السلف الذين يزعمهم كانوا على قدمهم كانوا على هذه البدع فلذلك لم نذكر في الغالب في هذا الكتاب من المشائخ الا من له كلام في الطريق واتحاف تنشط المريدين هذه طريق التاسي بالاشياخ واما الكرامات ونتائج الاعمال فليست هذه الدار محلا لها انما محلها الدار الآخرة فلذلك لم نذكر منها الا بقدر تسكين القلب لذلك الولي ليؤخذ كلامه بالقبول والاعتقاد والله حسبي ونعم الوكيل انتهى مین کہتا ہون شعرانی رح نے اس کتاب طبقات مین جتنے ملفوظات حقائق باطنه واخلاق ظاہرہ اہل اللہ سے نقل کیے ہین اور کرامات اونکے لکھے ہین مینے اس ترجمہ مین اونکی تلخیص موافق افہام اہل عصر کے کی ہے غامضات مسائل تصوف کو چھوڑکر اکتفا نقل اخلاق ظاہرہ پر کیا ہے جنکو تزکیہ قلب مین دخل تمام ہے اس زمانہ قرب قیامت مین اگر ہزار آدمی مین ایک شخص کو بھی اللہ عز وجل ایسی توفیق شامل حال کرے کہ وہ مقتدی ان اخلاق وافعال کا ہو تو غنیمت کبری ہے ورنہ نفس اسلام ان ایام مین مثل عنقا وکیمیا وکبریت احمر کے عزیز الوجود ہوگیا ہے بہر وجود اخلاص ایمان وتزکیۂ احسان کا کیا ذکر ہے ابناء دنیا تو کبھی بھی طالب تقوی وطہارت نہ تھے اب اخوان اسلام بھی مراتب اسلام سے ہارب ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا اسوقت مین جو کوئی مسلمان ادا فرائض وواجبات شرع پر قائم اور کبائر ذنوب سے مجتنب اور صحبت بد سے دور اور طالب درستی اخلاق اور رجال اخلاص وصواب ہے اور اکل مال ورزق حرام سے بری اور صادق القول والفعل ہے سمجھو کہ وہ ولی اللہ ہے اگرچہ اوس سے تمام عمر مین ایک خارق عادت یا کرامت بھی صادر نہو کیونکہ صدور کرامات کا شرط ولایت سے نہین ہے کرامات نتائج اعمال صالحات کے ہوتے ہین خالق اون کرامات کا باتھ پر اہل کرامات کے اللہ عز وجل ہے واللہ خلقکم وما تعملون اہل کرامات کو اوسمین کچھ اختیار حاصل نہین ہے اسوقت مین بڑی کرامت یہی ہے کہ کسی مسلمان کو استقامت ظاہر سنت وواضح کتاب پر اعتقادا وعملا وقولا وفعلا وحالا نصیب ہو اللہم وفقنا وتب علینا واجعلنا من عبادک الصالحین ولا تحرمنا من برکات العارفین آمین یارب العالمین اسکے بعد شعرانی رح نے خاتمہ کتاب منعقد کیا ہے اوسمین ذکر ایک جماعت اولیاء قرن عاشر کا لکھا ہے اب ہم اوسکو اس جگہہ شروع کرتے ہین وباللہ التوفیق

خاتمہ بیان مین اولیاء قرن عاشر کے رضی اللہ عنہم اجمعین

شعرانی کہتے ہین خاتمة في ذكر مشائخ الذين ادركتهم من القرن العاشر وقد سبقني الى نحو ذلك الشيخ عبد العزيز الديريني في منظومة له فقال في اولها وهو لسان حالي ايضا

واذكر الآن رجالا كانوا ۵ كالنجم يهو بها زمانُ
مشائخنا صحبتهم زمانا ۰ اور رتهم لبركا احيانا
مشائخي الائمة الابرار ۰ واخوان الاحبة الاخيار
ارجو بذكرهم بقاء الذكر ۰ لهم وفوزي بجزيل الاجر
فانهم عاشوا بانس الرب ۰ سرا وذاقوا من شراب الحب
فهم جلوس في نعيم الحضرة ۰ وجوههم في نضرة من نظرة
وكل شيخ نلت منه علما ۰ واذ بافهوا ماسى حتما
وكل شيخ زرته للبركه ۰ فقد وجدت بحج تلك البركه

معلوم ہوا کہ اس خاتمہ مین جتنے شیوخ کا ذکر کیا ہے وہ سب مشائخ شعرانی ہین رحمہ اللہ تعالی اب ذکر اون کا تام بتمام مع حال ومقام کیا جاتا ہے اللہ پاک سے امید ہے کہ یہ ذکر میرے لیے مثل ذکر ابواب سابقہ موجب خیر وبرکت دارین ہو ۵

عشق می ورزم و امید کہ این فن شریف ۰ چون ہنرہای دگر موجب حرمان نشود

ہر چند محرر سطور ان حضرات بابرکات کی صحبت صوری سے مہجور ہے لیکن تہ دل سے انکا ہواخواہ ومحب ہے کیونکہ فان لم یکن وابل فطل اگر انکے حال برکت اشتمال سے محروم ہے تو بحمدہ تعالی انکے قال فیض اشتمال سے بہرحال مستفیض ہے کیونکہ علاقہ محبت کا ساری علائق سے زیادہ تر مستحکم ہوتا ہے اسلئے کہ منجملہ افعال قلوب کے ہے اور اعتبار اعمال کا بنص سید مختار صلعم نیات سے ہوتا ہے وانما لکل امرء ما نوی اور ہمارے حضرت رسالت علیہ الصلوات والتسلیمات نے ہمسے وعدہ صادقہ فرمایا ہے کہ المرء مع من احب اللھم آمین ۰

شیخ محمد مغربی شاذلی رح یہ منجملہ راسخین فی العلم کے تھے انہون نے اخذ طریق کا شیخ ابو العباس حریری تلمیذ شیخ محمد حنفی سے کیا اولاد اتراک مین ہین انکو مغربی اسلئے کہتے ہین کہ انکی مان نے ایک مرد مغربی سے نکاح کیا تھا انپر استغراق غالب رہتا تھا یہ طریق مین بخیل بالکلام تھے سو یہ ایک اعظم دلیل ہے انکے صدق وعلو شان پر کیونکہ شان اہل طریق کی ہمیشہ سے یہی رہی ہے **حکایت** کسی نے ان سے کہا کوئی رسالہ طریق مین تصنیف کرو کہا کسکے لیے تصنیف کرون تم کوئی شخص راغب صادق لے آؤ کہ جب مین اوس سے کہون کہ تو اپنے مال وعیال سے باہر آ تو وہ باہر آئے یعنی اونکو ترک کردے لوگ خاموش ہوگئے فرماتے تھے سارا طریق دو لفظ کی طرف راجع ہے سکتہ ولفتہ وقد وصلت شعرانی کہتے ہین اسکے معنی یہ ہوئے عدم الالتفات لغیر اللہ تعالی والاقبال علی اوامر اللہ **حکایت** انکے پاس جب فقرا آتے اور کہتے کہ ہمسے عہد لو

یعنی ہمکو مرید کرو ہم بیعت کرین تو فرماتے اے میرے بچو جاؤ چین کرو کیون بلا مین پڑتے ہو یہ سارا طریق بلا ہے تم
ایسے طریق مین ہو کہ جو چاہتے ہو سو کہاتے ہو جو چاہتے ہو وہ پہنتے ہو لوگ تمسے ڈرتے ہین اور چاہتے ہین کہ
تم اونسے سکوت کرو رہا یہ طریق سو اس طریق مین تلوار و کٹہری کیجاتی ہے اور لوگون کی زبان تمپر کہولدی جاتی ہے
تمکو جائز نہین ہے کہ تم اس طریق مین اونکی زبانون کو اپنی جانون سے پہیرو تم مین اگر کوئی شخص ثوب مصقول
پہنے گا یا مخرات خام اوڑہے گا تو لوگ کہنے لگین گے کہ یہ فقرا کا لباس نہین ہے فقہا صاحب یہ بات سنتے تو چپکے
اوٹہکر چلے آتے یہ فرماتے اجیبنی صدقکم فی دعوی الکذب **ف** شیخ ابراہیم سے ہی انکے پاس طالب
تربیت گئے اونسے کہا تربیت خانگی چاہتے ہو یا تربیت بازاری عرض کیا اسکے کیا معنی ہین فرمایا تربیت سوقیہ
یہ ہے کہ مین تمکو چند کلمات و بیانات سکہادون جسطرح کہ متوسطین فنا و بقا و احوال قوم مین کلام کیا کرتے ہین اور
اجازت دون کہ تم ایک سجادہ پر بیٹہکر بات چیت کرو اپنی کہو اورون کی سنو تربیت بیتیہ یہ ہے کہ تم سارے اہل بلا
کے سائر اقطار ارض مین شریک اونکی بلا کے ہو اور جو نسبت و بہتان اونکے بارہ مین کہا گیا ہے وہی تمہارے بارہ مین
کہا جاوے اور جسطرح کہ تمسے پہلے اولیا اور اولو العزم نے صبر کیا ہے ویساہی صبر تم بہی کرو نہ کلام ہو نہ سجادہ
ف فرماتے تہے سالک تین طرحکے ہوتے ہین ایک جلالی اونکا میل طرف شریعت کے زیادہ ہوتا ہے دوسرے
جمالی یہ طرف حقیقت کے مائل تر ہوتے ہین تیسرے کمالی یہ جامع ہوتے ہین ان دونون مراتب کے علی حد سوا
وهو منهما اکمل و افضل کہتے تہے مدصفات کی مشتمل ہے نفی و اثبات پر مثل مد کلمہ شہادت کے سو
اگر تو اوسکی طرف نظر من حیث عدم الذات بالصفات کریگا اور یہ طرف نفی کے ہے تو تو کہیگا لیست هی هو کلا
الہ اور اگر تو نظر طرف اوسکے من حیث تعلق الصفات بالذات کریگا تو تو ولا غیرہ کا الا اللہ کہیگا سو جسطرح کہ
وقوف نزدیک قول لا الہ کے واسطے حذر کے اول مین اثبات غیریت محضہ صفات الہی سے اور ثانی مین واسطے
حذر کے نفی محض ذات الہی سے جائز نہین ہے اسیطرح وقوف نزدیک لیست هی هو کے بہی جائز نہین ہے
یہی حکم ہر اوس کلام کا ہے جو متعدد اللفظ متحد المعنی ہو **ف** اس قول غزالی کے لیس فی الامکان ابدع
مما کان یہ معنی کہتے تہے ای لیس فی الامکان ابدع حکمة من هذا العالم بحکم به عقلنا بخلاف
ما استاثر اللہ تعالی بعلمه و بادراکه وابدعیته خاصة به فهو اکمل وابدع حسنا من هذا
العالم بالنسبة الیه تعالی وحده الخ فرماتے تہے الطلب طریق ساداتک وان قلوا و ایاک و
طریق غیرهم وان جلوا و کفی شرفا بعلم القوم قول موسی للخضر علیهما السلام هل اتبعک
علی ان تعلمنی مما علمت رشدا وهذا اعظم دلیل علی وجوب طلب علم الحقیقة کما یجب
طلب علم الشریعة **ف** کہتے تہے ابن شریعت آنکہہ سے حکم ظاہر و نسبت فعل خلق کو طرف خلق کہنا

کیونکہ توجہ خطاب کی اور ترتیب احکام کا خلق پر ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور ابن حقیقت آنکہہ سے حکمت
باطنہ و نسبت فعل الی الحق کو نظر کرتا ہے کیونکہ حقیقت مین فاعل مختار حقتعالیٰ ہے وربک یخلق ما یشاء و
یختار ما کان لھم الخیرۃ سبحان اللہ و تعالیٰ عما یشرکون **ف** دربارۂ رویت حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اثنا یقظہ مین فرماتے تھے کہ مراد اس رویت سے یقظہ قلب ہے نہ یقظۂ حواس جسمانیہ اسلئے کہ جو کوئی کمال
استعداد و تقرب مین مبالغہ کرتا ہے وہ محبوب حق ہوجاتا ہے جب حق کا محبوب ہوا تو اب سونا اوسکا کثرت بیداری دل
سے مثل حال بیداری غیر کے ہوجاتا ہے اسوقت وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھتا مگر روح متشکل
بتشکل مثالی کو بغیر اسکے کہ ذات حضرت صلعم اپنی جگہہ سے انتقال کرے اور برزخ سے نزدیک اس دیکھنے والے کے
آئے اسلئے کہ وہ کلفت آمد و شد سے کریم و منزہ ہے ھذا ھو الحق الصراح انتہٰی مین کہتا ہون عفا اللہ
عنا جو معنی اس حالت شریفہ کے جناب شیخ رح نے اس جگہہ ارشاد فرمائے ہین خطرہ اسی معنی کا میرے دل مین
بھی قبل اطلاع کے اس تاویل صحیح پر بطور خواطر سابقہ مین گزرتا تھا کہ یہ رویت بنو یہ بیداری مین اسیطرح ہوتی
ہے جسطرح کہ اس جگہہ ذکر ہوا و للہ الحمد علی موافقۃ المعنی فرماتے تھے اللہ جب چاہتا ہے کہ کسی بندے کا ایمان وقت
موت کے سلب کرلے تو اوسکو کسی ولی پر مسلط کردیتا ہے یہ اوسکو ایذا دیتا ہے کہتے تھے شکار سگ معلم کا اسلئے بجائے
ذبح شہید ہے کہ وہ حکم مین اپنے صاحب کے ہوتا ہے اور سے متمرنی سے منزجر ہوجاتا ہے گویا ہاتہہ مین صیاد کے ایک مدیہ
یعنی سکین ہے اور اگر وہ سگ ہمراہ اپنے نفس وہوی کے ہوتا تو کہانا اوسکے صید کا حرام ہوجاتا یہ آپنے عمامہ مین
ایک کیسہ نقد رکہتے تھے اوسمین سے مثل ملوک کے خرچ کیا کرتے لوگون کا قرض ادا کرتے محتاجون کی چارہ سازی
کیا کرتے ایک رحمت تھی بندون پر رح ؏

شیخ محمد بن عنان رح بڑے زاہد عابد تھے مثال انکی اور انکے احوال کی طاؤس یمانی یا سفیان ثوری کی ہے شعرانی
کہتے ہین ہمنے اپنے عصر مین انکی جوڑ کا کوئی نہین دیکھا مشائخ عصر جب انکے سامنے آتے مثل اطفال کے گود
مین مزنی کے ہوتے زمانۂ بلوغ سے قدم عبادت و صیام و قیام لیل پر تھے انکی کرامات بہت ہین ایکبار شش تفح
آرد سے پانسو آدمی کو پیٹ بہر کہانا کہلا دیا اور کہا وعزۃ ربی لو شئت لملأت البلد کلھا خبزا
من ھذا العجین بعون اللہ تعالیٰ **حکایت** ایک شخص جامع اسکندریہ مین تہا جب کسی سے خفا
ہوجاتا کہتا یا قمل اذھب الی فلان فتمتلی ثیاب ذلک الشخص قملا حتی یکاد یھلک یعنی اوس
شخص کے کپڑون مین اتنی جوئین ہوجاتین کہ وہ قریب ہلاک ہوجاتا یہ خبر انکو پہنچی کہا مجکو اوسکے پاس لیچلو لیگئے
اوس سے فرمایا انت ما عرفت من طریق اللہ الا القمل پہر اوسکا ہاتہہ پکڑکر ہوا مین پہینکدیا وہ لوگون کی
نظر سے غائب ہوگیا اوس دن سے پہر کسینے اوسکو نہ دیکہا کہ شیخ نے کس طرف پہینکدیا **ف** کہتے تہے مجالست

اکابر محتاج ہے دوام طہارت کی اگر کوئی شخص انکے روبرو کچھ چیز دنیا کی لاکر رکھتا اور کہتا کہ آپ اسکو فقرا پر تقسیم کر دو تو
نہایت کمند ہوتے اور کہتے ما وجدت احدا یفرق وسخک فی البلد غیری **حکایت** شیخ شمس الدین کی
کہتے ہین ایک دن مین پاس انکے گیا مجھکو الم شدید تھا وسواس سے وضو و نماز مین میٹے اسکا شکوہ کیا کہا ہمارا عہد
ہے ساتھہ مالکیہ کے کہ وہ طہارت وغیرہ مین وسواس نکیا کرین اوسی دم سارا وسوسہ دل سے جاتا رہا پر کسیکو اپنے
زمانے مین صالح طریق نہین جانتے تھے کہتے تھے ہولاء یتاجرون بطریق اللہ اسی لئے کسیکو تلقین ذکر کی نکرتے
سوا شیخ احمد نجیبی کے کہ وہ ایک دن مصحف لیکر پاس انکے آئے اور کہا تمکو قسم ہے صاحب اس کلام کی کہ تم مجھے
ذکر کرنا بتاؤ بیاس قسم سے بیہوش ہوگئے پھر اونکو ذکر کرنا سکہایا اور کہا یا ولدی الطریق ما ھی بھذا انما ھی
باتباع الکتاب والسنۃ انکی عادت تھی کہ ایک مسجد مین جمعہ نہ پڑہتے بلکہ ہر جمعہ کو مسجد جامع دیگر مین جاتے
کبھی جامع عمرو مین اور کبھی جامع محمود مین کبھی جامع قرافہ مین کبھی جامع ازہر مین فقرا صادقین کی زیارت کیا
کرتے خواہ وہ زندہ ہوتے یا مردہ سوا حال مرض کے کبھی ترک زیارت نکرتے شعرانی کہتے ہین مین اونکو دیکھتا تھا
کہ ہمیشہ سبحہ گردان رہتے اور قرآن پڑہا کرتے اور فقیر کے لئے ننگے ہوکر نہانا گو خلوت مین ہو ناپسند کرتے کہتے
طریق اللہ ما بنیت الا علی الادب مع اللہ تعالی وکل من ترخص فیھا لا یصلح لھا انکا انتقال ۹۳۲ھ
مین ہوا اسمہ وسلطان طومان بائی نے نماز پڑہی پادشاہ نے پاؤن شیخ کے کہول کر اپنے گال اوس سے ملے وہ
دن ایک یوم مشہود تھا مصر مین رح

شیخ ابو العباس غمری رح یہ ایک کوہ سنگین اور کنز طلسم صاحب ہیبت تھے ملوک و رعایا انسے دہشت کہاتے
انکے کرامات بہت ہین شعرانی نے چند کرامات انکے ذکر کئے ہین شیخ محمد صالح کہتے ہین واللہ اگر جنید انکو پاتے
تو انسے اخذ طریق کرتے یہ کسی صغیر کو کسی کبیر سے مزاح کرنے ندیتے تھے ایکبار ایک صبی کو دیکھا کہ ایک مرد کبیر کا
غمز کرتا ہے دونون کو نکال دیا اور اونکے حوائج اوٹھاکر پھینک دئے کسی امرد کو اپنی مسجد مین اذان کہنے ندیتے
جب تک کہ اوسکی ڈاڑہی نہ نکلتی سلطان قایتبائی نے بہت تمنا ملاقات کی ظاہر کی اذن ندیا مینے انکو ایکبار دیکھا تھا
جبکہ میری عمر آٹھہ سال کی تھی انتہی انکا انتقال ۹۰۵ھ مین ہوا رح

شیخ نور الدین حسنی مدینی رح یہ عارف باللہ تھے رایتہ وانا صغیر قالہ الشعرانی ایک شخص خشب شیوخ جس سے
عورتین کتان بنتی ہین فروخت کرتا تھا اوسکو سنا وہ کہتا ہے یا قفۃ شیوخ بنصف فضۃ انہون نے اوس
سے لئے اور کہا قد رخصت الطریق قفۃ شیوخ بنصف فضۃ پھر مرتے دم تک کسی کو تلقین نکی یہ مصدر
قضاء حوائج خلق تھے نزدیک امراء وحکام کے رح

شیخ الاسلام زکریا انصاری خزرجی رح یہ ایک رکن تھے طریق فقہ وتصوف کے شعرانی کہتے ہین مینے بیس برس

انکی خدمت کبھی غفلت یا اشتغال مالا یعنی مین نہین دیکھا نہ رات کو نہ دن کو باوجود کبرسن کے سنن فرائض کھڑے
ہوکر پڑھتے اور کہتے مین اپنے نفس کو عادت کسل کی نہین ڈالتا اگر کوئی آدمی آتا اور کلام طویل کرتا تو کہتے بالعجل
ضیعت علینا الزمن یہ نکہاتے مگر روٹی خانقاہ کی اور کہتے کہ واقف اس خانقاہ کا منجملہ ملوک صالحین کے تہا
یہ وقف اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذن سے کیا ہے انکی مصنفات اقطار ارض مین شائع ہین لوگ
اونکو بسبب انکی حسن نیت و اخلاص کے پڑہتے پڑہاتے ہین مینے جب انپر رسالہ قشیری پڑہا مجھکو اشارہ کیا حفظ
روض کا مینے تفسیر بیضاوی و حاشیہ طیبی علی الکشاف و حاشیہ سید و حاشیہ تفتازانی و حاشیہ سیوطی و حاشیہ
جمع الجوامع و شروح بخاری مثل فتح الباری و کرمانی و عینی انہین سے پڑہی جب انکے پاس بیٹھتا تو گویا پاس
ملوک صالحین عارفین ارض کے پاس بیٹھتا ہون مقتدین بصدر انکے سامنے مثل طفل کے ہوتے یہی حال امرا
واکابر کا تہا یہ کثیر الکشف تہے مجکو جب کوئی خطرہ گذرتا تالیف روک دیتے اور کہتے قل ما عندک وقت لکھتا
اگر میرے سر مین درد ہونے لگتا کہتے نیت شفا کی علم سے کر مین نیت کرتا اوسی وقت درد سر جاتا رہتا انکی دعا
سے ایک اندھا ناجہ بصیر ہوگیا تہا سنہ ۹۲۷ مین انتقال کیا شعرانی نے تلقی ذکر کی طریقہ سید محمد غمری پر انہین
سے کی تہی اور خرقہ پہنا تہا رح *

شیخ علی ضریر بنتیتی رح یہ اکابر علما عاملین و مشائخ کاملین مین سے تہے شام و حجاز و یمن وغیرہ سے انکے پاس
مشکلات و معضلات مسائل آتے یہ سب کا حل بعبارت سہل کرتے سب علما انکو مانتے تہے بلدہ بنتیت مین
رہتے سائر اقطار سے لوگ انکے پاس قصد کرکے آتے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انکو دیکھا مجکو حدیث عائشہ
بمقدسہ ارضاہ و مداد استخطا ناس الخ سنائی اور حسبہ کہا تو اس حدیث کو یاد کرلے قریب ہے کہ تو مبتلا ہوگا ساتھ
لوگون کے انکی ملاقات خضر سے بارہا ہوتی کہتے تہے خضر کسی شخص سے نہین ملتے ہین جب تک کہ اوسمین
تین خصال مجتمع ہون اگر یہ خصال اوسمین نہین ہین تو پہر کبھی ملاقات نہین ہو سکتی اگرچہ عبادت
مین برابر ملائکہ کے کیون نہو الخصلۃ الاولی ان یکون العبد علی سنۃ فی سائر احوالہ الثانیۃ ان
لا یکون لہ حرص علی الدنیا الثالثۃ ان یکون سلیم الصدر لاہل الاسلام لا غل ولا غش
ولا حسد انتقال انکا سنہ ۹۳۰ مین ہوا رح *

شیخ علی بن جمال بنتیتی رح یہ ہر سال غلہ لیجا کر مکہ مین فروخت کرتے محتاجون کے ہاتھ بیچتے مکہ مین مشہور
تہے اسلیے کہ منہ مانگے دام لیتے کہتے اس سے کم قیمت نہ لونگا جو کوئی اس قیمت پر راضی ہوتا اور جان لیتے
کہ یہ محتاج ہے اوسکو مفت مین دیدیتے اور قیمت نہ لیتے اور جو کہتا کہ یہ غلہ گران ہے اور وہ محتاج ہوتا
اوسکے ہاتھ فروخت نکرتے ہر سال ثیاب شامیہ لیجا کر اہل مکہ و مدینہ مین تقسیم کرتے اگر کسی کو خبر ہوجاتی تو اوس سے پھیر لیتے

اور کہتے بہائی مجھسے غلطی ہوئی یہ تمہارا نہین ہے شعرانی کہتے ہین مینے اونکو فقط ایکبار دیکھا ہی مجھکو دعا دی
مجھے امید قبول ہے رح ٭

شیخ عبدالقادر بن عنان رح شعرانی کہتے ہین مینے سات برس انکی خدمت کی آناء اللیل و اطراف النہار قرآن پڑہا
کرتے خواہ چلتے پہرتے یا حصاد کرتے یا کشتکاری کرتے انکا ورد فقط قرآن کریم تہا انکے وقائع ساتھ حکام و مشائخ
کے بہت ہین یہ اونکے حق مین کثیر العطب تہے کہتے تہے کل فقیر لا یقتل من ہولاء الظلمة عدد شعره لیس
تما ہو فقیر ۹۲۰ھ مین انتقال کیا ٭

شیخ محمد عدل شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس پانچ سال تک رہا صاحب سمت حسن و قبول تام تہے بین الخاص و العام
حکایت ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا قل لمحمد العدل الطناحی
یتیم بسنتی وینفع الناس اوس دن سے مشہور بعدل ہوگئے ٭

شیخ محمد بن داؤد منزلاوی رح شعرانی کہتے ہین مین بارہا انسے ملا مجکو دعا عمر دی یہ اتباع کتاب و سنت
مین ضرب المثل تہے فقرا و منقطعین کی خدمت کرتے کہانے پینے مین اونسے امتیاز نہ کرتے انکی بی بی کبہی
مرغ پکاتین جب فقرا سو رہتے تو انکے پاس لاتین کہ یہ کہائین یہ لیکر زاویہ مین جاکر فقرا کو جگا کر کہلاتے انکے بیٹے
شہاب الدین بہی اتباع کتاب و سنت مین ضرب المثل تہے مینے اپنے عصر مین انسے اور شیخ یوسف حریثی سے
زیادہ کوئی اضبط لسنة نہین دیکہا رح ٭

شیخ محمد سروی مشہور بابی الحمائل رح یہ بہی احد الرجال تہے ہمت و عبادت مین ایکبار جب حال غالب ہوتا عبرانی
سریانی عجمی مین بات کرتے اور جو بات منہ سے کہتے اللہ ویسا ہی کر دیتا شہر والون نے آکر شکوہ کیا کہ ہماری کشت
بطیخ مین چوہے ہمکو بہت ستاتے ہین کہا تم جاکر پکار دو حسب مارسم محمد ابو الحمائل انکم ترحلوا
اجمعون ایسا ہی کیا پہر اوس دن سے کوئی چوہا نظر نہ آیا اور شہر والون نے یہ حال سنا وہ بہی شاکی
ہو کر آئے اونہون نے کہا یا اولادی لا اصل الاخذ من اللہ اور اونکے چوہے بہاگ گئے حکایت یہ مبتلا
ہاتھ مین اپنی بی بی کے بعید اوس سے ڈرتے تہے یہانتک کہ کسی فقیر کو خلوت مین جگہ دیتے وہ اوسکو نکال دیتے
شیخ سے اذن بہی نہ لیتے یہ بول نہ سکتے انکی بی بی کہتی ہین کہ میرے پاس بیٹھے ہوئے کہ اتنے مین ایک گروہ
فقرا کا ہوا پر گذر کرتا انکو پکارتا یہ بہی اونکے ساتھ اوڑتے پہر کہین مجکو نظر آتے وقت غلبہ حال کہڑے ہو کر ڈنڈے
کولاتین مارتے ف انکے مریدین حزب شاذلیہ وغیرہ پڑہتے تو ناخوش ہوتے اور کہتے ہمنے کسی کو
نہین دیکہا کہ بجز قرأت حزب و اوراد سے کوئی اللہ تک پہنچا ہو ہم تو سوا لا الہ الا اللہ کہنے کے عزم و ہمت
اور کچہ نہین پہچانتے ارباب احزاب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اسافل مردم سے رات دن اس دہا

ہین مشغول ہوکر اللہ اوسکا بیاہ کسی دختر پادشاہ سے کرادے جب مکہ کو حج کے لئے گئے تجار مکہ وغیرہم نے انپر اجتماع کیا
اونہون نے اپنے خادم سے کہا کیا ہم تجارت کرنے کو آئے ہین یا اس شہر مین عبادت کے لئے آئے ہین یا لوگون سے
مشغول ہون تو وقت مغرب کے ہر ایک کے پاس اس جماعت سے جاکر الگ الگ ایک ایک سے یہ بات کہہ کہ شیخ محتاج ہین تجھسے
ایک ہزار دینار مانگتے ہین پہر اوس رات کوئی انکے پاس نہ آیا جب سب کا آنا بند ہوگیا کہا الحمد للہ رب العالمین ا
وقائع مشہور ہین تمام اہرین انپر نماز جنازہ پڑہی گئی ۹۲۳ مین انتقال کیا ہے *

شیخ نور الدین علی مرصفی رح یہ اسمرکے راسخین فی العلم سے تھے انکی مؤلفات طریق مین بہت نافع ہین رسالہ قشیری کو
مختصر کرکے تکلم مشکلات پر کیا ہے حالانکہ یہ بدایت امر مین امّی تھے آٹھ برس کی عمر مین انہون نے شیخ مدین کو دیکھا
تہا وقت تکلم دقائق طریق کے اگر کوئی قاضی انکے پاس آجاتا تو نقل کلام طرف مسائل فقہ کے کرتے یہانتک کہ وہ
اوٹھ جاتا اور کہتے ذکر الکلام بین غیر اہلہ عورۃ ف انکی یہہ وصیت تہی کہ تو ایسے جامع یا زاویہ مین
سکونت نکر جسکے لئے وقف یا مستحق لوگ ہون بلکہ مواضع مہجورہ مین رہ جسکے لئے وقف مقرر نہو فقراء کو معاشرت
نچاہئے مگر اوسی کے ساتھ جو انکے خرقہ مین ہے معاشرت باضد مکدر نفوس ہوتی ہے بعد ۹۳۰ کے انتقال کیا ہے

شیخ تاج الدین ذاکر رح انکا چہرہ انکے نور قلب سے منور تھا صاحب ہمت حسن وتحمل باخلاق جمیلہ تھے
قریب تہا کہ ہر بال انکا بول اوٹھے کہ یہ اللہ کے ولی ہین انکے اصحاب نہایت جمال وکمال مین تھے خاص وعام کے
دل مین انکا اعتقاد تھا سلطان وامراء سے لوگون کی بہت سفارش کرتے تھے سات سات دن تک ایک ہی وضو
پر رہتے آخر عمر مین گیارہ دن کے بعد ایکبار وضو کرتے فرماتے تھے قناعت یہ نہین ہے کہ جو سوکہی روکہی روٹی
ملے وہ کہالے قناعت تو یہ ہے کہ نہ کہائے مگر بعد تین دن کے چند لقمہ جو پشت قوی رکہین اور اکثر مدت پانچ دن
ہین مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے یکفی ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ او کما قال ؎

	اگرچہ رشتہ لبیازی بپیچ وتاب اینجا		سر از دریچۂ گوہر برآوری فردا	

۹۲۰ کے بعد انکا انتقال ہوا ہے انکا جنازہ مشہور ہے *

شیخ ابو السعود جارحی رح یہ صاحب شیخ شہاب الدین مرحومی کے تھے اونہین سے طریقہ لیا مصر مین انکی کرامات بہت
ہوئی عام وخاص وملوک وامراء سب معتقد تھے سامنے انکے نیازمندانہ حاضر ہوتے انکا زاویہ اپنے ہاتھ سے
بنالے طوب وطین اوٹھاتے جس بات کو سنتے بسمع باطن سنتے ایک آدمی نے کہا معاملہ بگڑ گیا پہیپے کہوٹے
ہین چیخ مارکر گر پڑے ڈاڑہی نوچ ڈالی کامل ایک دن تک اسی حال پر رہے جب کبہی حال زیادہ غالب ہوتا تو
کپڑے پہاڑکر برہنہ ہوجاتے کہتے تھے مین اسجگہ ۳۰ برس سے ہون آجتک ایک آدمی بہی میرے پاس طلب طریق
کے لئے نہین آیا نہ کوئی سوال حسرت کرتا ہے نہ فرقت سے پوچہتا ہے نہ کسی شئے مقرب الی اللہ کا سوال کرتا ہے

جو آتا ہے وہ یہی کہتا ہے میرے استاد نے مجھپر ظلم کیا میری جورو مجکو ستاتی ہے میری کنیز بھاگ گئی میرا ہمسایہ مجکو ایذا دیتا ہے میرے شریک نے میری خیانت کی آخر سنتے سنتے میرا جی تھک گیا اور وحدت مجکو پسند آئی دیکھا تو میری خیریت اسی تنہائی مین ہے فیالیتنی لم اعرف احدا ولم یعرفنی احد ؎

صفای دل طلبی چشم از جہان بر بند
که رخنه ایست کزینجا غبار می آید

ف جب مرنے لگے تو شیخ الاسلام حنفی اور ایک جماعت کو کہلا بھیجا کہ مین تمکو اس بات کا گواہ کرتا ہون کہ مینے اپنے اصحاب مین کسیکو اذن سلوک کا نہین دیا ہے انمین کسی ایک نے رائحہ طریق کا نہین سونگھا سنہ ۹۰۰ کے بعد وفات ہوئی جس سرداب مین اعتکاف کرتے تھے اوسی مین دفن ہوئے شعرانی کہتے ہین ما رایت اسرع کشفا منه فحصل لی منه دعوات وصحبت برکتها فرماتے تھے لا تجعل الشفقط رایا ولا مؤلفا ولا زاویة وفر فان هذا زمان الفرار ایکبار ایک فقیہ جامع ازہر سے کہا منی تصیر هاء الفقیه راعو والحمد لله رب العلمین ؎

شیخ محمد منیر رح [۱۵] یہ مرید شیخ ابراہیم متبولی تھے انہون نے ۹۰ حج کیے تھے یہ کلام کرنے کو طریق مین اکسیر سلوک وعمل کی نکرو ہ رکھتے تھے کہتے تھے یہ بطالت ہے اکثر حج پاپیادہ کرتے مجرد رہتے ایک رکوہ دوش پر رہتا لوگون کو اوس سے پانی پلاتے انکے سر پر سفید لمبے بال رہتے حج مین سر منڈاتے تھے اہل مکہ بنتے سکر وصابون وخیط وکحل وغیرہ لادتے یہ راہ مکہ وزمانہ اقامت مکہ مین طے اکل وشرب کرتے تا لا اکن حرم مین حاجت بول وبراز کی نہو سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا ہے ؎

شیخ ابوبکر حدیدی رح [۱۶] یہ رفیق شیخ محمد منیر تھے حج مین ہرسال اونکے ہمراہ جاتے بڑے کریم النفس تھے جب کسی شخص کی دعوت طعام کرتے اور وہ راضی نہوتا بہت مسرور ہوکر اوسکے پیچھے چلتے یہانتک کہ وہ قبول کرتا انکا طریقہ یہ تھا کہ فقراء کے لیے سفر وحضر مین سوال کرتے اہل مکہ کا بار اٹھاتے انکو عسر بول کا مرض تھا جب پیشاب کرتے چیخ مارتے انہون نے شیخ محمد عدل کو ایک عورت اجنبیہ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے دیکھا ایک فریاد کی وادیناہ واسلاماہ الله اکبر علیک یا عدل شیخ محمد نے کہا ما قصدنا ایش هو کہا انت معصوم ما عرفت الا ظاهر السنة یہ ہمراہ اپنے ایک مقص یعنی مقراض رکھتے تھے جسکی سونچہین لنبی دیکھتے اوس سے کتر ڈالتے اگر صاحب بروت راضی نہوتا تو چلاتے او کہتے وادیناہ واسلاماہ واحمداہ یہانتک کہ زبردستی کتر دیتے معہذا پر بسط وانشراح غالب تھا انکا انتقال مدینہ مین سنہ ۹۲۵ مین ہوا بقیع مین مدفون ہوئے ؎

شیخ محمد شناوی رح [۱۷] یہ اولیاء راسخین مین سے تھے اہل انصاف وادب اولاد فقراء مین بعد انکے پھر یہ بات مفقود ہوگئی رات دن لوگون کے کاروبار مین رہتے رجال ونساء واطفال کو تلقین کرتے بلاد مین مجالس ترتیب دیتے کہتے یا فلانة اذکری یا اهل حارتك یا فلانة اذکری باخوانك فرماتے تھے اشغلنا [illegible] التوحید

فی ہذہ الاقطار فلا تنطفی الی یوم القیامۃ کسی عامل و امیر و اہل دولت کا ہدیہ نہ لیتے کہتے تہے الطریق
کلہا اخلاق **حکایت** ایک دن محل مین دختر خلیفہ کے چلے گئے اوسکو اور ساری کنیزون کو ذکر سکہایا
کثرت اضطراب ذکر سے سب کی چادرین سر سے گرگئین باہر آکر کہا الحمد للہ ما کان ہناک احد من المنکرین علی
ہذہ الطائفۃ انکی تربیت اکثر نظر سے ہوتی تہی قطاع الطریق کی طرف نظر کرتے وہ فی الحال تائب ہوجاتے ہر وقت
تلاوت قرآن یا ذکر مین رہتے تا آنکہ انتقال کیا شعرانی کہتے ہین وہو الذی ابطل البدع التی کانت الناس
تطلع بہا فی مولد سیدی احمد البدوی من نصب امتعۃ الناس و اکل اموالہم بغیر طیبۃ نفس و
کانوا یلعبون بالدف والمزمار فابطل ذلک وجعل عوضہ مجلس الذکر ۹۳۲ھ مین انتقال کیا ہے ؛

شیخ عبد الحلیم بن مصلح منزلاوی رح یہ ایک جانب عظیم پر تہے اخلاق نبویہ سے بڑے خاکسار اپنے نفس کو
نہایت حقیر سمجھتے ایک شخص بیالب طریق آیا اوس سے کہا یا اخی النجاسۃ لا تطہر غیرہا **حکایت**
ایک شخص ایک جبہ صوف لایا اور کہا اسکو تم قبول کرو آجکی رات مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جبہ مین دیکہا
کہا جسکو حضرت نے پہنا ہے مجہکو طاقت اوسکے پہننے کی نہین ہے کہین مجہسے کوئی معصیت نہو اور مین اسکو پہنے
ہوئے ہون بات مین اس سے برکت لونگا اپنے منہ پر پہیرا اوسکو واپس کردیا **حکایت** ایک شخص مین
سے آئے اونہون نے کہا مین تیرے فقرا مین ماذون ہون شیخ نے کہا الحمد للہ الناس یسافرون فی طلب
الشیخ و نحن الشیخ جاء عندنا پہر اوس ہی پہ تلقین کیا حالانکہ وہ کچہہ نہ تہا لکن صورت متعلم مین در پردہ
اوسکی تعلیم کی یہانتک کہ وہ کامل ہوگیا جب وہ سفر کو نکلا اوسکو زاد راہ دیا اوسکے پاؤن چومے اور کہا صرنا
محسوبین علیکم شعرانی کہتے ہین مین انکے زاویہ مین ۷۵ دن رہا دیکہا کہ سارے حوائج فقراء کے ایک کیس
صغیر سے جو برابر چونچ کا ابہام کے تہا پورے کرتے تہے چنانچہ مینے اپنی آنکہہ سے دیکہا کہ پچاس دینار اوس مین سے واسطے
ثمن جبہ و ہیا ملکے نکال کر دیئے انکی کرامات مشہور ہین ۹۴۰ھ کے بعد انتقال کیا ؛

شیخ علی ابو خودہ رحمہ اللہ تعالی یہ صاحب حال اور زمرہ ملامتیہ سے تہے قصداً ایسے کام کرتے کہ لوگ اونپر انکار کرین
پہر جب کوئی انکار کرتا تو اوسکو ہلاک کردیتے ایک خود لوہے کا بوزن سو قنطار کے رکہتے تہے ہمیشہ اوسکو رات دن
اوٹہائے رہتے گندم گون قصیر قد تہے ایک عصا تہا جسکے دو شعبے تہے جو کوئی انسے مزاحمت کرتا اوسکو وہی
عصا مارتے انکو غلامان حبشی سے بہت الفت تہی قریب بیس نفر کے خود پہنے ہوئے انکے پاس رہتے ہر ایک کے
پاس ایک حمار ہوتا جسپر وہ سوار ہوا کرتا یہی انکی جماعت تہی کسی نے انکو ہمراہ لوگون کے نماز پڑہتے نہین دیکہا جب
پڑہتے تنہا اکیلے پڑہتے جب کسی عورت یا امرد کو دیکہتے اوسکے طالب ہوتے اوسکی مقعد پر ہاتہہ پہیر لیتے خواہ امیر
کا بیٹا ہو یا وزیر کا بیٹا تنک کر اوسکے باپ کے سامنے بہی کچہہ التفات طرف لوگون کے نکرتے جب سماع مین حاضر ہوتے

نفس پر سوار ہوکے اوسکو گھوڑے کی طرح چلاتے **حکایت** شیخ یوسف حبشی کہتے ہین ایک دن مین دمیاط
مین تہا اونہون نے نفس سفر کا مرکب مین کیا اوسمین جگہہ نہ تہی لوگون نے ناخدا سے کہا اگر تو انکو بٹھا لیگا تو مرکب
ڈوب جائیگا اسلئے کہ بہلا ہو لینے فعل فاحشہ کیا ناخدا نے انکو مرکب پر سے اوتار دیا اونہون نے کہا یا مرکب تہم ہی یہ مرکب کہڑا
رہگیا نہ ہوا سے چلتا تہا نہ کسی اور طرح آخر سب لوگ اوتر پڑے وہ نہ چلا یہ مع اپنے ہمراہیون کے پانی پر چلے شہر مین
پہنچے اور لوگ دیکہہ رہے تہے ایکبار امیر کبیر قرقماش کو ایام غوری مین سامنے اوسکی لشکر کے پکڑکر خوب مارا
یہانتک کہ اوسنے بہاگ کر دروازہ بند کر لیا تب اوسکو چہوڑا کسی کو قدرت نہوئی کہ اوسکو بچاتا انکا انتقال سنہ ۹۲۰
کے بعد ہوا رحمہ اللہ تعالی

شیخ محمد شربینی شیخ طائفہ فقرا شرقیہ تہے صاحب احوال و مکاشفات یہ سائر اقطار ارض پر تکلم کرتے درخت کی
چہال کا عمامہ و لباس پہنتے **حکایت** انکے بیٹے ضعف سے مرنے لگے عزرائیل علیہ السلام قبض روح کو آئے
کہا تم اپنے رب کے پاس جاؤ حکم موت منسوخ ہوگیا چنانچہ وہ چلے گئے احمد اچہے ہوگئے تیس برس تک بعد اسکے
زندہ رہے **حکایت** یہ اپنی عصا سے کہتے انسان ہوجا وہ انسان ہوجاتا اوسکو واسطے کام کاج کے بہیجتے
وہ کام کرلاتا پہر عصا ہوجاتا انکی کرامات بہت ہین ہر رات اپنے شہر شربین سے وقت مغرب کے چلے جاتے فجر
کو نظر آتے معلوم ہوتا کہ ہر گئے ہین امیر قرقماس وغیرہ امرا انکے معتقد تہے شیخ محمد بن عنان انپر بسبب عدم نماز
کے انکار رکہتے تہے اور کہتے تہے نحن ما نعرف طریقا تقرب الی اللہ الا ما درج علیہ الصحابۃ والتابعون
یہ ہوا سے ہر چیز حاجت کی اخذ کرلیتے لوگون کو اور گہر والون کو دیتے دو برس پہلے سلطان سلیم کے آنے کی خبر دی
تہی لوگ ہنستے تہے اسلئے کہ قوت تمکین چراکسہ کی معلوم تہی کسیکو گمان نہ تہا کہ ایسے ذرا سی مدت مین انکا انقراض
ہوجائیگا یہ قبل سنہ ۹۲۰ کے مرے رح

شیخ علی دویب رح نواحی بحر صغیر مین تہے مجلہ بلا شیہ کے شعرانی کہتے ہین بارہا مجہکو سلام کہلا بہیجا میرے انکے
ملاقات نہین ہوئی مگر خواب مین میںنے ایک قائل کو سنا کہتا ہے لا الہ الا اللہ علی الدویب قطب الشرقیۃ
میںنے انکا نام بہی نہ سنا تہا ایک جماعت سے پوچہا تب معلوم ہوا کہ ہان اس نام کے ایک شیخ ہین یہ شیخ محمد عدل
کے شیخ تہے عمامہ و نعلین مثل شتر بانون کے پہنتے سو برس سے زیادہ زندہ رہے جنگل مین رہتے شہر مین نہ آتے
مگر رات کو پہر فجر سے پہلے چلے جاتے یہ دریا پر چلتے کسینے کبہی انکو کشتی مین سوار ہوتے نہین دیکہا بیس برس مصر مین آکر
رہے سامنے بیمارستان کے فجر سے عشا تک کہڑے رہتے پہر طرف ریف کے چلے گئے انکی کرامات خارق عادت بہت
ظاہر ہوئی کہتے تہے فلان ہند مین اور فلان شام مین اور فلان حجاز مین مر گیا بعد مدت کے خبر آتی ٹہیک نکلتی
جب مرے تو انکے گہر مین قریب ایک لاکہہ دینار کے نکلے کچہہ اصل اسکی معلوم نہین ہوئی اسلئے کہ یہ دنیا سے

متبحر تھے وہ مال سلطان نے لیلیا ۹۳۷ھ مین انتقال کیا ح ؛

شیخ احمد سطیحہ رجال راسخین مین سے تھے شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس بیس برس رہا یہ میرے پاس چند ایام ولیالی تک مقیم رہے کہتے تھے ما احببت احد افی عمری قد سرلٹ یہ قدم شیخ احمد فرغل پر تھے لیس نہ غیرہ مین خواطر پر کلم کرتے تفسیر کرتے خلق مین رہتے اِسلئے بہت کرامات ظاہر ہوئے انکے پاس چار منکوحہ تہین انکا ہاتہ گوندہے آٹے سے بہی زیادہ نرم تہا خفی الصوت تھے بات نکرتے مگر جسکے کثیر الباسط خفیف الذات تھے کہیتی کرتے تھے لوگ ہر طرف سے انکو ہدایا بہیجتے تھے اثر آثار ولایت کے لائح تھے جب کوئی انسان انکو دیکہتا انکو چہوڑتا انکے شہر کا نام لیتا تہا **حکایت** ایکبار ایک دختر بکر سے نکاح کرنا چاہا اوسنے نہ مانا اور کہا کیا دنیا مجہپر تنگ ہوگئی ہے کہ مین سطیحہ سے نکاح کرون اوسکو فالج ہوگیا کیسینے اوس سے انتفاع نلیا وہ مرگئی ایک اور دختر نے خود انسے نکاح کرنا چاہا عورتون نے کہا یا امرأۃ المکسہ او را وسکو عار دلائی انہون نے اوسکی بکارت زائل کی اتنا خون بہا کہ سارے لپیٹے ویسے بہر گئے اوس کپڑے کو ایک نیزہ پر رکہکر گہر مین کہڑا کیا کہ سب لوگ دیکہلین **حکایت** ایک شخص کی شفاعت پاس ایک امیر کے کی وہ بلدہ منف مین تہا اوسنے سفارش قبول کرلی لکن انکے پاس سے نکال کر پہر دوبارہ اوس شخص کو قید کردیا امیر کی گردن مین ایک غدہ نکلا جس سے وہ اوسی دن مرگیا **حکایت** شعرانی کہتے ہین ایک دن میرے زاویہ پر آئے کسی شخص کی سفارش کرنیکو نزدیک پادشاہ کے مجہسے کہا کیون خاطر کہہ معافی ہن و الشفاعۃ مجکو ایک حالت طاری ہوئی مینے اپنی جان کو یاب کعبہ پر کہڑا ہوا دیکہا کہایا ہوکا ابعد ہنا یہ ہمیشہ صائم رہتے ۹۴۰ھ مین انتقال کیا +

شیخ بہاء الدین مجذوب بہی اکابر عارفین سے تھے انکا کشف خطا نکرتا تہا پہلے خطیب جامع میدان اوسیم اشہود قاضی کے تھے ایک دن عقد زواج مین آئے کسیکو سنا کہتا ہے ہا تو النار ہاں الشہود سر اسیمہ ہوکر تین دن تک جبل مقطم مین بے آب و دانہ رہے پہر حال گران ہوا بالکل خارج ہوگئے انکو کتاب بہجہ منظومہ حفظ تہی اوسکو پڑہا کرتے تہے یہ اسلئے کہ جس حال پر کسی شخص کو جذب ہوتا ہے وہ اوسی مین رہتا ہے اگر حال قبض ہے تو قبض پر اور اگر حال بسط ہے تو بسط پر رہتا ہے چنانچہ شیخ فرج مجذوب ہمیشہ کہا کرتے کہ عندک رزقۃ فیہا خراج ودجاج و فلاحین اسلئے کہ انکو جذب اسی حالت اشتغال مین ان چیزون سے ہوا تہا مجذوب کا زمانہ صحو مین جذب سے موت تک نہین فرد ہوتا ہے اوسکو کچہہ خبر دور زمان کی نہین ہوتی ہے شعرانی کہتے ہین مینے ابن البجائی کو دیکہا ہمیشہ یون کہتے الفاعل مرفوع والمخفوض مجرور اسلئے کہ انکو جذب حالت قرارت علم نحو مین ہوا تہا قاضی ابن عبد الکافی کو دیکہا کہ وہ حالت جذب مین یہانتک کہ بیت الخلا وغیرہ مین بہی کہا کرتے تھے لا حق ولا استحقاق ولا دعوی ولا طلب ولا غیر ذلک **حکایت** شعرانی کہتے ہین ہم ایک دن ولیمہ مین گئے

انہون نے رات کو فقار کی طرف نظر کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کفر تو بکلام اللہ پہر ایک سبوی آب جو اوسجگہ رکہا تہا اوٹہا کر پہینکا وہ سبو طرف سقف کے چڑہ گیا پہر اوترآیا ایک فقیہ نے کہا ٹوٹ گیا کہا تو جہوٹا ہے جب وہ زمین پر گرا ثابت وصحیح تہا پہر پندرہ برس کے بعد انہون نے اوس فقیہ کو دیکہا کہا اھل تشاھد الزور الذی یشھد ان القلة انکسرت انکے مکاشفات مشہور ہین بعد ۹۲۰ھ کے مرے ٭

۹۲۴ھ
شیخ عبدالقادر دشطوطی رح اکابر اولیا رسے تہے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین بیس برس رہا مجکو انسے نفحات حاصل ہوئے جنکی برکت مینے پائی یہ صاحی تہے لکن ہیئت مجاذیب مین سر برہنہ پا برہنہ رہتے مین کیم رمضان ۹۱۲ھ مین قبل بلوغ انکے پاس گیا تہا مجسے کہا یہ کلمات مجسے سنکر یاد رکہہ تجکو برکت ہوگی مینے کہا بہت اچہا فرمایا یقول اللہ عزوجل لوسقت الیك خزائن الکونین فملت بقلبك الیھا طرفة عین فانت مشغول عنا لا بنا مینے یہ کلمات یاد کر لیے فضل کا بر کہتا یہ اولیا مین صاحب مصر کہلاتے تہے انہون نے حج پا پیادہ برہنہ پا کیا سلطان قایتبائی اپنا رخسار انکے پاؤن پر ملتے **حکایت** انکی شان تطویٰ تہی دو شخصون نے حلف کیا کہ شیخ شام سے صبح تک اونکے پاس تہے ایک ہی شب مین شیخ الاسلام جلال الدین سیوطی رح نے فتوی عدم وقوع طلاق کا دیا شعرانی کہتے ہین ایکبار مین پاس انکے گیا مین جوان بے زن تہا مجسے کہا بیاہ کر اللہ پر بہروسا کر دختر شیخ محمد بن عنان سے وہ ایک صبیہ بالغہ ہے مینے کہا میرے پاس کوئی شئے دنیا کی نہین ہے کہا ہان کہہ کہ میرے پاس اشرفی ہے دو تین چار پانچ اتنی ہی اشرفی تہین میرے پاس ایک شخص کی تہین جو نواحی منزل مین تہا اور مین اوسکو بہول گیا تہا شیخ نے گن کر بتادین اتنے مین اذان ظہر کی ہوئی شیخ ایک ملا یہ مین منقطع ہو کر ایک ساعت تک غائب ہو گئے پہر حرکت کی اور کہا لوگ معذور ہین کہتے ہین عبدالقادر نماز نہین پڑہتا واللہ جبدن سے مجکو جذب ہوا ہے مینے کوئی نماز ترک نہین کی لیکن میرے بہت سے مکان ہین جہان مین نماز پڑہا کرتا ہون مینے اس بات کا ذکر شیخ محمد بن عنان سے کیا کہا سچ ہے اونکے اماکن ہین جہان وہ نماز پڑہتے ہین وہ جامع ابیض رملہ مین نماز ادا کرتے ہین **ف** ایکبار فرمایا جو کوئی یہ بات کہتا ہے کہ سعادت سوا اللہ کے کسی اور کے ہاتہہ مین ہے وہ جہوٹا ہے ٭

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مین دنیا مین بڑی مشقت مین گرفتار تہا ضرب المثل تہا مجکو جذب الٰہی حاصل ہوا مین دو دو تین تین دن تک غائب رہنے لگا پہر جب افاقہ ہوتا لوگون کو اپنے گرد پاتا وہ میرے حال سے تعجب کرتے پہر دس دن ایک ماہ تک غائب رہتا نہ کہاتا نہ پیتا مینے کہا اللہم ان کان ھذا امر منك فاقطع علائقی من الدنیا پہر اولاد و بی بی و بہائی سب مر گئے سوا اہل شہر کے کوئی باقی نہ رہا اوس وقت سے ابتک مین سیاحت کرتا ہون بہلا یہ بات کسی بندہ کی قدرت مین ہے **ف** یہ اکثر نزدیک کسی شخص نصرانی کے باب بحر پر بیٹہا کرتے تہے لوگ ملامت کرتے تہے کہتے وہ مسلمان ہے

پھر انکی برکت سے وہ مسلمان ہوجاتا قریب وفات کے بیت گریہ وزاری کی بتا رہے کہا جلد یا وقت قریب ہے چنانچہ قبہ
بیٹھے مین ایک دن باقی رہگیا تھا کا انتقال ہوگیا وصیت کر گئے کہ میرے قبہ مین اور کوئی دفن نہو ۵

جہانے مختصر خواہم کہ در وے	ہمین جائے من و جائے تو باشد

اور کہا کہ اگر و میری گور کے ایک حظیرہ پتھر کا بنا کر کسی کو گنجایش دفن کی ہمراہ میرے نہو مین کہتا ہون کہ قبہ وحظیرہ بنانا
خلاف سنت صحیحہ ہے اس فعل پر وعید شدید آئی ہے خدا جانے نیت انکی کیا ہوگی معہذا ایسے افعال مشائخ کے لائق صحبت
نہین ہوتے ہین حجت عباد پر حکم سنت وکتاب کا ہے پس شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے فرمایا ہے نسبت
غنیمت کبری ست در صوم ایشان ہیچ نمی ارزد انتہی انکا انتقال ۱۰۳۲ھ کے بعد ہوا مآثر الامرا و خیر بیک و جمیع امراو نے
اونپر نماز جنازہ پڑھی رح ۞

۵
شیخ حسن عراقی شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس گیا مجھسے کہا مین حکایت اپنے حال ہدایت کی اسوقت تک تجھسے کہتا ہون
گویا تو صغر سے میرا رفیق طریق تھا پھر کہا مین دمشق مین ایک جوان صانع تھا دن جمعہ کے لہو ولعب و خمر پہ ہم سب جمع
ہوتے اللہ کی طرف سے مجکو تنبیہ آئی کہ الہذا خلقت مین وہان سے بھاگا لوگ میرے پیچھے لگے مین جامع ابن امیہ
مین جا گھسا وہان ایک شخص کو کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ شان مہدی علیہ السلام مین تکلم کر رہا ہے مجکو شوق
ملاقات مہدی کا ہوا ہر سجدہ نماز مین اللہ سے سوال لقاء مہدی کا کرتا تھا ایک دن بعد نماز مغرب کے نماز سنت پڑھ رہا تھا
کہ ایک شخص نے میرے پیچھے آکر میرے دوش پر ہاتھ رکھا اور مجھسے کہا کہ تیری دعا قبول ہوگئی مین مہدی ہون
تم میرے ساتھ میرے گھر تک چلو گے کہا ہان مین اونکے پیچھے گھر لیگیا انہون نے کہا مجکو علیحدہ جگہہ واسطے ٹھہرنے
کے واسطے ایک مکان خالی کر دیا وہ سات رات دن میرے پاس رہے مجکو ذکر سکہایا اور کہا مین تجکو اپنا وظیفہ بتاتا ہون
تو اوسکو ہمیشہ کیا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر اور ہر رات پانسو رکعت پڑھا کر مین نے کہا بہتر مین ہر رات اونکے پیچھے
پانسو رکعت پڑھا کرتا مین ایک جوان امرد خوش صورت تھا وہ کہتے تو میری پشت بیٹھا کر چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا اونکا عمامہ
مثل عمامہ عجم کے تھا ایک جبہ صوف شتر کا پہنے ہوئے تھے ساتوین دن وہ رخصت ہوئے اور مجھسے کہا یا حسن ما
وقع لی قط مع احد ما وقع معک فدم علی وردک حتی تعجز فانک ستعمر عمرا طویلا انتہی کلام
المہدی یہ فرما کر کہا اب میری عمر ایکسو ستائیس برس کی ہے جب مہدی چلے گئے مین سیاحت کو نکلا ہند سند
چین بلاد عجم و روم و مغرب مین پھر کر بعد سیاحت پنجاہ سال اب مصر مین آیا ہون پھر وقائع قیام مصر کا ذکر کیا
الی آخرہا انتہے مین کہتا ہون کہ مراد ان مہدی سے اگر مہدی آخر الزمان ہین تو شعرانی رح کو اسجگہ تاویل کرنا اس
ملاقات کا ضرور تھا کیونکہ ہنوز مہدی موعود عالم وجود مین اس جہان مشہود کے اندر نہین آئے ہین پس ملاقات
یعنے چہ اور اگر مراد کوئی اور مہدی لغوی ہین تو خدا جانے کہ کون شخص ہین یا یہ ملاقات عالم ارواح مین ہوئی ہو

جسکو قالب اشباح مین بیان کیا گیا ہے واللہ اعلم بہرحال انکا انتقال سنہ ۹۳۰ھ کے بعد ہوا انکو اگر کوئی شخص کپڑا لاکر دیتا یہہ
اوسکو چہری سے چندی چندی کر کے موٹے تاگے سے سیتے اور کہتے ان نفسی تمیل الی الاشیاء الجدید تہ رح ✽
(۲۵) شیخ ابراہیم بن عصیفیر رح بکثیر الکشف تہے انکے وقائع مشہور ہین جنگل مین رہتے گرگ و کفتار پر سوار
ہوکر شہر مین آتے پانی پر بغیر کشتی کے چلے جاتے انکا پیشاب مثل دودہ کے سفید ہوتا حال غالب رہتا منہہ پر کبھی
آ بیٹہتی تو اوسی سے جہگڑنے لگتے قول موذن اللہ اکبر سنکر مشوش ہو جاتے پتہر مارنے لگتے کہتے علیک یا کلب
نحن کفرنا یا مسلمین حتی تکبروا علینا انکے کسی کشف مین کبہی نقصان نہ پایا کہتے تہے کہ عثمان جاو کہ عثمان
لوگ ہنستے یہانتک کہ جنگ عثمانی ہوئی یہ کثیر الشطح تہے اکثر کنیسہ مین سوتے اور کہتے کہ نصاری کنیسہ مین نعال نہین
چراتے ہین بخلاف مسلمین کے اپنے خادم سے کہتے اوصیک ان لا تفعل الخیر فی ہذا الزمان فینقلب علیک
بالشر وجرب انت **حکایت** انکے سامنے جب کوئی جنازہ گذرتا اور اہل جنازہ روتے تو یہ آگے آگے اوس
جنازہ کے چلتے اور کہتے نزلابیہ ہریسۃ نزلابیہ ہریسۃ انکے احوال عجیب ہین شعرانی کہتے ہین یہ مجکو دوست
رکہتے تہے مین انکی برکت مین انکے زیر نظر تہا یہانتک کہ سنہ ۹۴۲ھ مین انتقال کیا رح ✽
(۲۶) شیخ شہاب طویل الشبلی رح شعرانی کہتے ہین مینے انکو اوائل جذب مین دیکہا تہا سر پر چہوڑ لٹکائے پہرتے انکے گہر والے
کہتے تہے یہ جن ہے مین انکو دوست رکہتا تہا وہ مجکو دوست رکہتے تہے پہلی ملاقات میری جب انسے ہوئی مین جوان امرد
تہا مجہسے کہا اہلا یا ابن الشوبکی الیوم حال ابوک مین شوبکی کو بالکل نہ جانتا تہا دس برس کے بعد شوبکی سے ملا یہ خبر
اونکو دی کہا صدقت انت ولدی و انشاء اللہ یحصل لک علی یدیہا خیر یہ میرے پاس آتے مین مدرسہ
ام خوند مین ہوتا مجہسے کہتے میرے لئے انڈے تل دے مین انڈے طیار کرتا پہلے انڈے کہا لیتے پہر روٹی علیحدہ کہاتے
جب ہوش مین ہوتے بہت کلام شیرین اور با آمود کرتے حمام کو بہت پسند کرتے تہے ہمیشہ اوسمین داخل ہوتے
یہانتک کہ حمام ہی مین مرے انکا خادم نماز مین ہوتا اوسکو پکارتے وہ اگر جواب نہ دیتا اوسکے پاس جاکر تہپڑ مارتے
اور پکڑ لاتے اور کہتے کم اقول لک لا تعد تصلی ہذہ الصلاۃ المشومۃ کسی کا خیال ہوتا کہ اسکو [illegible]
استہ سے چہڑاتا آدمی کے سینہ پر بیٹہتے **حکایت** ایکبار ایک انسان کہ جامع غمری مین گیا وہ جنب تہا منبر پر اوسکے ایک
طمانچہ جڑا اور کہا جا غسل کر **حکایت** ایک شخص نے اپنے غلام سے فعل فاحشہ کیا تہا وہ انکے پاس آیا دعا طلب کی ایک لکڑی اوٹہا کے اسکو ماری
اور کہا کلب تفعل فی العبد الفاحشۃ وہ شخص سیدہا ہوگیا انکا انتقال بعد سنہ ۹۴۰ھ کے ہوا رح ✽
(۲۷) شیخ عبد الرحمن مجذوب رح یہ اکابر اولیا مین سے تہے علی خواص رح فرماتے تہے مینے کسی صاحب حال کو نہین دیکہا
کہ وہ مصر مین آیا ہو مگر اوسکا حال کم ہوگیا لیکن ایک انکو یہ منقطع الذکر تہے اوائل جذب مین خود ہی اپنے ذکر کو کاٹ
ڈالا تہا گرما سرما مین بیت پیٹہے رہتے جب بہوکے پیاسے ہوتے تہے کہتے اطعمونا اسقونا تین بار بات کرتے

تین ماہ خاموش بیٹھتے سرہانی مین کلام کرتے شعرانی کہتے ہین مجکو سلام کہلا بھیجتے اپنے خادم سے ہر ایک رات کا واقعہ میرا کہدیتے مین انکی قوت اطلاع سے سخت متعجب تھا ایکبار مجھپر ایک وارد آیا ایک آگ سی بھڑکی مینے اپنے کپڑے اوتار ڈالے کوچہ بازار شیر فروشون مین قبیل عشا کی گیا انہون نے اپنے خادم سے کہا کہ یہ چادر لیجا اور عبد الوہاب کا ستر چھپا یہ ساری اقطار ارض کے احوال و اقوات کی خبر دیتے تھے سنہ ۹۳۲ھ مین انتقال کیا رح ٭

۲۱۹
شیخ محمد بن یحیل عریان رح صاحب کشف تام تھے شعرانی کہتے ہین مینے انکو ایکبار بہت دور سے دیکھا مجھسے میرے رفیق نے کہا هل یحس باحد اذا ضربه جب ہم پاس انکے پہنچے میرے رفیق سے کہا تضربنی علی ایش یہ باوجی کی دوکان مین جا کر سویا کرتے شیخ شہاب الدین رملی شافعی کہتے تھے اصل مین جو کچھ علم و فتوی مجکو حاصل ہوا وہ برکت سے انہین کی ملا ۹۲۳ھ مین مقتول مارے گئے لشکر ابن عثمان جب مصر مین آیا تو اوسنے انکو قتل کر ڈالا جسدن قتل ہونے کو تھے اوسدن مجکو خبر دی کہ آج میری گردن ماری جائیگی اور کہنے لگے ایش عمل الرجل لیقطعوا رقبته پھر شباک شیخ محمد بن عنان پر کھڑے ہو کر یہی کلمہ کہا انتہی مین کہتا ہون وہ جو یہ پوچھتے تھے کہ مینے کیا کیا ہے جو میری گردن کاٹتے ہین اسکا جواب یہ ہے کہ تمنے یہ کیا کہ تم محبت رب ٹھیرے اسلئے سب لوگ تمہارے دشمن ہو گئے

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست	؎	تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

۲۲۰
شیخ حبیب مجذوب رح شیخ علی خواص فرماتے تھے حبیب حیة لقطاء خلقه اللہ اذی صرفا یعنی ایک سانپ نقطہ دار ہے اللہ نے اسکو ایذا پیدا کیا ہے یہ جب انکو دیکھتے کہتے تو الجعر کانما الیہود لوگ انکے منکر تھے لڑکے انسے مزاح کرتے یہ اونکو ہلاک کر ڈالتے انکی کرامت یہ تھی مگر ایذای مردم مین اسلئے ہم اونکی حکایات نہین لکھتے شعرانی کہتے ہین جب کبھی میرا گذر انپر ہوا اور نظر پڑی تو قبض عظیم ہو گیا اوسدن سارے دن مکدر رہا جب یہ مر گئے علی خواص رح نے کہا الحمد للہ علی ذالک رح ٭

۲۲۱
شیخ فرج مجذوب رح صاحب کرامات ظاہرہ تھے شعرانی کہتے ہین وقع لی معہ کرامات یہ لوگون سے پیسے مانگتے جب جمع ہو جاتے تو محتاج ومساکین کو بانٹ دیتے اور اکثر زیر دیوار دفن کر دیتے لوگ آکر نکال لیجاتے شیخ الاسلام زکریا انصاری کہتے ہین ایک دن مین حمام کو جاتا تھا انہون نے مجکو دیکھا کہا نصف لاؤ مینے دیدیا کہا اور لاؤ پھر دیا یہانتک کہ ۳۹ نصف لئے کہا اور دے مینے کہا اب ایک نصف حمام کے لئے ہے کہا کتبت لك وصولا علی شموال الیہودی جب مین حمام سے پھر کر آیا یہودی نے آکر مجھے ۳۹ دینار دیئے اور کہا کہ تمہارے باپ نے مجھے چالیس دینار قرض دئے تھے سوا خدا کے کسی کو معلوم نہین ہے لکن مجھے زیادہ ۳۹ سے قدرت نہوئی تم یہ لے لو انکے وقائع بہت ہین آخر عمر مین مارستان مین جا بیٹھے وہین مرے پاس شیخ بہاء الدین مجذوب کے دفن ہوئے ٭

(۳۳) شیخ ابراہیم مجذوب رح انکو جو پیسا ملتا وہ طبلیون کو دیکر کہتے طبلوالی زمر والی یعنی مجکو طبلہ باجا بجا کر سنا و ہمیشہ کہا کرتے یا ابراهیم روح للنوبة علی خواص کہتے ہین یہ اصحاب نوبہ سے تھے علی خواص رح کو جب کوئی ضرورت ہوتی انکو کہلا بھیجتے وہ کام ہو جاتا جو قمیص پہنتے اوسکو پہاڑ کر گلے مین ڈالتے کبھی اوسکو اتنا تنگ کرتے کہ گلا گھٹنے لگتا اوس وقت لوگون کو شدت عظیمہ پہنچتی اور اگر کشادہ رکہتے لوگون کو کشادگی حال کی ہوتی شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس سات برس رہا مجھے جب دیکھتے مسکراتے انکو لوگ ابراہیم توبہ کہتے تھے رح *

(۳۴) شیخ احمد مجذوب مشہور بحب رمانی رح یہ سوا حریر کے کچھ نہ پہنتے دوکان پر کھڑے ہو کر چلاتے کہتے یا مالی و مال السلطان عند صاحب هذا الدکان آخر جو مانگتے وہ اوس سے لے مرتے پھر اوس مال کو نیچے ایک دیوار کے دفن کر دیتے انکے کرامات بہت ہین ۹۰۰ھ کے بعد مرے رح *

(۳۴) شیخ ابراہیم عریان رح یہ جب کسی شہر مین داخل ہوتے تو سارے صغار کبار کو اونکا نام لیکر سلام کرتے گویا اونہین مین پرورش پائی حتی منبر پر چڑھ جاتے برہنہ خطبہ پڑہتے کہتے السلطان ودمیاط باب اللوق بین القصرین وجامع طیلون الحمد للّٰہ رب العالمین لوگون کو ایک بسط عظیم حاصل ہوتا جب کبھی ہوشیار ہوتے بہت کلام شیرین کرتے آدمی کا جی چاہتا کہ اونکو چھوڑ کر جائے شعرانی کہتے ہین مجھپر بارہا وہ مین گذر گیا مجھپر اور میرے ماں باپ پر نام لیکر سلام کیا پھر ایک آدمی کو جو اونکے پہلو مین تہا کہا ایش اسم هذا سامنے اکابر کے گوز مارتے اور کہتے هذه ضرطة فلان پھر اسپر حلف کرتے وہ کبیر خجل ہو جاتا *

(۳۵) شیخ محیسن برلیسی رح صاحب کشف تام تھے اپنے پاس ایک بکری ایک مرغی باندہتے ہمیشہ انکے نزدیک گرمی جاڑے مین آگ جلتی رہتی شیخ علی خواص کو جبکہ نزول بلا مین اہل مصر پر کچھ شک ہوتا کہتے جا کر دیکہو آگ شیخ محیسن کی جلتی ہے یا بجھ گئی اگر بجھی ہوتی تو مصر کو رخا و نعمت حاصل ہوتی لوگ نہایت راحت مین ہو جاتے ایکبار شیخ محیسن نے آگ جلائی شیخ نے کہا اللّٰہ کا بیشتر بجیلو لوگ شدت عظیم مین پڑ گئے اور اونکو نہایت ضیق حاصل ہوا شعرانی کہتے ہین یہ مجکو دوست رکہتے تھے اور جو میرے گھر مین واقعہ ہوتا ایک ایک بات کی مجکو خبر دیتے جس کسی لڑکے کا باپ چاہتا کہ اوسکو پٹہوے اوسکو کہتے کہ اسکو زاویہ شیخ الیمنی مین بھیجدے چنانچہ بہت سے اطفال میرے پاس بھجوادئے اونکو خیر حاصل ہوئی ۹۲۰ھ کے بعد انکا انتقال ہوا قریب اما دمشافعی مدفون ہوئے رح *

(۳۶) شیخ ابوالخیر کلیباتی رح یہ اولیاء معتقدین مین سے تھے انکے مکاشفات عظیمہ تھے ساتھ اہل مصر کے جو کتے انکے ساتھ رہتے تھے وہ جن تھے انکے حکم سے سارے کام کرتے صاحب حاجت کو کہدیتے کہ یہ تیرے ساتھ جاتا ہے تو اسکے لئے ایک رطل گوشت خرید کر دینا اکثر اوقات اپنا سفر وضو کی متہری مین ڈالے رہتے جامع مین مع کتون کے چلے آتے بعض فقہا نے اس بات پر انکار کیا کہا ہو لاء لا یحکمون بالملائکۃ ولا یتبعدون تہور اوس قاضی پر تہمت و ہرکی لگی اور ایک بیل چھوڑ کر آئ

لنگڑا گیا مرتے دم تک معقوت رہا ایک پست قد آدمی تھے ہاتھ مین عصا رکھتے اوسمین حلیق و تنہا شیخ تھے لنگڑا کر چلتے شعرانی کہتے ہین
مجھے دعا دی کہ اللہ مجھے بلوے پر صبر دے چنانچہ اس دعا کی برکت سے صبر حاصل ہوا سنہ ۹۰۰ مین مرے جس جگہہ اکثر اوقات
بیٹھتے تھے وہین دفن ہوئے رح *

شیخ عمر مجاری مغربی رح یہ مصر مین بایام سلطان غوری آئے صاحب قبول تام تھے وقائع آئندہ کی ولاۃ کو خبر دیتے وہ خبر
خطا کرتی انکا چہرہ مانند قندیل کے منور تھا لنبے دراز قد آدمی تھے سر پر پگڑی نہ باندھتے ملایا اوڑھے رہتے شیخ محمد بن عنان انسے
سخت محبت رکھتے تھے سنہ ۹۲۰ مین مرے ایک خلق نے انپر نماز پڑھی شعرانی کہتے ہین حصل لی منہ دعوات مبارکات
وحدت اثرھا رح *

شیخ سعود مجذوب رح صاحب کشف تام تھے انکا کتا برابر ایک گہہ کے تھا ہمیشہ اوسکا ابو زا اپنے دوش پر رکھتے شعرانی کہتے ہین
بارہا مجھے سلام کہلا بھیجا مین بہی بارہا انکے پاس گیا انکے وقائع اہل محلہ مین مشہور ہین سنہ ۹۴۱ مین انتقال کیا رح *

شیخ سویدان رح شعرانی کہتے ہین ہم مدت تک انکے پاس رہے برہنہ سر دراز موی بلند خوند زن سلطان ہر سال ایک جوڑا عمرائے
انکو پہناتے پرانا جو خرقہ یا سے لیتے انکے وقائع و کرامات بہت ہین انکے منہ مین رات دن قریب پچاس دانہ کے ہمیشہ
رہتے کہتے تھے انما حملات الناس انکی بات سوا فقرا صادقین کے کوئی نہ سمجھتا اسکے کلمات اشارات تھے سنہ ۹۱۹ مین انتقال کیا رح *

شیخ برکات خیاط رح یہ اولیاء مجذوبین سے تھے مشل عادہ فعلی کے پہنتے مفرّبات شتہ فروخت کرتے انکی دوکان میں بہت بدبودار رکھی رہتی تھی
جس کتے وغیرہ کو مردہ پاتے لاکر دوکان مین رکھتے کوئی شخص انکے پاس بیٹھ نسکتا حکایت انکو کوئی شخص
گوشت بکری کا بھیجتا اور انکا جی کبوتر کے گوشت کو چاہتا وہ فی الفور بحسم حمام ہوجاتا حکایت

ایک تاجر مغربی لغلہ پر سوار جاتا تھا اوسکو پکڑ لیا اور کہا اسنے میرے گہر مین چوری کی ہے اوسکو ساتھ والی کے لیگئے والی نے
اوسکو مار جب مارچکا شیخ نے تاجر کا منہ دیکھکر کہا مجہے غلطی ہوئی اسنے میری چوری نہین کی ہے والی نے ایک عصا
شیخ کو مار دیا یہ باہر نکل کر اوسکے چوکٹ پر لیٹ گئے کہا واللہ یا مزبون ما افارق ھذہ العتبۃ حتی اعزلک
پہر کھڑے ہو گئے اتنے مین قاصد سلطان کا حکم اوسکے عزل کا لیکر آیا انکا انتقال سنہ ۹۲۳ مین ہوا رح *

شیخ علی شونوزی یہ ظریف لطیف لطیف تھے انپر استغراق غالب رہتا اکثر اوقات مصر و بولاق و قرافہ مین پاپیادہ پھرتے
اچھا لباس پہنتے جیسے قضاۃ پہنتے ہین توحید مین انکے موشحات لطیفہ ہین شعرانی کہتے ہین مین قریب دس سال کے
انکے پاس رہا مجھے کہا انا کیلانی زمانی یعنی مین اپنے زمانہ کا شیخ جیلانی ہون اسکو باب تحدث بالنعم سے خیال کرتے تھے
سنہ ۹۳۰ کے بعد مرے رح *

شیخ احمد زواوی رح یہ قدم عظیم پر تھے انکا ورد رات دن مین بیس ہزار تسبیح اور چالیس ہزار درود تھا جب غوری نے
واسطے قتال ابن عثمان کے سفر کیا انہون نے قاہرہ مین آکر کہا مین اسلئے آیا ہون کہ ابن عثمان کو دخول مصر سے پہیر دون

پھر مرض اسہال ہوا انکو وہان سے لیچلے راہ مین انتقال ہوگیا انکے بہت کرامات ہین شعرانی کہتے ہین دعا لی بدعوات وارشدنی الی ورد الصلوۃ علی النبی صلعم ۹۲۱ھ مین وفات پائی ہے *

شیخ احمد بہلول شعرانی کہتے ہین اول امر مین انہین نے مجھے اشارہ زواج کا کیا تہا مجھسے کہا بیٹے تیرا بیاہ زینب بنت شیخ خلیل قصبی سے کردیا ہے اور تیری طرف کا مہر بیس دینار لے لیا اور تجکو گہر دیا تینون سالیان تیری خدمت کرینگی مین سنکر الگ ہوگیا پہر والد صبیہ نے آکر خود مجکو پیغام دیا اوسکا نام وہی زینب نکلا اوسکی تین ہبنین تہین گہر کرا دسکے نام پہ مستقل پایا یہ فرماتے تہے مجکو شرک پہ دفن کرنا خارج باب قرافہ سے اور میری قبر پہ کوئی شاہد نہ بنانا یعنی گنبد وغیرہ بہائم وبغال کو میرے اوپر چلنے پہرنے دینا خبردار جو میری قبر پہ کبہی تابوت بنایا بلکہ ہر کسیکو میری قبر پامال کرنے دو لوگون نے کہا ہمنے تمہاری قبر جامع لطیفہ مین بنائی ہے کہا اگر مجھے لیجا سکو تو لیجاؤ کتنا ہی چاہا کہ نعش کو حرکت دین عاجز رہے جب بجاے وصیت لیجانا چاہا ہلکی ہوگئی ۹۲۸ھ مین انتقال کیا ہے *

شیخ امین الدین امام جامع غمری ہے راسخین فی العلم مین سے تہے ریاست سند عالی کتب ستہ انہین کی طرف منتہی ہوتی تہی قرات سبعہ پڑہتے انکی آواز محراب مین بے شک تہی گہر سے آکر وضو کرکے نماز تہجد پڑہ کے ستر ہ حزب قرآن سر پڑہتے جب اذان صبح ہوتی جہر اً پڑہنے لگتے قریب ہوتا کہ دل اپنی جگہہ سے سرک جائین ایکبار ایک نصرانی ملازم کچہری کا گذر انکی طرف سے ہوا اوسکا دل شیفتہ ہوگیا آکر انکے ہاتہہ پہ اسلام لایا انکے پیچہے نماز پڑہا کرتا یہانتک کہ مرگیا لوگ کوسکو بڑی دور سے چلکر انکے پیچہے نماز پڑہنے کو بسبب انکی خوش آوازی وکثرت خشوع وبکا کے آتے یہانتک کہ اکثر لوگ رونے لگتے شیخ ابو العباس غمری کہتے تہے جامع ایک جثہ ہے یہ اوسکی روح ہین مصداق اسکا یہ تہا کہ لوگ جامع مین سے جو کوسنا چلے جاتے سوا انکے کوئی وہان باقی نہ رہتا ایسا معلوم ہوتا کہ وہان سے کوئی نہین گیا ہے اور جب یہ سفر کر جاتے تو ایسا ثابت ہوتا کہ گویا کوئی وہان نہین ہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین مین انکے ہمراہ مقابلہ شرح بخاری کا کرتا تہا باب جزاء صید کا تہا انہون نے ذکر جزاء قتیل کا کیا بیٹے کہا قتیل کیا ہوتا ہے کہا تو بہی اوسکو دیکہہ لیگا اتنے مین محراب سے قتیل نکلکر پاس میرے دوش کے کہڑا ہوگیا بیٹے اوسکو دیکہا بکری سے بڑا گدہے سے چہوٹا تہا اوسکے داڑہی بہی تہی مگر خرد مجہسے کہا دیکہہ لے یہ ہے پہر وہ دیوار مین گہس گیا بیٹے اوٹہکر پاؤن چومے مجہسے کہا اسکو مخفی رکہہ جبتک کہ مین نہ مرون **حکایت** بعد دو برس کے انتقال سے بیٹے انکو دیکہا مجہسے ایک حدیث کی روایت کی سند سے یا بلا متن عربی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من ادمن النوم بعد صلوۃ الصبح ابتلاہ اللہ تعالی بوجع الجنب وفی روایۃ ابتلاہ اللہ فی جنبہ بالمعج یہ ۵۰ برس امام رہے کسی وقت بے وضو نہوتے لباس زرد وسیاہ جبہ پہنتے روئی کا عمامہ باندہتے ارامل ومساکین وعیال کی خبر گیری کرتے اونکے حوائج کے لئے تعصب کرتے زکوات جمع کرکے اونپر بانٹتے خود کچہہ نہ لیتے اور مخفی دیتے یہ حال بعد موت کے

معلوم ہوا سنہ ۹۳۹ مین انتقال کیا رح ٭

شیخ ابو الحسن غمری رح یہ صفا و صلاح سے ایک جانب عظیم پر تھے یہ فرزند ہین شیخ ابو العباس غمری کے شیخ محمد بن عنان کہتے تھے فرمان فاتا اصلحما فی الکرم والحیا و ابو الحسن و عبد الحلیم بن مصلح یہ اپنے گہر مین ہمراہ خادم کے کام کاج کرتے تھے مین دہوتے چولہا پہونکتے آٹا گوندہتے جہاڑو دیتے اور کسی شخص کے پاس نہ بیٹھتے مگر وقت نماز یا ذکر یا تلاوت قرآن یا مصالح ضروری کے مصر مین سوار ہو کر نہ نکلتے شرماتے اور کہتے لا استطیع ان ارکب فوق رؤس الناس اگر کبھی دیہات مین جاتے تو مارے شرم کے پسینا پسینا ہو جاتے مرکب مین سفر کرتے تو شرم سے کھانا نہ کھاتے کہتے کوئی نیچے پیشاب کرتے نہ دیکھے اگرچہ دور ہی سے کیون نہو کسی کے سامنے نہ سوتے نہ رات کو نہ دن کو کہتے مجھے ڈر لگتا ہے کہ سونے مین ریح نکلے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین تیس برس رہا مرتے تک ایک دن بھی مجھپر خفا نہوئے جب مین انکے جامع سے چلا آیا تو میرے پاس آیا کرتے مین ندامت سے پانی پانی ہو جاتا فرماتے انا اشتاق الیک سنہ ۹۳۹ مین انتقال کیا ٭

شیخ عبید بلقینی رح شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا یہ اصحاب احوال و کشف سے تھے جب کسی شئے کی خبر دیتے مثل فلق صبح کے وہ ظاہر ہوتے سلطان قاتیبائی و سلطان قانصوہ غوری انکی زیارت کو آتے یہ جب کلام عمر بن فارض رح کا سنتے مثل جمل هائج لینے شتر مست کے کہڑے ہو جاتے کسی کو طاقت نہ تھی کہ بٹھالے جب تک کہ خود ہی نہ بیٹھین صاحب مقام جمال تھے لباس نفیس پہنتے طعام لذیذ کہاتے انکے سامنے دنیا کی کچھ قدر نہ تھی بے تکلف اپنا لباس قیمتی سائل کو دیدیتے اول عمر مین انکو جذب ہو گیا تھا پندرہ برس تک چہترا پہنے رہے ننگے سر و بدن پہرے یہانتک کہ ٹوپی کے نیچے سے کیڑے جہڑتے تھے عمر بہت ہوئی سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا رح ٭

شیخ یوسف حریثی یہ اتباع سنت مین قدم عظیم پر تھے قائم اللیل تالی قرآن رہتے مائل با خفاء عبادت تھے کہتے تھے جب سے مینے نکاح کیا ہے ہر رات مدت دس سال تک کنار زوجہ مین ختم قرآن کیا مجھے گمان ہے کہ ایک رات بھی اوسکو یہ حال نہ معلوم ہوا شعرانی کہتے ہین جس رات وفات کرینگے مجھسے کہا مین دنیا سے باہر جاتا ہون مجھے وضو کرنا نہ آیا مینے کہا کیا وجہ ہے کہا مینے بہت سے علماء و حفاظ سے پوچھا کہ کیفیت تخلیل لحیہ کی وضو مین کیا ہے کسی ایک نے نہ بتایا کہ حضرت اسطرح پر خلال لحیہ کرتے تھے اپنے فرزند ابو العباس سے کہتے یا ولدی الیش بلاد نا بھذا الطریق اور ہمیشہ باضم نفس تھے سنہ ۹۴۲ مین مرے رح ٭

شیخ عبد الرزاق ترابی رح یہ قدم عظیم پر تھے عبادت تقشف سے تھے لوگ انسے اعتقاد رکھتے تھے علم طریق مین انکے رسائل ہین احوال قوم مین صاحب نظم رائق ہین **حکایت** ایکبار واسطے سفارش کے پاس نائب مصر کے گئے اوسنے انسے غلظت کی انہون نے قسم کہائی کہ مین جامع قلعہ سے نجاؤنگا جب تک کہ خیر بک مر نجائیگا وہ

تیسرے دن مرگیا تب وہان سے باہر آئے سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا ؛

شیخ مخلص رح یہ فقراء صادقین مین سے تھے شیخ محمد شناوی انکی تعظیم کرتے شعرانی کہتے ہین مین بارہا ان سے ملا وحصل لی منہ نفحات وجدت برکتہا یہ طریقۂ فقراء اول پہ تھے کثرت صوم و تلاوت قرآن و اعراض عن الدنیا واہل الدنیا سے سنہ ۹۴۰ھ مین وفات ہوئی رح ؛

شیخ صدر الدین بکری صاحب سمت حسن قلیل الکلام تھے گویا بولتے ہی نہ تھے بات کرتے تو سمجھ بوجھ کر کرتے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا وحصل لی منہ نفحۃ وجدت برکتہا یہ جب حج کو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو جواب سلام کا سنا سنہ ۹۱۰ھ مین انتقال کیا ؛

شیخ ومرداس مجدی رح یہ شہر نوبز جیجم کے تھے قدم بقدم سلف صالح تھے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کہاتے جو زیادہ ہوتا صدقہ کرتے پانچ برس تک یہ میان بی بی ایک جہونپڑے مین رہتے اپنے ہاتھ سے متصل زاویہ کے درخت لگاتے شعرانی کہتے ہین مجھسے کہا مینے ان درختون کا ایک پہل بہی آجتک نہین کہایا اسلئے کہ یہ درخت واسطے فقراء و مساکین و ابناء سبیل و سائلین کے لگائے ہین مین کئی شب انکے پاس رہا انکو سوتے نہ دیکہا اکثر بہت کم وضو کرکے نماز پڑھ کے تلاوت قرآن کیا کرتے کبہی پورا ختم کرتے سحر مین انکے پہل سے شیرین تر پہل نہین سنے اس باغیچہ کو تین ثلث پر وقف کیا تھا ایک مصالح زاویہ پر دوسری ذریت پر تیسرے فقراء سکنۂ زاویہ پر اور مقرر کیا تھا کہ وہ سب فقراء لوبت بنوبت ہر دن ایک ختم قرآن کا کیا کرین اور مصالف شیخ محی الدین عربی مین یہ کہ یکرین انکے سارے کام عمدہ تھے سنہ ۹۲۰ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی ؛

شیخ ابراہیم رح انکے مجاہدات فوق الحد تھے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انسے ملاقات کی یہ قدیم مخطب ہے پیچھے لگ اُٹھی اغلب اللسان تھے اپنا مقصود اچھی طرح بیان نکر سکتے سعد الدین نے انکو قبول تام دیا تھا زمانہ ابن عثمان مین سارا لشکر انکی طرف متوجہ تھا اسلئے انکا نکالنا چاہا تھا انہون نے اپنا زاویہ بنایا اور جتنے انکے اصحاب تھے اونکی تہذیب بنائی طریقہ مشائخ عجم پر پھر وہین دفن ہوئے انکو مجاہدات بغیر تخلل راحت کے پسند آتے تھے کہتے تھے آخر مشائخ الخیر سنہ ۹۴۰ھ مین انتقال کیا ؛

شیخ مرشد رح قادری الخرقہ تھے طے ایام ولیالی کرتے چالیس برس تک ہر روز ایک ہی منقی پر اکتفا کیا یہانتک کہ پیٹ پیٹھ سے لگ گیا شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انسے ملاقات کی مجکو اپنے حال کی ابتدا سے اسوقت تک کی خبر دی اور چند امور باطن پر مجھکو آگاہ کیا جنمین مجھسے اخلال ہوتا تھا مجکو انسے بہت مدد ملی آخر عمر مین ایک جماعت فقراء سودان کے بہت معتقد انکے ہوگئے سنہ ۹۴۰ کے بعد قبر رح انکی عمر قریب سو برس کے ہوئی ؛

شیخ ناصر الدین ابو العمائم زفتاوی رح یہ ایک عبد صالح احمدی الخرقہ تھے بچارہ مین ایک زاویہ مع بستان بنایا تھا

وہین مرے تین چادر بلکہ زیادہ کا عمامہ باندہتے انکی زبان ذکر و تلاوت قرآن سے جاری رہتی شعرانی کہتے ہین مین پانچ
برس انکی صحبت مین رہا حصل لی منہ نفحات و دعالی بدعوات منہا قولہ اللھم اجعل اخی ھذا من
الذین لایرضون لسواک ۹۱۹ مین وفات پائی ✤

شیخ شرف الدین صعیدی رح صاحب کشف و اجتہاد و قیام و صیام وطی تھے چالیس دن بلکہ زیادہ ایام تک طے کرتے
سلطان غوری نے انکو قید کر دیا اور امتحان لیا چالیس دن کے بعد دروازہ کھولا دیکھا کھڑے نماز پڑہتے ہین شعرانی
کہتے ہین مین تین برس انکے پاس رہا ہون ✤

شیخ ابو القاسم مغربی فاسی رح شعرانی کہتے ہین ۹۴۸ مین بقصد حج وارد مصر ہوئے تا سفر مین انکی صحبت مین رہا
جب حج سے پہر آئے پہر انکے ساتھ رہا یہانتک کہ سفر مغرب کا کیا فاس مین پہنچکر مجکو کتب آداب و ارشادات بہیجے
صاحب خلق حسن و کرم و حلم تھے ہمیشہ متبسم و منشرح رہتے پانسو مرید سفر حج مین انکے ہمراہ تھے انکی عادت طول عمر
عبادت تھی مرتے دم تک رح ✤

سید علی بلبل رح بلبل ایک قبیلہ ہے عرب مغرب کا یہ صاحب سمت حسن و خلق حسن تھے ہمیشہ سفر حجاز و قدس کو کن
کا کرتے یہانتک کہ قدس مین مرے جب مصر مین آتے تو جامع ازہر مین ٹہیرتے شعرانی کہتے ہین مجہسے فرمایا
جمیع مایقدم الیک من الماکل مائدۃ اللہ تعالی فکل منہا بالتعظیم لمرتبۃ مدھا و میزان الشریعۃ
بیدک من حیث الورع ولا تترکھا تھلک ہمارے شیخ محمد بن عنان انسے بہت محبت رکہتے تہے اسی طرح شیخ
نور الدین شونی یہ قدم عظیم پر تہے زہد و ورع سے ایک دن شیخ محمد بن عنان انکے پاس گئے دیکہا بیمار ہین قریب
تلف ہین اونکی جگہ خود لیٹ گئے وہ فی الحال اچہے ہوکر اوٹھ بیٹہے گویا کچہہ مرض ہی نہ تہا اور یہ قریب چالیس دن کے
بیمار رہے رحمہ اللہ تعالی ✤

شیخ ابراہیم ابو لحاف مجذوب رح یہ بڑے وسیع الخلق تہے کبہی ذکر سنا کہ کوئی اونکو غصہ مین تو لائے گو اونکے ساتھ کچہہ ہی کرے
شعرانی کہتے ہین میرے پاس ایک ایک ماہ سے زیادہ رہتے ہیپنے نہین دیکہا کہ شام سے صبح تک کبہی سوتے ہون ساری
رات اللہ اللہ اللہ کیا کرتے ہرگز نہ تہکتے ننگے پاؤن سر برہنہ سرخ چادر اوڑہے ہاتہہ مین ایک لٹہہ لئے پہرتے کہتے زمانہ
اسکا محتاج ہے **حکایت** ایام سلطان احمد مین کسینے کہا کہ فلان شخص اکابر دولت سے میرے پاس روپوش ہے
جینے انسے مدد چاہی میرے سر کے پاس کہڑے ہوکر کہا تو مت ڈر کل تیرا کام وقت اذان ظہر کے ہو جائیگا دوسرا دن ہوا
تو وقت اذان ظہر کے سلطان احمد خوف قتل سے بہاگ گیا مین ہمیشہ انکو سنتا تہا کہ کہا کرتے ہین سبحان من خلق
الخلق احتیاط علم خابر فقط رح ✤

شیخ محمد بن زرعہ رح تین دن بولتے تین دن چپکے رہتے شعرانی کہتے ہین میںنے بارہا انکی زیارت کی مجکو دعائین دین

منہا اللہ یجعلک من رؤس حزب محمد صلعم سنہ ۹۱۰ مین انتقال کیا ۔

بیان ۷۰ شیخ علی وحیش مجذوب رحمہ اللہ تعالی اعیان مجاذیب و ارباب احوال سے تھے انکی کرامات و خوارق بہت ہین شعرانی کہتے ہین ایک دن مین پاس انکے گیا مجھسے کہا ودنی للزلبانی مین نے ایسا ہی کیا مجھے دعا دی اللہ یصبرک علی ما بین یدیک من البلوی جو کوئی شخص انکے محلہ کا انکے سامنے سے نکلتا اوس سے کہتے ٹہیر جا مین تیری شفاعت سامنے خدا کے کرلون قبل اسکے کہ تو جاوے پہر اوسکے حق مین شفاعت کرتے اور بعض کو ایک ایک دو دو دن تک روک رکہتے ممکن نہ تہا کہ وہ اونکے پاس سے جاتا جب تک کہ اوسکے حق مین قبول ہونا شفاعت کا معلوم نکر لیتے **حکایت** کسی شیخ بلد وغیرہ کو دیکہتے تو اوسکو گدہے پر سے اوتار کہتے تو اسکا سر پکڑے رہ مین اس سے حرکت کرلون اگر وہ نہ مانتا تو وہ حمار زمین پر جم جاتا ایک قدم نہ چلتا اور اگر مان لیتا تو ایک خجالت عظیمہ حاصل ہوتی اور لوگ دیکہتے اسکے احوال غریب تہے مین نے ذکر سیدی محمد بن عنان سے کیا اوہنون نے کہا ھؤلاء یخیلون للناس انہا الافعال ولیس لہا حقیقۃ سنہ ۹۱۰ مین وفات پائی ۔

بیان ۷۱ شیخ شریف مجذوب رح انکے کشف و شطحات تہے واسطے لوگون کے جنپر وہ انکار کرتے تہے رمضان مین کہاتے اور کہتے مین معتوق ہون مجکو میرے رب نے آزاد کر دیا ہے جو کوئی انپر انکار کرتا اوسکو فی الحال ہلاک کر دیتے **حکایت** شعرانی کہتے ہین ایک بار مجکو ایک روٹی بہیجی اور کہلا بہیجا کہ اسکو کہا لے اوسمین ۷ دن کی بیماری ہے مین نے اوسکو نکہایا تہا سید نے کہا سات دن ۵ دن تک بیمار رہا حاصل سے کہا تو سات دن مین اوسکو دوسری بار سنگا کر لکن یہ اونکے مقدر مین نہ تہا ظاہر مین حشیش کہاتے ایک دن اوس حشیش کو حلوی بابا اللہ نے انکو پہیر دیا اور شفا ہم کا بخشا تہا اصل مین یہ ایک شتربان تہے نزدیک بعض امراء کے پہر انکو جذب ہوگیا اصحاب نوبت نے انکو خنجر سے زخمی کیا بعد ایک ماہ کے انتقال فرمایا رح ۔

بیان ۷۲ شیخ علی وہیری مجذوب رح یہ رات دن دوکان بیاع رقاق پر سامنے مارستان کے بیٹہے رہتے اتفاقاً یا ننگے سر برہنہ ایک چادر مین ملفوف رہتے جب وہ پہٹ جاتی تو لوگ دوسری چادر بدل دیتے بیس برس تک اسی حالت پر رہے شعرانی رح کو جب دیکہتے مسکراتے سنہ ۹۲۵ مین انتقال کیا رح ۔

بیان ۷۳ شیخ علی خواص برلسی رح یہ شعرانی رح کے شیخ و استاد ہین امی تہے نہ لکہتے نہ پڑہتے معانی قرآن عظیم و سنت مشرفہ پر تکلم یہ کلام نفیس کرتے جسمین علماء حیران رہتے جب کوئی بات کہتے اوسی صفت پر واقع ہوتی جیسا کہتے محل کشف انکا لوح محفوظ تہا جو شخص انکے پاس جاتا قبل اسکے کہ اپنی حاجت بیان کرے خود ہی اوس سے کہدیتے کہ تو اس کام کو آیا ہے وہ شخص متحیر رہجاتا اور کہتا انکو کشف خبر کردی انکی طب عجیب غریب تہی اہل استسقاء و جذام و فالج و امراض مزمنہ کی دوا دارو کرتے جس چیز کی طرف اشارہ کرتے اوسکے استعمال سے شفا ہو جاتی

بیسیما اور ارکان دولت کی تعظیم کرتے اور اونکے ہاتھ چومتے اور کہتے هذا ادبنا معهم فی هذه الدار وسیعلمنا الله الادب معهم اذا وصلنا الی دار الاخرة انکو جب معلوم ہوتا کہ فلان صاحب دولت وغیرہ کا قصد ہے کہ انکے سلام کو آئے توقبل اوسکے آنے کے خود ہی اونکے پاس چلے جاتے اور کہتے ہر قدم جس سے لوگ طرف فقیر کے چل کر آتے ہین ایک درجہ مقام فقیر سے گھٹ جاتا ہے کہا پہر تم کیون جاتے ہو کہا مین اللہ سے سوال کرتا ہون کہ اون کا درجہ کم نہو میرا اجر اللہ پر ہے شروع مین یہ صابون وقہوہ وجبنہ وغیرہ فروخت کرتے تھے پہر تیل کی دوکان کر لی تہی پہر مرتے دم تک خوص بنتے طلبہ واعوان ظلمہ کے گہر کا طعام نہ کہاتے جو دراہم اونکے انکے پاس آتے اپنی ذات اور اہل عیال پر صرف نکرتے اہل وشیوخ وعمیان وعاجزین عن الکسب کے لئے رکہہ چھوڑتے لوگون کا قرض ادا کرتے ہر شخص سے معاملہ موافق اوسکے دل کے کرتے نہ موافق صورت حال کے **حکایت** ایکبار ایک شخص فقرا مین سے انکے گہر آیا اوسکا چہرہ بہت نورانی تہا اوسکو دیکہکر کہا اللهم اکفنا السوء اللہ جب کسی بندہ سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکا انوار اوسکے دل مین رکہتا ہے ظاہر جسد اوسکا مثل آحاد ناس کے ہوتا ہے اور جب کسی سے ارادہ سوء کا کرتا ہے تو جو کچہہ اوسکے دل مین ہے وہ اوسکی صورت پر ظاہر کرتا ہے اور دل کو تاریک کر دیتا ہے **ف** ہر جمعہ کو مسجد مین جاروب کشی کرتے بیوت اخلیہ کو صاف کرکے سارا خس وخاشاک باہر لیجاکر پہینک آتے یہ کام احتسابا لوجہ اللہ کرتے کبہی انکو نماز ظہر جماعت وغیرہ مین پڑہتے نہین دیکہا وقت اذان کے دروازہ اپنی دوکان کا بند کر لیتے ایک ساعت غائب رہتے پہر آموجود ہوتے معلوم ہوا کہ جامع ابیض رملہ مین نماز ظہر پڑہتے خادم نے خبر دی کہ وہ ہمیشہ وہین جاکر نماز پڑہتے ہین شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا گویا وہ دس سال ایک ساعت تہی انکا کلام بہت نفیس ہے مینے کتاب الجواہر والدرر مین نقل کیا ہے ہر جواب ایسا ہے جس سے فحول علماء عاجز ہین یہانتک کہ جس عالم نے اوس کتاب پر کچہہ لکہا وہ متعجب ہین رہا جیسے شیخ شہاب الدین فتوحی حنبلی اور شیخ شہاب الدین شبلی حنفی اور شیخ ناصر الدین لقانی مالکی اور شیخ شہاب الدین رملی شافعی وغیرہم فتوحی نے کہا مجکو ستر برس ہوئے کہ مین خدمت علم کی کرتا ہون مجہے گمان بہی نہین آتا کہ کبہی میرے دل پر ایک سوال وجواب بہی اس کتاب یعنی جواہر ودرر کا خطرہ ہوا ہو **ف** فرماتے تہے ہمارے نزدیک عالم اوسکا نام ہے جس کا علم کسی نقل یا صدر سے مستفاد نہو خضری المقام ہوا سکے سوا جو ہے وہ حاکی علم غیر ہے فقط اوسکو اجر حمل علم کا ہے یہانتک کہ اوسکو ادا کر دے نہ اجر عالم کا و الله لا یضیع اجر المحسنین پہر کہا جو کوئی یہ چاہے کہ یہ اپنا مرتبہ علم مین یقینا معلوم کر لے جسمین کسی طرح کا شک نہو تو وہ ہر قول محفوظ کو طرف اوسکے قائل کے رد کرے پہر طرف اپنے علم کے دیکہے جتنا پائے وہ اوسکا علم ہے مجہے گمان ہے کہ ایسکے پاس بجز شئے یسیر کے کچہہ بہی باقی نرہے گا اتنی سی شئے پر اوسکا نام علم نہین ہو سکتا کہتے تہے ہمارے نزدیک شمار آدمی کا اہل طریق مین نہین ہوتا مگر

اوسی وقت تک عالم شریعت مطہرہ ہو مجمل مبین ناسخ منسوخ خاص عام پہچانتے اور جو شخص ایک حکم سے بھی منجملہ ان احکام کے جاہل ہے وہ درجہ رجال سے ساقط ہے **حکایت** امام احمد نے رب العزت کو خواب مین دیکھکر پوچھا تہا یا رب بمہ یتقرب الیک المتقربون اوسنے فرمایا تہا یا احمد بتلاوۃ کلامی احمد نے کہا یا رب بفہم ام بغیر فہم اللہ نے فرمایا یا احمد بفہم و بغیر فہم اس جواب کے معنی یہ کہتے تھے کہ مراد فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء شریعت ہے اور مراد بغیر فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء حقیقت ہے کیونکہ علماء کے پاس اگر فہم کلام اللہ کا نہین ہے مگر فکر و نظر اور طریقہ فہم عارفین کا کشف و تعریف الہی سے ہے یہ محتاج تفہم کی نہین سے پوچھا قرارت عوام کے باب مین تم کیا کہتے ہو کہ وہ بغیر فہم کی تلاوت کرتے ہین کما حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ ہر حرف پر دس نیکیان ملتی ہین اسلئے نیچے قول بغیر فہم کے وہ سئلے ہین واللہ اعلم **ف** فرماتے تھے ہم سنتے ہین ہین سارے ابواب اولیاء کے بند ہوگئے اب کوئی دروازہ کہلا نہین ہے مگر دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب جو ضرورت تمکو ہو تم اوسکو حضرت کی جناب مین نازل کرو کہتے تھے زیادت علم کی رجل سو مین مثل زیادت آب کے ہے اصول شجر حنظل مین کہ جتنا پانی زیادہ ہوگا اوتنی ہی مرارت اوسکی زیادہ ہوگی فرماتے تھے حدیث ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر مین وہ عالم اور سالک داخل ہے جو اپنے علم پر خود عمل نہین کرتا ہے لکن فتوی دیتا ہے اور لوگون کو طریق الی اللہ بتاتا ہے اسی طرح وہ عالم و عابد داخل ہے جسنے طول عمر دنیا مین زہد کیا ہے جب وفات قریب ہوئی میل الی الدنیا کیا دنیا کو دوست رکھکر مال غیر حلال جمع کرنے لگا پھر اسی حال پر مر گیا اوسکا حشر ہمراہ فجار کے ہوگا جو بدتر ہے علماء عاملین سے خارج ہین کہتے تھے مشائخ قوم اپنے تلامذہ کو قبور مین سے جواب دیتے ہین نہ مشائخ فقہاء یہ اسلئے کہ فقرا اپنے اعتقاد مین بحق اشیاخ صادق ہین نہ فقہاء اگر فقیہ صادق ہو تو امام شافعی اوسکو جواب دین اور مشافہۃ خطاب کرین اللہ پاک کا یہ خبر دینا کہ وہ ہمسے اقرب جار ہے بشارت ہے انا منہ فضل و رحمت کی ہمپر قبل خلق کے اور ہم اقرب ہین طرف عفو و مغفرت و فضل و مساحت کے اسلئے کہ اللہ تعالی اولی تر ہے ہر شئی کی حق جوار سے اگرچہ ہم شوقی اوسکے حق کے نہین ہین ع

	شکست توبہ ام آواز الکریم کند		ندامت گنہم دوست را رحیم کند	

عداوت ہماری اوس شخص کے افعال سے جسکی عداوت کا حق لنے ہمکو حکم کیا ہے عداوت شرعیہ ہے اور عداوت ہماری اوسکی ذات سے عداوت طبعیہ ہے اور سعادت عداوت شرعیہ مین ہے نہ عداوت طبعیہ مین فرماتے تھے کما لم یجب الحق تعالی عبدہ فی کل مسئلۃ کذالک العبد لم یطعہ فی کل ما امرہ جزاء و وفاقا

ف فرماتے تھے آفت عقل کی ضد ہے اور آفت ایمان کی انکار اور آفت اسلام کی علل اور آفت عمل کی ملل اور آفت علم کی نفس اور آفت حال کی امن اور آفت عارف کی ظہور اور آفت عدل کی حیر اور آفت محبت کی شہوت

اور آفت تواضع کی ذلت اور آفت صبر کی شکوہ اور آفت تسلیم کی تفریط اور آفت غنا کی طمع اور آفت عز کی بطر اور آفت
کرم کی سرف نا اور آفت بطالت کی فقر اور آفت کشف کی تکلم اور آفت اتباع کی تاویل اور آفت ادب کی تفسیر
اور آفت صحبت کی منازعت اور آفت فہم کی جدال اور آفت مرید کی التسلل علی المقامات اور آفت انقطاع کی تسلق
اور آفت فتح کی التفات اور آفت فقیہ کی کشف اور آفت مسالک کی وہم اور آفت دنیا کی شدت طلب اور آفت
آخرت کی اعراض اور آفت کرامت کی استدراج اور آفت داعی الی اللہ کی میل بطرف ریاست اور آفت ظلم کی
انتشا اور آفت عدل کی انتقام اور آفت تقیید کی وسوسا اور آفت اطلاق کی خروج عن الحدود اور آفت حادث
کی نقص **ف** کہتے تھے مجذوب کو مجذوب اسلئے کہتے ہین کہ بندہ ہمیشہ عاشق و آلف اپنے حال کا ہوتا ہے
اور اسی حال سے منجذب نہین ہوتا مگر ساتھ اقوی تر کے اوس سے پھر جب اللہ تعالی یہ ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ کو
رہائی دے اور اوسکو خالص اپنے لئے کرلے تو اوسکو اوس امر دنیا سے و آخرت سے جسکا وہ مالوف ہے جذب
کرلیتا ہے پھر جب اسکو اوس چیز کا عشق ہوجاتا ہے جسکی طرف حق نے اوسکو جذب کرلیا ہے تو پھر دوبارہ
سہ بارہ اوسکو جذب بجانب دیگر کرتا ہے یہ فعل حق کا ساتھ بندے کے اسلئے ہوتا ہے کہ اوسکو تنبیہ کردے
اس بات پر کہ ساری حرکات اوسکی معلوم حق ہین قال ومن احرک من نسبة التبدیل والتغییر فی کل
نفس فہو العالم بقولہ تعالی کل یوم ہو فی شان فرماتے تھے مطلب البلاء علی الوحدانیة
کان اظہر اعرف منہ باللہ کہتے تھے العلوم الالہیة لا تنزل الا فی الاوعیة الفارغة ثم انشد
لبعضہم ع

	اتانی ہواہا قبل ان اعرف الہوی		فصادف قلبا خالیا فتمکنا

فرماتے تھے مجاذیب کے لئے جنت اعمال ہین نہ کوئی قدم ہے اور نہ مکان مخصوص اسی واسطے ماکل و ملابس و مناکح
وغیر ذلک مین بھی کوئی قدم نہین ہے جسکی طرف وہ راجع ہون بلکہ مشاہدہ حق کے فقط یہ لوگ جنت مین بشکل
اہل جنت ہونگے اور خصوصیت وصف مشاہدہ علیحدہ ہوگی پھر کیا کہ سوقہ اہل صنائع و حرف کا درجہ نزدیک
اللہ کے درجہ مجاذیب سے اعظم وانفع تر ہے اسلئے کہ یہ قائم باسباب ہین اور اللہ سے بہت ڈرتے ہین فقرا
و ظلم انکے اسوال مین سے کما لئے ہین یہ اپنے نفس مین حقیر ہین انکے لئے ہر جنت مین جنان اربع سے تنعم
ہوگا جنت فردوس جنت ماوا جنت نعیم جنت عدن سبھی جنات مخصوص ہین ساتھ مشاہدہ و زیارت کے فرماتے
تھے نشأت اہل جنت مخالف نشأۃ دنیا ہے تشبیہ اسم ہم موجود ہین صورۃ و معنی چنانچہ حدیث ان فی الجنة
ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اس طرف اشارہ کرتی ہے ایضاح اسکا یہ ہے
کہ جب ایک شخص مین حجاب بشریت کا موجود ہے تو وہ احوال اہل جنت کا معلوم نہین کرسکتا ہے کیونکہ جنت

نشاۃ شہود واطلاق ہے نہ حجاب وتقیید الٰہی وجہ سے علم باہل جنت واحوال اہل جنت خاص بالعارفین ہے رف
کہتے تھے جب تو مومن ہوا اور اللہ کو سنے کہ وہ ساتھ مومنین ہے تو تو جلدی نکر اپنے مومن ہونیکی طرف اس سے پہلے تامل
کر کہ تو اوس وصف پر ہے جو اللہ نے مومنین کا وصف کیا ہے یا نہیں ہے اگر تو اوس وصف پر ہے تو تامل کر کہ اوسی
وصف پہ تو مریگا یا نہیں اگر تجھکو معلوم ہوجائے کہ تیری موت اونہیں اوصاف مومنین پر ہوگی تو اب تو اللہ کے
مکر سے امن میں ہوا ولا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون اور اگر تو جان لے کہ تو اون اوصاف پر نمریگا
تو تو رحمت الٰہی سے مایوس ہے ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون فکن علی الخوف والرجا
فانه الصراط المستقیم فرماتے تھے لا یخرج احد من الدنیا حتی یکشف له عن حقیقة ما هو علیه ویتساوی
مع اهل الکشف انما هو تقدیم وتاخیر شعرانی رح نے انکا کلام ومقام گیارہ ورق تک لکھا ہے اور کریمہ
اذا الشمس کورت کے معنی نقل کرکے کہا ہے قلت وهذا لسان لا اعرف له معنی علی مراد قائله وانما
ذکرته تبرکا واللہ اعلم میں کہتا ہوں یہ قول شعرانی کا خاص بنسبت تقریر تفسیر آیۂ مذکورہ کے ہے ورنہ سارا
کلام ان سارے حضرات عالیمقام کا بہ نسبت عامۂ خلق کے اسیطرح کا ہے کہ افہام عوام بلکہ خواص انام سے بالا
ہے ولہذا اس ترجمہ میں اونہیں کلمات وعبارات پر اقتصار و اکتفا کیا گیا ہے جو کسیقدر قریب الفہم وسہل التحصیل
ہیں وما توفیقی الا باللہ اللهم زینا باخلاقهم الشریفة واعمالهم اللطیفة ⁂

۲۵۴
شیخ علی نبتیتی رح یہ اولیاء مکملین میں سے تھے خوف وورع وتقوی ورثاثت ثیاب میں قدم سلف صالح پر تھے اپنے
عصر میں جامع شریعت وحقیقت تھے شعرانی کہتے ہیں میں جب انکو دیکھتا مجھے شیخ عبد العزیز دیرینی یاد آتے
لوگوں کو درس علم کا دیتے فتوی دیتے تعلیم آداب واخلاق کرتے تو اگر انکو دیکھتا ہرگز التفات نہ کرتا اگرچہ طول زمان
ہوتا انکو دیکھکر احوال آخرت کا اسطرح یاد آتا تھا کہ گویا رائی العین ہے یہ کثیر البکا تھے جب کوئی انکو روکتا تو کہتے
وهل النار الا الی المثلی انکے فتاوی مصر میں آتے علماء حلاوت لفظ وکثرت تحقیق نصوص سے تاکہ وہ راجع بطرف
حق ہو نہایت تعجب کرتے فرماتے تھے عشنا الی زمان صار الخلق فیه فی غمرة ولنو ایوما تشیب فیه
الاطفال وتسار فیه الجبال انکا گذر جب اطفال پر ہوتا اونکو سلام کرتے اونسے دعا کراتے کہتے تھے ہمنے
ایک جماعت پائی ہے جو ساری رات روتی اور خلق کے حق میں تضرع کرتی اور کہتی کہ جو بلائیں بلاد پر
نازل ہوتی ہے وہ بسبب ہمارے افعال کے ہے اگر ہم انکے درمیان میں سے نکل جائیں تو وہ بلا انپر سبک ہوجائے
سنہ ۹۵۳ھ میں انکا انتقال ہوا رح ⁂

۲۵۵
شیخ ابو العباس حریثی شعرانی کہتے ہیں میں انکی صحبت میں تیس برس رہا کبھی نہیں دیکھا کہ اپنے نفس کا
انتصار ایکدم بھی کیا ہو انکا نشو ونما عبادت واشتغال علم وقراءت قرآن پر ہوا یہ خادم شیخ محمد بن عنان سے تھے

شیخ نے اپنی دختر سے انکا نکاح کردیا انسے کرامات لاتحصی صادر ہوئی ایکبار مجکو غلبۂ بواسیر سے ضرر شدید پہنچا
مینے انسے کہا فرمایا کل وقت عصر انشاء اللہ زائل ہوجائیگی چنانچہ اوسوقت پہر کبہی اوسکا اثر نہ پایا یہ بڑے کریم النفس
ظریف حسن المعاشرۃ بطی الغیظ کثیر التبسم زاہد فی الدنیا کثیر الوحدۃ فی اللیل تہے نہایت شیرین زبان کثیر التحمل تہے واسطے
ہجوم خلق کے یہانتک کہ مثل مشک کہنہ کے ہوگئے تہے فقط پوست و استخوان باقی تہا کبہی اپنی جان کو اہل طریق مین
شمار نہین کیا دس ہزار مرید کو تلقین کی مرتے وقت شیخ احمد بحری وحاضرین سے کہا اخرجنا من الدنیا ولم یصح معنا
صاحب فی الطریق اسی طرح شیخ ابراہیم متبولی سے کہا گیا تہا کہ تمہارے اصحاب مین فلان اور فلان ہین کہا ہو کلہم
من معارفنا انما صاحبنا من شرب من بحرنا ۲۵ ۹ھ مین انتقال کیا **حکایت** شعرانی کہتے ہین بسبب
ایک حاجت کے مینے انکا قصد کیا مین مطبخ مدرسہ ام خوند پر مصر مین تہا مینے دیکہا کہ قبر سے نکل کر وہیا طسے چلے آتے
ہین مین نظر کرتا تہا یہانتک کہ میرے اور اونکے بیچ مین پانچ گز کا فاصلہ رہگیا مجہسے کہا علیک بالصبر پہر مختفی
ہوگئے رحمہ اللہ تعالی *

پیدا ۹۶
شیخ نور الدین شونی رح شعرانی کہتے ہین سب سے زیادہ مینے انہین کی خدمت کی ۱۳۳ برس تک خادم رہا ایکدن
بہی مجہپر خفا نہین ہوئے شونی نام ہے ایک شہر کا نواحی طنتا مین یہ حسن العشرۃ جمیل الخلق کریم النفس حسن السمت
کثیر التبسم صافی القلب مسبوح الفواد مثل باطن طفل کے تہے یہ ایک صفت ہے صفات خلت سے مسلمانون پر جب کوئی ہم یا
غم ہوتا جبتک کہ وہ دور نہوجاتا تبتک انکو قرار نہوتا کبہی یہ ندکہتے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا ہے
بلکہ یون کہتے رای بعض الفقراء رسول اللہ صلعم وقال لہ کذا فکذا حالانکہ انکا مرتبہ مقتضی کثرت رویت
جناب نبوی صلعم کا تہا اور مینے انکو بہت سے وقائع مین بیداری مین دیکہا ہے جب مین انسے ذکر کرتا فرماتے
اشتہیت بی اور ہرگز اقرار نکرتے ایکبار ایک قائل کو سُنا کہ شواع سعر مین کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پاس شیخ نور الدین شونی کے ہین جبکو حضرت سے ملنا ہو وہ اونکے مدرسہ مین جائے مین گیا مینے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کو باب اول مدرسہ پر پاکر سلام کیا پہر مقداد بن الاسود کو دوسرے باب پر پایا اونپر بہی سلام کیا پہر ایک
شخص کو تیسرے دروازے پر پایا اوسکو مین نہین پہچانتا تہا جب مین باب خلوت شیخ پر کہڑا ہوا شیخ کو پایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہ پایا مینے غور سے چہرۂ شیخ مین نظر کی حضرت صلعم کو ایک آب سفید شفاف دیکہا کہ پیشانی
سے سر تک جاری ہے شیخ کا جسم غائب ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جسم ظاہر ہوا مینے سلام کیا مجکو مرحبا
کہا کئی امور کی وصیت کی جو سنت مین آئے ہین اون امور کی تاکید فرمائی پہر مین جاگ اوٹہا یہ ذکر شیخ سے
کیا فرمایا واللہ ما سررت فی عمری کلہ کسروری بہذا اور آنسو اتنا روئے کہ داڑہی آنسوون سے تر ہوگئی
انتہی مین کہتا ہون اسی طرحکا ماجرا شیخ ابن عربی رح نے حق مین ابن حزم ظاہری رح کے دیکہا تہا کہ حضرت صلعم

اور وہ ایک تن ہو گئے ہین فرق دوئی کا درمیان سے اوٹھ گیا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ہ

جذبۂ وصل سجد بسیت میان من و تو
کہ رقیب آمد و پرسید نشان من و تو

اس قصہ کو شیخ رح نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے ولیتد احمد شعرانی کہتے ہین اسی طرح انکو موقف عرفات مین بہرات لا
دیکھا یہانتک کہ ایک شخص نے حلف طلاق کیا اور کہا کہ مینے انکو سلام کیا تہا لکن شیخ نے اعتراف نکیا کہا مین کبہی مصر
سے کسی جگہہ بہی نہین گیا ف ساتہ مجالس صلوۃ علی النبی صلعم اسید عم علی وجہ الارض انہین سے متفرع ہوئی ہین
حجاز شام مصر صعید محلہ کبری اسکندریہ بلاد مغرب بلاد تکرور وغیرہ مین انسے پہلے کسی شخص سے معہود نہین ہین
بلکہ لوگ تنہا درود صلوۃ پڑہتے تہے الگ الگ یہ اجتماع لوگون کا اس ہیئت پر عہد رسالت صلعم سے اسوقت تک کسی
جگہہ واقع نہین ہوا تہا شعرانی کہتے ہین جب انکی وفات ہوگئی مینے انکو قبر مین دیکھا کہ مد بصر تک کشادہ ہے یہ
ایک لحاف حریر سبز اوڑہے ہین پہر دوسری بار دیکھا حال پوچہا کہا مجکو تو آپ برزخ کا فقر کیا ہے برزخ مین
کوئی عمل داخل نہین ہوتا ہے جب تک کہ مجہپر عرض نکر لیا جائے مینے کوئی شئے انور تر عمل سے اپنے اصحاب
کے نہین دیکہی یعنی قراءت قل ہو اللہ احد اور درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ صلعم شعرانی کہتے ہین ومناقبہ کثیرۃ وانشاء اللہ نفردها بالتالیف ان کان فی الاجل فسحۃ
واللہ اعلم ؛

شیخ ابو الفضل احمدی رح صاحب کشوفات ربانیہ والفاقات معاہبہ ومواہب لدنیہ تہے شعرانی کہتے ہین یہ اکابر
اولیاء سے ہین انسے زیادہ مینے کوئی عارف طریق الی اللہ عزوجل نہین دیکہا احوال دنیا و آخرت سے خوب ہی واقف
تہے نافذ النظر تہے ہر شئے ہین اگر افراد وجود مین کلام کرتے تو دفاتر تنگ ہو جاتے مین پندرہ برس انکی صحبت مین
رہا **حکایت** شعرانی کہتے ہین مجہسے امیر محی الدین بن ابی اصبع نے کہا میرے لئے دعا کرو کہ مین قید سلطان
سے رہا ہو جاؤن مینے وقت سحر دعا کی شیخ میرے پاس آئے اور کہا آجکی رات تیری دعا سے مجکو ہنسی آئی کیونکہ پانچ
ماہ ہفت روز ابہی اوسکی رہائی مین باقی ہین اگر تو شاطر مصر ہوتا تب بہی اوسکو رہا نکر سکتا جب تک کہ یہ مدت پوری ہو
مینے تیری دعا کو دیکہا کہ بقدر قامت طرف آسمان کے چڑہ کر پہر تیری ہی طرف واپس آتی ہے کبہی میرے پاس
آکر ساری کہانی رات کی خبر دیتے متحمل ہموم مردم تہے یہانتک کہ ایک اوقیہ لحم ابیض رہگیا تہا **حکایت** مینے
ایکبار اونکے کپڑے پر کچہہ اثر دیکہا کہا مجہے دو تو مین اوسکو دہلاؤن کہا تجکو میرے حال کی خبر نہین ہے واللہ
مجہے پہننے مین جامۂ نظیف کی شرم آتی ہے کہ اس ذات قذرہ پر اوسکے پہنون یہ اہل لذت کو سائر اقطار ارض مین
پہچانتے تہے کہ کون آج متقلی ہوا اور کون معزول ہوا ایک بار قدم تجرید پر حج کیا آخر حج مین نہایت ضعیف ہوگئے
مینے کہا اس حالت مین پہر سفر کرتے ہو کہا خاک کے لئے میری مٹی تربت شہداء بدر سے ملی ہوئی ہے چنانچہ

ایساہی ہوا کہ وہ دن بیمار رہکر بعد مین دفن ہوئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۴۳ھ مین ہوا جب سنہ ۱۲۴۸ھ مین میرا جانا حج کو ہوا تو مین انکے قبر پہ گیا اور مینے کہا تمکو قسم ہے خدا کی تم قبر مین سے مجکو جواب دو اور اپنی قبر پہچنوا کو مجکو پکار کر کہا تعال فنانی ماہوتا مینے اونکے بتانے سے قبر پہچانی ہو فرماتے تھے بواطن ان خلائق کے مثل بلور صافی کے ہین مین انکے بواطن کو ویساہی دیکھتاہون جسطرح کہ انکے ظواہر کو دیکھتاہون پہ جب کسی انسان سے منحرف ہوجاتے وہ گھل جاتا کسی امر دین دنیا مین فلاحمند نہوتا انکا کلام طریق ومقامات مین بہت عالی تہا کہتے تھے تواپنا گمان حق مین ولاۃ مسلمین کے نیک کہہ اگر چہ وہ جور کرین اسلئے کہ اللہ کسی شخص سے آخرت مین یہ سوال نکریگا کہ تونے اپنا گمان ساتھہ بندون کے کیون نیک کیا اللہ کے خلق مین علی التعیین کسیکو گالی ندے بسبب کسی معصیت کے اگرچہ عظیم ہو تجھے کیا خبر ہے کہ تیرا خاتمہ کس طرح ہوگا اوسکے فعل کو برا کہہ نہ اوسکی ذات کو کیونکہ ذات تیری اور اوسکی ایک ہی ہے ؏

جس گلستان کے ہو تم گل تر
وجہ بیگانگی نہین معلوم
خار اوس بوستان کے ہم بھی ہین
تم جہان کے ہو وان کے ہم بھی ہین

حضرت نے لکھے کہ فعل مذموم کو **قولہ** صلعم فی الثوم انہا شجرۃ اکرہ ریحہا یہ نہ فرمایا اکرہہا کیونکہ ریح بعض صفات ثوم سے ہے **ف** فرماتے تھے جو شخص کہ منتقص اعراض مردم ہے وہ تین حال سے خالی نہین ہے اگر اپنے نفس کو اوس سے افضل دیکھتا ہے تو اوس سے بھی بدتر حال ہے جسطرح کہ ابلیس کا واقعہ ساتھہ آدم کے ہوا اور اگر اپنے نفس کو برابر اوسکے جانتا ہے تو یہ انکار گویا اپنے حال نفس پر حقیقۃ کرتا ہے اور اگر آپکو اوس سے کم دیکھتا ہے تو پھر جو شخص کہ اس سے بہتر ہے اوسکی تنقیص کرنا کیا کہتے تھے یہ منتقصین اعراض ہماری فلاح ہین ہمکو فلاح دیتے ہین پوچھا کیونکر کہا اپنے سارے اعمال صالحہ خالصہ ہمارے صحائف اعمال مین نقل کردیتے ہین اور میان وہ ذنوب تھے جنکا کفارہ بغیر اسکے نہو سکتا تہا کہ لوگ عرض انسان مین کلام کرین کہتے تھے کفوا غضبکم عن بینی الیکم لا تسلط علیکم یا رادۃ ربکم شرع نے جو حکم تمکو دیا ہے تم وہی کام کرو اگر بن سکے لیکن اس حیثیت سے کہ وہ امر مشروع وماموریہ ہے نہ کسی حیثیت علت اخری سے سارے محل کو تم سارے اپنے احوال واعمال مین ترک کردو اور **بقولہ** یمحو اللہ ما یشاء ویثبت قطع کل کرو **ف** کہتے تھے جب کوئی تم سے کوئی بات تمہاری بے آبروئی کی کسی شخص کی طرف سے نقل کرے تو تم اوسکو زجر کرو اگرچہ اعز اخوان ہو اور اوس سے یہ بات کہو کہ اگر تو بھی مجکو ایساہی جانتا ہے تو تو اور وہ شخص جس سے تو ناقل ہے برابر ہے بلکہ اوس سے بھی بدتر ہے کہ اوسنے مجکو یہ بات نہین سنائی اور تونے مجکو سنادی اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ امر باطل ہے اور تجھے بعید ہے تو پھر اس نقل سے کیا فائدہ ہے انتہی مین کہتاہون یہ تقریر دربارہ الغواز مغلیبت کے نہایت چسپان ہے کہتے تھے تم اپنی زبان انکار سے اہل شرع پر محفوظ رکہو یہ لوگ دربان درگاہ اسمارو

وصفات ہین اسی طرح حفظ دل کا انکار اولیار سے کرو کہ یہ لوگ دربان بارگاہ ذات ہین اور کسبب اقوال متکلمین کے
عقائد اولیار پر انتقاد کرنیسے بچو کیونکہ انکے عقائد مطلق متبحر ہین ہرآن ہین بسبب شئون الہیہ ہوتی ہین فرماتے تھے
تم اللہ سے عفو و عافیت مانگا کرو بسبب الحاح سے اگرچہ تم صبور ہی کیون نہو اور جہان تک ہوسکے اصلاح طعمہ کی کرو
کہ یہ تمہاری اساس سے بنا اسی سے تمام ہوتی ہے سارے اعمال صالحہ کی یہی بنیاد ہے اور اگر تم متجرد ہوا سباب سے
تو جو کچہ حقتعالی تمکو بہیجدے بغیر سوال سوا چاندی سونے ثیاب فاخرہ کے وہ تم قبول کرو تم مین جب کوئی بالغ مبلغ
رجال ہوجاویگا تو معلوم کرلیگا کہ یہ لقمہ کہان سے آیا ہے اور مستحق اکل کو پہچان لے گا جسطرح کہ معمار پہچانتا ہے
کہ اس طوب یعنی خشت کو کس جگہ رکہے **ف** کہتے تھے محققین کا قول یہ ہے کہ اجسام اہل جنت ارواح مین
منطوی ہونگے ارواح ظروف اجسام ہوجاوینگی بعکس اس دنیا کے پس ظہور و حکم دار آخرت مین واسطے روح کے ہوگا نہ
واسطے جسم کے اسی وجہ سے جس صورت مین چاہینگے تحول کرینگے جسطرح کہ آج حال ملائکہ و عالم ارواح کا ہے کہتے تھے اہل جنت
اگر چاہین گے تو تناسل ہوگا مرد اپنی زوجہ آدمیہ یا حور سے جماع کریگا اللہ تعالی نزدیک ہر دفعہ کے ولد ایجاد فرماویگا اسلئے
کہ اللہ نے نوع انسان کو غیر متناہی الاشخاص ٹہیرایا ہے دنیا و آخرت مین بسبب شرف کے فرماتے تھے اہل جنت کے
دبر نہوگی مطلقاً نہ مرد کے لئے نہ عورت کے لئے اسلئے کہ اللہ نے دار دنیا مین دبر کو مخرج غائط بنایا ہے وہان غائط
نہوگا اکل و شرب پسینا ہوکر بدن سے بہجایگا اور اگر ذکر مرد و قبل زن وہان محتاج جماع نہوتے تو یہ بہی دونون
جنت مین نہوتے اسلئے کہ وہان بول بہی نہوگا لذت جماع اہل جنت کے خروج ریح سے ہوگی نہ خروج منی سے
کیونکہ وہان منی نہوگی زوجین سے ایک ہوا رائحہ مشک کے طرح کی نکل رحم سے ملاقی ہوگی شعرانی رح نے انکا کلام
بہت نقل کیا ہے سب کلمات سراپا لطف و برکت ہین رح ٭

۴۸

شیخ ناصر الدین نحاس رح شعرانی کہتے ہین مین پانچ برس انکی صحبت مین رہا یہ رجال مستورین مین سے تھے
قدم تعب پر اپنے نفس کو بالکل راحت نہ دیتے نہ کوئی خواہش اسکی پوری کرتے ولنعم ما قیل ؎

ز فربہی بنفس در دنیا پہ آسائش	ببر ز خویش ہم آغوش کردہ ئی مارا

حکایت انہون نے ایک دن پہلے موت شیخ افضل الدین سے خبر کردی اور کہا کہ وہ آج مرگئے کل بہ مین
دفن ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا انکے کرامات بہت ہین جو کہ یہ محب خمول و عدم شہرت تھے اسلئے زیادہ ذکر انکے کرامات
کا اسجگہ نہین کیا گیا ۹۴۵ھ مین انتقال ہوا رح ٭

۴۹

شیخ علی کاورانی رح بہ کثیر المجاہدہ والریاضۃ تھے پانچ پانچ ماہ تک رات دن زمین پہ پہلو نرکہتے شعرانی کہتے
ہین مین ۹۴۳ھ مین بیس دن تک سفر حج مین مکہ معظمہ مین انکی صحبت مین رہا اسیطرح ۹۵۳ھ مین جب حج
کو گیا مدت موسم مین انکے کلام و اشارات و مواعظ و دقائق علم توحید سے منتفع ہوا انکے رسائل نافعہ ہین علم

طریق مین بعض پر مجکو اطلاع دی صاحب تمکین تھے اپنے مقام کو لوگون سے مستور رکہتے تھے یہانتک کہ غالب اہل
مکہ انپر انکار کرتے اور کہتے تھے کہ یہ شخص محب دنیا ہے مجسے کہا یہ اللہ کا شہر اور اوسکی درگاہ خاصہ ہے جو کوئی اسجگہ
متظاہر بصلاح ہوتا ہے لوگ اوسکی طرف توجہ لاتے ہین اللہ سے اوسکو مشغول کردیتے ہین ہین جب شام سے
اس جگہ اپنی حالت پر آیا لوگ معتقد ہوکر گہیرنے لگے مینے اظہار حب دنیا کا کیا اور سوال صدقات کا اسنے کرنے لگا
سب لوگ مجسے نفرت کی اب مین بڑی راحت و استراحت مین ہون **ف** فرماتے تھے ارشاد تین قسم ہے ارشاد عوام
کا طرف معرفت حدود و احکام فرض عین و فرض کفایہ کے ہوتا ہے جسکی شناخت مکلف پر واجب ہے ارشاد خواص
کا طرف معرفت نفس کے ہوتا ہے یہ شناخت ہے وارد و وارد و واردات نفس اور خواطر ضمایر کے ارشاد خواص الخواص
کا طرف معرفت اوس چیز کے ہے جو واسطے اللہ کے واجب ہے اور شناخت ہے تنزیہ صفات و اسما و افعال و ذات
الہی کے طریق الی اللہ کمال شہود و از دوم صدود ہے جسکے لئے استقامت ثابت ہوئی اوسکو کلام کا اذن ہے
وقوف ہمراہ مظاہر کے حجاب ظاہر ہے اور ترقی کرنا مظاہر سے کشف ظاہر ہے جو کوئی دعوی کمال طریقت کا بغیر
ادب شریعت کرے اوسکے لئے کوئی برہان نہین ہے اور جو کوئی مدعی وجود حقیقت کا بغیر کمال آداب طریقت
وہ بہی لا برہان لہ ہے من زہد فی فضول الثیاب کان من الاحباب فی باطن الزہد طمع وفی باطن ا
لفقر وفی باطن العز ذل وفی باطن الذل عز واجر القیاس واللہ یعصمک من الناس کہتے تھے انسان
اولا احسن تقویم مین پیدا کیا گیا اسلئے کہ وقت فطرت کے بلا شہوت تہا جب مبتلا شہوات ہوا مردود الی اسفل سافلین
ہوا انکا انتقال سنہ ۹۴۶ھ مین ہوا ہے ❊
شیخ محمد جاولی رح شعرانی کہتے ہین مین مدت تک انکی صحبت مین رہا کوئی بات ایسی نہین دیکہی جو انکے دین
مین شین ہو انکی ترتیب کنار اولیا مین سبب لطف و کمال کے سامنے ہوئی تہی کما قال الشیخ علی بن وفا
رحمہ اللہ تعالی ؎

	فما ثم فناء ولا الفنا		سوی الموافاۃ والوصال	

انکا انتقال مکہ مین سنہ ۹۴۹ھ کے بعد ہوا شعرانی رح نے انکو بالفاظ کرانمایہ یاد کیا ہے ❊
شیخ شمس الدین دیروطی رح واعظ جامع ازہر تھے نزدیک ملوک و امرا کے مہابت رکہتے تھے زاہد ورع مجاہد
صائم قائم آمر ناہی تھے شعرانی کہتے ہین مین بارہا جامع ازہر مین انکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا دیکہا اہل مجلس
کے آنسو بہتے ہین جب یہ بات کرتے سب خاموش ہوجاتے اکابر و امرا و دولت آتے متخشع و ذلیل و صغیر ہوکر
مجلس سے اوٹہتے جب انکا گذر شوارع مصر سے ہوتا لوگ دیکہنے کے لئے ازدحام کرتے اپنا کپڑا انپر پہینک کر اوسکو
آنکہون سے لگاتے یہ لوگون کے گہر وغیرہ مین روپوش ہوجاتے **حکایت** یہ ایکبار بحر دمیاط مین تھے کہ

رہزنون نے آگھیرا اہل مرکب ڈر گئے انہون نے کہا کچھ مت ڈرو مرکب کی طرف اشارہ کیا کہ اسی جگہہ پانی مین تھم جاوہ
ٹھہر گیا جنبش نکی سبنے توبہ کی ناخدا سے پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا شیخ شمس الدین دسیاطی کہا انکو خبر کرو کہ ہم سب
تائب ہوئے فرمایا اسکے بعد وہ طرف صحرا کے چلے جاوین **حکایت** ایکبار سلطان غوری پر بابت ترک جہاد کے
غصہ کیا سلطان نے انکو بلا بھیجا جب آئے کہا السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته سلطان نے جواب نہ دیا انہون نے
کہا اگر تو جواب نہ دیگا تو فاسق ٹہیریگا اور معزول ہوجائیگا کہا وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته پھر کہا تم سب کے
سامنے کیون ہمارا حظ ترک جہاد مین کرتے ہو ہمارے پاس مرکب نہین ہین جنپر ہم جہاد کرین کہا تیرے پاس مال ہے جس سے
تو بندوبست کرسکتا ہے جب باہم زیادہ گفتگو ہوئی کہا مین تو خدا کی نعمت کو بھول گیا اور تو نے مقابلہ نعمت کا عصیان سے
کیا تجکو یاد نہین کہ تو ایک نصرانی تھا تجھکو پکڑ لیگئے تھے اور دست بدست بکتا رہا یہانتک کہ اللہ نے تجپر احسان کیا
آزادگی و مسلمانی بخشی اور اس درجہ کو پہنچا یا کہ تو سلطان علی الخلق ہوا اب عنقریب تجکو وہ مرض ہوگا جسکی علاج نہین ہے
پھر تو مرجائیگا کفن دیکر ایک تاریک گڑھے مین تجکو ڈالدینگے تیری ناک خاک آلودہ ہوگی پھر تو ننگا پیاسا ہوگا اوٹھیگا سامنے حکم
خدا کے کھڑا کیا جائیگا جو ذرہ برابر ظلم نہین کرتا ہے منادی ندا کریگا کہ جس کسی کا اسپر حق یا کوئی مظلمہ ہو اور غوری
پر دعوی رکھتا ہو وہ حاضر ہو ایک خلائق لاتحصی حاضر ہوگی جسکی گنتی سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے سلطان کا چہرہ
متغیر ہوگیا کاتب سر وجماعہ سلطان نے کہا شیخ فاتحہ پڑہو یہ اسلئے کہ کہین عقل سلطان کی مختل نہو جاے تب شیخ
وہان سے چلے آئے اور سلطان کو افاقہ ہوا کہا شیخ کو لاؤ آئے دس ہزار دینار دئے کہ برج دمیاط طیار کرا دو شیخ نے پھیر دئے
اور کہا مین ایک مرد مالدار ہون کسی کی مساعدت کا محتاج نہین ہون ہان اگر تو محتاج ہو تو مین تجکو قرض دیتا ہون اور
تجپر صبر کرتا ہون شعرانی کہتے ہین فما رأی اعز من الشیخ ذالک المجلس ولا اذل من السلطان فیه
هکذا کان العلماء العاملون پھر اپنے پاس سے چالیس ہزار دینار صرف کر کے برج دمیاط طیار کرایا انہون نے
منہاج نووی اور ستین مسئلہ پر شرح لکہی ہے قاموس نام کتاب فقہ مین تالیف کی ہے انکی کرامات ظاہر تھی اپنے
مرنے کی خبر بتعین یوم دی ویسا ہی ہوا کہا مجسے خضر کہہ گئے ہین **حکایت** انکی بی بی نے انکو بعد ممات کے خواب
مین دیکہا کہا ما وقع لک مع منکر و نکیر جواب دیا کلمونا بکلام ملیح واجبنا هم بجواب فصیح انکی عمر
کچہ اوپر پچاس برس کی ہوئی سنہ ۹۲۱ مین انتقال کیا رح ۞

شیخ محمد سندفاوی رح ۴۲ یہ ایک جوان آدمی صوام قوام قلیل الکلام حسن السمت کریم النفس محب وحدت تھے انکی نشست
مساجد مہجورہ و خرابے مین زیادہ رہتی تھی علی دوبیرح سے انتفاع لیا جبہ پہنا والدہ کے ساتھہ بات تھے اپنی آواز
اونچی بلند نکرتے ماں سے کہتے هبینی لله عزوجل والمیعاد بیننا فی الآخرة تاکہ وہ انسے قطع طمع کرلین پیاسا
سال قدم تجرید پر باشی جانی حج کیا کسی سے نہ سوال کیا نہ کوئی چیز کسی سے قبول کی اپنے امور دنیا مین سنجابت اور امور

آخرت مین حذاقت غالب تھی کثیر التوجہ الی اللہ لین الجانب لعامۃ المسلمین واسع الاخلاق تھے کیا ذکر تھا کہ کوئی انکو غصے مین تو
لاتا ایک جماعت اہل طریق نے انسے استفادہ کیا شعرانی کہتے ہین انتفعت بمواعظہ وآدابہ وصحبتہ نحو خمس
عشرۃ سنۃ ما رایت شیئا یشینہ فی دینہ انکا انتقال ۹۳۳ھ مین ہوا ٭

شیخ احمد رومی رح مصر عتیق مین مقیم تھے شعرانی کہتے ہین مین دس برس انکی صحبت مین رہا کثیر المجاہدات والریاضات
تھے کہتے تھے بسبب اشتغال باللہ کے ستر برس سے اپنے عیال سے نہین ملا ہون مجھے سنت ادا کرلی بہت سی اولاد
ہوگئی مقصود حاصل ہوگیا کثیر الذلۃ محب خمول تھے کہتے تھے ما بقی للظہور الاٰن فائدۃ علوم نظر مین محقق و
بحار توحید مین غواص تھے اکثر ایام صائم رہتے لیکن ہین لیشوش تھے ۹۔۔ھ کے بعد مرے ٭

شیخ شاہین محمدی رح مرید سید عمر روشنی تھے منجملہ لشکر سلطان قایتبائی کے پادشاہ سے کہا مجھے چھوڑ دو مین اپنے
رب کی عبادت کرون اونہون نے آزاد کردیا بلاد عجم کی سیاحت کو نکلے ناحیہ توریز عجم مین شیخ مذکور سے اخذ
کیا پھر مصر مین آکر جبل مقطم پر ایک مسجد بنایا ایک قبر کہودی تیس برس تک اوسی جگہہ رہے مصر مین نہ آتے
تہا سلطان ابن عثمان مین انکی بڑی شہرت ہوئی امرا وزرا واسطے زیارت کے آتے یہ کثیر المکاشفہ قلیل الکلام
تھے کوئی سارے دن انکے پاس بیٹھتا ایک بات بہی نہ سنتا کثیر السہر متقشف فی اللباس معتزل عن الناس تھے
۹۔۔ھ کے بعد وفات پائی رح ٭

شیخ عبد القادر سبکی رح منجملہ رجال اللہ اور اصحاب تصریف کے تھے قرآن بہت پڑھتے کثیر الشطح تھے جسکو انہا معتقد
جانتے اوسپر بہت تشفیت کرتے کشف کا یہ حال تہا کہ دیوار و مسافت بعیدہ انکو اطلاع سے فعل انسان پر قصد
بیت مین جاجب نہوتے رات بہر کبہی شغل قرارت کبہی ضحک کبہی اپنے نفس سے گفتگو مین صبح تک رہتے
بازار مین جاتے اہل محلہ انکو بیگار مین کپڑ لیتے سب کے حوائج قضا کرتے ایک برتن رکہتے تھے سب لوگونکی فرمائش خرید
کرکے اوسی مین ڈال لاتے پہر جسکی جو چیز ہوتی وہ الگ الگ نکال کردیتے کسی کو شیرج کسی کو عسل کسی کو زیت
حارانکے پاس ایک حمارہ اور اوسکی اولاد تھی اوسکے منہہ پر برقع ڈالتے کہتے کہین اسکو نظر نہ لگ جائے جب
کشتی نہ ملتی تو اوسی گدہے پر سوار ہوکر پانی مین ایسے جاتے جیسے کوئی خشکی مین چلتا ہے ایسی بات کہتے جس کے
ذکر سے عرفا حیا آتی ہے ایک بار ایک لڑکی سے پیغام نکاح کیا اوسکو دیکہکر بہت خوش ہوئے اوسکے روبرو اوسکے باپ کے
سامنے ننگے ہوکر کہا دیکہہ لے تو دوسرے سے کہین کہنے لگے کہ اسکا بدن سخت ہے یا برص ہے یا اور کچہہ بلا ہے پہر ذکر کو کپڑ
کہا دیکہہ لے کہ یہ تجہکو کافی ہے یا نہین کہین تو کہنے لگی کہ یہ بڑا ہے مین اسکی متحمل نہونگی یا چہوٹا ہے یہ مجہکو کافی نہوگا تو مجہسے
بڑے ذکر کا آدمی طلب کرے ف انکی دختر تہی جہان کہین جاتے اوسکو اپنی پشت پر لادے پہرتے یہانتک
کہ وہ سیانی ہوگئی انکے دوش پر رہتی کہتے مین اسکو ڈرسے اولاد زنا کے لادے پہرتا ہون کبہی اوسکے کپڑے

حوض پر وہ ہوتے کولیجاتے جب تک کپڑا خشک ہو ایک گڑھا زمین مین کہود کر اوسمین اوسکو بٹھا کر خاک سے چھپا
دیتے آخر عمر مین عمدہ اسپ پر لباس شاہانہ پہنکر اور مثل جاویش کے عمامہ ریش دار باندہ کر سوار ہوتے جو کوئی دیکھتا
جانتا کہ کوئی جاویش ہے داؤد پاشا انکی بات رد نکرتا اسی طرح دفتر دار وابن بغداد وغیرہ قضاۃ شرع کبھی بعض
منکرین پر دعاوی باطلہ مخالف ظاہر شرع کرتے قضاۃ چار ناچار حکم دیتے ورنہ تہا کہ مخالفت کر سکین بہت سے
گہر منکرین کے ویران کر دئے کثیر العطب تہے سنہ ۹۰۰ کے بعد مرے رح ﷺ

شیخ احمد کعکی رح عابد زاہد کثیر الغوص فی علم التوحید تہے لکن زبان مغلق تہی بات سمجہہ مین نہ آتی تہی اکثر کپڑا
انکا موضع رکبہ سے پہٹا ہوتا بسبب کثرت سجود کے رات دن مین چالیس ہزار بار درود پڑہتے اور بارہ ہزار
تسبیح کرتے اسکے سوا اور بہت احزاب واسمار تہے معہذا باتباع شیخ کثیر الشطح تہے یہانتک کہ ٹہیرنا آدمی کا انکے
پاس مشکل ہوتا تہا نیز محبت خمول وعدم شہرت کی غالب تہی زاویہ مین نہ بیٹہتے بازار و دکان مین جا بیٹہتے شعرانی
کہتے ہین مین بیس برس سے زیادہ انکی صحبت مین رہا جو کچہہ میرے گہر مین حال گذرتا سب مجہسے کہدیتے میرے
خطرہ پر مجہکو آگاہ کر دیتے اکثر لوگ انکے معتقد تہے بسبب کثرت تشبیث کے قولا نہ فعلا یہ اپنے حال کو مستور رکہتے
پنجم رجب سنہ ۹۵۲ مین انتقال کیا رح ﷺ

شیخ علی ہندی رح نزیل مکہ شعرانی کہتے ہین سنہ ۹۴۷ مین میری انسے ملاقات ہوئی مین بار ہا انکے پاس گیا یہ میرے پاس
آئے یہ عالم ورع زاہد نحیف البدن تہے تو انکے بدن پر ایک اوقیہ گوشت بہی بسبب کثرت جوع کے نہ تہا کثیر الصمت
کثیر العزلہ تہے سوا نماز جمعہ کے اپنے گہر سے باہر نہ آتے فقط جمعہ کو حرم مین آکر آخر صفوف مین نماز پڑہ کر جلد چلے جاتے
ایک دن مجہے اپنے گہر کے لیگئے مین انکے پاس ایک جماعت فقراء صادقین کی دیکہی ہر فقیر کا ایک جہونپڑا گرد
انکے گہر کے تہا وہ اوسمین متوجہ الی اللہ رہتا کوئی تالی تہا کوئی ذاکر تہا کوئی مراقب کوئی مطالع فی العلم ما اعجبنی
فی مکۃ مثلہ ولہ عدۃ مولفات منہا ترتیب الجامع الصغیر للحافظ السیوطی ومنہا مختصر النہایۃ
فی اللغۃ مجہکو ایک قرآن شریف اپنے ہاتہہ کا لکہا ہوا دکہایا ہر سطر ربع حزب تہا ایک ورقہ مین اور مجہکو دو نصف فضہ
دئے اور کہا الک المعذرۃ فی ہذا البلد اللہ نے اونکی برکت سے مجہکو حج مین وسعت بخشی یہانتک کہ بہت مال
عظیم صرف کیا معلوم نہین کہان سے آیا رضی اللہ عنہ انتہی کلام الشعرانی مین کہتا ہون یہ مشہور ہین بلقب متقی انکے
خلیفہ شیخ عبد الوہاب متقی تہے جنسے شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مکہ معظمہ مین خلافت حاصل کی تہی انکا ترجمہ اخبار الاخیار
والتقصار وغیرہ مین شیخ دہلوی اور خاکسار نے لکہا ہے رحمہم اللہ تعالی وایانا ﷺ

شیخ شعبان مجذوب رح یہ مصر مین منجملہ اہل تصریف کے تہے وقائع زمان مستقبل کی خبر دیتے تہے شیخ علی خواص کہتے
ہین اللہ تعالی انکو رویت ہلال سے سال بہر کے حال پر مطلع کر دیتا ہے ہلال کو دیکہا اور معلوم ہوگیا کہ اس سال عباد اللہ

گیا کہ دینے والا ہے انکو جب موت کا علم پہ اطلاع ہوتی مجھکو اوس رات کی گائے بکری اونٹ کا جھڑا پہنتے شعرانی کہتے ہین
جبپہر عورت کو گذرتا وہ کہلا بھیجتے **حکایت** ایک عورت آئی اس ارادہ سے کہ اوسکی دختر کا نکاح خاوند
سے فسخ کروا دیا جائے کیونکہ وہ ایک مدت سے غائب ہے وہ شب کو میرے گہر ہی مجھے معلوم بہی نہ تہا مجہکو شیخ شعبان
نے مجھے کہلا بھیجا لا تفرق بین راسین فی الحلال مین سمجھا کہ اوسکا خاوند عنقریب آجاویگا مینے اوس عورت سے
کہدیا وہ چلی گئی ایسا ہی ہوا حالانکہ اوسنے مجھسے کچہ حال نکہا تہا اوسکے جی مین تہا کہ دن چڑہے کہیگی **ف** یہ کراہی
مسجد پہر دن جمعہ کے جاکر کبہی سو تین سو اشعار قرآن کے پڑہتے کوئی انکار نکرتا عامی یہ سمجہتا کہ قرآن پڑہتے ہین اسلئے
کہ فواصل مین شبہ آیات کا ہوتا ایک دن اپنے گہر کے دروازے پر طریقہ فقہا دیہ کچہ پڑہ رہے تھے مینے کان لگا کر
سنا کہتے تھے وما انتم فی تصدیق ہود بصادقین ولقد ارسل اللہ لنا فی قوما بالموتکفات یضربوننا
ویاخذون اموالنا وما لنا من ناصرین پہر کہا الصواجعل ثواب ما قرأناہ من الکلام العزیز
فی صحائف فلان وفلان الی آخر ما قال **ف** یہ برہنہ رہتے ایک لنگی یا چمڑے سے قبل و دبر کو چہپائے
رکہتے یا بوریا باندہ لیتے زینت حلال دنیا کو مثل حرام کے جانتے تھے اور پرہیز کرتے خلائق کو انکے ساتھ اعتقاد راسخ تھے
تہا کسیکو نہین دیکہا کہ انپر انکار کرتا بلکہ انکی رویت کو ایک عید جانتے تھے اور اللہ کی رحمت سمجھتے تھے سنہ ۹ کے بعد
انتقال ہوا۔

۹
شیخ صالح یہ معتزل عن الناس تھے جامع آل ملک ابراہیم مین رہتے تھے چالیس برس تک اکیلے رہے رات دن گرمی
سردی مین اکابر انکے پاس جاتے برکت حاصل کرتے جو عمامہ یا کپڑا پہنتے اوسکو نہ اوتارتے یہانتک کہ وہ خود ہی
گل کر گر جاتا شعرانی کہتے ہین مین تیس برس انکی صحبت مین رہا سنہ ۹ کے بعد انکا انتقال ہوا ہے ۔

۸۰
شیخ محمد صوفی برج نزیل شہر فیوم یہ اکابر عارفین سے تھے حیاکت کرکے اپنے ہاتہ کی مزدوری محنت سے کہاتے
کسی سے کوئی شے قبول نکرتے مشکلات مسائل شیخ ابن عربی کو با فصیح عبارت حل کرتے فرماتے تھے سیر الی اللہ
دو قسم ہے ایک سیر الی اللہ دوسری سیر فی اللہ جب تک سالک سالک فانیہ مین کہ طریق عدم مین رہتا ہے تو
سیر الی اللہ مین ہوتا ہے پہر جب کہ وجود کو قطع کر جاتا ہے تو پاس معبود کے پہنچ جاتا ہے اور یہ رتبہ حاصل نہین ہوتا
مگر طریق اسما سے سو بدایت مین تو تو ہے اور نام نام ہے اور وسط طریق مین کبہی تو ہے اور کبہی نام ہے اور نہایت
مین تو ہی تو ہے نام نہین ہے الی آخرہ **ع**

در کیش ما تجرد عنقا تمام نیست	در قید نام ماند اگر از نشان گذشت

شعرانی کہتے ہین واطال فی ذلک بکلام یدق علی العقول سحر کہتے تھے میری ملاقات حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے جب چاہون ہو جاتی ہے لیکن بیداری مین شعرانی کہتے ہین وھو صادق لانہ صالح سالک

فی کل مکان وجدت فیہ شریعتہ وما منع الناس من رؤیتہ الا خلط حجابہم پہر کہا کہ مین انکی صحبت مین ۳۵ برس رہا اور انکے کلام واشارات سے منتفع ہوا رح ◊

۸۱
شیخ عبد العال مجذوب رح یہ قمیص نہ پہنتے تہے گرما سرما مین ایک ازار پر اکتفا کرتے سر برہنہ رہتے ہمیشہ حفظ طہارت رکہتے نماز تمام وکمال باطمینان تام وذبول کامل پڑہتے کانہ جذع نخلۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کرتے تہے انکی شعر خوانی سے لوگون کو عبرت ہوتی روتے بلاد وقری مین گشت کرتے پہر مصر مین آجاتے مسواک ازار مین باندہے رہتے اور شکم سے کفن بندہا رہتا یہانتک کہ وفات ہوئی اور ایک بڑا ابریق لبریز آب لئے پہرتے گلی کوچون مین سبکو پانی پلاتے قریب وفات اکے کہا فقرا کس جگہہ دفن ہوتے ہین مینے کہا اللہ اعلم کہا قلیوب مین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تین دن کے بعد وسط قلیوب مین لیجا کر دفن کیا رح سنہ ۹۳۰ مین انتقال فرمایا رح ◊

۸۲
شیخ خلیل مجذوب رح یہ اصل مین قریہ بنیتین کے تہے ننگے رہتے پہر سنہ ۹۴۰ مین قریہ شبیبن مین آئے شعرانی کہتے ہین جب ہم وہان واسطے عمارت جامع کے گئے اونکو اوسی بقعہ مین مقیم پایا جہان ہمنے جامع بنائی ہے لوگون نے کہا یہ ایک سال سے یہان گڑہا کہودتے تہے اور الجامع الجامع کہتے تہے جب ہم ساحل بحر پر آئے انہون نے نکل کر ہمسے ملاقات کی اور ہنستے تہے اور اظہار سرور کیا اور جب تک عمارت جامع ہوہمارے اردگرد رہے انسے کرامات خارقہ وکشوفات صادقہ ظاہر ہوئی رح سارے دن شہر مین چکر مارتے کبہی چلاتے کبہی خاموش ہوتے **حکایت** ایکدن مینے دیکہا کہ کوم بلد پر چڑہتے ہین جی مین کہا یا ترے ہی ھل ھوا حمد نا ام برھانی وہان سے چلا کر کہا یا احمد انہ یا داعیشیرانہ برھانی سنہ ۹۴۰ کے بعد انتقال کیا رح ◊

۸۳
شیخ عامر مجذوب رح یہ اصل مین قریہ بہجورہ کے تہے رات دن خاموش رہتے لیل ونہار ایک کوم عالی پر کہڑے رہتے ایک پتہر کا طوق تہا اوسکو رسیان دو لون پاؤن کے حرکت دیا کرتے پاؤن جدا ہوتے عمامہ بوزن یک قنطار تہا کسیکی طاقت نہ تہی کہ اوسکو سر پر اوٹہا سکتا نہایت درزی تہا خود کچہہ نہ کہاتے جب کوئی سامنے لاکر رکہدیتا تب کہا لیتے اگرچہ ایک ماہ تک کہانا نہ ملتا سنہ ۹۴۰ کے بعد انتقال کیا ◊

۸۴
شیخ عمر مجذوب یہ کثیر المکاشفات تہے شعرانی کہتے ہین جب سلطان قانصوہ غوری نے طرف مرج دابق کے سفر کیا اور معرکہ ابن عثمان مین قتل ہوا مینے انسے کہا کیا سلطان ابن عثمان مصر مین داخل ہونگے کہا ہان اور اس جگہہ پر اوسکا گذر ہوگا یہ موضع اوسکے حافر فرس کا ہے مینے اس بات کو یاد رکہا جب سلطان سلیم مصر مین آئے اوسی جگہہ اونکے فرس کا حافر واقع ہوا جو جگہہ کہ شیخ عمر نے متعین کردی تہی یہ امور مستقبلہ کی خبر دیتے اور نصب وعزل وموت ولاۃ کا حال بیان کرتے ◊

	دم مسکیده رندان قلندر باشند		که ستانند و دهند افسر شاهنشاهی	

اور جب سوتے تو سر زمین پر نہ رکھتے سر کو زمین سے صبح تک اوٹھائے رہتے اور ساری رات جاگتے ٥

تر ہی ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات ۔ تو بہی ہنکو اسی زلف یار ہاری رات
چلا ہے روز قیامت برابری کرنے ۔ تو کوئی کہیل تماشا ہوئی ہماری رات

جب قمیص پہنتے نہ اوتارتے یہانتک کہ وہ گل جاتا سر پر فقط ایک عرقیہ سفید بغیر کلاہ رکھتے عمامہ نہو تا شعرانی انکی صحبت مین تیس برس رہے ہین ؃

۹۸۵ شیخ سلیمان حافظی رح ۳۰ سال تک پہلو زمین پر نرکہا بطور تحدیث بالنعم اکثر اوقات مساجد مہجورہ و بساتین خراب مین رات دن بسر کرتے انکے کپڑے کبہی پرانے ہوتے کبہی لباس قضاۃ و تجار سپہنتے رنگ کپڑے کا کبہی سرخ قرمزی رکہتے کبہی زرد کبہی بہت موٹے ہو جاتے کبہی بہت دبلے ہر رات کا واقعہ الگ الگ مجہسے کہدیتے گویا میرے پاس بیٹھے تہے محب خمول و عدم شہرت تہے جس مکان مین کوئی انکو پہچانتا وہان سے نقل کر جاتے کبہی برکۃ الحبش مین کبہی سیدانیہ مین کبہی جزیرہ وسطانیہ مین ہوتے ٥

یومًا بحزوی ویومًا بالعقیق وبا ۔ لعذیب یوما ویوما بالخلیصاء
رہتے ایک جا نہین عاشق بدنام کہین ۔ ٥ دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

مصر مین نہ آتے حوالی مصر مین ایک ناحیہ سے دوسرے ناحیہ کی طرف نقل کرتے رہتے اپنا جہوپڑا خشت خام سے بغیر مٹی کے بناتے وہ ہر موسم منہدم ہو جاتا پہر دوبارہ سہ بارہ اوسکو بناتے کسیکو طین سے بنانے نہ دیتے ۹۰۰ھ کے بعد انتقال کیا رح ؃

۹۹۱ شیخ شہاب الدین بن داؤد منزلاوی صالح سُنی محمدی تہے ملازم عمل بالکتاب والسنہ رہتے شعرانی کہتے ہین میری نظر مین آنکہ سے بعد شیخ محمد بن عنان کے انسے زیادہ اضبط للسنہ کسیکو نہین دیکہا ہے فرماتے تہے جو شخص ارادہ معرفت سنت کا رکہے اوسکو چاہیئے کہ عامل بالحدیث ہو کہ وہ سنت نزدیک اوسکے متقید رہیگی یہ اوسکو نہ بہولیگا یہ تدلیس علم کرتے اور اپنے زاویہ مین کتب تصوف پڑہاتے جتنے لوگ دمیاط کے معادر وارد ہوتے وہ انہین کے پاس ٹہیرتے شعرانی انکی صحبت مین قریب چالیس برس کے رہے کہتے ہین مینے کبہی نہین دیکہا کہ کسی شئے مین اپنے احوال سے زائغ عن السنہ ہوئے ہون رح سنہ ۹۹۱ مین عمر اسّی برس سے زیادہ کے ہو کر مرے رح ؃

شیخ علی حیاشی ستر برس سے کچہہ اوپر زمین پر پہلو نرکہا بیماری سے انتقال انکا دن رات یہی قرارت یا ذکر یا نماز رہتا تہا یہ ابلیس کو دیکہتے اور اپنی عصا سے اوسکو مارتے ایک دن ابلیس نے انسے کہا مین عصا سے نہین ڈرتا ہون نور قلب سے ڈرتا ہون **حکایت** ایک رات مجلس درود خوانی مین شب جمعہ کو ہمارے پاس بیٹھے رہے مجلس مین ایک انسان کو لاٹھی سے مارا اوسنے کہا مجہے کیون مارتے ہو کہا مین تو شیطان کو مارتا ہون جو تیری گردن پر سوار ہے اور

دونون پاؤن اپنے تیرے سینے پر لٹکائے ہوئے بیٹھا ہے اولیا راسوات اکثر انکی زیارت کو آتے خصوصًا امام شافعی
جو شخص انکے حال کو نہ جانتا وہ کہتا کہ یہ خرف ہین شعرانی کہتے ہین مینے ایکبار دیکھا کہ نماز عشا سے قرآن کہولا طلوع فجر تک
فقط پانچ حزب پڑہے ترتیل و تفکر سے ہم لوگ جوان تھے رات کو جب اوٹھتے انکو کہڑے ہوئے نماز پڑہتے دیکھتے
ہمیشہ یہی حال رہا ہمنے نہین دیکھا کہ کوئی فرش یا تکیہ رکہتے یہانتک کہ آخر عمر مین نابینا ہوگئے کبھی اپنے اوراد کو ناقص
کیا جب کوئی وضو کرانے والا نہ ملتا تو اولیا آکر وضو کرا دیتے تھے یہ کہتے کہ مجھکو امام شافعی نے اسوقت وضو کرا دیا آج
فلان نے وضو کرایا پھر اوسی وضو سے نماز پڑہتے بعض لوگ یہ سنکر کہتے تھے کہ شیخ خفیف العقل ہوگئے ہین سنہ
۹۰۰ کے بعد انتقال کیا رح ۝

ذیل الخاتمہ

شعرانی رح کہتے ہین یہ آخر طبقات ہی مین چاہتا ہون کہ ذرا سا حال علمار عاملین اہل مذہب اپنے کا بھی فقط
تبرکًا ذکر کرون اور خوشبو انکی عبیر مشک کی پہیلاؤن سو کہتا ہون اور اللہ سے توفیق چاہتا ہون ا ابوبکر بن اسحٰق
ضبعی امام جمیع علوم تھے کبھی سفر و حضر مین قیام لیل کو ترک نہ کرتے تھے نہ گرما مین نہ سرما مین ۝

گرما بگذشت و این دل زار ہمان	سرما بگذشت و این دل زار ہمان
القصہ ہزار سرد و گرم عالم	برما بگذشت و این دل زار ہمان

۲ ابن صباغ حافظ مذہب صائم الدہر تھے ۳ حمولی کبھی لا الٰہ الا اللہ کہنے سے نہ تھکتے ۴ ابو العباس دبیلی ہمیشہ
صائم رہتے درس قرآن دیتے دن کو خیاطی کرتے شام کو نماز مغرب پڑہ کر مشتغل بہ فقر رہتے ۵ ابو زید مروزی زاہد
مستغرق تھے انکے اصحاب کہتے ہین ہم مرتے دم تک اونسے ملا کیے ہین گمان نہین ہے کہ فرشتون نے کوئی خطا اونپر
لکہی ہو ۶ امام ابن الحداد ہر رات دن مین ایک ختم کرتے ایک دن روزہ رکہتے ایک دن افطار کرتے اور ہر جمعہ کو
ایک دوسرا ختم کرتے دو رکعت نماز مین اندر جامع کے قبل نماز کے ۷ امام ابوجعفر ترمذی انکا نفقہ ہر ماہ مین
چار درہم تہا کسی سے سوال نکرتے اکثر ہر دن ایک دانہ زبیب کا کہاتے معہذا بڑے شجاع تھے ۸ امام ابن خزیمہ
ادب مین ضرب المثل تھے خصوصًا اپنے شیخ بوشنجی کا نہایت ادب کرتے تھے اونسے ایک مسئلہ پوچہا یہ جنازہ مین تہے
کہا کلا افتی حتی اواری استاذی الترب ۹ شیخ ابو العباس نیساپوری یہ کہتے تہے کہ مینے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے بارہ ہزار ختم کیے ہین اور بارہ ہزار قربانی کی ہے ۱۰ امام احمد بن بردنبہ بخاری یہ ہر دن ایک
ختم کرتے اور رات کو وقت سحر ایک ثلث قرآن الگ پڑہتے مجموع اسکا ایک ختم اور ایک ثلث ہوتا کہتے تہے
ارجوان الغی اللہ تعالیٰ وکاتبا سیئتی اقی اغتبت احدا ۱۱ شیخ تقی الدین ابن دقیق العید یہ کہتے تہے مینے

یعنی کلمہ نکہا اور نہ کوئی ایسا فعل کیا جسکا جواب مجکو سامنے اللہ کے دینا پڑے ۱۲ امام محمد نیسابوری سارے دن نماز پڑہتے اور روزہ رکہتے اگر کوئی مستفتی آجاتا فتوی دیتے ورنہ نماز پڑہنے لگتے ۱۳ امام محمد معروف بالفقیہ الحرام شاگرد ابو اسحق شیرازی تھے ہر روز جمعہ ہزار بار قل ہو اللہ احد منجملہ اوراد کے پڑہا کرتے تھے ۱۴ امام حسن اصبہانی پنجشنبہ کو اپنے تلامذہ سے علیحدہ ہوکر روتے یہانتک کہ آنکہیں جاتی رہیں فرماتے تھے جو مجھسے پہلے تھے وہ خون رویا کرتے تھے پہر بہی قائم بواجب حق خدا نہ تھے ۵

رگون مین دوڑتے پہرنیکے ہم نہین قائل	جو آنکہ ہی سے نہ ٹپکا تو پہر لہو کیا ہے

۱۵ شیخ زین الاسلام دمشقی رحمہ انہون نے رات کے تین حصے کیے تھے ایک ثلث مین تلاوت و تسبیح کرتے دوسرے ثلث مین سوتے تیسرے ثلث مین عبادت و تہجد کرتے انکا سجدہ بہت دراز ہوتا اسی طرح حال دن کا تہا ۱۶ امام حسن بن سمعون امام زاہد ورع کثیر التہجد تھے اپنے گہر سے کم نکلتے مگر ایام جمع مین واسطے نماز کے باقی طول نہار تعبد بیت مین رہتے ۱۷ شیخ ابو علی یہ امام زاہد صامت تھے سلطان نے انپر واسطے قبول قضا کے اکراہ کیا نہ مانا دس دن تک قید رکہا پہر چہوڑ دیا یہ ابن شریح پر بابت ولایت قضا کی عیب لگاتے تھے اور کہتے تھے هذا الامر لم یکن فی اصحابنا انما کان فی اصحاب ابی حنیفة رضی الله عنه

۱۸ ابو عبد اللہ حاکم کہتے تھے مین ہمراہ شیخ حسین نیسابوری کے قریب تیس سال سفر و حضر مین رہا مینے نہین دیکہا کہ اونہون نے کبہی قیام لیل ترک کیا ہو ہر رکعت مین ایک سبع پڑہتے تھے ۱۹ امام بغوی زاہد ورع تھے یہانتک کہ وقفًا خشک روٹی کہاتے جب بہت کہا سنا تو زیت سے کہانے لگے مرتے دم تک [illegible] قفال مروزی انپر حال درس مین غلبہ بکا رہتا یہانتک کہ بیہوش ہو جاتے جب افاقہ مین آتے [illegible] عصا لیکر ادبنا [illegible] ۲۱ ابو بکر نیسابوری قائم اللیل تھے یہانتک کہ چالیس سال نماز صبح [illegible]

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم	کہ تلخ کرد برائی تو خواب شیرین را

۲۲ شیخ عبد اللہ اصفہانی مشہور با بن اللبان یہ لوگون کو نماز تراویح پڑہا کر پہیر دیتے پہر کہڑے ہوکر طلوع فجر تک نماز پڑہا کرتے پہر بعد صبح کے بیٹہکر درس کرتے رمضان مین رات دن نہ سوتے ۲۳ ابن ابی حاتم زاہد ورع خاشع تھے نظر طرف آسمان کے نہ اوٹہاتے **حکایت** ایک شخص نے درس مین آکر کہا کہ سور طرطوس ایک جانب سے منہدم ہوگیا ہے ہزار دینار مین طیار ہوگا شیخ نے حاضرین سے کہا من یعمره وانا اضمن له علی الله قصرا فی الجنة ایک مرد عجمی جاکر ہزار دینار لے آیا کہا اکتب لی ورقة بهذه الضمانة شیخ نے اوسکو لکہدیا وہ عجمی مرگیا ورقہ اپنے ساتہہ قبر مین لیگیا ہوا سے وہ ورقہ اوڑکر کنار شیخ مین آپڑا اوسکی پشت پر لکہا تہا قد وفینا ما ضمنت ولا تعد ۲۴ شیخ عبد الرحمن انباری نحوی یہ اپنے گہر کبہی چراغ

اس لئے کہ شمع زیت صاف نہ تہا ۵

ان بیت انت ساکنہ		غیر محتاج الی السراج

ایک بوریا نرکل کا نیچے بچہاتے ایک چہلا کپڑا اور موٹا عمامہ پہنے رہتے اوسی لباس مین جمعہ پڑہاتے لوگ شناخت نہیت
مین درمیان انکے اور شاگردون کے کچہ فرق نکرتے تہے سوای جمعہ کے گہر سے باہر نہ نکلتے ۲۵ شیخ ابو الحسن [illegible]
بہی عالم ورع زاہد تہے چالیس برس سے گوشت کہانا چہوڑ دیا تہا جب سے کہ ترکمان نے [illegible] لیا
مچہلی کہاتے تہے پہر یہ سنا کہ بعض اہل لشکر نے لب نہر کہانا کہا کر اپنا دسترخوان نہر مین جہاڑ دیا تہا اوس دن سے مچہلی کہانا
بہی ترک کر دیا باپ کی طرف سے ایک زمین ارث مین ملی تہی اوسکی زراعت کر کے قوت بسری کرتے اوس زمین مین
ایک کنوان تہا اور بیل تہا ایک دن پانی برسا بیل چہوٹ گیا زمین ہمسایہ مین چلا گیا جب وسکو لائے تو اوسکے
پاؤن مین کیچڑ لگی تہی وہ مٹی انکی زمین سے مختلط ہوگئی اوس دن سے وہ زمین لوگون کے لئے چہوڑ دی زراعت کرنا
ترک کر دیا گہر مین ایک چولہا تہا جسمین روٹی پکاتے تہے فقرا انکی زیارت کو آتے یہ گہر مین نہ تہے چولہا ایک طرف سے
شکستہ ہوگیا تہا ایک فقیر نے اوسکو مٹی لگا کر درست کر دیا اوس دن سے اوسمین روٹی پکانا چہوڑ دیا اسلئے کہ شاید
وہ فقیر مرتبہ ورع مین انکے قدم بہ نہ تہا ۲۶ شیخ عبد اللہ رازی رح یہ شاگرد ابو اسحق شیرازی تہے مجاب الدعوۃ تہے
ایکبار حج کو گئے حاجیون کے پاس پانی نہ رہا اونہون نے انسے کہا اے فقیہ ہمارے لئے استسقا کرو آگے بڑہ کر کہا
اللہم انک تعلم ان ہذا این لم یعصک قط فی لذۃ پہر استسقا کیا اللہ نے پانی برسایا گویا مشکون کے
منہ کہل گئے ۲۷ شیخ ابو الحسن ہکاری رح یہ عالم عامل تہے طول لیل نماز مین طول نہار صیام مین سہتے عارف زاہد تہے
انکے اور انکے بہائی کے درمیان مین فقط ایک عمامہ وقمیص تہا جب ایک گہر سے باہر نکلتا تو دوسرا گہر مین بیٹہا رہتا
۲۸ شیخ ابو الحسن استرآبادی ساری عمر مجتہد فی العبادۃ رہے سارے دن لکہتے قرآن باواز بلند پڑہتے ایک کام دوسرے
کام سے انکو مانع نہوتا جب کوئی انکے پاس آتا اور لغو بات کرتا تو اوس سے کہتے نکل جا اگرچہ اعز ناس ہوتا صاحب
درس وفتوی ومجلس نظر وتوسط تہے مدت تک ہر دن ایک ختم کرتے رح ۲۹ شیخ علی بن عزیان امام ورع زاہد
تہے کہتے تہے ما اعلم لاحد قط علی مظلمۃ فی مال او عرض حالانکہ ایسے شخص پر امر تحریم غیبت وسوء ظن
بالمسلمین مخفی نہین رہ سکتا ہے ۳۰ امام ابو الحسن اشعری امام تہے سنت مین مقدم تہے اقران متکلمین پر انہون نے
بیس برس تک نماز صبح وضوی عشا سے پڑہی انکا نفقہ ہر سال سترہ درہم تہا ۳۱ حافظ ابن عساکر امام زاہد ورع
تہے مواظب تہے نماز جماعت پر مسجد مین کثیر التلاوت کثیر النوافل والاذکار تہے آناء اللیل واطراف النہار ذاکر و تالی رہتے
ہر ہفتہ مین ایک ختم قرآن شریف کا نماز تہجد مین کیا کرتے ۳۲ شیخ ابو الحسن قزوینی صاحب کشف ومتکلم علی الخواطر
تہے ملازم صمت اپنے گہر سے باہر نہ نکلتے شعرانی کہتے ہین نقل ہو کہ کانوا علماء عاملین غیر مشہورین بالعبادۃ

والزهد والورع رضی اللہ تعالی عنہم فذکرناهم لننبیه علی فضلهم رجاء الخیر والترحم علیهم رحمهم الله تعالی والاقتداء بهم واما من اشتهر بالعبادة والزهد والورع کالشیخ ابی اسحق الشیرازی والامام الغزالی والامام الرافعی والامام النووی رضی اللہ عنهم ورحمهم ونفعنا بهم فالنفیا بشهرتهم اسکے بعد انہوں نے یہ لکہا ہے کان الفراغ من کتابة تالیفها خامس عشر رجب سنة اثنتین وخمسین وتسعمایة بمصر المحروسة والحمد للہ رب العالمین وکتاب طبقات طبع بولاق مصر مین بصیغۂ خاص کر کے ۱۲۷۶ھ مین طبع ہوئی تہی آج یہ ترجمہ اوسکا بطور تلخیص باستہ پرس خاکسار کے روز سہ شنبہ سلخ ماہ ربیع الآخر ۱۳۰۳ ہجری قدسی کو شہر بہوپال محل عالیہ تاج محل نام مین تمام ہوا ست ۲۷ علوم مین شعرانی نے ترجمہ اپنا بالاستقلال اس کتاب مین نہین لکہا اسکا ذکر مختصر انکا اسجگہ مین اپنی کتاب تاج مکلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والاول سے نقل کرتا ہون **ف** شیخ عبد الوہاب احمد بن علی ہے انکو شعرانی وشعراوی کہتے ہین یہ عالم محدث صوفی صاحب کرامات وتالیفات نفیسہ تہے سلالۂ اولیاء امجاد وعلالۂ علماء افراد ہین علوم طریق قوم مین استاد ہین فرماتے تہے من اخلاق السلف الصالح ملازمة الکتاب والسنة کلزوم الظل للشاخص ولا یتصدر احدهم للارشاد الا بعد تبحره فی علوم السنة المطهرة **قال** وهذا الخلق قد صار غریبا فی فقراء هذا الزمان فصار احدهم یجتمع بمن لیس له قدم فی الطریق ویتلقف منه کلمات فی البقاء والفناء والشطح مما لا یشهد له کتاب ولا سنة ثم یلبس له جبة ویرخی له عذبة ثم یسافر الی بلاد الروم مثلا ویظهر الصمت والجوع فیطلب لم مرتبا الی قوله وکان شیخنا علی الخواص یقول ان طریق القوم محررة علی الکتاب والسنة تحریر الذهب والجوهر وذلک لان لهم فی کل حرکة وسکون نیة صالحة موزونة فی میزان السنة ولا یعرف ذلک الا من تبحر فی علوم الشریعة یہ بہی فرماتے تہے کہ اخلاق قوم مین سے ایک یہ بات تہی کہ وہ ہر قول وفعل مین توقف کرتے تہے جبتک کہ اوسکو میزان کتاب وسنت مین تول نہ لیتے ترک کرتے معلوم ہوا کہ تبحر وعمل مردم پر اقوال وافعال مین اکتفا نکرتے تہے اس احتمال سے کہ مبادا کہین وہ قول یا فعل منجملہ بدعات کے نہو جسکے لیے کتاب وسنت شاہد نہین ہین حدیث مین آیا ہے ساعت قائم ہوگی یہانتک کہ سنت بدعت ہوجائیگی کوئی بدعت جب ترک ہوگی تو لوگ کہین گے کہ ایک سنت ترک ہوگئی وذلک لتوارث الفروع البدع من اصولهم فلما طال الزمن العمل بالبدع ظن الناس انها سنة مما سنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتهی ولنعم ما قیل ع ہر کہ گمراہ است سیاہی شدہ انتقال انکا ۹۷۳ ہجری مین ہوا کتاب تاج مکلل ۱۲۹۶ھ مین تالیف وطبع ہوئی ہے اس کتاب مین تراجم فقہاء وحدیث وفقہ کے لکہے گئے ہین خصوصا ان علماء کے جو متبع کتاب وسنت وبالغ مبلغ اجتہاد تہے یہ کتاب تذکرہ اہل علم مین مثل کتاب طبقات شعرانی رحمہ اللہ کے تذکرۂ اہل طریق مین ہے دونون کتابین اپنے باب مین خطیب فی المحراب ہین جند صد

علما کا ترجمہ سلفاً و خلفاً اوسمین لکہا گیا ہے وللہ الحمد اس سے پہلے مینے کتاب تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار فارسی مین لکہے تہے اوسمین تراجم ایک جماعت اولیاء زمانۂ اول و آخر کے مع بعض ملفوظات کے لکہے گئے ہین بعض یہ حال اس ترجمہ کی اوس کتاب مین ہی موجود ہین اور سنہ ایک ہجری سے سنہ تالیف تک ذکر اولیاء ہند وغیرہم کا اوسمین مرقوم ہے غرضکہ دو کتابین میری طبقات اہل علم مین ہین ایک اتحاف النبلاء یہ فارسی ہے دوسری تاج مکلل یہ عربی ہے اور دو کتابین طبقات اہل طریق مین ہین ایک تقصار یہ فارسی عبارت ہے دوسری یہ کتاب حظیرۃ القدس کہ یہ زبان اردو مین عام فہم تالیف ہوئی ہے انکے سوا ایک کتاب خاص مسائل طریقت مین بہی تالیف ہوچکی ہے جسکا نام ریاض المرتاض ہے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات افسوس صرف اس بات کا ہے کہ اب اس زمانہ مین نہ اہل طریق باقی ہین اور نہ اہل علم فقط ایک حکایت اون لوگون کی کاغذ مین باقی رہگئی ہے ہم کسی اور کا کیا شکوہ کرین ہم خود باوجود اس کثرت تالیف کے علوم شریعت وطریقت مین ہر نفع ظاہر و فیض باطن سے محروم ہین سر پر دستی خون لگا کر شہیدون مین داخل ہوتے ہین ہاں اگر یہ اخانہ کلمۂ اسلام پر اخلاص دل و صدق زبان سے ہو جاوے تو ہم خیال کرتے ہین کہ باقی ہمارے ہی ہاتہ رہی یہ خیال کہ ہم مین کوئی ایک خلق بہی اخلاق صوفیہ مین سے یا ایک ادب بہی آداب شریعت مین سے موجود و معلوم ہے یا ہم مین کوئی ایک صفت بہی صفات علما ربین سے پائی جاتی ہے وہم محض غلط صرف ہے ہم انپر نہی متطفل ہین اتنی بات ہو تو ہو کہ دل سے انکے ساتہہ محبت رکہتے ہین اور اللہ سے امید ہے کہ یہ محبت ہمارے کام آ ئے ارحم الراحمین بطفیل اس الفت کے ہمپر رحم فرمائے ؎

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
تو ہم گر بدی بینی اندر سخن	بلطف جہان آفرین کار کن

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ وصحبہ دائماً ابداً کما یحب ربنا ویرضیٰ ؎

[illegible]

الحمد للہ والمنہ کہ این کتاب سعادت انتساب بحالات اولیاء اللہ واخبار اخیار حضرات مقبولان الٰہ مع بعض کلمات طیبات وحکایات کرامات اہل طریق الی اللہ ترجمہ کتاب لواقع الانوار فی طبقات صادقۃ الاخیار تالیف ابو المواہب شعرانی تقدس سرہ ریختہ کلک گوہر سلک جناب مولانا بحر العلوم حقائق آگاہ معانی شناس عرفان دستگاہ امیر کبیر فقیر روشن ضمیر عالی النسب والحسب جناب نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر زاد اللہ المجد والتفاخر در مطبع مفید عام آگرہ بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۵ ہجری بپیرایۂ انطباع پوشید و خلعت اختتام در برکشیدہ نور افزای دیدۂ اولو الابصار ان روزگار گردید فقط ؎

صحت نامہ خیرۃ الخیرہ

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۳	۱۵	الفرن	القرن
〃	۲۸	تیری	میری
〃	۱۹	کرین	کرین
۴	۱۰	متجر	متبہر
〃	۲۳	شخشبی	شخشبی
۵۰	۹	چاہیے	چاہیئے
۹	۱	نو	تو
۱۳	۱۷	پہ	یہ
۱۵	۴	خیفہ	حقیقہ
〃	۱۷	امنی	اضس
۱۷	۴	حدیت	حدیث
۱۸	۲۳	وشیا	دیتا
۱۹	۲	درے	وسے
〃	۱۳	پہ	یہ
۲۰	۱	نکرنا	نکرنا
〃	۵	عاصل و	عاصل وا
۷	۱۲	یصنون	بیٹھون
۲۳	۷	الساع	المساع
〃	۲۰	تہ	تہ
۲۴	۲۳	تقاوت	تفاوت
۲۷	۱۳	اذلہ	آدلہ

صفحہ	سطر	غلط
۲۸	۵	اجیب
۳۰	〃	یحتاج
〃	۲۱	الآخرۃ
〃	۲۳	سکہ
۳۳	۱۷	انہون
〃	۱۸	زبین
۳۶	۲۵	لا رہنا
۳۷	〃	پھرکیا
۴۱	۶	بلیب
۴۲	۹	سوتل
۴۳	۴	ہوتی ہے
۴۴	۸	زبن
〃	۱۹	گنہگار
۴۵	۲۳	صبی
۴۸	۱	ور
〃	۶	بابدلو
۴۹	۲۵	توتو
۵۰	۶	فقیر
۵۴	۹	جانتے
〃	۱۶	یحب
〃	۲۱	قلیل

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۷	۷	غزوزہ	غزورہ	۹۴	۲۳	لقص	نقص
〃	۱۲	بپلدتی	بپابیتی	۹۸	۱۵	ہے	ہیں
۵۸	۲۵	احبالی	احبابی	۹۹	۱۱	بین	بن
۶۰	۱۳	ظالما	طالما	۱۰۳	۲۳	وشمن	دشمن
۶۲	۱۱	سنہ ۵۵	سنہ ۱۵۵	۱۰۴	۲۰	مزابل	مزابل کی
〃	۲۲	تخانظہم	تخالطہم	〃	۲۳	فراتے	فرماتے
۶۴	۱	اقترص	اقترض	۱۰۸	۵	بصری	بسری
۶۵	۹	استفاذہ	استفادہ	۱۰۹	۱۸	اادت	ارادت
۶۹	۶	دیکھنا	دکھا	۱۱۱	۱۱	دنیار	دنیا سے
〃	۱۵	ہوگئے	ہوگئے ہیں	۱۱۸	۱۳	محبتک	مجیتک
〃	۱۶	پنی	اپنی	〃	۱۴	جنبیات	جنبیلک
۷۳	۲	۱۹۱	۹۱	۱۲۱	۵	لاحظا	لاحظا
۸۱	۴	اویہم	ادہم	۱۲۲	〃	کہتے	کہتے تھے
〃	〃	قروین	قزوین	۱۲۳	۱۹	نزول	وذل
〃	۱۶	سرجھا	سمجھا	۱۲۴	۱۵	کچھ	تو
۸۴	۲۴	تنبیر	تدبیر	۱۲۵	۴	من	بین
〃	۲۳	انباجھوا	انتاجھوا	〃	۸	ہوئے	ہوتے
۸۸	۱	لحوا	الحوا	〃	۱۰	حزاز	خزاز
۸۹	۱۳	افسوس سے	افسوس ہے	۱۲۶	۱۷	غلاف	خلاف
۹۰	۱۷	سفت	سُقت	۱۲۷	۱۲	اہل	اہال
۹۳	۱۸	تُستر	تُستر	۱۳۰	۷	فخلف	مختلف
۹۴	۱۲	اعنیار	اغنیار	〃	۲۵	سنہ ۳۲۸	سنہ ۳۳۸
〃	۱۴	عناد	عتاد	۱۳۳	۱	مجانیت	مجانبت

صفحہ	سطر	غلط	صواب
١٣٣	٢	تحلیل	تہلیل
"	٣	صفات	معرفت صفات
١٣٤	١٥	الشیار	الاشیار
١٣٧	٥	یاری	باری
١٣٩	٧	الاحرج	لاحرج
١٤٠	٦	یکاد	تکاد
"	١٠	یاسصر	یاسصر
١٤٢	١	کاقاف	کالک
"	٢٣	قسطنطنیہ	قسطنطنیہ
١٤٣	٣	وبان	وہان
"	٣	منبغ	منبج
"	٢٠	داعلے	اواعلی
١٤٤	٣	ماکمیتہ	ماھیتہ
١٤٦	٥	ونسان	اورلسان
"	١١	نقصان	نقصانا
"	٢٢	اصسب	اصعب
"	٢٥	لا	ولا
"	"	سصیح	سطیح
١٤٧	٢٢	لغیر	لغیرنا
١٤٨	١٧	بتاورے	بتاوے
١٤٩	٢٥	علیات	غلیات
١٥٠	١٥	کراست	کرامات
١٥١	١٠	مہابت	صحابت

صفحہ	سطر	غلط	صواب
١٥١	١٣	الاشیاخ	الاشباح
"	٢١	ہی	سی
"	٢٣	امہر	امرا
١٥٢	٢٢	سقتین	مفتین کے ہیں
١٥٣	٢	وحدانیت	وحدانیت الٰہی
١٥٧	٧	عصافر	عصافیر
١٥٨	٤	جا	یا
"	١٩	لے	لیے
١٥٩	٩	ہوناہے	ہوتاہے
١٦٢	١٢	یار	پار
١٦٤	١٩	لقاء	لبقاء
١٦٥	٨	نقل	نقل
"	٢٥	مناج	منہاج
١٦٦	٥	صہارت	طہارت
"	١١	گرزان	گزران
١٦٧	٢	شیخوخت	مشیخت
١٦٨	١	متاھل	مناھل
"	"	الصنانۃ	النھاتہ
"	١٧	بطریق	طریق
١٦٩	٤	تخریج	تخریجم
١٧١	"	سبیلا	×
١٧٣	٨	مدونہ	مدونہ
١٧٥	٧	دیا	لکھہ دیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۷	۱۱	افکراو	اذکروا
″	۱۴	اوہام	اوہام و
۱۷۸	۲۵	اللہ ہو	ہو
۱۷۹	۲	بچا	سچا
″	۲۳	الشفاء	الشفعاء
۱۸۰	۵	امام احمد	امام احمدؒ
۱۸۱	۲	وانفاس	انفاس
۱۸۳	۸	خلقہ	حلقہ
۱۸۴	۲۳	لیُن	لیّن
۱۸۵	۶	فاستغل	فاستعن
″	۷	منہم	منہم واجتنبہم
۱۸۷	۴	یتخیر	یتخیرون
۱۸۸	۷	سنہا	کہنا
۱۸۹	۱۶	علم جسکو	جسکو علم
۱۹۰	″	یہی ہے	یہی ہے
۱۹۴	۳	جہراً افضل	جہراً افضل
″	۱۳	وہی	وہی
″	۱۳	علیتہ	علمیّہ
۱۹۷	۲	اشہدو	اشہدوا
″	۳	نذکور	ذکور
″	۲۵	روسنی	روشنی
۱۹۹	۶	علاو	علاوہ
″	۶	نرنتہ	نرنتہ
۲۰۰	۱۹	لساطی	بساطی
″	۲۰	یقتدی	یقتدی
۲۰۳	۱۰	تمساخ	تمساح
۲۰۵	۲۳	افند	افتد
۲۰۶	۴	اذہب	وذہب
۲۰۷	″	حنا	وحنا
″	۷	وسیاط	[illegible]
۲۰۹	۱۶	ہذہ الا	[illegible]
۲۱۰	۱۵	ستعیض	[illegible]
″	۱۸	سرسی	سرسی
۲۱۱	۲۰	فما	صما
۲۱۲	۸	المخلق	الحق
۲۱۳	۱۲	ترحض	ترخص
۲۱۴	۱	خدمت	خدمت کی
″	″	اشتعال	اشتغال
″	۱۴	سفصلات	سعضلات
″	۲۲	بتقیبی	تبقیقی
۲۱۵	۱۴	السنۃ	للسنۃ
″	۱۵	شیخ محمد	شیخ محمدؐ
۲۱۸	۱	تنطقی	تنطفی
۲۱۹	۳	یہ مرکب	وہ مرکب
″	۱۳	قرقماس	قرقماش
۲۲۰	۲	اجر	اجر

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۲۰	۵	پچکیے	چپکیے
۲۲۱	۲	نقیہ	فقیہ
″	۳	اهل	اهلا
″	۱۴	نواحی	نواحی
۲۲۲	۲۰	ستغص	ستعصا
″	۱۴	سیاست	سیاحت
۲۲۳	۸	[illegible]	سلیمین
″	۲۲	[illegible]	یاکلب
۲۲۵	۵	[illegible]	نوبہ
″	۱۲	گزرگیا	گذرگیا
″	۲۵	یاملا	باطلا
۲۲۶	۱۳	فروخت	دوخت
۲۲۷	۱۱	ضرب	حزاب
۲۲۸	۱۴	حویثی	حریثی
″	۱۹	نہ معلوم	معلوم نہ
″	۲۳	عبادت تصنیف ہوتی	عبادت و تصنیف ہوتے
۲۲۹	۹	ماتھہ	ہاتھہ
″	۱۴	اغلب	اغلف
″	۲۵	زقادی	زفادی
″	″	بجاریہ	بخاریہ
۲۳۱	″	کرنے	کرتے
۲۳۲	۱۵	چڑھتے	پڑھا کرتے
″	۲۱	مستفاد	مستضاد

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۳۳	۱۵	ندہے	ہدی
۲۳۴	۹	وآخرت	اورآخرت
″	۲۴	بشرا	بشری
۲۳۵	۱۸	الی	″
۲۳۸	۳	هاحها	هلمها
″	۱۹	حیثیث	حیثیت
″	″	″	″
۲۳۹	۴	اساس ہے	اساس ہی ہے
۲۴۰	۹	کمال	ہی کمال
″	۱۹	انضا	الفنا
۲۴۲	۱۲	جاجب	حاجب
۲۴۵	۱۳	ہہتے	ہنستے
″	۲۵	دریسیکدہ	بودریسیکدہ
۲۴۶	۱۴	الفسنہ	السنہ
″	۲۰	زالخ	زالخ
۲۴۶	۱۵	مرذرسی	مروزی
۲۴۸	۱۶	مرذی	مروزی
۲۴۹	۲	بیت	بیتا
″	۲۴	قرذینی	قزوینی
۲۵۰	۱۳	یتلقف	بیتلقف
″	۱۵	لم	لہ